جلد سوم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول مترجم اردو

جو بترمیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مؤلفہ

قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمہ اللہ ہے

(در علم حدیث) مسمّٰے بہ

تاج الصحاح

سنہ ۱۳۲۵ھ



مترجمہ اردو

باہتمام

شیخ عبد الحی و عبد السلام تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی لاہور

در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

فہرست مضامین تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد سوم

فہرست مختصر بعض کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور

نام کتاب	قیمت
کتب فقہ بزبان اردو	
عین الہدایہ ترجمہ اردو ہدایہ کامل	للعہ
ترجمہ اردو فتاوی عالمگیری کامل	لعہ
غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار	لعہ
ترجمہ اردو شرح وقایہ کامل	عا / ۸/
احسن المسائل ترجمہ اردو کنز الدقائق	۱۴/
تحفۃ العجم ترجمہ اردو کنز نولکشوری	۱۴/
مفتاح الجنۃ اردو	۳/
راہ نجات مترجم اردو	ا/
صلوۃ الرحمن ترجمہ اردو منیۃ المصلی	۵/
مالابدمنہ اردو کانپوری	۰۳/
شرع محمدی اردو کانپوری	۰۳/
بحر الحقیقت اصلاح نفس میں عجیب کتاب ہے	۳/
مہر نبوت اردو	۱۰/
آثار محشر اردو	۲/
ترکیب الصلوۃ	ا/
قیامت نامہ بہشت نامہ	ا/
خدا کی رحمت	ا/
مفتاح القرآن کلان	۴/
راہ جنت	۰۲/
گلزار جنت	۰۲/
مسائل پردہ پوشی	ا/
زیور ایمان	۴/
منتخب احکام القرآن	۳/
مجموعہ فتاوے کامل سہ جلد عربی و	

نام کتاب	قیمت
فارسی اردو مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی	۸/
خلاصۃ المسائل بزبان اردو	۵/
فضائل الشہور والصیام	۳/
فضائل چہار یار	۴/
مجموعہ ہزار مسائل	ا/
ضروریات دین	ـ/
سرمایہ آخرت معروف بہ چراغ رسالت	۸/
کتب تصوف اردو وفارسی	
کیمیائے سعادت فارسی	عصہ
پیراہن یوسفی یعنی ترجمہ اردو مثنوی مولانا روم کامل چھ دفتر دو جلدوں میں	۴/ ہے
بستان معرفت شرح مثنوی مولانا روم اردو کامل چھ دفتر	۸/ صہ
شجرہ معرفت ترجمہ اردو مثنوی مولانا روم یعنی لب لباب۔	عہ
بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم فارسی۔	صہ/
اکسیر ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت امام غزالی صاحب نولکشوری۔	۴/ جا
لطائف معنوی شرح مثنوی مولانا روم فارسی نولکشوری	۸/
شرح مثنوی مولانا روم معروف بکاشفات رضوی فارسی	۸/
مثنوی مولانا روم نولکشوری	۸/ عہ
ارشاد الطالبین کامل فارسی مصنفہ اخوان درویزہ صاحب	۴/ عم

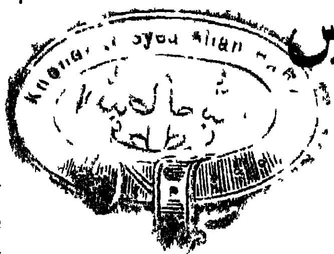
نام کتاب	قیمت
فتوح الغیب معہ شرح فارسی	۱۲/
دلیل العارفین فارسی	۱۲/
مجموعہ راہ براہ حق اردو	۷/
حکایت الصالحین مترجم اردو	۳/
راہ بہشت ترجمہ اردو منہاج العابدین	۵/
مرغوب القلوب فارسی	ا/
مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء العلوم کامل چہار جلدوں میں مصنفہ امام غزالی صاحب ہے	[illegible]
تحفۃ الابرار ترجمہ اردو پندنامہ عطار	۱۲/
می باید وید فارسی	
مے باید شنید فارسی	
فتوح الغیب مترجم اردو مصنفہ شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی	
تذکرۃ الاولیاء اردو	
” فارسی لاہوری	
کتب وظائف	
الحزب الاعظم مترجم اردو خوشخط چھپا ہوا	
الحزب المقبول من احادیث الرسول اسمیں تمام دعائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہیں وہ سب اکٹھی درج ہیں نہایت خوشخط چھپا ہوا	
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل اردو اصل کتاب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی مرحوم	

كِتَابُ الدِّيَاتِ وَفِيهِ سِتَّةُ فُصُولٍ

کتاب الدیات

(خونبہا کے بیان میں) جس میں چھ فصلیں ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ دِيَةِ النَّفْسِ



پہلی فصل

جان کی دیت کے بیان میں

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهٗ مِنَ الْاِبِلِ مِائَةٌ ثَلٰثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلٰثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ ابْنِ لَبُوْنٍ ذَكَرٍ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صُوْلِحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ وَالْمُرَادُ بِالْعَقْلِ هٰهُنَا الدِّيَةُ وَلَمَّا كَانَ الْقَاتِلُ يَجْمَعُهَا وَيَعْقِلُهَا بِفِنَاءِ اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ لِيَقْبَلُوْهَا مِنْهُ سُمِّيَتْ عَقْلًا ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خطا قتل کیا جاوے تو اسکی دیت (خونبہا) اونٹوں میں سے سو اونٹ ہیں (بدیں تفصیل کہ) تیس بنت مخاض[۱] اور تیس بنت لبون[۲] اور تیس حقہ[۳] اور دس ابن لبون[۴] نر۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ لیکن ترمذی کی روایت میں مذکور ہے کہ جو شخص کسیکو عمدًا قتل کرے پس ایسا قاتل مقتول کے اولیاء کے سپرد کر دیا جائے اگر وہ چاہیں اسکو قصاص میں قتل کر ڈالیں اور اگر چاہیں تو اوس سے دیت لیں اور اسکی دیت حسب تفصیل ذیل سو اونٹ ہیں) تیس حقہ[۵] تیس جذعہ[۶] اور چالیس حاملہ اونٹنیاں اور جسپر اولیاء مقتول مصالحت کریں وہ اونکو دینا چاہیے۔ اور یہ دیت سخت ہے اور عقل سے یہاں دیت مراد ہے اسلیئے کہ قاتل ان سب کو اکٹھا کر کے اولیاء مقتول کے صحن میں باندہ دیتا ہے تاکہ وہ اسکو قبول کرلیں اسوجہ سے اسکو عقل[۷] سے موسوم کیا۔

۱؎ ایک برس بھر کی اونٹنی جسنے دوسرے برس میں قدم رکھا ہو ۱۲ ۲؎ دو برس کی اونٹنی جسنے تیسرے میں قدم رکھا ہو ۳؎ تین برس کی اونٹنی جسنے چوتھے میں قدم رکھا ہو ۴؎ یعنے دس نر اونٹ دو برس والے جسنے تیسرے میں قدم رکھا ہو ۱۲ ۵؎ تین برس کی اونٹنیاں جسنے چوتھے میں قدم رکھا ہو ۶؎ چار برس کی اونٹنیاں جسنے پانچویں میں قدم رکھا ہو ۱۲ ۷؎ عقل کے معنے بندش کے ہیں لہذا اس بندش ان صحن اولیاء مقتول کی وجہ سے اس کو عقل سے موسوم کیا ۱۲

تمام شد

کے برابر دلوائی حالانکہ وہ دونوں ذمی تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ أَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذمیوں کی دیت مسلمانوں کی دیت کے نصف ہے جو یہود اور نصاریٰ ہیں نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْهُ أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی دیت مسلمانوں کی دیت کے نصف ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي دِيَةِ الْأَعْضَاءِ وَالْجِرَاحِ

دوسری فصل

اعضا اور زخم کی دیت کے بیان میں۔

اَلْعَيْنُ — آنکھ کی دیت

(۱) عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا طُفِئَتْ مِائَةُ دِينَارٍ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت فرماتے تھے کہ ایسی آنکھ جسمیں بینائی نہ ہو لیکن اپنی جگہہ پر قائم ہو اگر پھوڑ ڈالیجائے تو اسکی دیت سو دینار ہے مالک اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ الدِّيَةِ الْقَائِمَةِ هِيَ الَّتِي تَكُونُ بِحَالِهَا فِي مَوْضِعِهَا إِلَّا أَنَّهَا لَا تُبْصِرُ وَالسَّادَّةُ لِمَكَانِهَا هِيَ الَّتِي مَكَانُهَا غَيْرُ خَارِجٍ مِنْهَا وَإِنَّمَا ذَهَبَ ضِيَاؤُهَا ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی آنکھ کی نسبت جو اپنی جگہہ پر قائم ہو لیکن اسمیں بینائی نہ ہو اگر نکال لیجائے ثلث دیت دینے کا حکم دیا[۱] ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی آنکھ کی نسبت جو اپنی جگہہ پر قائم ہو لیکن اسمین بینائی نہ ہو اگر نکال لیجائے ثلث دیت دینے کا حکم صادر فرمایا[۲] القائمۃ یعنی اپنی جگہہ پر قائم ہو لیکن اسمیں بصارت نہ ہو والسادۃ لمکانہا جو اپنی ہی جگہہ پر موجود ہو لیکن اسمیں بصارت نہ ہو

اَلْأَضْرَاسُ — دانتوں کی دیت

(۱) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دانتوں میں پانچ پانچ[۳] (اونٹ) ہیں۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

---

[۱] جس میں عورت و مرد برابر ہیں اسلیے کہ ثلث دیت تک عورت کی دیت مرد کے برابر ہے جیسا کہ صفحہ سابقہ میں گزرا [۲] مطلب ایک ہی ہے کسیقدر الفاظ میں فرق ہے۔ [۳] یعنی ہر دانت میں پانچ پانچ اونٹ میں دیت دینا ہوگی چھوٹے بڑے کی کوئی قید نہیں ہے۔

(٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل خطا کی دیت (سو اونٹ ہیں جن تفصیل یہ) بیس حقہ اور بیس جذعہ اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس ابن مخاض نر ۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

٣- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمَدِ اَثْلَاثًا ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ حِقَّةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ جَذَعَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلٰثُونَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَرُوِيَ فِي الْخَطَاءِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ فِي اُخْرٰى عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَرْفَعُهُ الْخَطَاءُ شِبْهُ الْعَمَدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا
ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد کی دیت میں تین قسم کے اونٹ دیئے جائینگے۔ ٣٣ حقہ اور (٣٣) جذعہ اور (٣٤) ثنیہ جو کامل العمر ہو چکے ہوں ۔ اور جنکے سب دانت نکل آئے ہوں جو سب کی سب گابھن ہوں اور قتل خطا کی دیت میں روایت کی گئی ہے کہ چار قسم کے اونٹ دیئے جائیں گے (٢٥) حقہ اور (٢٥) جذعہ اور (٢٥) بنت لبون اور (٢٥) بنت مخاض ابو داؤد اسکے راوی ہیں ۔ ابو داؤد اور نسائی کی ایک روایت میں جو ابن عمرو بن عاص سے بروایت مرفوع مروی ہے مذکور ہے کہ خطا شبہ عمد وہ قتل ہے جو کوڑے اور لاٹھی کے ذریعہ سے واقع ہو۔

(٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهٖ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث دیت تک عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے[1] ۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْمُكَاتَبِ اَنْ يُؤَدّٰى بِقَدْرِ مَا اُعْتِقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا بَقِيَ دِيَةَ الْعَبْدِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِيِّ...
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکاتب[2] کی دیت کی نسبت یہ حکم دیا کہ اسکے اس قدر بدل کتابت کی بابت جو اسنے مالک کو ادا کر دیا ہے آزاد کی دیت دینی ہوگی اور مابقے کی بابت غلام کی دیت دینی ہوگی[3] اصحاب سنن اسکے راوی ہیں ۔ اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں۔

٦- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت ذمی نصف دیت آزاد کے ہے ۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

٧- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَوّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (قبیلہ) بنی عامر کے دو شخصوں کی دیت مسلمانوں کی دیت

---

[1] پھر اس سے زیادہ ہو تو عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہے ١٢

[2] وہ غلام جسکو مالک نے یہ لکھدیا ہو کہ اسقدر رقم ادا کرنے کے بعد وہ آزاد ہے ١٢ [3] مثلاً ایک مکاتب قتل کیا گیا اور اسکی بدل کتابت ایکہزار تھی جسمیں سے اسنے سو روپیہ ادا کر دیا تھا تو اسکے قاتل کو نصف ادا کی بابت اسکی قتل کی نصف آزاد شدہ کی دیت پچاس اونٹ دینے ہونگے اور نصف باقیماندہ کی بابت غلام کی دیت یعنی غلام کی نصف قیمت دینی ہوگی۔

اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْمُوْضِحَۃِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَاَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَۃِ وَعَلٰی اَھْلِ الذَّھَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَمَعْنٰی اُوْعِبَ اُسْتُوْ فِیَ جَدْعُہٗ وَالْمُنَقِّلَۃُ الشَّجَّۃُ الَّتِیْ تُخْرِجُ مِنْھَا صِغَارُ الْعِظَامِ ترجمہ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تحریر عمرو بن حزم کو دیت سے متعلق لکھکر دی تھی اسکا مضمون یہہ ہے کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں اور ناک جب جڑ سے کاٹ ڈالی جائے تو اسکی پوری دیت ہے اور ایسی ضرب کی جو دماغ تک پہنچ جائے ۔

اور جو ضرب پیٹ تک پہنچ جائے ثلث دیت ہے اور ایک آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہے اور ایک ہاتھ کی دیت پچاس اونٹ ہے اور ایک پاؤں کی دیت پچاس اونٹ ہے اور اسی وجہ سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اور ہر ایک دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اور ایسی ضرب کی دیت جس سے ہڈی نمایاں ہو جائے پانچ اونٹ ہیں مالک نسائی اسکے راوی ہیں ۔ اور نسائی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ جان کی پوری دیت ہے اور ناک جب بالکل ہی جڑ سے کاٹ ڈالی جائے تو اسکی پوری دیت ہے اور زبان کی پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور دونوں خصیوں کی پوری دیت ہے ۔ اور عضو تناسل کی پوری دیت ہے اور پیٹھ کی ہڈی کی پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں کی نصف دیت ہے ۔ اور ایسی ضرب کی جو دماغ تک پہونچ جائے ثلث دیت ہے ۔ اور ایسی ضرب کی جو پیٹ تک پہونچ جائے ثلث دیت ہے اور ایسی ضرب کی دیت جس سے ہڈی اپنی جگہہ سے سرک جائے یا چھوٹی چھوٹی ہڈیاں باہر نکل آئیں پندرہ اونٹ ہیں ۔ اور ہاتھ پاؤں کی ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں ۔ اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اور ایسی ضرب کی دیت جس سے ہڈی نظر آنے لگے پانچ اونٹ ہیں اور مرد عورت کے قصاص میں قتل کیا جائیگا اور مالداروں پر ہزار دینار (دیت جان) ہے ۔ اوعب کے معنے یہ ہیں کہ بالکل ہی جڑ سے کاٹی جائے ۔ المنقلۃ وہ زخم ہے جس سے چھوٹی چھوٹی ہڈیاں باہر نکل آئیں ۔

۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَوِّمُ دِیَۃَ الْخَطَاِ عَلٰی اَھْلِ الْقُرٰی اَرْبَعَمِائَۃِ دِیْنَارٍ اَوْعِدْلَھَا مِنَ الْوَرِقِ وَیُقَوِّمُھَا عَلٰی اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِیْ قِیْمَتِھَا فَاِذَا ھَاجَتْ اَیْ رَخُصَتْ نَقَصَ مِنْ قِیْمَتِھَا وَبَلَغَتْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ اَرْبَعِمِائَۃِ دِیْنَارٍ اِلٰی ثَمَانِیْ مِائَۃٍ وَعِدْلُھَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِیَۃُ اٰلَافِ دِرْھَمٍ وَقَضٰی عَلٰی اَھْلِ الْبَقَرِ مِائَتَیْ بَقَرَۃٍ وَمَنْ کَانَ دِیَۃُ عَقْلِہٖ فِی الشَّاءِ فَاَلْفَا شَاۃٍ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَقْلُ مِیْرَاثٌ بَیْنَ وَرَثَۃِ الْقَتِیْلِ عَلٰی قَرَابَتِھِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَۃِ وَقَضٰی فِی الْاَعْضَاءِ بِمَا تَقَدَّمَ ذِکْرُہٗ ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاؤں والوں پر (قتل) خطا کی دیت کی قیمت چار سو دینار لگاتے تھے یا اسکے معادل چاندی اور اونٹوں کی قیمت کی حالت کے بموجب یہ قیمت لگاتے تھے اگر اونٹ گراں ہو جاتے تو اس قیمت کو بڑھا دیتے تھے ۔ اور جب ارزان ہو جاتے تھے تو قیمت کو گھٹا دیتے تھے ۔ چنانچہ اسکی قیمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں چار سو دینار سے لیکر آٹھ سو دینار تک پہونچ گئی تھی ۔ اور اسکے معادل چاندی کی مقدار آٹھ ہزار درہم تھی اور آپنے گائے بیل والوں کو دو سو گائے دینے کا حکم صادر فرمایا اور بکری والوں کو دو ہزار بکریاں دینے کا حکم دیا اور آپنے ارشاد فرمایا کہ دیت مقتول کے ورثا میں حسب قرابت (بموجب فرائض) تقسیم ہوگی اور جو (ذوے الفروض سے) باقی بچے گا

۱ یعنے سو اونٹ ۔ ۲ جس میں منی رہتی ہے یعنے صلب ۳ پچاس اونٹ ۴ سو اونٹ ۵ یعنے عمرو بن عاص ۶ دیت میں بجائے سو اونٹ کے

(٢) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْاَضْرَاسِ بِعِيْرٍ بَعِيْرٍ وَقَضٰى مُعَاوِيَةُ فِيْ كُلِّ ضِرْسٍ بِخَمْسَةِ اَبْعِرَةٍ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ دانتوں میں دو دو اونٹ پر فیصلہ کیا اور حضرت معاویہؓ نے ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ پر تصفیہ کیا۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

اَلْاَصَابِعُ
انگلیوں کی دیت

(١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ فِي الدِّيَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ دِيَةُ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشَرَةٌ مِنَ الْاِبِلِ لِكُلِّ اِصْبَعٍ وَلِلنَّسَائِيِّ فِي الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اور یہ دونوں برابر ہیں یعنے چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں دیت میں برابر ہیں بجز مسلم کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے جو ہر انگلی کے لیے دس اونٹ ہیں اور نسائی کی روایت میں مذکور ہے کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں[١]۔

اَلْجِرَاحَةُ
جراحت کی دیت

(١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْمَوَاضِحُ جَمْعُ مُوْضِحَةٍ وَهِيَ الشَّجَّةُ الَّتِيْ تُبْدِيْ وَضَحَ الْعَظْمِ اَيْ بَيَاضَهٗ وَالْمُرَادُ بِذٰلِكَ مُوْضِحَةُ الرَّاْسِ وَالْوَجْهِ دُوْنَ سَائِرِ الْجَسَدِ فَفِيْهَا الْحُكُوْمَةُ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک ایسے زخم کی دیت جسمیں ہڈی نمایاں ہو جائے پانچ پانچ اونٹ ہیں اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اَلْمَوَاضِحُ۔ مُوْضِحَةٌ کی جمع ہے ایسا گہرا زخم جس سے ہڈی کھل جائے یعنے ہڈی کی سفیدی نظر آنے لگے اور اس سے صرف سر اور چہرہ کا زخم مراد ہے ماسوا اسکے اگر جسم میں کسی اور مقام پر ایسا زخم لگایا جائے تو اس میں اجتہاد کرکے سزا دیجاوے گی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا جَاءَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ مُشْتَرَكًا بَيْنَ النَّفْسِ وَالْاَعْضَاءِ
تیسری فصل

اُن احادیث کے بیان میں جو جان اور عضا کی دیت کے باب میں مشترک مذکور ہیں۔

(١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُوْلِ اِنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعًا الدِّيَةُ الْكَامِلَةُ وَفِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهٗ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِيْ كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِنْ

---

[١] یعنی ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں عام اس سے کہ چھوٹی ہو یا بڑی کما مر ٥٢ جو ہڈی تک پہونچ جاوے۔ ١٢

دیت کی قیمت کے بیان میں

۱۔ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَكَانَتْ دِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى اَنِ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور اس زمانہ میں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت کی نصف تھی تا آنکہ حضرت عمر بن الخطابؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے یہ بیان کیا کہ اب اونٹ بہت ہی گراں قیمت ہو گئے اسکے بعد حضرت عمر نے سونے والوں پر ہزار دینار اور روپیہ والوں پر بارہ ہزار درہم اور گائے بیل والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں مقرر فرما دیں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے[1] کپڑے مقرر کر دیئے اور اہل کتاب کی دیت علی حالہ قائم[2] رکھی۔ اسمیں کوئی زیادتی نہیں کی جسطرح کہ مسلمانوں کی دیت میں زیادتی فرمائی تھی۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْ اَحْكَامٍ تَتَعَلَّقُ بِالدِّيَاتِ

چھٹی فصل

ان احکام کے بیان میں جو دیت سے متعلق ہیں۔

۱۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا اَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَشْجَعَ فِي الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ اَوَّلُ غِيَرٍ قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِيْ قَتْلِ الْاَشْجَعِيِّ لِاَنَّهٗ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْاَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ دُوْنَ مُحَلِّمٍ لِاَنَّهٗ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُوْمَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ اَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اُدْخِلَ عَلٰى نِسَائِهٖ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا اُدْخِلَ عَلٰى نِسَائِيْ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُوْمَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ اَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ اِسْمُهٗ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِيْ يَدِهٖ دَرَقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَجِدْ لِمَا فَعَلَ هٰذَا فِيْ غُرَّةِ الْاِسْلَامِ مَثَلًا اِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ اَوَّلُهَا فَنَفَرَ اٰخِرُهَا اُسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ يُعْطِيْكُمْ خَمْسِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ فَوْرِنَا هٰذَا وَخَمْسِيْنَ اِذَا رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَذٰلِكَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيْلٌ اٰدَمُ وَهُوَ فِيْ طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوْا حَتّٰى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاِنِّيْ

---

[1] ایک چادر اور ایک تہمد ملکر ایک جوڑا ہوتا ہے [2] یعنی ذمیوں کی دیت وہی چار سو دینار یا چار ہزار درہم باقی ہے ۱۲

وہ عصبہ کا حق ہوگا۔ اور اعضا کی دیت کے باب میں آپ نے وہی حکم صادر فرمایا جو اس سے قبل مذکور ہوچکا ہے۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَصَابِعُ سَوَآءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَآءٌ وَالثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَآءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انگلیاں برابر ہیں اور سب دانت برابر ہیں سامنے کے چھوٹے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں اور وہ سب برابر ہیں[1]۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَآءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا اِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّآءِ اِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَآءِ اِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَحَدِيْثُ الْعَيْنِ وَحْدَهَا وَاَخْرَجَهُ النَّسَآئِيُّ كَامِلًا ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی آنکھ کی بابت جسمیں بینائی نہ ہو لیکن اپنی جگہ پر قائم ہو اگر نکال لیجائے تو اسمیں آنکھ کی ثلث دیت دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اور ایسا دانت جو بالکل سیاہ[2] ہوگیا ہو اگر اکھاڑ لیا جائے تو اسمیں ہاتھ کی ثلث دیت دینے کا حکم دیا۔ ابو داؤد نے صرف آنکھ سے متعلق اس حدیث کی روایت کی ہے اور نسائی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ دِيَةِ الْجَنِيْنِ

چوتھی فصل

پیٹ کے بچہ کی دیت کا بیان

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ زَادَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ اَوْ فَرَسٌ اَوْ بَغْلٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) ہذیل کی دو عورتوں میں آپسمیں جنگ وجدل ہوئی تو ایک نے دوسری کو پتھر پھینک مارا جس کیوجہ سے وہ عورت مرگئی اور اوسکے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا جب یہ مقدمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا تو آپ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ پیٹ کے بچہ کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ مذکور ہے کہ یا ایک گھوڑا یا ایک خچر ہے اور مقتولہ عورت کی دیت کی ادا ئے قاتلہ عورت کے کنبے والوں کے ذمے ہے اور مقتولہ عورت کا وارث اسکا بیٹا ہوگا اور جتنے ورثا اُسکے موجود ہوں۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ قِيْمَةِ الدِّيَةِ

پانچویں فصل

[1] یعنی چونکہ سب کی دیت کا ایک ہی حکم ہے چھوٹے بڑے کی کوئی قید نہیں ہے ۱۲ [2] یعنے بالکل بوسیدہ اور گرنے کے قریب ہوگیا ہو ۱۲

۲۔ وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اعفی من قتل بعد اخذ الدیۃ اخرجہ ابوداؤد ومعنی لا اعفی لا اقبلہ ولا اعفو عنہ بل اقتلہ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس شخص کو کبھی نہیں چھوڑونگا جو دیت لینے کے بعد (قاتل کو) قتل کرے ابوداؤد اسکے راوی ہیں کبھی نہیں چھوڑونگا یعنے نہ معاف کرونگا نہ دیت لیکر چھوڑدونگا بلکہ ضرور قتل کرونگا۔

۳۔ وعن عمرو بن شعیب ان رجلا من بنی مدلج یقال لہ قتادۃ حذف ابنہ بسیف فاصاب ساقہ فنزی فی جرحہ فمات، فقدم سراقۃ بن جعشم علی عمر فذکر ذلک لہ فقال لہ عمر اعدد علی ماء قدید عشرین ومائۃ بعیر حتی اقدم علیک فلما قدم عمر اخذ من تلک الابل ثلثین حقۃ وثلثین جذعۃ واربعین خلفۃ ثم قال این اخو المقتول فقال ھا انا ذا قال خذھا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لقاتل شیٔ اخرجہ مالک نزی ای جری دمہ فلم ینقطع ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی مدلج کے ایک شخص نے جسکو قتادہ کہتے تھے اپنے بیٹے کو تلوار سے ایک زخم لگایا جو اسکی پنڈلی میں لگا اور اس سے خون بہنے لگا جو بند نہ ہوا جسکی وجہ سے وہ مرگیا تو سراقہ بن جعشم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ تم قدید کے پانی پر ایک سو بیس اونٹ میرے آنے تک ٹھیرا رکھو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے تو انہوں نے ان اونٹوں میں سے تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں چن لیں پھر فرمایا کہ مقتول کا بھائی کہاں ہے اسنے جواب دیا کہ یہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹ تم لے لو اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل پر (اس سے زائد) اور کوئی چیز نہیں ہے مالک اسکے راوی ہیں فنزی یعنے اسکے زخم سے خون بہنے لگا موقوف نہوا۔

۴۔ وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان امرأتین من ھذیل قتلت احدھما الاخری ولکل واحدۃ منھما زوج وولد فجعل صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ علی عاقلۃ القاتلۃ وبرأ زوجھا وولدھا لانھما ما کانا من ھذیل فقال عاقلۃ المقتولۃ میراثھا لنا فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا میراثھا لزوجھا وولدھا اخرجہ ابوداؤد ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) ہذیل کی دو عورتوں میں جھگڑا ہوا تو ایک نے دوسرے کو مار ڈالا اور ان میں سے ہر ایک شوہر اور بچہ والی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ عورت کے کنبے والوں کے ذمہ (واجب الادا) قرار دی اور اسکے شوہر اور لڑکے کو (دیت) سے بری الذمہ کردیا اسلیے کہ وہ دونوں ہذیل سے نہ تھے۔ تو مقتولہ عورت کے کنبے والے کہنے لگے کہ اسکی میراث ہمکو ملے گی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اسکی میراث اسکے شوہر اور لڑکے کو ملے گی ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا جھم بن حذیفۃ مصدقا فلاجہ رجل فی صدقتہ فضربہ ابو جھم فشجہ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا القود یا رسول اللہ فقال لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فرضوا فقال

---

[1] قاتلہ کے شوہر اور لڑکے کو [2] دیت کی ادا سے [3] یعنے مقتولہ کی میراث ہمکو ملیگی اسلیے کہ اگر وہ قاتلہ ہوتی تو اسکی دیت کی ادا ہمارے ہی ذمہ ہوتی شوہر اور لڑکے بری الذمہ ہوجاتے جسطرح کہ قاتلہ کی دیت میں ہوا۔ [4] یعنے میراث تمکو نہیں ملے گی۔

أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ ثَلٰثًا بِصَوْتٍ عَالٍ فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقّٰى دُمُوعَهُ بِرِدَائِهِ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ وَزَعَمَ قَوْمُهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤدَ اَلْغِيَرُ الدِّيَةُ وَالشِّكَّةُ اَلسِّلَاحُ وَقَوْلُهُ اٰدَمُ اَيْ يَضْرِبُ لَوْنُهُ اِلَى السَّوَادِ مِنْ شِدَّةِ سُمْرَتِهِ وَغُرَّةُ كُلِّ شَيْءٍ اَوَّلُهُ ترجمہ زیاد بن ضمیرہ سلمی کے باپ اور دادا سے روایت ہے جو دونوں جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر تھے۔ کہ محلم بن جثامہ لیثی نے بحالت اسلام (قبیلہ) اشجع میں سے ایک شخص کو مار ڈالا اور یہہ پہلی دیت ہے جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا تو عیینہ نے مقتول کی جانب سے (ادکالتہً) گفتگو کی اسلیئے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھے اور اقرع بن حابس نے محلم (قاتل) کی جانب سے گفتگو کی اسلیئے کہ وہ قبیلہ خندف سے تھے حتے کہ آوازیں بلند ہوگئیں اور لڑائی بڑہ گئی اور شور وغل مچ گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عیینہ کیا تم دیت نہیں لیتے تو اُنہوں نے کہا کہ خدا کی قسم (ہرگز دیت نہ لونگا) تا آنکہ انکی عورتوں کو وہی صدمہ اور رنج نہ پہونچاؤں جو میری عورتوں کو پہونچا ہے[1] اسکے بعد پہر آوازیں بلند ہوگئیں لڑائی بڑہ گئی شور وغل مچ گیا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عیینہ کیا تم دیت نہیں لیتے تو عیینہ نے پہلے ہی سا جواب دیا اسکے بعد قبیلہ بنی لیث کا ایک شخص مسیکتیل جو ہتیار لگائے تہا اور جسکے ہاتہ میں سپر تہی کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ اسنے جو ابتدائے اسلام میں یہ قتل کیا ہے اسکی مثال بجز اسکے اور کچہہ میں نہیں پاتا کہ ایک چشمہ پر چند بکریاں (پانی پینے) آئیں تو ان میں سے جو پہلے آئے اسکو تیر مار دیا جائے تو پیچھے کی سب بکریاں بہاگ جائیں[2] آج ایک طریقہ اختیار کیا جائے اور کل اُسکو متغیر کردیا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچاس اونٹ تو ابھی[3] دیدیں اور پچاس اونٹ جب ہم مدینہ کو واپس جائیں اور یہ کسی سفر کا واقعہ ہے اور محلم (قاتل) ایک طویل القامت گندمی رنگ کا آدمی تہا جو سب کے کنارے بیٹھا ہوا تھا لوگ اسکے لیئے کوشش کرتے رہے تا آنکہ اسکی رہائی ہوگئی تب وہ رہائی کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھا اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجہہ سے جو گناہ ہوگیا وہ ہوگیا اب خدا کی جانب توبہ کرتا ہوں آپ میری مغفرت کی دعا کیجیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہتیار سے ابتداء اسلام میں قتل کیا۔ یا اللہ محلم کی مغفرت مت فرما۔ یہ جملہ آپنے تین بار باآواز بلند فرمایا اسکے بعد محلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے آنسو اپنی چادر سے پونچھتے جاتے تھے۔ ابن اسحق کہتے ہیں کہ محلم کی قوم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے بعد انکی مغفرت کی دعا فرمائی ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اَلْغِيَرُ دیت اَلشِّكَّةُ ہتیار اٰدَمُ یعنے غایت گندم گوں ہونے کیوجہہ سے انکا رنگ مائل بسیاہی ہوگیا تہا غُرَّة ہر شے کے ابتدائی حصہ کو کہتے ہیں۔

---

[1] یعنی قاتل کی[2] یعنی جسطرح مقتول کی عورتوں کو اسکے قتل سے رنج اور صدمہ پہنچا ہے یعنے اسیطرح قاتل کی عورتوں کو اسکے قتل سے رنج اور صدمہ پہونچے مطلب یہہ ہے کہ دیت نہیں لیتا قصاص چاہتا ہوں[3] یعنی قاتل سے جو ابتداء اسلام میں قتل واقع ہوا ہے یہ اسکی مثال ہے یعنے اگر آپ قاتل سے دیت لیکر چھوڑ دینگے اور اسکو قصاصاً قتل نہیں کرینگے تو لوگ دین اسلام سے نفرت کرکے آیندہ اسمیں داخل نہ ہونگے بلکہ یہہ کہنے لگینگے کہ اسلام میں پورا انصاف نہیں ہے تا ماجان کا بدلہ جان نہیں دلائی جاتی تو گویا ایک بکری یعنی ایک شخص کے قتل کرنے سے اور بکریاں یعنی اور لوگ اسلام سے منحرف ہوجائینگے مطلب کہ قصاص لیا جائے یہ بہی ایک مثال ہے یعنی آج اگر آپ دیت کا طریقہ جاری کرینگے تو پہر کل آیندہ ہمیشہ یہی طریقہ ہو کر جاری رہیگا بلکہ آیندہ قصاص بہی لیا جائیگا پہر پہلا طریقہ ضرور متغیر ہوجائیگا مطلب یہ کہ آپ قصاص لیجیئے ۱۲
[3] یعنی قاتل وارث مقتول کو ۔

اپنے بھائی کی دیت مانگنے کی غرض سے حاضر ہوئے جسکو بنی سدوس نے مار ڈالا تھا جو بنی ذہل سے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی مشرک کی دیت دلاتا تو تمہارے بھائی کی بھی دیت دلاتا لیکن میں عنقریب اسکا تمکو بدلہ دیتا ہوں۔ پھر آپ نے اول خمس میں سے جو مشرکین بنی ذہل سے حاصل ہو سو اونٹ کی بابت ایک تحریر لکھدی اسکے بعد وہ کچھ ہی اونٹ لینے پائے تھے کہ بنی ذہل مسلمان ہو گئے[لہ] تو اسکے بعد مجاعہ نے ان اونٹوں کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے (انکے زمانہ خلافت میں) مطالبہ کیا اور انکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر پیش کی تو حضرت ابوبکر نے انکے لیے یمامہ کے صدقہ سے بارہ ہزار صاع لکھدیئے۔ چار ہزار صاع گیہوں۔ اور چار ہزار صاع جو اور چار ہزار صاع کھجور۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی (تحریر میں یہ عبارت تھی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُجَّاعَةَ بْنِ مُرَارَةَ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اِنِّيْ اَعْطَيْتُهُ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ مِنْ اَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِيْ بَنِيْ ذُهْلٍ عُقْبَةً مِنْ اَخِيْهِ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ وَلَا يَحِلُّ لِوَلِيٍّ اَنْ يَتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے ہر قوم پر اسکی دیت ہے یعنے اگر کوئی ان میں سے ایسا قصور کریگا جسکی دیت کینے والوں پر ہو تو انکو دیت دینا ہوگی اور کسی ولی کے لیے حلال نہیں کہ کسی مسلمان کا بغیر اس کی اجازت کے والی ہو۔

۸۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ تَشَاءَ وَكَذٰلِكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ شَيْئًا قَلَّ اَوْ كَثُرَ وَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الَّذِيْ يُصِيْبُهٗ مِنْ مَالِهٖ بَالِغًا مَا بَلَغَ لِاَنَّهٗ سِلْعَةٌ مِنَ السِّلَعِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْمِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا اِعْتِرَافًا وَلَا اَرْشَ جِنَايَةٍ وَلَا قِيْمَةَ عَبْدٍ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ وَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَصَابَ امْرَاَتَهٗ بِجُرْحٍ خَطَاً اَنَّهٗ يَعْقِلُهَا وَلَا يُقَادُ مِنْهُ فَاِنْ اَصَابَهَا عَمْدًا اُقِيْدَ بِهَا وَبَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ قَالَ تُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِيْ كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ ثُلُثَ نَفْسِهَا فَمَا دُوْنَهٗ مِنَ الْجِرَاحِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن شہاب سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ طریقہ یہ جاری ہے کہ عاقلہ (یعنے قاتل کی قرابت داروں سے قتل عمد کی صورت میں کوئی حصہ دیت کا نہیں دلایا جائیگا۔ لیکن اس صورت میں کہ اہل قرابت خود چاہیں (تو دے سکتے ہیں) اور اسیطرح قاتل کے قرابت داروں سے غلام کی قیمت کا کوئی حصہ نہیں دلایا جائے گا۔ عام اس سے کہ قلیل ہو یا کثیر البتہ غلام کی قیمت اس شخص کے ذمہ ہے جسنے اپنے مال سے اسکو حاصل کیا ہے خواہ کسی مقدار میں دینا پڑے کیونکہ غلام بھی منجملہ سامان کے ایک سامان ہے اور یہ طریقہ اس وجہ سے جاری ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قاتل کے قرابت داروں سے نہ قتل عمد کی صورت میں دیت دلائی جائیگی۔ نہ صلح کی صورت میں نہ اقبال کی صورت میں نہ کسی جرم کے ارتکاب کی صورت میں تاوان دلایا جائیگا نہ غلام کی قیمت دلائی جائے گی۔ لیکن اگر اہل قرابت خود چاہیں تو دے سکتے ہیں) اور طریقہ یہ جاری ہے کہ شوہر جب اپنی زوجہ کو خطاً زخمی کرے تو دیت عاقلہ پر ہوگی اور شوہر قصاصاً نہیں قتل کیا جائیگا اور اگر عمداً اپنی زوجہ کو مار ڈالے تو قصاصاً قتل کیا جائیگا۔ اور ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

[لہ] اور خمس موقوف ہو گیا [۲ہ] شروع خدا کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے یہ تحریر ہے محمد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ کے لیے جو بنی سلیم سے ہے میں نے انہیں سو اونٹ دیئے ہیں اس اول خمس سے جو مشرکین بنی ذہل سے حاصل ہو یہ انکے بھائی عقبہ (مقتول) کا بدلہ ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَاطِبُ الْعَشِیَّۃَ عَلَی النَّاسِ وَمُخْبِرُھُمْ بِرِضَاکُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ اللَّیْثِیِّیْنَ اَتَوْنِیْ یُرِیْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَیْھِمْ کَذَا وَکَذَا اَفَرَضُوْا اَرَضِیْتُمْ قَالُوْا لَا فَھَمَّ بِھِمُ الْمُھَاجِرُوْنَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکُفُّوْا عَنْھُمْ فَکَفُّوْا عَنْھُمْ ثُمَّ دَعَاھُمْ فَزَادَھُمْ فَقَالَ اَرَضِیْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اِنِّیْ خَاطِبٌ عَلَی النَّاسِ وَمُخْبِرُھُمْ بِرِضَاکُمْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَضِیْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ کے وصول کرنے کی غرض سے بھیجا۔ تو ایک شخص نے ادائے زکوٰۃ میں ان سے مزاحمت کی تو ابوجہم اسکو مار بیٹھے اسکا سر پھوٹ گیا تو وہ اور اسکے سب متعلقین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر کہنے لگے کہ یارسول اللہ قصاص دلوائیے تو آپ نے فرمایا تم اتنا اتنا مال لے لو وہ راضی نہ ہوئے پھر آپنے فرمایا کہ اچھا اتنا اتنا مال لو پھر بھی وہ راضی نہ ہوئے تو آپنے فرمایا اچھا اتنا اتنا مال لے لو جبپر وہ راضی ہوگئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا آج سہ پہر کو میں لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سناؤں گا اور تمہاری رضامندی سے متعلق انکو مطلع کردونگا تو انہوں نے کہا کہ بہت اچھا غرض کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا جسمیں آپ نے فرمایا کہ یہ لیثی لوگ ہمارے پاس آئے اور انہوں نے قصاص کی خواہش ظاہر کی تو مینے اتنا اتنا مال انکے سامنے پیش کیا تو وہ اسپر راضی ہوگئے (پھر آپنے ان لیثی لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا) کیوں جی تم راضی ہوگئے ہو نہ انہوں نے کہا کہ نہیں یہ (کلمہ نفی) سنتے ہی مہاجرین انپر ٹوٹ پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ارشاد فرمایا کہ ٹھیر جاؤ چنانچہ وہ ٹھیر گئے اور ان سے کچھ چھیڑ چھاڑ نہ کی۔ پھر آپ نے انکو بلایا اور پہلے سے زیادہ مال دینے کو فرما کر دریافت فرمایا کہ کیوں اب تو راضی ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں تو آپنے فرمایا کہ اچھا میں لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سناؤں گا اور اس میں تمہاری رضامندی کے متعلق (لوگوں کو) مطلع کردونگا غرضکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور آپ نے دریافت فرمایا کہ کیوں جی تم لوگ راضی ہوگئے تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں راضی ہوگئے ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ ھِلَالِ بْنِ سِرَاجِ بْنِ مُجَّاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْلُبُ دِیَۃَ اَخِیْہِ قَتَلَہٗ بَنُوْ سَدُوْسٍ مِنْ بَنِیْ ذُھْلٍ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ جَاعِلًا لِّمُشْرِکٍ دِیَۃً جَعَلْتُھَا لِاَخِیْکَ لٰکِنْ سَاُعْطِیْکَ مِنْہُ عُقْبٰی فَکَتَبَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِائَۃٍ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْ اَوَّلِ خُمُسٍ یَّخْرُجُ مِنْ مُشْرِکِیْ بَنِیْ ذُھْلٍ فَاَخَذَ طَائِفَۃً مِّنْھَا وَاَسْلَمَ بَنُوْ ذُھْلٍ فَطَلَبَھَا بَعْدُ مُجَّاعَۃُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَاَتَاہُ بِکِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَتَبَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ بِاثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ صَاعٍ مِّنْ صَدَقَۃِ الْیَمَامَۃِ اَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ بُرًّا وَّاَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ شَعِیْرًا وَّاَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ تَمْرًا وَّکَانَ فِیْ کِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمُجَّاعَۃَ بْنِ مُرَارَۃَ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ اِنِّیْ اَعْطَیْتُہٗ مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ مِنْ اَوَّلِ خُمُسٍ یَّخْرُجُ مِنْ مُّشْرِکِیْ بَنِیْ ذُھْلٍ عُقْبَۃً مِّنْ اَخِیْہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ **ترجمہ** ہلال بن سراج بن مجاعہ کے دادا مجاعہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

۱؎ ہر دفعہ مال کی مقدار بڑھاتے جاتے تھے۔ ۲؎ یعنے قبیلہ بنی لیث کے لوگ ۳؎ ہم راضی نہیں ہوئے ۴؎ تاکہ اسکو سزا دیں کہ کمبخت جھوٹے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ۵؎ مہاجرین کو ۶؎ انکو مار و پیٹو مت ۷؎ راضی ہوگئے

تمہارا عذر قبول کریں فقط واللہ اعلم

کِتَابُ الدَّیْنِ وَ اٰدَابِ الْوَفَاءِ

(قرضہ کا بیان اور اسکے ادا کے آداب)

۱- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یَّلْقَاہُ بِہٖ عَبْدٌ بَعْدَ الْکَبَائِرِ الَّتِیْ نَھَی اللّٰہُ عَنْھَا اَنْ یَّمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ لَا یَدَعُ لَہٗ قَضَاءً اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک جس گناہ کے ساتھ بندہ پروردگار سے ملیگا اُن کبیرہ گناہوں کے بعد جنسے خدا تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے یہ ہے کہ کوئی شخص قرضدار مرجائے اور اتنی جائداد نہ چھوڑ جائے جو ادائے قرضہ کے لیئے کافی ہو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَھَا اَدَّی اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَھَا یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا مال ادائی کے ارادہ سے لیتا ہے خدا تعالیٰ اُسکی طرف سے ادا کر دیتا ہے اور جو شخص لوگوں کا مال تلف کرنے کی غرض سے لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کو تلف کر دیتا ہے۔ بخاری اس کے راوی ہیں۔

۳- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَیْفَۃَ قَالَ کَانَتْ مَیْمُوْنَۃُ تَدَّانُ وَتُکْثِرُ فَقَالَ لَھَا اَھْلُھَا فِیْ ذٰلِکَ وَلَامُوْھَا فَقَالَتْ لَا اَتْرُکُ الدَّیْنَ وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ وَصَفِیِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدَّانُ دَیْنًا فَیَعْلَمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَّہٗ یُرِیْدُ قَضَاءَہٗ اِلَّا اَدَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی الدُّنْیَا اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ عمران بن حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بکثرت قرض کرلیا کرتی تھیں تو اُنکے لوگوں نے اس بارہ میں اُنکو سمجھایا اور ملامت[1] کی تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں قرض لینا نہ چھوڑوں گی حالانکہ اپنے خلیل برگزیدہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص قرض لیتا ہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہو کہ اسکا ارادہ ادا کا ہے تو خدا تعالیٰ ضرور ہی اُسکا قرضہ دنیا ہی میں ادا کر دیتا ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

۴- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ قَوْلُہٗ اِذَا اُتْبِعَ بِضَمِّ الْھَمْزَۃِ وَتَخْفِیْفِ الْمُثَنَّاۃِ السَّاکِنَۃِ اَیْ اُحِیْلَ عَلٰی مَلِیٍّ اَیْ قَادِرٍ فَلْیَحْتَلْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ادائے قرض میں) مالدار کا تاخیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی شخص کے قرضہ کا حوالہ کسی مستطیع پر کیا جائے تو قرضخواہ کو وہ حوالہ قبول کرنا چاہیے۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔

۵- وَعَنِ الشَّرِیْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَہٗ وَعُقُوْبَتَہٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ یُغْلَظُ لَہٗ وَیُحْبَسُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اللَّیُّ الْمَطْلُ وَالْوَاجِدُ الْقَادِرُ اَرَادَ اَنَّہٗ یَجُوْزُ لِصَاحِبِ الدَّیْنِ اَنْ یَّعِیْبَہٗ وَیَصِفَہٗ بِسُوْءِ الْقَضَاءِ وَاَرَادَ بِالْعِرْضِ نَفْسَ الْاِنْسَانِ وَبِالْعُقُوْبَۃِ حَبْسَہٗ

---

[1] کہ کیوں قرضہ بکثرت لیا کرتی ہو

عورت سے مرد کے معاوضہ میں ہر فعل عمد کی بابت قصاص لیا جائے گا بشرطیکہ ثلث حصہ جان تک یا اس سے کم درجہ کا زخم پہونچے۔ رزین اسکے راوی ہیں۔

۹۔ وعن طارق بن شہاب قال جاء وفد بزاخة الی ابی بکر رضی اللہ عنہ یسألونہ الصلح فخیرھم بین الحرب المجلیة والسلم المخزیة فقالوا ھذہ المجلیة قد عرفناھا فما المخزیة قال ننزع منکم الحلقة والکراع ونغنم ما اصبنا منکم وتردون علینا ما اصبتم منا وتدون لنا قتلانا وتکون قتلاکم فی النار وتترکون اقواما یتبعون اذناب الابل حتی یری اللہ خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمہاجرین امرا یعذرونکم بہ فعرض ابوبکر ما قال علی القوم فقال عمر اما ما ذکرت من الحرب المجلیة والسلم المخزیة فنعم ما ذکرت واما ما ذکرت ان نغنم ما اصبنا منکم وتردون ما اصبتم منا فنعم ما ذکرت واما ما ذکرت تدون قتلانا وتکون قتلاکم فی النار فان قتلانا قاتلت فقتلت علی امر اللہ تعالی اجورھا علی اللہ لیس لھا دیات فتتابع القوم علی ما قال عمر۔ قلت ذکر ھذا الاثر بتمامہ شرف الدین البارزی ولم یذکر الی من خرجہ ولم یذکرہ صاحب الجامع وقد ذکر منہ البخاری قول ابی بکر یتبعون اذناب الابل حتی یری اللہ خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمہاجرین امرا یعذرونکم بہ فقط دون باقیہ فی اخر کتاب الاحکام بغیر سند واللہ اعلم۔ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہو کہ بزاخہ کے لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مصالحت کی غرض سے حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر نے انہیں حرب مجلیہ اور سلم مخزیہ کے مابین اختیار دیا تو انھوں نے عرض کیا کہ مجلیہ تو ہم نے سمجھا لیکن یہ مخزیہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم سے ہتھیار اور گھوڑے لے لیے جاینگے اور جو کچھ مال ہمکو تم سے حاصل ہو گا وہ ہمارے واسطے غنیمت ہو گا اور ہمارا مال جو تم حاصل کروگے وہ تمکو واپس دینا ہو گا اور ہمارے مقتولوں کی تمکو دیت دینا ہو گی اور تمہارے مقتولین دوزخ میں جائینگے اور تم لوگ وسی حالت میں چھوڑ دیے جاؤگے کہ اونٹوں کی دموں کے پیچھے پھروگے تا آنکہ خدا تعالیٰ اپنے رسول کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسا امر دکھائے جس کی وجہہ سے وہ تمہارا عذر قبول کر سکیں اور حضرت ابوبکر نے اپنے اس قول کو سب کے سامنے پیش کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ جو آپنے حرب مجلیہ اور سلم مخزیہ کی نسبت بیان فرمایا بہت عمدہ بات بیان فرمائی اور یہ جو آپ نے بیان فرمایا کہ جو کچھ مال ہمکو تم سے ملیگا وہ مال غنیمت ہو گا اور جو مال تم ہم سے حاصل کروگے وہ تمکو واپس دینا پڑے گا یہ بھی آپ نے عمدہ بات بیان فرمائی اور یہ جو آپنے بیان فرمایا کہ ہمارے مقتولوں کی تم کو دیت دینا ہو گی اور تمہارے مقتولین دوزخ میں جائینگے تو ہمارے مقتولین نے تو خدا تعالیٰ کے حکم سے قتال کیا اور مقتول ہوئے انکے ثواب خدا کے ذمہ ہیں ان کے لیئے کوئی دیت نہیں ہے تو سب لوگوں نے اسی پر بیعت کی جسطرح حضرت عمر نے فرمایا۔ میں کہتا ہوں کہ اس پورے اثر کو شرف الدین بارزی نے بیان کیا ہے۔ لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ کسنے روایت کی ہے اور صاحب جامع نے اسکو بیان نہیں کیا ہے اور بخاری نے آخر کتاب الاحکام میں صرف حضرت ابوبکر کا اتنا قول بیان کیا ہے کہ تم لوگ اونٹوں کی دموں کے پیچھے پھروگے تا آنکہ خدا تعالیٰ اپنے رسول کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسا امر بتلا دے جسکی وجہہ سے و

۱؎ نام مقام ۲؎ حرب مجلیہ یعنے ایسی لڑائی جو انکو گھر بار مال متاع سے خارج کردے ۳؎ سلم مخزیہ یعنے بیعزتی اور ذلت کے ساتھ رہیں ۴؎ تاکہ مسلمان تمہاری جانب سے مطمئن ہو جائیں ۵؎ بلا معاوضہ ۶؎ یعنے جب تم سے ہتیار وغیرہ لے لیا جائیگا تو پھر تم جنگل میں اونٹ چراتے پھروگے اور ان سے نفع حاصل کر کے اپنی زندگی بسر کروگے ۷؎ قول مؤلف ۸؎ اصحاب سنن میں سے ہے ۱۲۔

اللہ قال اللّٰہ قال فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان ینجیہ اللہ تعالیٰ من کرب یوم القیمۃ فلینفس عن معسر او یضع عنہ اخرجہ مسلم تواری استتر واختفی عن غریمہ ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے کسی قرضدار کی تلاش میں گئے وہ ان سے چھپ گیا اسکے بعد ابو قتادہ کو ملگیا اسنے کہا کہ میں تنگدست ہوں۔ ابو قتادہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں تنگدست ہوں، اسنے کہا کہ خدا کی قسم میں تنگدست ہوں۔ تب اسنے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس کو یہ اچھا معلوم ہو کہ خدا تعالےٰ اس کو قیامت کی سختیوں سے نجات دے تو اسکو چاہئے کہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے مسلم اس کے راوی ہیں ۔

۹۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان لرجل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سن من الابل فجاءہ یتقاضاہ وانہ اغلظ فی القول حتی ھم بہ بعض القوم فقال دعوہ فان لصاحب الحق مقالا ثم قال اعطوہ فطلبوا سنہ فلم یجدوا الا سنا فوقہا فقال اعطوہ فقال اوفیتنی اوفاک اللہ تعالےٰ فقال صلے اللہ علیہ وسلم ان خیرکم احسنکم قضاء اخرجہ الخمسۃ الا ابا داود ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ ایک اونٹ قرض تھا وہ تقاضا کرنے آیا اور سخت کلامی کی حتیٰ کہ بعض اصحاب اسکی طرف متوجہ ہوئے (مارنیکو) آپ نے فرمایا کہ اسکو چھوڑدو[1] اسلیئے کہ صاحب حق کو بات سنانے کا حق حاصل ہے اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ اسکو دیدو لوگوں نے اونٹ تلاش کیا لیکن اسکے اونٹ کا سا نہیں ملا اسکے اونٹ سے بڑھ کر ملا آپنے فرمایا یہی دیدو قرضخواہ نے کہا کہ مجھے آپنے پورا دیدیا خدا آپ کو پورا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم سب میں بہتر وہی ہے جو اچھی طرح ادا کرے بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں

۱۰۔ وعن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل لیصلی علیہ فقال صلے اللہ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم فان علیہ دینا فقلت ھو علی یا رسول اللہ قال بالوفاء قلت بالوفاء فصلی علیہ اخرجہ الترمذی وصححہ النسائی ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نماز پڑھنے کی غرض سے پیش کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ تمہیں لوگ اسپر نماز پڑھ لو[2] اسلیئے کہ اسپر قرض ہے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ میرے ذمے ہے آپ نے فرمایا کہ اسکی پوری ادائی تمہارے ذمہ ہے[3]) تو میں نے عرض کیا کہ جی ہاں اسکی پوری ادائی (میرے ذمہ ہے) اسکے بعد آپنے اسپر نماز پڑھی۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

---

[1] مارو مت چھوڑ دو۔ ۱۲ [2] میں نہیں پڑھونگا ۱۲ [3] یعنی میں اسکا پورا قرضہ ادا کردونگا۔

ترجمہ شرید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقدرت والے کا تاخیر کرنا اسکی عزت اور عقوبت کو حلال کر دیتا ہے ابن مبارک نے کہا کہ اسپر سختی کی جائے اور قید کیا جائے ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ لی کے معنے تاخیر۔ واجد مقدرت والا مطلب یہ ہے کہ قرضخواہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قرضدار کا عیب بیان کرے کہ وہ بڑا ہی نادہند ہے اور عرض سے نفس انسان مراد ہے اور عقوبت سے قید کرنا مراد ہے۔

۶- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُمْ وَاِذَا اَحَدُهُمْ يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ فِيْ شَيْءٍ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ اَيْنَ الْمُتَاَلِّيْ اَنْ لَّا يَفْعَلَ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَيُّ ذٰلِكَ اَحَبَّ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ يَسْتَوْضِعُ اَيْ يَسْتَحِطُّ وَيَسْتَرْفِقُهٗ اَيْ يَسْاَلُهُ الرِّفْقَ بِهٖ وَالْمُتَاَلِّيْ اَلْحَالِفُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر جھگڑنے کی آوازسنی جنکی آوازیں بلند تھیں اور ان میں سے ایک شخص کسی امر کی نسبت دوسرے شخص سے کچھ گھٹانے اور معافی کی درخواست کرتا تھا اور نرمی کی استدعا کرتا تھا دوسرا شخص کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں نہیں کرونگا[1] تنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے آپ نے پوچھا کہ تم میں سے کس شخص نے اس امر کی بابت قسم کھائی کہ وہ نیک کام نہیں کریگا۔ تو اس شخص نے عرض کیا کہ مینے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ اسکو اختیار ہے جو پسند ہو وہ کرے[2] شیخین اسکے راوی ہیں۔

۷- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَا كَانَ قَبْلَكُمْ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ اِذَا رَاٰى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِهٖ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ لِيْ غُلَامٌ وَكُنْتُ اُدَايِنُ فَاِذَا بَعَثْتُهٗ يَتَقَاضٰى قُلْتُ لَهٗ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَدَعْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے قبل (گزشتہ امتوں میں) ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے جوانوں سے کہتا کہ اس سے درگزر کرو امید ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے تو خدا تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی اور لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے قرضہ وصول کرنے والوں سے کہدیتا کہ مالدار سے لیلو اور تنگ دست کو چھوڑ دو اور درگزر کرو امید ہے کہ ہم سے خدا تعالیٰ درگذر فرمائے جب وہ مرگیا تو خدا تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تونے کبھی کوئی نیکی کی ہے اسنے کہا کہ نہیں بجز اسکے کہ میرا ایک غلام تھا اور میں لین دین کیا کرتا تھا تو جب میں اس غلام کو تقاضا کے لیے بھیجتا تو اس سے کہدیتا کہ مالدار سے لے لو اور تنگدست کو چھوڑ دو اور اس سے درگذر کرو امید ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے درگذر فرمائے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مینے تجھ سے درگذر کیا۔

۸- وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ طَلَبَ غَرِيْمًا لَّهٗ فَتَوَارٰى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ مُعْسِرٌ فَقَالَ

---

[1] نہ معاف کرونگا نہ نرمی کرونگا [2] یعنے میں مجبور نہیں کرتا اسکو اختیار ہے خواہ قسم پوری کرے یا قسم توڑ ڈالے اور قرضدار کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ لیکن بلحاظ الفاظ حدیث کے کہ کسنے قسم کھائی کہ وہ نیک کام نہ کرے گا صورت ثانی کا اختیار کرنا بہتر ہے ۱۲۔

اور تکبیر اور تحمید اور تمجید کرتے ہیں خدا تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انکی کیا حالت ہوتی اگر وہ مجھے دیکھتے فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھتے تو تیری اس سے بڑھ کر عبادت کرتے اور اس سے بڑھ کر تیری تمجید اور بزرگی کرتے اور اس سے زیادہ تیری تسبیح کہتے پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں اے پروردگار پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انکی کیا حالت ہوتی اگر وہ جنت کو دیکھتے فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ جنت کو دیکھتے تو اس سے بڑھکر اسکے حریص اور طالب ہوتے اور اس سے بڑھکر اسکی طرف راغب ہوتے پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں اے پروردگار خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی کیا حالت ہوتی اگر وہ دوزخ کو دیکھتے فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھتے تو اس سے بڑھ کر اس سے بھاگتے اور اس سے بڑھ کر اس سے ڈرتے اسکے بعد خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو کہ میں نے انکو بخشدیا تو ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں ایک فلان بندہ گنہگار بھی ہے جو ان میں سے نہیں ہے وہ کسی غرض سے جاتا تھا وہاں بیٹھ گیا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسکو بھی میں نے بخشدیا یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کی بدولت انکا ہمنشین بھی بدنصیب نہیں رہتا[1] شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَا مَشٰى اَحَدٌ مَمْشًى لَا يَذْكُرُ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلتِّرَةُ هُنَا التَّبِعَةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہیں بیٹھے اور وہاں خدا کی یاد نہ کرے تو وہ مجلس اسکے لیے حسرت وندامت ہوجائیگی اور جو شخص کہیں لیٹے اور وہاں خدا کی یاد نہ کرے تو وہ مقام اسکے لیے حسرت وندامت ہوجائیگا۔ اور جو شخص کسی رستہ سے چلے اور وہاں خدا کی یاد نہ کرے تو وہ رستہ اسکے لیے حسرت اور ندامت ہوجائیگا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

۳- وَعَنْ اَبِیْ مُسْلِمِ الْاَغَرِّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰی اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِيْمَنْ عِنْدَهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابومسلم اغر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں ابوہریرہ اور ابوسعید کی نسبت گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت شہادت دی کہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ کہیں بیٹھکر ذکر الٰہی کرتے ہیں تو فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت (الٰہی) ڈھانپ لیتی ہے اور انپر سکون اور اطمینان نازل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے پاس والوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۴- وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِیْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِیْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَيِّتِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ

---

[1] ایسے ہی لوگوں کا یہ مقولہ ہوسکتا ہے ؎ جمال ہمنشیں درمن اثر کرد ٭ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم ۱۲ یعنے فرشتوں میں۔ ۱۲

حَرْفُ الدَّالِ وَفِيْهِ ثَلٰثُ كُتُبٍ

حرف دال جسمیں صرف تین کتابیں ہیں

اَلذِّكْرُ۔ اَلذَّبَائِحُ۔ ذَمُّ الدُّنْيَا وَاَمَاكِنَ مِنَ الْاَرْضِ

(ذکر کا بیان۔ ذبح کے احکام) دنیا اور زمین کی بعض مقامات کی مذمت کا بیان

كِتَابُ الذِّكْرِ

ذکر الٰہی کا بیان

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَطُوْفُوْنَ
فِی الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّوْنَهُمْ
بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَ
يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا
اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ تَحْمِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ
هَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا
وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا يَا رَبِّ
فَيَقُوْلُوْنَ كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ اُشْهِدُكُمْ
اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنْهُمْ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا مَرَّ لِحَاجَةٍ فَجَلَسَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ
قَدْ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰی بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے چند فرشتے ہیں جو رستوں میں چکر لگاتے پھرتے ہیں
ذکر الٰہی کرنے والوں کی تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ جب ان لوگوں کو پاتے ہیں جو ذکر الٰہی کرتے ہیں تو ایک دوسرے کو
بلاتے ہیں کہ چلو اپنے مقصود کیطرف[1] تو وہ آکر اپنے پروں سے انکو ڈھانپ لیتے ہیں پھر جب وہ آسمان پر واپس جاتے ہیں تو انکا
پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں تو وہ عرض کرتے ہیں کہ تیری تسبیح

[1] یعنے جو مطلوب تھا مل گیا چلو آدھر آؤ۔

نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے ہر چیز کے لیئے احسان مقرر فرمایا ہے پس جب تم قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور ذبح کرتے وقت) چھری کو تیز کر لیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دو بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۲- وعن ابی ہریرۃ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالا نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شریطۃ الشیطان قیل ھی الذبیحۃ یقطع منھا الجلد ولا تفری الاوداج ثم تترک حتی تموت اخرجہ ابوداؤد الاوداج جمع ودج وھو عرق العنق وھما ودجان فی جانبی العنق وانما اضافھا الی الشیطان لحملہ ایاھم علی ذالک وکان من عمل الجاھلیۃ ترجمہ ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے شریطہ (نشتر) سے منع فرمایا کہا جاتا ہے کہ شریطۂ شیطان وہ ذبیحہ ہے جسکی گردن کا صرف پوست کاٹ ڈالا جائے اور گردن کی رگیں نہ کاٹی جائیں پھر اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے تا آنکہ وہ مر جائے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اوداج ودج کی جمع ہے وہ دو رگیں ہیں جو گردن کی دونو جانب ہوتی ہیں اور اس فعل کو شیطان کی جانب اسوجہہ سے منسوب فرمایا کہ شیطان ہی لنکے اس فعل کا باعث ہے اور یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک فعل تھا

۳- وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما من نسی التسمیۃ فلا باس ومن تعمد فلا تؤکل اخرجہ رزین ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ کہنا بھول جائے تو اسکے کھانے میں) کوئی مضائقہ نہیں اور جو عمداً بسم اللہ نہ کہے اسکو نہیں کھانا چاہیئے رزین اسکے راوی ہیں۔

۴- وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من انسان یقتل عصفوراً فما فوقھا بغیر حقھا الا سالہ اللہ تعالیٰ عنھا قیل وما حقھا قال یذبحھا فیاکلھا ولا یقطع راسھا ویرمی بھا اخرجہ النسائی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان ایک چڑیا و بھی ناحق مار یگا تو خدا تعالیٰ اسکی نسبت اس سے باز پرس کریگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اسکا حق کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اسکو ذبح کر کے کھائے اسکا سر کاٹ کر پھینک نہ دے نسائی اسکے راوی ہیں

۵- وعن ابی واقد رضی اللہ عنہ قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یجبون اسنمۃ الابل ویقطعون الیات الغنم ویاکلون ذالک فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما قطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھو میتۃ لا تؤکل اخرجہ ابو داؤد والترمذی الجب القطع ترجمہ ابو واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو مدینہ والے (زندہ) اونٹ کی کوہان اور دنبہ کی دم کاٹ کر کھاتے تھے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حصہ جسم زندہ جانور کا کاٹا جائے وہ مردار ہے اسکو نہیں کھانا چاہیئے ابو داؤد اور ترمذی کے راوی ہیں۔

الفصل الثانی فی ھیئۃ الذبح وموضعہ

دوسری فصل ذبح کی ہیئت اور مقام ذبح کے بیان میں

عن ابی العشراء اسامۃ بن مالک بن قھطم عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا فی الحلق واللبۃ قال لو طعنت فی فخذھا اجزأ عنک قال الترمذی ھذا فی الضرورۃ وقال ابوداؤد وھذا ذکاۃ

ہر شے تاکہ مقتول کو تکلیف نہ ہو یہ احسان ہے مقتول پر علی ہذا ذبح ۱۲

وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْہُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ہَرْوَلَۃً۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس گھر کی مثال جسمیں خدا کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جسمیں ذکر الٰہی نہیں کیا جاتا زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ شیخین اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں (جو اسکو میری نسبت ہی) اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ اپنے دل میں (مجھے) یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسکو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسکو ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس جماعت سے بہتر ہے[1] اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں ہاتھ بھر اسکے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ہاتھ بھر مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع[2] اُس سے نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اُسکے پاس آتا ہوں شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ طَاہِرًا یَذْکُرُ اللّٰہَ تَعَالٰی حَتّٰی یُدْرِکَہُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بچھونے پر پاک حالت میں آئے (اور لیٹے) اور خدا کا ذکر کرتا رہے تا آنکہ اُسکو نیند آجائے تو رات کو جب کروٹ بدلیگا اور خدا سے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی مانگے گا خدا تعالےٰ ضرور وہ بھلائی اسکو عطا فرمائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ مَالِکٌ ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ بندہ کا کوئی عمل ذکر الٰہی سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے نجات دینے والا نہیں ہے مالک اسکے راوی ہیں۔

کِتَابُ الذَّبَائِحِ وَفِیْہِ اَرْبَعَۃُ فُصُوْلٍ

ذبح کا بیان جسمیں چار فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اٰدَابِ الذَّبْحِ وَمَنْہِیَّاتِہٖ

پہلی فصل ذبح کے آداب اور منہیات کے بیان میں

(۱) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ اَلْقِتْلَۃُ وَالذِّبْحَۃُ بِکَسْرِ اَوَّلِہِمَا الْحَالَۃُ وَبِفَتْحِہِمَا الْمَرَّۃُ الْوَاحِدَۃُ مِنَ الْقَتْلِ وَالذَّبْحِ وَہِیَ الْمَصْدَرُ ترجمہ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] بہتر فرشتے [2] دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے مقدار کو باع کہتے ہیں ۱۲ باد صورۃ

فاهوى رجل بسهم فحبسه الله تعالى فقال صلى الله عليه وسلم ان لهذه البهائم اوابد كاوابد الوحش فما غلبكم منها فاصنعوا به هكذا قلت يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليست معنا مدى افنذبح بالقصب فقال ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة اخرجه الخمسة ند اى هرب ومعنى حبسه اى منعه من الذهاب والاوابد الوحوش وتابدت البهائم توحشت ونفرت من الانس والمدى جمع مدية وهي الشفرة والسكاكين وانهرت الدم اى اسالته تشبيها بجري الماء في النهر ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو ایک اونٹ بھاگ گیا لوگوں نے اسکو پکڑنا چاہا لیکن اسنے سب کو تھکا دیا۔ (اور ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص نے اسکو تیر مارا تو خدا تعالے نے اسکو روک دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی وحشت ہوتی ہے جیسے کہ وحشی اور جنگلی جانوروں میں وحشت ہوتی ہے پھر جو جانور تمپر اسطرح غالب ہوجائے اسکے ساتھ ایسا ہی کیا کرو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھری چاقو نہیں ہے تو کیا لکڑی سے ذبح کریں آپ نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہائے اور جسپر اللہ کا نام لیا جائے اسکو کھاؤ لیکن دانت اور ناخن اسمیں داخل نہیں ہیں جسکی وجہ عنقریب بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے[1] اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۲۔ **وعن** نافع انه سمع ابنا لكعب بن مالك يخبر ابن عمر رضي الله عنهما ان اباه اخبره ان جارية لهم كانت ترعى غنما فابصرت بشاة منها موتا فكسرت حجرا[2] فذبحتها فقال لاهله لا تاكلوا حتى اسال رسول الله صلى الله عليه وسلم فساله فامره ان ياكلها اخرجه البخاري ومالك ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کعب بن مالک کے بیٹے سے سنا کہ وہ ابن عمر سے بیان کر رہے تھے کہ ان کے والد (کعب بن مالک) نے ان سے بیان کیا کہ انکی لونڈی بکریاں چرا رہی تھی تو اسنے ایک بکری کو قریب مرگ دیکھا تو اسنے ایک پتھر کو توڑ کر اسکو ذبح کیا تو انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اسکو نہ کھاؤ تا آنکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اسکے کھانے کا حکم دیا۔ بخاری اور مالک اسکے راوی ہیں۔

۳۔ **وعن** جابر رضي الله تعالى عنه قال صاد رجل من قومي ارنبا او ثنتين فذبحهما بمروة وعلقهما حتى سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهما فامره باكلهما اخرجه الترمذي ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوش کا شکار کیا اور ان کو پتھر سے ذبح کیا اور لٹکا لیا تا آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارہ میں پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے کھانے کا حکم دیا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ **وعن** عطاء بن يسار عن رجل من بني حارثة انه كان يرعى لقحة فراى بها الموت فلم يجد ما ينحر به فاخذ وتدا فوجا به لبتها[3] حتى اهرق دمها ثم اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فامره باكلها اخرجه الاربعة الا الترمذي اللقحة الناقة ذات اللبن ترجمہ عطا بن یسار (قبیلہ) بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اونٹنی چراتے تھے تو انہوں نے اسکو قریب مرگ پایا اور انکو کوئی چیز نہ ملی جس سے اسکو نحر کریں

[1] اور ہڈی سے ذبح جائز نہیں [2] دھار دار کرلیا ۱۲ [3] سر سینہ ۱۲

الْمُتَرَدِّيْ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلتَّرَدِّيْ اَلْوُقُوْعُ مِنْ مَوْضِعٍ عَالٍ فِيْ بِئْرٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ترجمہ ابو العشراء اسامہ بن مالک بن قہطم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ذبح بجز حلق اور لبہ کے اور کہیں نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اسکی ران میں (تیر یا نیزہ وغیرہ) چبھا دو جب بھی کافی ہے ترمذی کہتے ہیں کہ ایسی ذبح ضرورت کے وقت جائز ہے اور ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ متردی کی ذبح ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں متردی وہ جانور ہے جو کسی بلندی سے کنوئیں وغیرہ میں گر گیا ہو (اور ذبح نہ کیا جا سکے۔)

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا اَعْجَزَكَ مِمَّا فِيْ يَدِكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَقَالَ فِيْ بَعِيْرٍ تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ ذَكِّهٖ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ وَرَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَقَالَ هُوَ وَاَنَسٌ وَابْنُ عُمَرَ اِذَا قُطِعَ الرَّاْسُ مَعَ اِبْتِدَاءِ الذَّبْحِ مِنَ الْحَلْقِ فَلَا بَاْسَ وَلَا يَتَعَمَّدُ فَاِنْ ذَبَحَ مِنَ الْقَفَا لَمْ يُؤْكَلْ سَوَاءٌ قُطِعَ الرَّاْسُ اَوْ لَمْ يُقْطَعْ ذَكَرَ ذٰلِكَ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو قبضہ اور قابو کا جانور اگر تمکو عاجز کر دے تو اسکا حکم مثل شکار کے ہے اور فرمایا کہ اگر اونٹ کنوئیں میں گر جائے تو جس طرح ممکن ہو اسکو ذبح کر ڈالو حضرت علیؓ اور حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کا یہی مذہب ہے اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اگر حلق میں ذبح کرتے ہی سر کٹکر جدا ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن عمداً ایسا نہیں کرنا چاہیئے اور اگر پشت گردن کی جانب سے ذبح کیا جائے تو نہیں کھانا چاہیئے عام اس سے کہ سر کٹکر جدا ہو جائے یا لگا رہے بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو بیان کیا ہے۔

۵۔ وَعَنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ اِنَّا نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنُ اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَاْكُلُهٗ فَقَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم لوگ اونٹنی کو نحر کرتے ہیں اور گائے بکری کو ذبح کرتے ہیں اور انکے پیٹ میں بچہ نکلتا ہے تو کیا ہم اس بچہ کو پھینکدیں یا کھائیں آپ نے فرمایا اگر چاہو تو کھاؤ اسلیئے کہ اسکی ماں کا ذبح کرنا (گویا کہ) اسکا ذبح کرنا ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِذَا نُحِرَتِ النَّاقَةُ فَذَكَاةُ مَا فِيْ بَطْنِهَا فِيْ ذَكَاتِهَا اِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهٗ وَنَبَتَ شَعْرُهٗ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ ذُبِحَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهٖ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب اونٹنی ذبح کیجائے تو اسکے بچہ کا ذبح کرنا اسکے ذبح کرنے میں شامل ہے جبکہ اسکی خلقت پوری ہو چکی ہو اور اسکے بال نکل آتے ہوں پس جب وہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکل آئے تو ذبح کیا جائے تاکہ خون اسکے پیٹ سے نکل جائے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ اٰلَةِ الذَّبْحِ

تیسری فصل آلہ (ہتیار) ذبح کے بیان میں

۱۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ

۱؎ سر سینے سے لیکر حلق تک ۱۲ ۲؎ یعنے تم اس پر قادر نہ ہو سکو ۱۲ ۳؎ تیر نیزہ وغیرہ سے خون نکال ڈالو ۱۲ ۴؎ تیر برچھی وغیرہ سے ۱۲
۵؎ یعنے اس کی ماں کا ذبح کرنا کافی ہے بچہ کے ذبح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ۱۲ —

كِتَابُ ذَمِّ الدُّنْيَا وَأَمَاكِنَ مِنَ الْأَرْضِ وَفِيهِ فَصْلَانِ.

دنیا اور اسکے بعض مقامات کی برائی کا بیان جسمیں دو فصلیں ہیں۔

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي ذَمِّ الدُّنْيَا

پہلی فصل دنیا کی برائی کے بیان میں

۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ هٰذَا السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا فَاسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ ثُمَّ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَإِنَّ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَمَنْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ زَهْرَةُ الدُّنْيَا حُسْنُهَا وَبَهْجَتُهَا وَالرُّحَضَاءُ الْعَرَقُ الْكَثِيرُ وَالْحَبَطُ النَّفْخُ يُقَالُ حَبِطَ بَطْنُهُ إِذَا انْتَفَخَ فَهَلَكَ وَثَلَطَ الْبَعِيرُ يَثْلِطُ إِذَا أَلْقَى رَجِيعَهُ سَهْلًا رَقِيقًا وَفِي الْحَدِيثِ مَثَلَانِ أَحَدُهُمَا لِلْمُفْرِطِ فِي جَمْعِ الدُّنْيَا وَالْآخَرُ لِلْمُقْتَصِدِ فِي أَخْذِهَا وَالْاِنْتِفَاعِ بِهَا ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم سب آپ کے گرد بیٹھے تو آپنے فرمایا کہ منجملہ ان چیزوں کے جنکا مجھے تمہاری نسبت خوف ہے دنیا کی خوبی اور زینت ہے جو تمکو حاصل ہوگی تو ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا خیر سے شر پیدا[1] ہو گا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے اور ہمنے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اسکے بعد وحی موقوف ہوئی اور آپ نے پسینہ پونچھا اور پوچھا کہ وہ سائل کہاں ہے گویا کہ آپ نے اسکی تعریف کی پھر آپ نے فرمایا کہ بیشک خیر سے شر پیدا نہیں ہوتا (لیکن دیکھو کہ) فصل بہار میں جو سبزہ اُگتا ہے وہ پیٹ پھولا کر مار ڈالتا ہے تکلیف دیتا ہے البتہ وہ جانور سبزہ چرنے والا جو چرتا رہتا ہے۔ تا آنکہ جب اسکی دونوں کوکھیں بھر جاتی ہیں تو آفتاب کیطرف منہ کرکے جگالی کرتا ہے اور پتلا پاخانہ پھرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اسکے بعد پھر چرنے لگتا ہے (بالآخر مرجاتا ہے) اور یہ مال (دنیا) ہی سبزہ زار شیریں ہے اور اس مسلمان کا بہت اچھا مصاحب ہے جو اسمیں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کو دے اور جو اس مال کو ناحق لیتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور قیامت کے دن وہ اسکے مضر شہادت دیگا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اس حدیث میں دو مثالیں ہیں ایک تو اس شخص کی جو دنیا کے جمع کرنے میں افراط کرتا ہے اور دوسرے اس شخص کی جو اسکے حاصل کرنے اور اس سے نفع اٹھانے میں میانہ روی کرتا ہے۔

۲- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى مُسْتَخْلِفُكُمْ

[1] یعنے ممالک فتح ہونگے اسلام کی ترقی ہوگی جو خیر ہے اس سے برا نتیجہ کیونکر پیدا ہوگا لہٰ کہ اچھا سوال کیا لہٰ خلاصہ جواب یہ ہوا کہ مال دنیا ایک حد تک خیر ہے نیک نتائج پیدا ہونگے اور جب حرص و طمع کی حد تک پہونچ گیا تو وہ خیر نہ رہا شر ہو گیا اسکے برے نتائج پیدا ہونگے تو دراصل شر سے شر پیدا ہوا جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

تو انہوں نے ایک میخ لیکر اسکے لبیں چبھا دیا حتے کہ اسکا خون بہنے لگا پھر انہوں نے اس واقعہ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ نے اسکے کھانے کا حکم دیا۔ بجز ترمذی کے چاروں اسکے راوی ہیں۔

۵- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ شَاةً فَذَكَّوْهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَكْلِهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اَلْمَرْوَةُ اَلْحَجَرُ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو زخمی کیا۔ لوگوں نے اس بکری کو پتھر سے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے کھانے کی اجازت دی نسائی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْمَا نُهِيَ عَنْ اَكْلِهِ مِنَ الذَّبَائِحِ

چوتھی فصل

جن ذبیحہ کا کھانا منع ہے اسکے بیان میں

۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ نَاسًا يَأْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ اَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا قَالَ سَمُّوْا عَلَيْهِ اَنْتُمْ وَكُلُوْهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہمکو یہ علم نہیں ہوتا کہ اسپر خدا کا نام لیا گیا ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔ بخاری مالک ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ لِلنَّبْلِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَهِيَ الَّتِيْ يَاْخُذُهَا الذِّئْبُ فَتُسْتَنْقَذُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ تُصْبَرُ لِلنَّبْلِ وَاَخْرَجَ بَاقِيَهٗ رَزِيْنٌ ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کہانے سے منع فرمایا مجثمہ وہ جانور ہے جسکو باندھ کر تیروں کا نشانہ بنائیں (تاآنکہ وہ مرجائے) اور آپ نے خلیسہ کے کہانے سے بہی منع فرمایا خلیسہ وہ جانور ہے جسکو بھیڑیے نے پکڑا ہوا ور اس سے چھڑا لیا جائے۔ ترمذی نے صرف مجثمہ کے متعلق روایت کی ہے باقی رزین کی روایت ہے۔

۳- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَا بَاْسَ بِذَبِيْحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَاِنْ سَمِعْتَهٗ يُسَمِّيْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا تَاْكُلْ وَاِنْ لَّمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ اَحَلَّهُ اللّٰهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهٗ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبیحہ (کے کہانے) میں کچھ مضائقہ نہیں اگر تم سن لو کہ اُسنے غیر اللہ کا نام لیا ہے تو مت کہاؤ اور اگر نہ سنو تو خدا نے اسکو حلال کیا ہے باوجودیکہ خدا ان کے کفر سے واقف تہا اور حضرت علی رض سے ایسے ہی مروی ہے رزین اسکے راوی ہیں میں کہتا ہوں کہ بخاری نے بہی ترجمہ باب میں اُسکو بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

سلے خواہ مخواہ شبہ نہ کرو سلے علے ہذا بندوق وغیرہ سلے مجثمہ اور خلیسہ دونوں سے متعلق ترمذی نے نہایت واضح طرح پر عرباض بن ساریہ رض سے روایت کی ہے ۱۲۔

۸۔ وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَاءَ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اسکو دنیا سے اسطرح روکتا ہے جسطرح تم میں کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے روکتا ہے[1] ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۹۔ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہُ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْیَا مُدْبِرَۃً وَّارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَۃُ مُقْبِلَۃً وَّلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا بَنُوْنَ فَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْیَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابٌ وَّغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلٌ۔ اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ قُلْتُ وَاَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ بِغَیْرِ اِسْنَادٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ دنیا ہم سے پیٹھ موڑ کر چلی جانے والی ہے اور آخرت ہمارے سامنے آنیوالی ہے اور ان دونوں کے بیٹے (طالبین) ہیں پس تم ابناء آخرت بنجاؤ ابناء دنیا نہ بنو اسلیئے کہ آج (دنیا میں) عمل ہے اور حساب نہیں ہے اور کل (آخرت میں) حساب ہے اور عمل نہیں ہے۔ رزین اسکے راوی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بخاری نے بھی (ترجمہ باب میں) اسکو بغیر سند کے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ ذَمِّ اَمَاکِنَ مِنَ الْاَرْضِ

دوسری فصل

بعض خاص مقامات کی برائی کے بیان میں

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَا اَصَابَھُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اَجَازَ الْوَادِیَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لَھُمَا عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِھَا وَعَجَنُوْا بِہِ الْعَجِیْنَ فَاَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّھَرِیْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَیَعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِیْنَ وَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِیْ کَانَتْ تَرِدُھَا النَّاقَۃُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجر[2] پر گذر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کے گھروں میں مت جاؤ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے ہاں (اگر جاتے ہو تو) روتے ہوئے جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہی مصیبت تم پر آپڑے جو ان پر پڑی تھی اسکے بعد آپنے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا اور جھپٹ کر چلے حتے کہ اس وادی سے نکل گئے شیخین اسکے راوی ہیں اور شیخین کی دوسری روایت میں جو ابن عمرؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی مقام حجر (قوم) ثمود کی سرزمین پر اتر پڑے تو انہوں نے وہاں کے کنوئیں کا پانی پینے کیلئے لیا اور اسی پانی سے آٹا گوندھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ جو پانی پینے کے لیے لیا ہے اسکو پھینکدیں اور وہ آٹا (گوندھا ہوا) اونٹ کو کھلا دیں اور (آپ نے) انکو یہ حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی پینے کے لیئے لیں جہاں (حضرت صالح کی) اونٹنی آتی تھی۔

۱۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ یُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِّنْھَا یُسَمَّی الْبَصْرَۃُ اَوِ الْبُصَیْرَۃُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِھَا وَدَخَلْتَھَا فَاِیَّاکَ وَسِبَاخَھَا وَکَلَاءَھَا وَسُوْقَھَا وَاَبْوَا

[1] ایسے امراض میں جن میں پانی پینا مضر ہو جیسے استسقا وغیرہ ۱۲ [2] وہ مقام جہاں قوم ثمود ہلاک ہوئی۔

فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَالنِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتِ النِّسَاءُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهُ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا شیریں سرسبز ہے اور خداوند تعالیٰ تمکو دنیا میں خلیفہ بنائیگا پس خدا تعالیٰ دیکھنے والا ہے کہ تم (بعد حصول دنیا) کیا طرز عمل رکھتے ہو (دیکھو) دنیا اور عورتوں سے بچے رہو اسلیئے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتیں تھیں مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی (کی اسناد) یا دہ بیان کیا ہے کہ (آپنے فرمایا کہ) میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو مردوں کو بہت مضر ہو عورتوں سے بڑھ کر نہیں چھوڑا۔

۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا اور ما فیہا سب ملعون ہے بجز ذکر الٰہی کے اور اس چیز کے جسکو خدا پسند کرے اور عالم[1] اور متعلم[2] کے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مسلمان کیلیئے دوزخ ہے اور کافر کے لیئے جنت ہے۔ مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَحُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ قُلْتُ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللهُ أَعْلَمُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ اور کسی شئے کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے رزین اسکے راوی ہیں میں[3] کہتا ہوں کہ ابوداؤد نے بھی اسکو روایت کیا ہے واللہ اعلم۔

۶۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَامَ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً تَجْعَلُهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْحَصِيرِ يَقِيكَ مِنْهُ فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کھجور کے بوریے پر سو رہے تھے اور آپکے پہلو مبارک میں اسکے نشان پڑ گئے تھے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم آپ کے لیئے ایک بچھونا بنا دیں جسکو آپ بوریئے پر بچھا لیا کریں تو آپکے جسم مبارک کو بوریئے سے محفوظ رکھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے دنیا سے کیا مطلب مجھی دنیا سے صرف اتنا ہی تعلق ہے جیسے کوئی (مسافر) سوار کسی درخت کے سایہ میں ٹھہر جائے اور تھوڑی دیر) آرام لیکر اسکو چھوڑ جائے (اور چلا جائے) ترمذی اسکے راوی ہیں اور صحیح تسلیم کرتے ہیں۔

۷۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی دنیا کی عزت ہوتی تو کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

---

[1] علم دین جاننے والا پڑھانے والا استاد [2] علم دین پڑھنے والا شاگرد [3] مؤلف

حَرفُ الرَّاءِ وَفِیهِ اَربَعَةُ کُتُبٍ

حرف را جسمیں حسب ذیل چار کتابیں ہیں

اَلرَّحمَةُ اَلرِّفقُ اَلرَّهنُ اَلرِّیَاءُ

کِتَابُ الرَّحمَةِ وَفِیهِ ثَلٰثَةُ فُصُولٍ

رحمت کا بیان جسمیں تین فصلیں ہیں۔

اَلفَصلُ الاَوَّلُ فِی الحَثِّ عَلَیهَا

پہلی فصل رحمت کی ترغیب کے بیان میں

۱۔ عَن ابنِ عَمرِو بنِ العَاصِ رَضِیَ اللهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُونَ یَرحَمُهُمُ اللهُ تَعَالٰی اِرحَمُوا مَن فِی الاَرضِ یَرحَمکُم مَن فِی السَّمَاءِ اَلرَّحِمُ شِجنَةٌ مِنَ الرَّحمٰنِ فَمَن وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللهُ تَعَالٰی وَمَن قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللهُ تَعَالٰی اَخرَجَهُ اَبُودَاؤدَ اِلٰی قَولِهٖ مَن فِی السَّمَاءِ وَالتِّرمِذِیُّ بِتَمَامِهٖ اَلشِّجنَةُ بِکَسرِ الشِّینِ المُعجَمَةِ وَفَتحِهَا بَعدَهَا جِیمٌ اَلقَرَابَةُ المُشتَبِکَةُ کَاشتِبَاکِ العُرُوقِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنیوالوں پر رحمن رحم کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو تمپر وہ رحم کریگا جو آسمان پر ہے (یعنے خداوند تعالے) رحم رحمن سے وابستہ ہے پس جو شخص اسکو جوڑیگا خدا اس سے رشتہ جوڑیگا اور جو شخص اسکو قطع کرے گا خداوند تعالے اس سے قطع تعلق کرے گا۔ ابوداؤد نے من فی السما تک روایت کی ہے اور ترمذی نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

۲۔ وَعَن جَرِیرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا یَرحَمُ اللهُ مَن لَا یَرحَمُ النَّاسَ اَخرَجَهُ الشَّیخَانِ وَالتِّرمِذِیُّ وَفِی اُخرٰی لِاَبِی دَاؤدَ وَالتِّرمِذِیِّ عَن اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا تُنزَعُ الرَّحمَةُ اِلَّا مِن شَقِیٍّ ترجمہ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اسپر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ بدبخت کے دل سے رحم نکال لیا جاتا ہے۔

۳۔ وَعَن اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ الحَسَنَ بنَ عَلِیٍّ وَعِندَهُ الاَقرَعُ بنُ حَابِسٍ

أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ فَيُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ (رواه
أبو داود) السِّبَاخُ الْأَرْضُ الْمَلِحَةُ الَّتِي لَا تَكَادُ تُنْبِتُ نَبَاتًا وَالْكَلَاءُ بِالْمَدِّ وَالْقَصْرِ سَاحِلُ كُلِّ نَهَرٍ وَهِيَ الْمَوْضِعُ
الَّذِي تُجْمَعُ فِيهِ السُّفُنُ وَمِنْهُ كَلَّاءُ الْبَصْرَةِ لِمَوْضِعِ سُفُنِهَا وَضَوَاحِي الْبَلَدِ ظَوَاهِرُهَا الظَّاهِرَةُ لِلشَّمْسِ ترجمہ
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے انس لوگ شہر بسائینگے سو ان
ایک شہر ہوگا جسکا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا پس اگر تمہارا اس شہر میں گزر ہو اور اسکے اندر جاؤ تو اسکی کھاری زمین اور گھاٹ اور
بازار اور وہاں کی امراء کے دروازوں سے بچے رہنا اور اسکے غیر آباد مقام (جنگل) میں ٹہیرے رہنا اسلئے کہ وہاں خسف (زمین
کے اندر دہس جانا) اور قذف (پتھر برسنا) اور رجف (زلزلہ) ہوگا اور ایک قوم وہاں رات کو رہے گی اور صبح کو
بندر اور سور ہوجائے گی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

٣- وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَ لَهُ كَعْبُ الْأَحْبَارِ لَا تَخْرُجْ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ بِهَا تِسْعَةَ أَعْشَارِ السِّحْرِ أَوِ الشَّرِّ وَبِهَا فَسَقَةُ الْجِنِّ وَبِهَا الدَّاءُ الْعُضَالُ يَعْنِي الْهَلَاكَ ذِي الدَّاءِ
الدَّاءُ الْعُضَالُ الَّذِي أَعْجَزَ الْأَطِبَّاءَ فَلَا دَوَاءَ لَهُ ترجمہ مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو ان سے کعب حبار نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ وہاں نہ جائیے اس لئے
کہ وہاں نو گروہ سحر و شر کے ہیں اور خبیث جن ہیں اور وہاں مہلک لاعلاج مرض ہے۔

ــ

لہ دریا کا وہ کنارہ جہاں کشتیاں ٹہیرتی ہیں۔

ایک دوسری پر رحم کرتے ہیں اور ننانوے حصہ قیامت کے واسطے ہیں مسلم اسکے راوی ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ خدا نے جس دن
آسمان و زمین کو پیدا کیا سو رحمتیں پیدا کیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جیسے آسمان و زمین کے مابین فاصلہ ہے منجملہ اسکے ایک رحمت
زمین میں مقرر فرمائی اسی رحمت کی بنیاد پر ماں اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے اور چرند اور پرند جانور ایک دوسرے پر محبت کرتے ہیں جب
قیامت کا دن ہوگا تو خدا اس رحمت سے اسکی تکمیل کر لیگا۔

۴۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ تَسْعٰى قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ فَأَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهُ قَالَ فَاللّٰهُ تَعَالٰى أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
قیدی آئے ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جو دوڑتی پھرتی تھی اور دودھ اسکی چھاتی سے نکلا پڑتا تھا وہ کسی کو ڈھونڈھ رہی تھی اتنے میں ان قیدیوں
میں اسکو ایک لڑکا ملا اسنے اسکو (جھٹ گود میں) لے لیا اور اپنے پیٹ سے لپٹا لیا اور اسکو دودھ پلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اس عورت کی نسبت تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ اپنے بچہ کو آگ میں ڈال دیگی ہم نے عرض کیا کہ جی نہیں قسم خدا کی ایسی حالت میں کہ یہ اسکو آگ
میں ڈالنے پر قادر رہے تو آپنے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحیم ہے جیسے اس عورت کو اپنے بچہ سے محبت ہے۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا جَاءَ مِنْ رَّحْمَةِ الْحَيَوَانِ

تیسری فصل

جانور پر رحم کرنے کے بیان میں

(۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ وَإِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ أُخْرٰى إِنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهٗ مُوْقَهَا فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ لَهَثَ الْكَلْبُ وَغَيْرُهٗ إِذَا أَخْرَجَ لِسَانَهٗ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ وَالْحَرِّ وَكَذَا أَدْلَعَ لِسَانَهٗ وَالثَّرٰى التُّرَابُ النَّدِيُّ وَالْمُرَادُ هٰهُنَا التُّرَابُ مُطْلَقًا وَالْكَبِدُ الرَّطْبَةُ كُلُّ ذَاتِ رُوْحٍ وَلَا تَكُوْنُ رَطْبَةً إِلَّا إِذَا كَانَ صَاحِبُهَا حَيًّا وَالْبَغِيُّ الْمَرْأَةُ الزَّانِيَةُ وَالْمُوْقُ الْخُفُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دفعہ
کوئی شخص رستہ چل رہا تھا اسکو بڑی پیاس لگی اسکو ایک کنواں ملا اسنے اس میں اتر کر پانی پیا اور باہر نکل آیا اتنے میں اسنے دیکھا
کہ ایک کتا پیاس کے مارے کیچڑ کھا رہا ہے تو اس شخص نے کہا کہ اس کتے کو پیاس سے وہی تکلیف ہے جو مجھے تھی پھر وہ کنوئیں میں
اترا اور اپنے موزہ میں پانی بھر کر منہ میں لٹکا کر اوپر آگیا اور کتے کو پانی پلایا تو خدا تعالیٰ نے اسکی اس کوشش کو مشکور اور مقبول فرمایا
اور اسکو بخشدیا اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جانوروں (کے ساتھ سلوک کرنے) میں ہمارے واسطے ثواب ہے آپنے فرمایا کہ ہر

۵ اس ننانوے رحمت میں اس ایک رحمت کو بھی شریک فرما کر پوری سو کی تکمیل کریگا۔ ۲ یعنے حتے المقدور اپنے بچہ کو آگ میں نہ ڈالیگی۔

فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یرحم۔ اخرجہ الخمسۃ الا النسائی وزاد رزین او املک ان کان اللہ نزع منکم الرحمۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضہ کا بوسہ لیا اسوقت اقرع ابن حابس آپ کے پاس تھے انہوں نے کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں بیٹے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف دیکھا پھر آپ نے فرمایا کہ اسپر رحم نہیں کیا جاتا جو رحم نہیں کرتا بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ رزین کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ کیا میں قادر ہوں (کہ تمہارے دل میں رحم ڈالدوں) اگر خدا نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

الفصل الثانی فی ذکر رحمۃ اللہ تعالی

دوسری فصل

خدا کی رحمت کے بیان میں

۱۔ عن ابی ھریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قضی اللہ الخلق وعند مسلم لما خلق اللہ الخلق کتب فی کتاب فھو عندہ فوق العرش ان رحمتی تغلب غضبی اخرجہ الشیخان والترمذی وعند البخاری رحمہ اللہ فی اخری ان رحمتی غلبت غضبی وعند الشیخین فی اخری سبقت غضبی ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالے مخلوقات کو بنا چکا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب خدا تعالی نے مخلوقات کو پیدا کیا تو ایک کتاب میں اسنے یہ لکھ لیا جو اسکے پاس بالائے عرش ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور بخاری کی روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لیگئی ہے (مطلب سب کا ایک ہے)

۲۔ وعنہ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ الرحمۃ مائۃ جزء فامسک عندہ تسعۃ وتسعین وانزل اللہ فی الارض جزءا واحدا فمن ذالک الجزء تتراحم الخلائق حتی ترفع الدابۃ حافرھا عن ولدھا خشیۃ ان تصیبہ اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالٰے نے رحمت کے سو حصے فرمائے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے اور ایک حصہ زمین میں اتارا پس اسی (ایک حصہ) رحمت کا نتیجہ ہے جو مخلوقات میں سے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں حتی کہ جانور اپنے بچہ پر سے کھر اٹھا لیتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں اسکو صدمہ نہ پہونچے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۳۔ وعن سلمان الفارسی رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالی مائۃ رحمۃ فمنھا رحمۃ یتراحم بھا الخلق بینھم وتسع وتسعون لیوم القیمۃ اخرجہ مسلم وله فی اخری ان اللہ تعالی خلق یوم خلق السموات والارض مائۃ رحمۃ کل رحمۃ طباق ما بین السماء والارض فجعل منھا فی الارض رحمۃ فیھا تعطف الوالدۃ علی ولدھا والوحش والطیر بعضھا علی بعض فاذا کان یوم القیمۃ اکملھا اللہ تعالی بھذہ الرحمۃ ترجمہ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رحمت کے سو حصے ہیں منجملہ اسکے ایک حصہ رحمت کا وہ ہے جسکی بنیاد پر مخلوقات باخود ا

حُمَّرَةً معها فرخان لها فاخذنا فرخيها فجاءت الحمرة تعرش فلما جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها وراى قرية نمل قد احرقناها فقال من احرق هذه قلنا نحن قال انه لا ينبغي ان يعذب بالنار الا رب النار اخرجه ابوداؤد۔ الحمرة بضم الحاء المهملة و تشديد الميم نوع من القليل في شكل العصفور وقوله تعرش بالعين المهملة والشين المعجمة اي ترفرف وترخي جناحيها وتدنو من الارض لتقع عليهما ولا تقع وروى تفرش بالفاء من فرش الجناح وبسطه

ترجمہ عبدالرحمن بن عبداللہ نے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں تھے تو ہم نے ایک لال دیکھا جسکے ساتھ دو بچے بھی تھے ہمنے اسکے دونوں بچے لے لیئے تو وہ لال تڑپنے لگا اور زمین پر گرنے لگا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپنے فرمایا کہ کسنے اسکے بچے لیکر اسکو مصیبت میں ڈالا ہے اسکو اسکے بچے دیدو اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا جسکو ہمنے جلا دیا تھا آپ نے پوچھا کہ اسکو کسنے جلایا ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آپنے فرمایا کہ آگ سے عذاب دینا بجز آگ کے مالک (خدا تعالے) کے اور کسی کو زیبا نہیں۔ ابوداود اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وعن محمد بن اسحاق عن رجل من اهل الشام يقال له ابو منظور عن عمه عن عامر الرام اخي الخضر قال انا ببلادنا اذ رفعت لنا رايات والوية فقلت ما هذا قالوا لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته وهو جالس تحت شجرة وقد اجتمع اليه اصحابه فجلست اليهم فذكر النبي صلى الله عليه وسلم الاسقام والامراض فقال ان المؤمن اذا اصابه السقم ثم اعفاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم ارسلوه فقال رجل ممن حوله يا رسول الله وما الاسقام والله ما مرضت قط فقال له قم فلست منا فبينا نحن عنده اذ اقبل رجل عليه كساء وفي يده شيء قد التف عليه فقال يا رسول الله اني لما رايتك اقبلت اليك فمررت بغيضة شجر فسمعت فيها اصوات فراخ طائر فاخذتهن فوضعتهن في كسائي فجاءت امهن فاستدارت على راسي فكشفت لها عنهن فوقعت عليهن معهن فلففتهن بكسائي فهن اولاء معي قال ضعهن عنك فوضعتهن وابت امهن الا لزومهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخها قالوا نعم يا رسول الله قال فوالذي بعثني بالحق الله ارحم بعباده من ام الافراخ بفراخها ارجع بهن حتى تضعهن من حيث اخذتهن وامهن معهن فرجع بهن اخرجه ابوداؤد۔ الالوية جمع لواء وهي الراية الكبيرة دون الاعلام۔ واعفاه وعافاه بمعنى واحد

ترجمہ محمد بن اسحاق ایک شامی شخص سے روایت کرتے ہیں جو ابو منظور مشہور تھے وہ اپنے چچا سے اور وہ عامر رامی سے روایت کرتے ہیں جو قبیلہ خضر سے تھے عامر کہتے ہیں کہ میں اپنے ملک میں تھا کہ یکایک ہمکو جھنڈے اور نشان دکھائی دیئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے اور آپکے اصحاب آپکے اطراف میں بیٹھے ہوئے تھے میں بھی انکے ساتھ بیٹھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور بیان فرمایا کہ مسلمان جب بیمار ہوتا ہے پھر خدا تعالے اسکو اس بیماری سے شفا دیتا ہے تو یہ بیماری اسکے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیئے نصیحت ہو جاتی ہے اور

لے ایک پرندہ جانور ہے چڑیا کے برابر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے لوگ اس کو پالتے ہیں ۱۲

ایک تروتازہ جگروالے (کے ساتھ سلوک کرنے) میں ثواب ہے شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک زناکار عورت نے ایک کتے کو گرمی کے دنوں میں دیکھا کہ کنوئیں کے اطراف میں چکر لگا رہا ہے اور سخت پیاس کی وجہ سے اسکی زبان باہر نکل پڑی ہے تو اسنے اپنا موزہ اتارا (اور اس میں پانی بھر کر اسکو پلایا) تو خدا نے اسکو بخشدیا۔

۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ خَشَاشُ الْأَرْضِ هَوَامُّهَا وَحَشَرَاتُهَا

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے بارہ میں دوزخ میں داخل ہوئی جسکو اسنے باندھ رکھا تھا نہ خود کھانے کو دیا نہ اسکو چھوڑ دیا تاکہ حشرات الارض کھا کر (اپنی زندگی بسر کرتی) شیخین اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا فِيْهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَأَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ فَقَالَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ هُوَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَى إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ الْهَدَفُ مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْأَرْضِ مِنْ بِنَاءٍ وَغَيْرِهِ وَحَائِشُ النَّخْلِ نَخَلَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ وَالْحَائِطُ الْبُسْتَانُ وَذِفْرَى الْبَعِيْرِ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَعْرَقُ مِنْ قَفَاهُ خَلْفَ أُذُنَيْهِ وَيُجْعَلُ فِيْهِ الْقَطِرَانُ وَهُمَا ذِفْرَيَانِ وَتُدْئِبُهُ أَيْ تُتْعِبُهُ بِكَثْرَةِ اسْتِعْمَالِهِ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ کے وقت منجملہ اور ساتر اشیاء کے ٹیلہ اور درختوں کے جھنڈ کی آڑ میں چھپنا زیادہ پسند تھا ایک دفعہ آپ کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اتنے میں وہاں ایک اونٹ آگیا جب اس اونٹ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو چیخکر رونے لگا اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکے پاس گئے اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرا وہ چپ ہورہا پھر آپنے پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہے ایک انصاری جوان شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ میرا اونٹ ہے آپنے فرمایا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا ایسے جانور کے بارہ میں جسکا خدا نے تجھے مالک بنایا ہے اسلیئے کہ اسنے مجھسے شکایت کی کہ تو اسکو تکلیف اور بکثرت کام لیکر تھکا دیتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا اللّٰهُ لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَتَكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِشِقِّ الْأَنْفُسِ جَهْدِهَا وَشِدَّةٍ مَا تَلَاقِيْهِ عِنْدَ مُقَاسَاةِ الْأُمُوْرِ الصَّعْبَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے جانوروں کی پیٹھوں کے منبر[1] مت بناؤ خدا تعالےٰ نے اس غرض سے ان کو تمہارے تابع (فرمان) کیا ہے کہ وہ تمکو ایسے شہر تک پہونچادیں جہاں تم سخت مصیبت اٹھائے بغیر نہیں پہونچ سکتے تھے خدا نے تمہارے لیئے زمین بنائی ہے۔ پس تم اس (زمین) پر اپنے کام کیا کرو[2] ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَأَيْنَا

[1] بیضرورت اسپر کھڑے مت ہو نزدیک نزدیک مقامات پر جانے کی غرض سے اسپر سواری مت کیا کرو۔ [2] یعنے کھڑا ہونا بیٹھنا لیٹنا وغیرہ جانور پر صرف ضرورت کے وقت سوار ہوا کرو۔

کے دل) سے نرمی نکال لیجاتی ہے اسکو بدنما اور معیوب کردیتی ہے مسلم اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ ایک اونٹ پر سوار ہوئیں جو منہ زور تھا اسکو ادہر اُدہر پھیرنے لگیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو نرمی اختیار کرنی چاہیے

۲۔ وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهٗ۔ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ جریر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ تمامی بھلائیوں سے محروم رہا مسلم اور ابوداود اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا فِیْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی کام کی غرض سے (امیر یا عامل بناکر کہیں) بھیجتے تو انکو سمجھا دیتے کہ (لوگوں کو) خوشخبری سناؤ نفرت خیز بات نہ کہو اور آسان طریقہ بتلاؤ مشکل میں مت ڈالو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ الرَّهْنِ

رہن (گرو) کا بیان

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْكَبُ الرَّهْنُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِیْ يَشْرَبُ وَيَرْكَبُ النَّفَقَةُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اللَّبَنُ فِیْ اَصْلِ الْكَلَامِ اللَّبَنُ وَمَعْنٰی هٰذَا اَنَّ زِيَادَةَ الرَّهْنِ وَنَمَاءَهٗ وَفَضْلَ قِيْمَتِهٖ لِلرَّاهِنِ وَعَلَى الْمُرْتَهِنِ ضَمَانُهٗ اِنْ هَلَكَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سواری کی جانور پر جو مرہون ہو بمعاوضہ اسکے خرچہ کے (مرتہن) سوار ہو سکتا ہے اور دودھ والے جانور کا جو مرہون ہو بمعاوضہ اسکے خوراک کے دودھ کھا سکتا ہے اور جو شخص دودھ کہائیگا اور سواری کریگا خرچ خوراک اسی کے ذمہ ہوگا۔ بخاری ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ رہن میں اگر کوئی چیز زیادہ ہو جاوے[1] اور بڑہ جاوے[2] اور اسکی قیمت بڑہ جاوے[3] یہ سب راہن کا حق ہے۔ اور مرتہن پر بصورت ہلاکت تاوان لازم آئیگا (البتہ دودہ سواری معمولی نفع بمعاوضہ خرچ خوراک کے مرتہن اٹھا سکتا ہے۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ قَالَ وَتَفْسِيْرُهٗ اَنْ يُّرْهَنَ الرَّهْنُ وَفِيْهِ فَضْلٌ عَمَّا رُهِنَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ الْمُرْتَهِنُ اِنْ لَّمْ تَاْتِنِیْ بِحَقِّیْ اِلٰی اَجَلِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لِیْ اَوْ يَقُوْلُ لَهُ الرَّاهِنُ هُوَ لَكَ اِنْ لَّمْ اٰتِكَ اِلَی الْاَجَلِ قَالَ وَهُوَ الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَصْلُحُ فَلَوْ جَاءَ صَاحِبُهٗ بِمَا فِيْهِ بَعْدَ الْاَجَلِ فَهُوَ لَهٗ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ مَعْنَاهُ لَا يَسْتَحِقُّهُ الْمُرْتَهِنُ اِذَا تَرَكَ الرَّاهِنُ قَضَاءَ حَقِّهٖ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رہن کو بند نہ کیا جائے (یعنے شے مرہونہ کو نہ روکا جاوے) مالک اسکے راوی ہیں اور انہوں نے اسکی تفسیر اسطرح فرمائی ہے کہ کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز رہن

---

[1] مرہون جانور کو بچہ ہو جاوے [2] مرہون کم عمر تہا جوان ہو جاوے [3] مرہون لاغر تہا توانا ہو جاوے۔ ۱۲

منافق جب بیمار ہوتا ہے اور تندرست ہو جاتا ہے تو اونٹ کی طرح ہوتا ہے کہ اسکو اسکے مالک نے کبھی باندہ دیا کبھی
دیا لیکن وہ نہیں سمجھتا کہ اسکو کیوں باندہ دیا تہا کیوں چھوڑدیا تو اس حلقہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول
اللہ بیماری کیا چیز ہے (مجھے معلوم تک نہیں) خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ تو ہمارے پاس سے اُٹھ جا اسلئے کہ تو ہم میں سے نہیں ہے ہم آپ ہی کے پاس تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا جو
اوڑہے تہا اسکے ہاتھ میں کوئی چیز تہی جسکو اسنے لپیٹ لیا تھا اسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب مینے آپ کو دیکھا تو آپ کے
پاس آنے لگا تو (راستہ میں) درختوں کے جہنڈ میں میرا گذر ہوا وہاں مینے پرندجانور کے بچوں کی آوازیں سنیں مینے
لے لیا اور اپنے کمل میں رکھہ لیا ان بچوں کی ماں آئی اور میرے سر پر گھومنے لگی

تو مینے اس کے لئے

بچوں کو کہول دیا تو وہ بہی انپر گر پڑی اور ان کے ساتھ ہو گئی مینے ان سب کو اپنے کمل میں لپیٹ لیا چنانچہ سب یہ
میرے ساتھ ہیں آپ نے فرمایا کہ ان سب کو یہاں رکھہ دو اسنے ان سب کو وہیں رکھہ دیا لیکن بچوں کی ماں بچوں کے
ساتھ ہی رہی (بچوں کو چھوڑ کر اڑ نہیں گئی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تمکو بچوں
کی ماں کی بچوں پر محبت کرنے سے تعجب ہوتا ہے اصحاب نے عرض کیا کہ جی ہاں یارسول اللہ تعجب ہوتا ہے آپ نے
فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جسنے مجھے حق بات دیکر بہیجا ہے البتہ خدا تعالے اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی
بچوں کی ماں کو اپنے بچوں سے محبت ہے (اور آپ نے اس شخص سے جو بچے لایا تہا مخاطب ہو کر فرمایا کہ) انکو واپس
لے جاؤ اور وہیں رکھہ آؤ جہاں سے تم انہیں لیکر آئے ہو اور انکی ماں کو بہی ساتھ ہی لے جاؤ تو وہ شخص انکو واپس لے
گیا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ
النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ قَرْیَةُ
النَّمْلِ مَسْكَنُهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی پیغمبر کو ایک چیونٹی
نے کاٹا تو انہوں نے چیونٹی کے سوراخ کے جلانے کا حکم دیا وہ جلادی گئیں تو خدا نے انپر وحی بھیجی کہ تمکو ایک چیونٹی
نے کاٹا تو تم نے ایک بہت (گروہ) کو جلا دیا جو (خدا کی) تسبیح کہتی تہی۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

كِتَابُ الرِّفْقِ

نرمی کا بیان

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّفْقَ مَا كَانَ فِیْ شَیْءٍ
اِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ رَكِبَتْ بَعِیْرًا فِیْهِ صُعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ
تُرَدِّدُهُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكِ بِالرِّفْقِ اَلشَّیْنُ الْعَیْبُ وَهُوَ ضِدُّ الزَّیْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نرمی جس میں ہوتی ہے اسکو خوشنما اور حسین بنا دیتی ہے اور

لہ مسلمان نہیں ہو ورنہ مسلمان کو ضرور کوئی نہ کوئی بیماری ہوتی ہے یہ آپنے بطور زجر کے فرمایا لہ ماسن شئی الا یسبح الخ کو رو کہ سب خدا کے تسبیح خواں ہیں

کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جو (لوگ) بلائے جائینگے (وہ تین شخاص ہیں) ایک وہ شخص ہے جسنے قرآن کو جمع (حفظ) کیا اور دوسرا) وہ شخص جو خدا پاک کی راہ میں مقتول ہوا اور تیسرا) وہ شخص جو مالدار تہا۔ تو خدا تعالے قرآن پڑہنے والے سے پوچھیگا کہ کیا مینے تجہکو وہ چیز نہیں سکہائی جو مینے اپنے رسول پر نازل کی وہ کہیگا ہاں اے پروردگار خدا تعالی پوچھیگا پھر تو نے اسکو سیکہکر کیا عمل کیا وہ کہیگا کہ رات رات بہر اور دن دن بہر اسکو پڑہا کرتا تہا تو خدا تعالی فرمائیگا کہ تو جہوٹا ہے اور فرشتے بہی اسکو کہینگے کہ تو جہوٹا ہے تیرا مقصود اس (پڑہنے سے) یہہ تھا کہ یہ کہا جائے (اور مشہور ہو) کہ فلان شخص) قرآن (بہت) پڑہتا ہے چنانچہ ایسا ہی کہا گیا (اور تو قاری مشہور ہوگیا) پہر مالدار شخص پیش کیا جائیگا تو خدا تعالے اس سے پوچھیگا کہ کیا مینے تجہکو اتنی وسعت (اور مقدرت) نہ دی کہ مینے تجہکو کسی کا محتاج نہ بنایا وہ کہے گا کہ ہاں اے پروردگار پھر خدا تعالی پوچھے گا کہ تو نے میری دی ہوئی چیزمیں کیا عمل کیا وہ کہیگا کہ میں رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتا تہا اور خیرات کرتا تھا خدا تعالی فرمائیگا کہ تو جہوٹا ہے اور فرشتے بہی کہینگے کہ تو جہوٹا ہے پہر خدا تعالی اس سے فرمائیگا بلکہ تیرا ارادہ (اس خیرات غیرہ سے) یہ تہا کہ یہ کہا جائے (اور مشہور ہو) کہ فلان شخص بڑا سخی ہے چنانچہ ایسا ہی کہا گیا (اور تو سخی مشہور ہوگیا) پہر وہ شخص پیش کیا جائیگا جو خدا کی راہ میں مقتول ہوا ہے تو خدا تعالی اس سے پوچھیگا کہ تو کس امر میں قتل ہوا وہ کہے گا کہ تو نے اپنی راہ میں جہاد کا حکم دیا تو مینے جہاد کیا حتے کہ قتل ہوا تو خدا تعالے اس سے فرمائیگا کہ تو جہوٹا ہے اور فرشتے بہی اس سے کہینگے کہ تو جہوٹا ہے اور خدا تعالے فرمائیگا بلکہ تیری نیت (اس جہاد سے) یہ تھی کہ یہ کہا جائے (اور مشہور ہو) کہ فلان شخص بڑا بہادر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا (اور تو بہادر مشہور ہوگیا) پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کی ران پر ہاتھ مارکر فرمایا کہ اے ابوہریرہ یہ تین شخص وہ ہیں جو مخلوقات میں سے سب سے اول قیامت کے دن دوزخ میں جائینگے شفی کہتے ہیں کہ مینے ابوہریرہ کی یہ حدیث معاویہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ جب ان لوگوں کے ساتھ ایسا (سلوک) کیا گیا تو باقی لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا پہر معاویہ رونے لگے اور بہت روئے حتے کہ مینے خیال کیا کہ وہ ہلاک ہوجائیں گے پہر انہوں نے رونا موقوف کیا اور آنسو پونچہے اور کہنے لگے کہ خدا اور خدا کا رسول سچا ہے مَنْ کَانَ آخر تک (جو شخص دنیا کی زندگی اور زینت چاہتا ہے اسکو ہم دنیا ہی میں اسکے اعمال کا پورا بدلہ دیدیتے ہیں اور ان کو ساتھ اس بدلہ دینے میں ذرا کمی نہیں کیجاتی یہی ایسے لوگ ہیں جنکے لیئے آخرت میں بجز آگ کے کچہہ نہیں ہے اور دنیا میں جو کچہہ اعمال کیئے تھے وہ سب ضائع ہوگئے اور باطل تہا جو عمل وہ دنیا میں کیا کرتے تھے) مسلم۔ ترمذی نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں۔

٢ - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفُ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْمُمَارَاةُ اَلْمُجَادَلَةُ الْمُنَاظَرَةُ وَالْمُجَارَاةُ أَنْ يَجْرِيَ مَعَ قَوْمٍ فِي شَيْءٍ فَيَفْعَلُ مِثْلَ فِعْلِهِمْ ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس غرض سے علم حاصل کرے کہ علما سے اسکے ساتھ مقابلہ اور فخر کرے اور سفہا سے بحث اور مباحثہ کرے اور لوگوں کے قلوب اپنی جانب پہیرے تو خدا تعالی اسکو دوزخ میں داخل فرمائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

٣ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ

گئے اور اسکی بہ نسبت اس شے کی جسکی بابت وہ شے رہن رکھی گئی ہے زیادہ[1] ہو تو مرتہن (راہن سے) یہ کہے کہ اگر فلاں مدت تک میرا حق نہ ادا کر دوگے تو یہ شے (مرہونہ) میری (ملک) ہوجاویگی یا راہن خود (مرتہن سے) کہے کہ اگر مقررہ تک تمہارا حق نہ ادا کر دوں تو یہ شے (مرہونہ) تمہاری (ملک) ہوجائے گی۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے تب یہ جائز نہیں ہے۔ پس اگر راہن مدت مقررہ کے بعد بھی مرتہن کا حق ادا کر دے تو شے (مرہونہ) راہن ہی کو ملے گی (اور شے مرہون رہن[2] کی جائے گی) اور شافعی کہتے ہیں کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ مرتہن شے مرہون کا مستحق نہیں ہوتا جبکہ راہن اسکے حق کی ادا نہ کرے۔

۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَاَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور درع (زرہ) مبارک اسکے پاس رہن رکھدی۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

کِتَابُ الرِّیَاۗءِ

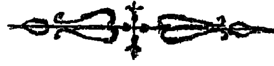
ریا (نمایش کا بیان)

۱۔ عَنْ شُفَيٍّ الْاَصْبَحِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْمَا عَلِمْتَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاۗءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاۗءَ النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلٰۗئِكَةُ كَذَبْتَ اِنَّمَا اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ وَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلٰۗئِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ لَهُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُؤْتٰى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلٰۗئِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَرِيْۗءٌ وَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِيْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰۗئِكَ الثَّلٰثَةُ اَوَّلُ خَلْقٍ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ شُفَيٌّ فَاَخْبَرْتُ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَدْ فُعِلَ بِهٰۗؤُلَاۗءِ هٰذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَةُ بُكَاۗءً شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ هَالِكٌ ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰۗئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ شفی اصبحی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

---

[1] مثلاً سو روپیہ کی بابت دو سو روپیہ کی چیز رہن رکھے۔ [2] امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے۔

پاس اکٹھے ہوکر پوچھینگے کہ اے فلاں شخص کیا تو نیک کام کرنے کو (لوگوں سے) نہیں کہتا تھا اور برے کاموں سے (لوگوں کو) منع نہیں کرتا تہا۔ وہ کہیگا کہ ہاں ایسا کرتا تھا۔ لیکن نیک کام کرنے کو (لوگوں سے) کہتا تھا اور خود نہیں کرتا تھا اور برے کاموں سے (لوگوں کو) منع کرتا تھا اور خود کرتا تھا۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔



قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُنَ بِأَعْمَالِهِمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے جب الحزن سے پناہ مانگو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب الحزن کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ دوزخ میں ایک وادی ہے جس سے دوزخ دن میں سو دفعہ پناہ مانگتی ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اس میں کون لوگ جائیں گے آپنے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے جو ریا اور نمایش کی نیت سے اعمال کرتے ہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِءُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ فِیْهِمْ حَیْرَانَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ۔ اَلْخَتْلُ الْخَدْعُ وَالْاِجْتِرَاءُ الْجَسَارَةُ عَلَی الشَّیْءِ ترجمہ ابوہریرہ اور ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہونگے جو دین کے ظاہر بظاہر پیشہ کر کے اُس سے دنیا حاصل کرینگے دُنبوں کی کھالیں لوگوں کو فریب دینے کی غرض سے پہنینگے نرمی سے اُن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہونگی اور اُنکے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے خدا تعالےٰ فرمائیگا کہ تم لوگ مجھ سے غرور کرتے ہو اور مجھپر جرأت کرتے ہو پس میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ انپر ایسا فتنہ بھیجونگا جسمیں اُنکا عقلمند بھی حیران رہجائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ مَعِیَ فِیْهِ غَیْرِیْ تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سب شریکوں کی نسبت شرک سے بہت بے پرواہوں جو شخص کوئی عمل کرے اور اس میں کسی غیر کو شریک کرے تو میں اسکو اور اسکے شریک (دونوں) کو چھوڑ دیتا ہوں۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے دن بہت بُرے لوگوں میں اُنکو پاؤگے جو دورخے ہیں یہاں آکر انکی سی کہتے ہیں وہاں جاکر اُنکی سی کہتے ہیں بجز نسائی کے چھیوں اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِی الدُّنْیَا كَانَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا میں دورخے ہیں قیامت میں اُنکی آگ کی دو زبانیں ہونگی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۸۔ وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَیَدُوْرُ بِهَا كَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰی فَیَجْتَمِعُ عَلَیْهِ اَهْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ یَا فُلَانُ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ فَیَقُوْلُ بَلٰی كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْهِ وَاَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِیْهِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْاِنْدِلَاقُ الْخُرُوْجُ وَالْاَقْتَابُ جَمْعُ قَتَبٍ وَهِیَ الْاَمْعَاءُ ترجمہ ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہؓ کو یہ کہتے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص حاضر کیا جائیگا پھر دوزخ میں پھینکدیا جائیگا جس سے اسکے پیٹ کی انتیں باہر نکل پڑینگی تو وہ شخص آنتوں کو لیئے ہوئے اسطرح چکر لگائیگا جسطرح گدھا چکی پیستے وقت[1] چکر لگاتا ہے تو دوزخی اسکے

[1] جیسے تیلی کا بیل گھومتا ہے ۱۲

شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَاِذَا رَاٰى
اَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضِمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِي عَنْ جَابِرٍ
وَلِلْبَاقِينَ بِنَحْوِهٖ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَلْقَاعُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْاَرْضِ الْوَاسِعِ وَالْقَرْقَرُ الْاَمْلَسُ وَالظِّلْفُ لِلشَّاةِ كَالْحَافِرِ
لِلْفَرَسِ وَالشُّجَاعُ الْحَيَّةُ وَالْاَقْرَعُ صِفَتُهُ بِطُولِ الْعُمْرِ لِاَنَّهُ اِذَا طَالَ عُمْرُهُ اَمْرَقَ شَعْرُهُ فَهُوَ اَخْبَثُ وَاَشَدُّ شَرًّا

ترجمہ ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اونٹ اور گائے بیل اور بکری والا ان میں خدا کا حق نہ ادا کرے (زکوٰۃ نہ دیگا) تو قیامت کے دن یہ اس سے بہت زیادہ تعداد میں آئینگے جتنے (دنیا میں) تھے اور یہ مالک ان کے لیئے ایک صاف ہموار چٹیل میدان میں بیٹھایا جائیگا اور وہ (جانور) اپنے پاؤں اور کھروں سے اس (مالک) کو روندینگے اور سینگوں سے ماریںگے اور کھروں سے کھدلینگے ان میں نہ کوئی بغیر سینگ کے ہوگا نہ سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا جب اخیر جانور روند چکے گا تو پھر پہلا جانور روندنا شروع کریگا (اور اسیطرح وہ جانور اسکو روندتے رہینگے) تا آنکہ خدا تعالے مخلوقات کا فیصلہ فرمائیگا اور جو خزانہ والا اسکا حق ادا نہیں کرتا (زکوٰۃ نہیں دیتا) تو قیامت کے دن وہ (خزانہ) اژدہا بنکر اس (خزانہ والے) کے پاس آئیگا۔ اور منہ کھولکر اسکا پیچھا کریگا اور جب وہ اژدہا اسکے پاس جائیگا تو وہ اس سے بھاگیگا وہ اس سے پکار کر کہیگا کہ تو اپنا خزانہ لے لے جسکو تونے چھپا کر رکھا تھا میں اس سے مستغنی ہوں۔ جب وہ (مالک خزانہ) دیکھیگا کہ اس (اژدہا) سے رہائی کا کوئی چارہ ہی نہیں ہے (وہ کسی طرح پیچھا ہی نہیں چھوڑتا) تو اسکے منہ میں ہاتھ چلا دیگا وہ اسکے ہاتھ کو اسطرح چباڈالیگا جسطرح سانڈھ اونٹ ہاتھ چباڈالتا ہے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور نسائی نے جابر سے ایسے ہی روایت کی ہے اور باقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسیطرح روایت کی ہے۔

۳۔ **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْطٰى زَكٰوةَ مَالِهٖ مُؤْتَجِرًا فَلَهُ اَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَيْسَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ فِيهَا شَيْءٌ اَخْرَجَهُ رَزِينٌ مُؤْتَجِرًا اَيْ طَالِبَ اَجْرٍ وَقَوْلُهُ فَاِنَّا اٰخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ قَالَ الْحَرْبِيُّ اِنَّمَا هُوَ وَشُطِرَ مَالُهُ يَعْنِي يُجْعَلُ مَالُهُ شَطْرَيْنِ فَيَتَخَيَّرُ عَلَيْهِ الْمُصَدِّقُ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ خَيْرِ الشَّطْرَيْنِ عُقُوبَةً لِمَنْعِهِ الزَّكٰوةَ فَاَمَّا مَا لَا تَلْزَمُهُ فَلَا وَالْعَزْمَةُ ضِدُّ الرُّخْصَةِ **ترجمہ** معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بامید ثواب اپنے مال کی زکوٰۃ دیگا تو اسکو اسکا ثواب ملیگا اور جو شخص زکوٰۃ نہ دیگا تو ہم زکوٰۃ اس سے لینگا اور اسکا نصف مال یہ ہمارے پروردگار کی سزاؤں میں سے ایک سزا ہے اس زکوٰۃ میں آل محمد کا کوئی حصہ نہیں ہے[۲]۔ رزین اسکے راوی ہیں۔ حربی کا بیان ہے کہ میں اس سے زکوٰۃ لونگا اور نصف مال" کا اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکے مال کے دو حصے کیئے جائینگے۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے والے (عامل) کو اختیار دیا جائیگا کہ وہ دونوں حصوں میں سے جو بہتر حصہ ہو اس میں سے زکوٰۃ لے لے اور یہ اسکے زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے اسپر ایک عذاب ہے اور اگر زکوٰۃ اسپر فرض نہیں ہے تو ایسا نہیں کیا جائیگا۔

۴۔ **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ

---

[۱] جسطرح کہ خرمن میں گیہوں وغیرہ بیلوں سے روند واکر دانے نکالے جاتے ہیں [۲] اسلیئے کہ ان کو زکوٰۃ صدقہ لینا حرام ہے۔ ۱۲

حَرْفُ الزَّاءِ وَفِيهِ ثَلٰثَةُ كُتُبٍ

حرف زار جس میں حسب ذیل تین کتابیں ہیں۔

اَلزَّكٰوةُ اَلزُّهْدُ اَلزِّيْنَةُ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ وَفِيهِ خَمْسَةُ اَبْوَابٍ

زکوٰۃ کا بیان جسمیں پانچ باب ہیں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي وُجُوْبِهَا وَاِثْمِ تَارِكِهَا

پہلا باب زکوٰۃ کے فرض ہونے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کے گناہ کے بیان میں

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلُ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ نے انکو سمجھا دیا کہ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب[1] ہیں تو پہلی بات جسکی طرف تم انکو بلاؤ وہ خدا کی عبادت (توحید) ہو جب وہ خدا کو پہچان (مان) لیں تو ان کو بتلاؤ کہ خدا تعالے نے انپر زکوٰۃ فرض کی ہے جو انکے مالداروں سے لیکر انکے فقرا محتاجین پر تقسیم کیجائے گی جب وہ اسکو مان لیں تب تم ان سے زکوٰۃ لو اور ان کے عمدہ مال سے بچتے رہو[2] اور مظلوم کی بد دعا سے خوفناک ہو اسلئے کہ اسکی دعا اور خدا کے درمیان کوئی حجاب اور حائل نہیں[3] ہے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ وَجَابِرٍؓ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقُعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيْهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا كُلَّمَا مَرَّتْ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰى يَقْضِيَ بَيْنَ الْخَلْقِ وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهِ حَقَّهُ اِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

---

[1] یہود و نصاری [2] اوسط درجہ کا مال لیا کرو [3] یعنی فوراً خدا تعالیٰ تک پہونچ جاتی ہے اور قبول ہو جاتی ہے۔

ہیں اصحاب سنن اسکے راوی ہیں ۔

۲ ۔ وعن انس ان ابابکر الصدیق رضہ کتب له حين وجهه الى البحرين هذا الكتاب وختمه بخاتم النبي
صلى الله عليه وسلم وكان نقش الخاتم ثلثة اسطر محمد سطر ورسول سطر والله سطر بسم الله الرحمن الرحيم
هذه فريضة الصدقة التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتي امر الله تعالى بها رسوله
صلى الله عليه وسلم فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط في اربع وعشرين
من الابل فما دونها من الغنم في كل خمس شاة فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلثين ففيها
بنت مخاض انثى فان لم تكن ابنة مخاض فابن لبون فاذا بلغت ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها
بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل فاذا بلغت واحدة وستين
الى خمس وسبعين ففيها جذعة فاذا بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون فاذا بلغت احدى
وتسعين الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل واذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين
بنت لبون وفي كل خمسين حقة ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليست فيها صدقة الا ان يشاء
ربها فاذا بلغت خمسا من الابل ففيها شاة وصدقة الغنم في سائمتها فاذا بلغت اربعين الى عشرين ومائة
شاة ففيها شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين ففيها شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلثمائة ففيها
ثلث شياه فاذا زادت على ثلثمائة ففي كل مائة شاة فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة عن اربعين شاة واحدة
فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان
من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يخرج في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الا ان
يشاء المصدق وفي الرقة ربع العشر فان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها
ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة
ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة
وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده
صدقة الحقة وليست عنده وعنده ابنة لبون فانها تقبل منه ابنة لبون ويعطي شاتين او عشرين درهما ومن بلغت صدقته بنت لبون
وليست عنده وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده
بنت لبون وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة بنت مخاض ليست عنده وعنده بنت
لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين فان لم تكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فانه تقبل منه وليس معه
شيء اخرجه البخاري وابو داود والنسائي بنت المخاض وابن المخاض من الابل ما استكمل السنة الاولى
ودخل في الثانية وبنت اللبون وابن اللبون ما استكمل الثانية ودخل في الثالثة والحقة ما استكمل الثالثة
ودخل في الرابعة والجذعة ما استكمل الرابعة ودخل في الخامسة وقوله طروقة الجمل اي يطرقها و
يركبها والسائمة من الغنم الراعية غير المعلوفة وقوله لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع
خشية الصدقة هو ان يكون ثلثة نفر مثلا لكل واحد منهم اربعون شاة وقد وجبت على كل واحد
منهم بانفراده شاة فيجمعونها فتكون عليهم شاة فنهوا عن ذلك هذا في الجمع واما التفريق فان يكون

وَاللهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ الْعِنَاقُ وَهِيَ الْاُنْثٰى مِنْ وَلَدِ الْمَعْزِ وَالْعِقَالُ حَبْلٌ مَعْرُوْفٌ وَقِيْلَ الْمُرَادُ بِهٖ صَدَقَةُ عَامٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے اور عرب میں سے جنکو کافر ہونا تھا وہ کافر ہوگئے اور بعض زکوۃ کی فرضیت کے منکر ہوگئے تو حضرت ابوبکر نے ان سے قتال کا حکم دیا) تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ لوگوں سے کیونکر قتال کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے قتال کا حکم دیا گیا ہے تا آنکہ لوگ لا الہ الا اللہ کہیں پھر جسنے لا الہ الا اللہ کہا اسنے مجھسے اپنی جان و مال بچا لیا۔ البتہ وہی طور پر اسکی جان و مال سے متعلق ہو جاوے ہو سکتا ہے اور اسکا حساب اللہ کے ذمے ہے تو حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور قتال کرونگا جو نماز اور زکوۃ میں کچھ فرق سمجھے اسلیئے کہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اور ہمکو نہ دینگے تو میں ان سے قتال کرونگا۔ حضرت عمر رض فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کچھ نہیں ہے لیکن خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر کے سینہ کو قتال کے لیئے کھول دیا ہے اور میں سمجھ گیا کہ وہ حق پر ہیں۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک عقال جو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اور ہمکو نہ دینگے تو میں ان سے قتال کرونگا۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اَحْكَامِ الزَّكٰوةِ الْمَالِيَّةِ وَفِيْهِ عَشَرَةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب

زکوۃ مالیہ کے بیان میں جسمیں دس فصلیں ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْمَا اشْتَرَكَ فِيْهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ

پہلی فصل

زکوۃ مالیہ کے مشترک حدیثوں کے بیان میں

۱۔ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ الرِّقَّةُ الدَّرَاهِمُ الْمَضْرُوْبَةُ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمکو گھوڑے اور مملوک (لونڈی غلام کی زکوۃ) سے معافی دی ہے تم مسکوک چاندی کی زکوۃ لاؤ جسمیں ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور ایک سو نوے (درہم) میں کچھ (زکوۃ) نہیں ہے جب دوسو ہوں تو اس میں پانچ درہم

لہ جیسے قصاص دیت وغیرہ حقوق العباد ؎ اسکا ہمکو حق نہیں کہ ہم اسکی تفتیش کریں دل سے لا الہ الا اللہ کہا ہے یا زبانی ؎ عقال وہ رسی جس سے اونٹ کا زانو باندھتے

یا بیس درہم ہی ادا کرے۔ اور جسکے ذمہ بنت لبون واجب الاداء ہوا اور اسکے پاس بنت لبون نہ ہو حقہ ہو تو وہ لے لیا جائے اور زکوۃ وصول کرنے والا مالک کو بیس درم یا دو بکریاں دیدے اور جسکے ذمہ بنت لبون واجب الاداء ہوا اور اسکے پاس بنت لبون نہ ہو بنت مخاض ہو تو وہ لے لیا جائے اور اسکے ساتھ بیس درم یا دو بکریاں مالک دیدے اور جسکے ذمہ بنت مخاض واجب الاداء ہوا اور اسکے پاس بنت مخاض نہ ہو بنت لبون ہو تو وہ لے لیا جاوے اور زکوۃ وصول کرنیوالا مالک کو بیس درم یا دو بکریاں دیدے اور اگر بنت مخاض واجب الاداء ہوا اور اسکے پاس بنت مخاض نہ ہو اور ابن لبون ہو تو وہ لے لیا جائے اور اسکے ساتھ (فریقین کے ذمہ) کچھ نہیں ہے۔ بخاری و ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں بنت مخاض اور ابن مخاض اونٹ کا وہ مادہ اور نر بچہ ہے جو سال بھر کا ہو چکا ہوا ور دوسرا سال لگا ہو۔ اور بنت لبون اور ابن لبون اونٹ کا وہ مادہ اور نر بچہ جو دو سال کا ہو چکا ہو اور تیسرے سال میں داخل ہوا ہو اور حقہ جو تین سال کا ہو چکا ہو اور چوتھا سال لگا ہو۔ اور جذعہ جو چار سال کا ہو چکا ہو اور پانچواں سال لگا ہو۔ سائمہ وہ بکریاں جو (جنگل میں) چرنے جاتی ہوں گھر میں بیٹھا کر انکو چارہ نہ کھلایا جاتا ہو۔ جدا کو اکٹھا نہ کیا جائے مثلاً تین شخص ہوں اور ہر ایک شخص کی چالیس بکریاں ہوں تو ہر ایک شخص پر علیحدہ علیحدہ ایک بکری واجب ہے تو تینوں سب بکریوں کو اکٹھا کرلیں تو ایک ہی بکری واجب ہوگی (اسلیئے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہوتی ہے) یہ اکٹھا کرنے کی صورت ہوئی جس سے ممانعت کیگئی ہے اور اکٹھے کو جدا کرنے کی یہ صورت ہے کہ ہر شریک کی ایک سو ایک بکریاں ہوں تو ان پر (بحیثیت مجموعی) تین بکریاں واجب ہوتی ہیں) اسلیئے کہ جملہ دو سو دو بکریاں ہوئیں اور جب دو سو سے زیادہ ہوں تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہوتی ہیں) اور جب دونوں جدا کرلیں تو ہر ایک پر ایک ہی بکری واجب ہوگی (اسلیئے کہ ایکسو ایک بکری میں ایک ہی بکری واجب ہے) تو اس سے بھی ممانعت کیگئی ہے جبکہ زکوۃ کے خوف سے ایسا کیا جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ زَکٰوۃِ النِّعَمِ

دوسری فصل

(بھیڑ بکری دنبہ) کی زکوۃ کے بیان میں

۱۔ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَهٗ بِسَیْفِهٖ وَلَمْ یُخْرِجْهُ اِلٰی عُمَّالِهٖ حَتّٰی قُبِضَ فَعَمِلَ بِهٖ اَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی قُبِضَ فَعَمِلَ بِهٖ عُمَرُ حَتّٰی قُبِضَ کَانَ فِیْهِ فِیْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَفِیْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلٰثُ شِیَاهٍ وَفِیْ عِشْرِیْنَ اَرْبَعُ شِیَاهٍ وَفِیْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَثَلٰثِیْنَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا کَانَتِ الْاِبِلُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ وَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاةٌ شَاةٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْهَا شَاتَانِ اِلَی الْمِائَتَیْنِ فَاِذَا زَادَتْ عَلَی الْمِائَتَیْنِ فَفِیْهَا ثَلٰثُ شِیَاهٍ اِلٰی ثَلٰثِمِائَةٍ فَاِنْ کَانَتِ الْغَنَمُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَفِیْ کُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ فَلَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ الْمِائَةَ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِیَّةِ وَلَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَیْبٍ

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَإِذَا فَرَّقَاهَا كَانَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاةٌ فَنُهُوا عَنْ ذٰلِكَ إِذَا فُعِلَ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَالتَّرَاجُعُ التَّقَاسُطُ وَالتَّعَادُلُ وَالْهَرِمَةُ الْكَبِيرَةُ الطَّاعِنَةُ فِي السِّنِّ وَالْعَوَارُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَقَدْ تُضَمُّ وَهُوَ الْعَيْبُ وَالْمُصَدِّقُ بِتَخْفِيفِ الصَّادِ وَتَشْدِيدِ الدَّالِ عَامِلُ الصَّدَقَةِ وَهُوَ السَّاعِي أَيْضًا وَقَوْلُهُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ لَهُ الْاِجْتِهَادَ لِأَنَّ يَدَهُ كَيَدِ الْمَسَاكِينِ وَهُوَ كَالْوَكِيلِ لَهُمْ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو بحرین بھیجا اور انکو یہ تحریر لکھکر دی اور اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کردی اور آپ کی مہر میں تین سطریں تھیں محمد ایک سطر رسول دوسری سطر اللہ تیسری سطر (وہ تحریر یہہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر زکوۃ کے فرائض سے متعلق ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے جسکا خدا تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا پس جو شخص مسلمانوں سے اسکے بموجب مانگے اسکو دینا چاہیئے اور جو شخص اس (تحریر) سے زیادہ مانگے اسکو زیادہ نہیں دینا چاہیئے۔ چوبیس[۲۴] اور اس سے کم اونٹ میں فی پانچ اونٹ ایک بکری ہے اور پچیس[۲۵] سے پینتیس[۳۵] تک ایک بنت مخاض ہے اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون دینا چاہیئے اور چھتیس[۳۶] سے پینتالیس[۴۵] تک ایک بنت لبون ہے اور چھیالیس[۴۶] سے ساٹھ[۶۰] تک ایک حقہ ہے جو مادہ پر سوار ہو سکتا ہو[ا] اور اکسٹھ[۶۱] سے پچھتر[۷۵] تک ایک جذعہ ہے اور چھہتر[۷۶] سے نوے تک دو بنت لبون ہیں۔ اور اکانوے[۹۱] سے ایک سو بیس[۱۲۰] تک دو حقہ ہیں جو مادہ پر سوار ہو سکیں۔ اور جب ایک سو بیس[۱۲۰] سے زیادہ ہوں تو فی چالیس[۴۰] ایک بنت لبون ہے اور فی پچاس[۵۰] ایک حقہ ہے اور جسکے پاس چار ہی اونٹ ہوں تو اس میں زکوۃ واجب نہیں ہے لیکن اگر مالک چاہے تو دے سکتا ہے جب پانچ اونٹ ہوں تو اس میں ایک بکری ہے (چوبیس[۲۴] تک جیسا کہ گزرا) اور بکری بھیڑ دنبہ کی زکوۃ جب سائمہ ہوں اسطرح ہے کہ چالیس[۴۰] بکری سے ایک سو بیس[۱۲۰] تک ایک بکری ہے جب ایک سو بیس[۱۲۰] سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں ہیں جب دو سو[۲۰۰] سے زیادہ ہوں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اور جب تین سو[۳۰۰] سے زائد ہوں تو فی صدی ایک بکری ہے اور جب سائمہ بکریاں چالیس[۴۰] سے ایک ہی کم ہو تو ان میں زکوۃ واجب نہیں ہے مگر یہ کہ اسکا مالک دینا چاہے (تو دے سکتا ہے) اور جو جدا ہوں انکو زکوۃ کے خوف سے اکٹھا نہ کر لیا جائے اور جو اکٹھے ہوں انکو بخوف زکوۃ جدا نہ کر دیا جائے اور جو مال دو شریکوں کا ہو وہ دونوں بالمناصفہ باخود تصفیہ کر لیں اور زکوۃ میں بڈھا اور عیب دار جانور نہ دیا جائے اور نہ نر بکرا دیا جائے لیکن اگر زکوۃ وصول کرنے والا (عامل بلحاظ ضرورت) لینا چاہے (تو لے سکتا ہے اور (چاندی کے سکہ میں ربع عشر (چالیسواں حصہ زکوۃ) ہے (جب دو سو درم ہوں) اگر ایک سو نوے[۱۹۰] (درم) ہوں تو ان میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔ لیکن اسکا مالک چاہے تو دے سکتا ہے) اور جسکے پاس اتنے اونٹ ہیں جنکی زکوۃ کی بابت اسکے ذمہ جذعہ واجب الادا ہوا اور اسکے پاس جذعہ نہ ہو تو حقہ اس سے لیا جائے اور اسکے ساتھ دو بکریاں بھی لی جائیں اگر اسکو میسر ہوں یا بیس درم لے لیئے جائیں اور جسکے پاس اتنے اونٹ ہوں جنکی زکوۃ کی بابت اسکے ذمہ حقہ واجب الادا ہوا اور اسکے پاس حقہ نہ ہو جذعہ ہو تو وہ جذعہ اس سے لے لیا جائے اور زکوۃ وصول کرنے والا اسکو بیس درم یا دو بکریاں دیدے اور جسکے ذمہ حقہ واجب الادا ہوا اور اسکے پاس حقہ نہ ہو بنت لبون ہو تو اس سے قبول کر لیا جائے اور اسکے ساتھ وہ (مالک) دو بکریاں

---

[۱] یعنی پورا جوان ہو [۲] پورا جوان ہو [۳] مالک کو ۱۲

بِالسَّخْلِ وَلَا تَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ ذَكَرَ لَهُ ذَالِكَ فَقَالَ نَعَمْ نَعُدُّ عَلَيْهِمْ بِالسَّخْلَةِ يَحْمِلُهَا وَلَا يَأْخُذُهَا الْمُصَدِّقُ وَلَا يَأْخُذُ الْأَكُولَةَ وَلَا الرُّبَّى وَلَا الْمَاخِضَ وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ وَلَا يَأْخُذُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ وَذَالِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْمَالِ وَخِيَارِهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلْاَكُوْلَةُ الشَّاةُ الَّتِيْ هِيَ لِلْاَكْلِ وَالرُّبَّى هِيَ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ لِاَجْلِ اللَّبَنِ وَقِيْلَ هِيَ الْحَدِيْثَةُ النِّتَاجِ وَالْمَاخِضُ الْحَامِلُ اِذَا ضَرَبَهَا الطَّلْقُ وَغِذَاءُ الْمَالِ جَمْعُ غَذِيٍّ وَهُوَ الْحَمَلُ اَوِ الْجَدْيُ وَالْمُرَادُ اَنْ لَا يَاْخُذَ السَّاعِيْ خِيَارَ الْمَالِ وَلَا الرَّدِيَّةَ وَاِنَّمَا يَاْخُذُ الْوَسَطَ **ترجمہ** سفیان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے انکو زکوۃ وصول کرنے کی غرض سے (عامل بنا کر بھیجا) تو وہ لوگوں کی بکریوں کے چھوٹے بچے بھی (تکمیل نصاب کی غرض سے) شمار کرتے تھے تو لوگوں نے کہا کہ ہماری بکری کے چھوٹے بچوں کی گنتی تو لگاتے ہو اور اس میں سے کچھ لیتے نہیں[۱] جب وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور اس واقعہ کو بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بیشک ہم انکی بکری کے ایسے چھوٹے بچوں کی بھی گنتی لگائینگے جنکو چرواہے (چرانے) لیجاتے ہیں لیکن عامل ان بچوں میں سے (بطور زکوۃ کچھ) نہیں لیگا نیز عامل ایسی بکری بھی نہ لیگا جو (گوشت) کھانے کی غرض سے تیار کیگئی ہو نہ ایسی بکری لیگا جو ابھی جنی ہو اور جسکے بچے اسکے زیر پرورش ہوں یا دودھ کھانیکی غرض سے رکھی گئی ہو نہ حاملہ بکری لیگا نہ بکری کے ریوڑ کا نر بکرا[۲] لیگا بلکہ عامل سال بھر اور دو سال کی بکریاں لیگا جو بچوں اور عمدہ بکریوں کی نسبت اوسط درجہ میں ہیں مالک اسکے راوی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ زکوۃ میں نہ عمدہ مال لینا چاہیے نہ خراب بلکہ اوسط درجہ کا مال ہونا چاہیے

۵- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ فِيْ زَكٰوةٍ لَا تُؤْخَذُ زَكٰوتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ لَا جَلَبَ يَعْنِيْ لَا تُجْلَبُ الصَّدَقَاتُ اِلَى الْمُصَدِّقِ وَلَا جَنَبَ اَيْ لَا يَنْزِلُ الْمُصَدِّقُ بِاَقْصٰى مَوَاضِعِ اَصْحَابِ الصَّدَقَةِ فَتُجْنَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ تُؤْخَذُ مِنَ الرَّجُلِ فِيْ مَوْضِعِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤدَ **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوۃ میں جلب اور جنب نہیں ہے بلکہ زکوۃ انکے گھروں ہی میں جاکر لینی چاہیئے محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ "جلب نہیں ہے" اسکے یہ معنے ہیں کہ زکوۃ دینے والے (اپنے) زکوۃ کے جانور (دور دراز مقام پر) زکوۃ وصول کرنے والے کے پاس کھینچکر نہ لیجائیں۔ اور "جنب نہیں ہے" اسکے یہ معنے ہیں کہ زکوۃ وصول کرنے والا زکوۃ دینے والوں کے مقامات سے بہت دور کسی مقام پر نہ اترے پھر زکوۃ کے جانور اسکے پاس لائے جائیں (ان دونوں سے آپ نے منع فرمایا) بلکہ زکوۃ ہر شخص سے اور ہر شخص کو اپنے مقام ہی پر لینی اور دینی چاہیئے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۶- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ الشِّغَارُ فِي النِّكَاحِ اَنْ يَقُوْلَ الْاِنْسَانُ زَوِّجْنِيْ اِبْنَتَكَ اَوْ اُخْتَكَ وَاُزَوِّجُكَ اِبْنَتِيْ اَوْ اُخْتِيْ وَصَدَاقُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بُضْعُ الْاُخْرٰى فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُسَمًّى فَلَيْسَ بِشِغَارٍ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں جلب اور جنب[۳] اور شغار نہیں ہے اور جو شخص لوٹ مار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔ شغار نکاح میں یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ تو اپنی بیٹی یا بہن مجھ سے بیاہ دے میں اپنی بیٹی یا بہن تجھ سے بیاہ دیتا ہوں اور ان میں سے ہر ایک کا مہر دوسری کی بضاعت (پونجی۔ شرمگاہ) ہو اور اگر مہر مقرر کیا جائے تو شغار نہیں ہے (جائز ہوگا)

---

[۱] یعنے اگر تیس بڑی بکریاں ہوں اور دس چھوٹے بچے ہوں تو چالیس شمار کرتے تھے اور ایک بکری لیتے تھے [۲] اگر بچوں کو شمار کرکے تکمیل نصاب کرتے ہو تو بچوں میں سے بطور زکوۃ کچھ لیتے کیوں نہیں [۳] جو بکری کے ریوڑ میں ایک یا دو ہوتا ہے جس سے بکریاں گابھن ہوتی ہیں [۴] جلب جنب کی تفسیر سے متعلق جو الفاظ تھے انکا ترجمہ تو وہی ہو سکتا ہے جو کیا گیا ہے۔ لیکن دراصل اسکی تفسیر اسطرح منقول ہے کہ جلب یہ ہے کہ عامل زکوۃ دینے والے کے گھروں سے دور دراز مقام پر اترے اور وہیں کھینچے

قَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِّمَتِ الشَّاءُ اَثْلَاثًا ثُلُثًا شِرَارًا وَثُلُثًا خِيَارًا وَثُلُثًا وَسَطًا فَيَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سالم اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے کتاب الصدقہ لکھی اور اسکو ابھی تلوار سے ملا کر رکھا اور اپنے عمال (حکام زکوۃ وصول کرنیوالوں) کو پاس نہ نکالا تھے کہ آپنے انتقال فرمایا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں اسی کے بموجب عمل پیرا رہے تا آنکہ انکا بھی انتقال ہوا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے (خلافت میں) اسی کے بموجب عمل پیرا رہے تا آنکہ انکا بھی انتقال ہوا۔ اور اس کتاب میں یہ لکھا تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری (بطور زکوۃ کے واجب) ہے اور دس اونٹ میں دو بکریاں اور پندرہ اونٹ میں تین بکریاں اور بیس اونٹ میں چار بکریاں (واجب ہیں) اور پچیس۲۵ اونٹ میں ایک بنت مخاض (واجب) ہے پینتیس۳۵ تک اگر پینتیس۳۵ سے ایک بھی زائد ہو تو اس میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک اگر پینتالیس سے ایک بھی زائد ہو تو اسمیں ایک حقہ ہے ساٹھ تک اگر ساٹھ سے ایک بھی زائد ہو تو اسمیں ایک جذعہ ہے پچھتر تک اگر پچھتر سے ایک بھی زائد ہو تو اس میں دو بنت لبون ہیں نوے تک اگر نوے سے ایک بھی زائد ہو تو اسمیں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک پھر جب اونٹ ایک سو بیس سے زائد ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور بھیڑ بکری دنبہ کی زکوۃ میں ہر چالیس بکری میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک اگر ایک سو بیس سے ایک بھی زائد ہو تو اسمیں دو بکریاں ہیں دو سو تک اگر دو سو سے ایک بھی زائد ہو تو اس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک اور جب بکریاں اس سے بھی زائد ہوں تو فی صدی ایک بکری ہے لیکن جب تین سو سے بکریاں زائد ہوں تو زائد میں اس وقت تک کچھ واجب نہیں ہے جب تک کہ اسکی تعداد پوری سو نہ ہو اور جو مال دو شریکوں کا ہے وہ باہم صفہ با خود تصفیہ کر لیں اور زکوۃ کے خوف سے مجتمع کو متفرق اور متفرق کو مجتمع نہ کیا جاوے اور زکوۃ میں بڈھا اور عیب دار جانور نہ لیا جاوے زہری کہتے ہیں کہ جب زکوۃ وصول کرنے والا زکوۃ وصول کرنے آوے تو بکریوں کی تین قسم کر دیجائے ایک ثلث تو وہ بکریاں جو بالکل ہی خراب ہوں دوسری ثلث وہ جو بہت ہی اچھے ہوں اور تیسرے ثلث وہ جو درمیانی ہوں تو زکوۃ وصول کرنے والے کو اوسط درجہ میں سے لینا چاہیے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تیس گائے بیل میں ایک سال کی ایک بچھیا یا ایک سال کا ایک بچھڑا (بطور زکوۃ واجب ہے) اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک بچھیا (واجب) ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عَدْلَهٗ مَعَافِرِيًّا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمَعَافِرُ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ ترجمہ معاذ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن (کا حاکم بناکر) بھیجا اور مجھ کو یہ حکم دیا کہ ہر تیس گائے بیل میں ایک سال کی بچھیا یا ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک بچھیا لیا کروں اور ہر بالغ مرد سے (جو کافر ہو بطور جزیہ) ایک دینار یا اسکے مساوی قیمت معافری لیا کروں۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ معافری کپڑے ہیں جو یمن میں ہوتے ہیں۔

۴۔ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا وَكَانَ يَعُدُّ عَلَى النَّاسِ بِالسَّخْلِ فَقَالُوْا اَتَعُدُّ عَلَيْنَا

ف مطلب کہ تین سو تک تو تین ہی بکریاں واجب ہونگی جب پورے چار سو ہو جائیں اس وقت چار بکریاں دینی پڑینگی۔ ۱۲

بیٹیوں اور لونڈیوں کو سونے کے زیور پہناتے تھے پھر انکے زیوروں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔ ان تینوں حدیث کے مالک راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی زَکٰوةِ الثِّمَارِ وَالْخَضْرَوَاتِ

چوتھی فصل

پھلوں اور ساگ ترکاریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں۔

۱۔ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشُوْرِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلسَّانِيَةُ هُوَ النَّاضِحُ يُسْتَقٰى عَلَيْهِ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس (پیداوار) میں نہروں اور بارش کا پانی دیا جائے اسمیں دسواں حصہ (زکوٰۃ) ہے اور جس (پیداوار) میں اونٹ[۱] اور بیلوں کے ذریعے سے پانی دیا جاوے اُس میں بیسواں حصہ ہے مسلم، ابوداؤد، نسائی اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اٰخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمِمَّا سُقِيَ بِالدَّوَالِيْ نِصْفَ الْعُشْرِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ معاذؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اس (پیداوار) میں جو بارش کے پانی سے ہوتی ہے دسواں حصہ لیا کروں (اور جو (پیداوار) ڈولوں کے پانی سے ہو اسمیں بیسواں حصہ لیا کروں۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ عَتَّابِ ابْنِ اُسَيْدٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا نَخْرُصُ النَّخْلَ وَنَاْخُذَ زَكٰوتَهٗ زَبِيْبًا كَمَا نَاْخُذُ صَدَقَةَ النَّخْلِ تَمْرًا اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْخَرْصُ اَلْحَزْرُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَالْخَرْصُ اَنْ يَّنْظُرَ مَنْ يُّبْصِرُ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَخْرُجُ مِنْ هٰذَا مِنَ الزَّبِيْبِ كَذَا وَمِنَ التَّمْرِ كَذَا فَيَجْعَلُ عَلَيْهِمْ اَوْ يَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذٰلِكَ فَيُثْبِتُهٗ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُخَلِّيْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثِّمَارِ فَيَصْنَعُوْنَ مَا اَحَبُّوْا فَاِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ اُخِذَ مِنْهُمُ الْعُشْرُ وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ اَلْخَارِصُ يَدَعُ الثُّلُثَ لِلْخُرْفَةِ قَالَ وَكَذَا قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ ترجمہ عتاب بن اسیدؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم انگور کے درختوں کا اندازہ کرلیا کریں (کہ اسمیں اتنے انگور نکلینگے) جسطرح کہ ہم کھجور کے درختوں کا اندازہ کرلیتے ہیں اور اُسکی زکوٰۃ خشک ہونے کے بعد خشک انگور (کشمش منقے) لیا کریں جسطرح تر کھجور کی زکوٰۃ بعد خشک ہونے کے ہم خشک کھجور لیا کرتے ہیں۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ ترمذی کہتے ہیں کہ خرص (اندازہ کرنے) کے یہ معنے ہیں کہ کوئی بصیر شخص انگور یا کھجور کے درختوں کو بغور دیکھکر یہ تصفیہ کردے کہ اسمیں اتنی خشک انگور یا اتنے خشک کھجور نکلینگے اور مالکان درخت کو اس مقدور کا ذمہ وار کردے یا جو کچھ عشر کی تعداد اُنپر ثابت قرار پائے اسکا اُنکو ذمہ وار کردے پھر پھلوں کی بابت انکو اختیار دیدے کہ وہ جو چاہیں کریں پھر جب پھلوں کی پختگی کا زمانہ آجائے تو اُن سے عشر لے لے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اندازہ کرنے والے کو چاہیئے کہ درختوں کے پھلوں کے اندازہ کرنے میں (اپنے اندازہ سے) ایک ثلث (مالکان درخت کیلیے) چھوڑدے[۱]۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ یحیے القطان بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔

---

[۱] یعنے اپنے اندازہ سے ایک ثلث چھوڑ کر بقیہ پر عشر لگائے تاکہ بعض نقصانات کا جبر ہوجائے ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ زَکٰوۃِ الْحُلِیِّ

تیسری فصل

زیوروں کی زکوۃ کے بیان میں۔

۱- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَۃً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَۃٌ لَهَا وَفِیْ یَدِ ابْنَتِهَا مَسَکَتَانِ غَلِیْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا اَتُعْطِیْنَ زَکٰوۃَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ اَیَسُرُّكِ اَنْ یُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهِمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْمَسَکَۃُ بِتَحْرِیْكِ السِّیْنِ وَاحِدَۃُ الْمِسْكِ وَهِیَ اَسْوِرَۃٌ مِنْ ذَبْلٍ اَوْ عَاجٍ فَاِذَا کَانَتْ مِنْ غَیْرِ ذٰلِكَ اُضِیْفَتْ اِلٰی مَا هِیَ مِنْهُ فَیُقَالُ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ اَوْ نَحْوِهِمَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اُسکے ساتھ اسکی بیٹی بھی تھی اور اسکی بیٹی کے ہاتھ میں دو موٹے موٹے سونے کے کنگن بھی تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس عورت) سے پوچھا کہ کیا تو اسکی زکوۃ دیتی ہے اُسنے جواب دیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تجھے یہ پسند ہے کہ خدا تعالےٰ قیامت کے دن ان دونوں (کنگن) کی وجہ سے تجھ کو آگ کے دو کنگن پہنائے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس عورت نے (یہ سنتے ہی وہ دونوں کنگن (بیٹی کے ہاتھ سے نکالکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پھینکدیئے اور عرض کیا کہ یہ دونوں اللہ و رسول کے واسطے ہیں۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

۲- وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَکَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ یُّؤَدّٰی زَکٰوتُهٗ فَزُکِّیَ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ ترجمہ عطاء سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ میں چاندی کے زیور پہنا کرتی تھی تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ کنز ہے آپ نے فرمایا کہ اگر اُس مقدار تک پہونچ جائے جسکی زکوۃ واجب ہو تو تم اُسکی زکوۃ دو تب کنز نہیں ہے (ورنہ کنز ہے اور کنز کے وعید میں داخل ہے جسکی طرف آیت وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّۃَ کا اشارہ ہے۔

۳- وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا کَانَتْ تَلِیْ بَنَاتِ اَخِیْهَا مُحَمَّدٍ یَتَامٰی فِیْ حِجْرِهَا وَلَهُنَّ الْحُلِیُّ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اپنے بھائی محمد کی یتیم بیٹیوں کی ولیہ تھیں جو اُنہیں کی زیر پرورش تھیں جنکو زیور بھی تھے تو حضرت عائشہ اُن زیوروں کی زکوۃ نہیں دیتی تھیں۔

۴- وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کَانَ یُحَلِّیْ بَنَاتَهٗ وَجَوَارِیَهُ الذَّهَبَ ثُمَّ لَا یُخْرِجُ مِنْ حُلِیِّهِنَّ الزَّکٰوۃَ اَخْرَجَ الثَّلٰثَۃَ مَالِكٌ اَلْاَوْضَاحُ حُلِیٌّ مِنَ الدَّرَاهِمِ الصِّحَاحِ اَوْ مِنَ الْفِضَّۃِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر اپنی

(بقیہ حاشیہ) جانوروں کو زکوۃ وصول کرنے کی غرض سے طلب کرے اور جنب یہ ہے کہ زکوۃ دینے والا اپنے جانوروں کو اپنے گھروں سے دور دراز مقام پر لیجائیں اور زکوۃ وصول کرنے والے کو وہیں جاکر زکوۃ لینے کی تکلیف دیں اسمیں سے کہ وصول کرنیوالے کو تکلیف و زحمت ہوگی اور اول میں زکوۃ دینے والے کو زحمت و تکلیف ہوگی ان دونوں سے آپ نے منع فرمایا بلکہ ہر شخص سے اسکے گھر ہی پر جاکر زکوۃ لینی چاہیئے اور ہر شخص کو زکوۃ اپنے گھر ہی پر دینی چاہیئے ۱۲ واللہ اعلم مترجم ۵۲ زکوۃ کے متعلق تو جلب جنب کے معنے معلوم ہوچکے ایک جلب جنب گھوڑ دوڑ میں بھی ہوتا ہے جلب تو یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے کسی کو ڈانٹنے کیلئے رکھے تاکہ وہ آگے نکل جائے اور اسطرح وہ شرط جیت جائے اور فریق ثانی کو نقصان پہونچائے اور جنب یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے ساتھ ایک کوتل گھوڑا بھی رکھے جب ایک تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہوجائے اور شرط جیت لے اور شخص مقابل کو نقصان پہونچائے۔ یہ دونوں ناجائز ہیں ۱۲

نہ ملے تو وہ رکاز نہیں ہے۔

۳۔ **وعن** ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب كانت تحت المقداد رضي الله عنه قالت ذهب المقداد لحاجته ببقيع الخبخبة فإذا جرذ يخرج من جحر دينارا ثم لم يزل يخرج دينارا دينارا إلى أن أخرج سبعة عشر دينارا ثم أخرج خرقة حمراء بقي فيها دينار فكانت ثمانية عشر دينارا فذهب بها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره فقال خذ صدقتها فقال له صلى الله عليه وسلم هل أهويت إلى الجحر قال لا قال بارك الله لك فيها أخرجه أبو داود أهوى إلى الشيء مد يده إليه الجحر الثقب والمعنى أنه لو فعل ذلك لكان كأنه قد عمل فيه وصار ركازا فيجب فيه الخمس فلما لم يفعل ذلك صار في حكم اللقطة **ترجمہ** ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب سے روایت ہے جو مقداد کی بی بی تھیں کہتے ہیں کہ مقداد کسی ضرورت سے بقیع الخبخبہ گئے تو اُنہوں نے ایک چوہا دیکھا جسنے ایک سوراخ سے ایک دینار نکالا پھر اسیطرح دینار نکالتا رہا حتے کہ اُس چوہے نے سترہ دینار نکالے اسکے بعد اُسنے ایک سرخ تھیلی نکالی جسمیں ایک دینار باقی تھا تو یہ (جملہ) اٹھارہ دینار ہوگئے مقداد اُن دیناروں کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا اور عرض کیا کہ آپ اسکی زکوۃ لے لیجئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے خود سوراخ میں ہاتھ ڈالکر نکالا انہوں نے عرض کیا کہ نہیں تو آپنے فرمایا کہ خدا تمکو اسمیں برکت دے ابوداؤد اسکو راوی ہیں مطلب یہ ہے کہ اگر خود سوراخ سے وہ دینار نکالی ہوتی تو یہ خیال کیا جاتا کہ گویا کہ اسکی برآمدگی میں اُنہوں نے کوشش کی جسکے بعد وہ رکاز ہوجاتا اور خمس جب ادا ہوتا اور جب اُنہوں نے کوئی کوشش نہیں کی تو وہ لقطے کے حکم میں ہوگیا۔[1]

۴۔ **وعن** ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال ليس العنبر بركاز إنما هو شيء دسره البحر أخرجه البخاري دسره دفعه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں ہے وہ ایک شے ہے جسکو دریا نے پھینکدیا ہے۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

الفصل السادس في زكوة الخيل والرقيق

چھٹی فصل

گھوڑے اور لونڈی غلام کی زکوۃ کے بیان میں

۱۔ **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم صدقة في عبده ولا في فرسه أخرجه الستة وفي أخرى للشيخين ليس في العبد صدقة إلا صدقة الفطر الرقيق اسم يقع على العبد والإماء **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اُسکی لونڈی غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں ہے چھئوں اسکے راوی ہیں۔ اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ لونڈی غلام میں زکوۃ نہیں ہے۔ لیکن صدقہ فطر ہے۔

الفصل السابع في زكوة العسل

---

[1] یعنے گویا کہ پڑی ہوئی چیز پائی جس میں زکوۃ و خمس نہیں بلکہ مقررہ مدت تک تشہیر کے بعد پانے والا اپنے صرف میں لاسکتا ہے ۱۲

۴۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِلَى خَيْبَرَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ يَهُوْدَ فَجَمَعُوْا لَهُ حُلِيًّا مِنْ حُلِيِّ نِسَائِهِمْ فَقَالُوْا هٰذَا لَكَ وَخَفِّفْ عَنَّا وَتَجَاوَزْ فِي الْقَسْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ إِنَّكُمْ لَمِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيَّ وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِي عَلٰى أَنْ أَحِيْفَ عَلَيْكُمْ وَأَمَّا مَا عَرَضْتُمْ عَلَيَّ مِنَ الرِّشْوَةِ فَإِنَّهَا سُحْتٌ وَإِنَّا لَا نَأْكُلُهَا فَقَالُوْا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلْحَيْفُ اَلظُّلْمُ وَالرِّشْوَةُ اَلْبِرْطِيْلُ وَالسُّحْتُ الْحَرَامُ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن رواحہ کو خیبر بھیجا کرتے تھے وہ جاکر آپکے اور یہود خیبر کے درمیان (درختوں کے پھلوں کا)[1] اندازہ کیا کرتے تھے تو یہود نے ابن رواحہ کے سامنے اپنی عورتوں کے زیوروں میں سے کوئی زیور پیش کیا اور کہا کہ یہ تمہارا ہے اور ہم سے تخفیف کر دو اور تقسیم[2] میں درگزر کرو تو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ اے جماعت یہود با وجود تم لوگ میرے نزدیک مبغوض ترین مخلوقات الٰہی سے ہو تاہم میرا یہ خیال مجھ کو اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ میں تم پر ظلم کروں اور یہ جو تم نے رشوت پیش کی ہے یہ تو حرام ہے جسکو ہم نہیں کھاتے یہود کہنے لگے کہ اسی (ایمانداری کے) سبب سے آسمان و زمین قائم ہے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ زَكٰوةِ الْمَعْدِنِ وَالرِّكَازِ

پانچویں فصل

معدن (کان) اور رکاز (دفینہ) کی زکوٰۃ کے بیان میں

۱۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اَلْعَجْمَاءُ الْبَهِيْمَةُ وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ وَكَذٰلِكَ الْمَعْدِنُ وَالْبِئْرُ إِذَا هَلَكَ الْأَجِيْرُ فِيْهِمَا فَدَمُهُ هَدَرٌ لَا يُطَالَبُ بِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور (کا زخم) معاف ہے اور لغو ہے اور کنواں معاف ہے اور معدن[3] (کا زخم) لغو ہے اور رکاز (دفینہ) میں خمس (پانچواں حصہ زکوٰۃ) ہے۔ چھیوں اس کے راوی ہیں مطلب یہ ہے کہ اگر جانور کسی کو کسی قسم کا ضرر پہونچائے تو شخص متضرر کے خون کا معاوضہ لغو اور باطل ہے جانور کے مالک پر کسی قسم کا مطالبہ نہ ہوگا اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی زمین میں کنواں کھودوائے یا کوئی اپنی زمین میں کان کھدوائے اور کوئی اس کنوئیں یا کان کے گڑھے میں گر کر مرجاوے یا مزدوروں کو کنواں یا کان کھودتے وقت کوئی صدمہ پہونچے تو انکا خون لغو و باطل ہے جسکا کوئی معاوضہ از قسم دیت وغیرہ نہیں ہے نہ کنواں یا کان کھودلانے والے سے کسی قسم کا مطالبہ ہوسکتا ہے۔

۲۔ وَعَنْ مَالِكٍ رح قَالَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ وَالَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ الرِّكَازَ إِنَّمَا هُوَ دَفْنٌ يُوْجَدُ مِنْ دَفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا لَمْ يُطْلَبْ بِمَالٍ وَلَمْ يُتَكَلَّفْ فِيْهِ نَفَقَةٌ وَلَا كَثِيْرُ عَمَلٍ وَلَا مَؤُوْنَةٍ فَأَمَّا مَا طُلِبَ بِمَالٍ وَتُكُلِّفَ فِيْهِ فَأُصِيْبَ مَرَّةً وَأُخْطِئَ مَرَّةً فَلَيْسَ بِرِكَازٍ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک وہ امر جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور جو میں نے اہل علم سے سنا ہے یہ ہے کہ رکاز زمانہ جاہلیت کے اس دفینہ کو کہتے ہیں جو کسی شخص کو مفت بغیر صرف کرنے اور بغیر محنت و مشقت کے ملجائے اور جو مال دیگر تکلیف اٹھا کر حاصل کیا جائے اور جہاں کبھی دفینہ ملے یا کبھی

---

[1] یہود خیبر اور رسول اللہ کے درمیان شرکت تھی [2] یعنی یہ زیور بطور رشوت لیلو اور کم اندازہ کرو تاکہ ہمکو کم دینا پڑے [3] وہ گڑھا جس میں سے کوئی کانی چیز نکالی جائے

بن محمد سے ایسے مکاتب کے بارہ میں پوچھا جسکا تعلق (انہوں نے بمعاوضہ مال کثیر کے قطع کر دیا تھا کیا اس (مال کثیر) میں انپر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں تو قاسم نے جوابًا) فرمایا کہ حضرت ابوبکر کسی مال میں زکوٰۃ نہیں لیتے تھے تاوقتیکہ اسپر پورا سال نہ گزر جائے۔ قاسم نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ جب لوگوں کو عطا یا بخششیں دیتے تو جسکو دیتے اس سے یہ پوچھ لیتے کہ کیا تمہارے پاس اتنا مال ہے جس میں زکوٰۃ واجب الاداہو اگر وہ ہاں کہتا تو وہ اس عطیہ میں سے اس مال کی زکوٰۃ لے لیتے اور اگر نہیں کہتا تو اسکا عطیہ اسکو دیدیتے اور اس میں سے کچھ نہیں لیتے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِیْ اَحْکَامٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ لِلزَّکٰوۃِ

دسویں فصل

زکوٰۃ کے متفرق احکام کے بیان میں

۱۔ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ حِیْنَ بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاۃَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِیْرَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرَ مِنَ الْبَقَرِ۔ ترجمہ معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت انکو یمن بھیجا تو یہ فرمایا کہ غلہ میں سے (بطور زکوٰۃ غلہ) لیا کرو اور بکریوں سے بکری اور اونٹوں سے اونٹ اور گائے بیل میں سے گائے بیل (بطور زکوٰۃ) لیا کرو۔

۲۔ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الَّذِیْ نُعِدُّہٗ لِلْبَیْعِ اَخْرَجَھُمَا اَبُوْدَاوٗدَ۔ ترجمہ سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم دیتے تھے کہ ہم اس (چیز) کی زکوٰۃ دیا کریں جسکو ہم بیچنے کے لیے رکھ چھوڑیں[۲]۔ ان دونوں حدیثوں کے ابوداؤد راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبْیَضَ عَنْ اَبِیْہِ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّہٗ کَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یَاْخُذَ الصَّدَقَۃَ مِنْ اَھْلِ سَبَاٍ فَقَالَ یَا اَخَا سَبَاٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَۃٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا زَرْعُنَا الْقُطْنُ وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَاٌ وَلَمْ یَبْقَ مِنْھُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ بِمَارِبَ فَصَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سَبْعِیْنَ حُلَّۃً کُلَّ سَنَۃٍ عَمَّنْ بَقِیَ مِنْ سَبَاٍ بِمَارِبَ فَلَمْ یَزَالُوْا یُؤَدُّوْنَھَا حَتّٰی قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ ذٰلِکَ اَبُوْبَکْرٍ حَیٰوتَہٗ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْبَکْرٍ انْتَقَضَ ذٰلِکَ فَصَارَتْ عَلٰی مُقْتَضَی الصَّدَقَۃِ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ۔ ترجمہ سعید بن ابیض اپنے والد ابیض بن حمال سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارہ میں گفتگو کی کہ آپ سبا[۳] والوں سے زکوٰۃ نہ لیا کریں تو آپنے فرمایا کہ اے بھائی سبا والو زکوٰۃ تو ضروری چیز ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ روئی کی زراعت کرتے ہیں اور سبا اجڑ گیا ہے صرف تھوڑے سے لوگ ان میں سے باقی رہ گئے ہیں جو مارب[۴] میں رہتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جو سبا والوں میں سے باقی رہ گئے ہیں اور مارب[۴] میں رہتے ہیں اس امر پر مصالحت فرمائی کہ وہ ہر سال ستر جوڑے (کپڑے کے) دیا کریں پس وہ ہمیشہ اسکو ادا کرتے رہے تا آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی زندگی تک اسی مصالحت کو قائم رکھا جب حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ہوا تو یہ عہد ٹوٹ گیا اور عام قواعد کے بموجب ان سے زکوٰۃ لینے لگے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ طَاؤُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاذٌ لِاَھْلِ الْیَمَنِ اِئْتُوْنِیْ بِعَرْضٍ ثِیَابٍ خَمِیْصٍ اَوْ لَبِیْسٍ فِی الصَّدَقَۃِ مَکَانَ

---

[۱] تاکہ لوگوں کو ادا میں دقت نہو۔ [۲] یعنی تجارتی اسباب میں زکوٰۃ دیا کریں ۱۲ [۳] نام مقام ۱۲ [۴] نام مقام ۱۲

ساتویں فصل

شہد کی زکوۃ کے بیان میں

۱۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عشرۃ ازقاق زق اخرجہ الترمذی وقال لا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الباب شیء ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (شہد کی) دس مشک میں ایک مشک زکوۃ ہے ترمذی اسکے راوی ہیں اور کہتے ہیں کہ اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے۔

الفصل الثامن فی زکوۃ مال الیتیم

آٹھویں فصل

مال یتیم کی زکوۃ کے بیان میں

۱۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فیہ ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو جو شخص کسی لاوارث یتیم کا ولی ہو اسکو چاہیے کہ اس (یتیم کے مال) میں تجارت کرے اور اسکو ویسے ہی چھوڑ نہ دے حتی کہ زکوۃ اسکو کھا جائے (یعنی وہ سب زکوۃ ہی میں تمام ہو جائے ترمذی اسکے راوی ہیں[1]۔

الفصل التاسع فی تعجیل الزکوۃ

نویں فصل

زکوۃ کے جلد ادا کرنے کے بیان میں۔

۱۔ عن علی قال سال العباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل الزکوۃ قبل ان یحول الحول مسارعۃ الی الخیر فاذن لہ فی ذلک اخرجہ ابو داود والترمذی ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی کہ حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سال گذرنے کے قبل جلد زکوۃ ادا کرنے کی نسبت دریافت کیا تاکہ بھلائی کی طرف جلد پہونچ جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس امر کی اجازت دی۔ ابو داود۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وعن محمد بن عقبۃ مولی الزبیر انہ سال القاسم بن محمد عن مکاتب قاطعہ بمال عظیم ھل علیہ فیہ زکوۃ فقال القاسم ان ابا بکر لم یکن یاخذ من مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول قال القاسم فکان ابو بکر اذا اعطی الناس عطایاھم یسال الرجل ھل عندک من مال وجبت علیک فیہ الزکوۃ فان قال نعم اخذ من عطائہ زکوۃ ذلک المال وان قال لا سلم الیہ عطاءہ ولم یاخذ منہ شیئا۔ اخرجہ مالک ترجمہ محمد بن عقبہ مولی زبیر سے روایت ہی کہ انہوں نے قاسم

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یتیم کے مال پر زکوۃ واجب ہے ورنہ سب مال زکوۃ میں صرف ہو جانے کے کیا معنے ہونگے۔

کرتے تھے بخاری اسکی راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبل نزول زکوۃ کے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ فطر کے دینے کا حکم دیتے تھے جب زکوۃ نازل (و فرض) ہوئی تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اسکے دینے کا حکم دیا اور نہ دینے سے منع فرمایا اور ہم لوگ صدقہ فطر دیا کرتے تھے نسائی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي عَامِلِ الزَّكٰوةِ وَمَا يَجِبُ لَهٗ وَعَلَيْهِ

چوتھا باب

عامل زکوۃ کے فرائض منصبی اور اسکے مفید اور مضر امور کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَاْتِيْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ اَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اَلرُّغَاءُ صَوْتُ الْبَعِيْرِ وَالْخُوَارُ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ صَوْتُ الْبَقَرِ وَالْيُعَارُ صَوْتُ الشَّاةِ ترجمہ ابو حمید ساعدی رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو زکوۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ (قبیلہ) بنی سلیم کے زکوۃ (وصول کرنے) پر عامل مقرر فرمایا) جب وہ (زکوۃ وصول کرکے واپس آیا تو کہنے لگا کہ یہ (مال) تمہارا ہے (جو بمد زکوۃ وصول ہوا ہے) اور یہ (مال) مجھکو بطور تحفہ کے ملا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوئے اور آپ نے خدا کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا میں تم میں سے ایک شخص کو اس کام پر عامل مقرر کیا جسکا خدا نے مجھو والی کیا ہے تو وہ (واپس) آکر کہتا ہے کہ یہ (مال) تمہارا ہے اور یہ مجھکو بطور تحفہ کے دیا گیا ہے تو وہ کیوں اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا تاکہ اگر وہ سچا تھا تو وہیں اسکے پاس تحفہ آتا۔ قسم خدا کی جو شخص تم میں سے کوئی شئی ناحق لیگا تو وہ قیامت کے دن اس چیز کو (اپنے اوپر) لادے ہوئے خدا سے ملیگا اگر وہ چیز اونٹ ہے تو بڑبڑاتا ہوگا۔ اور اگر گائے بیل ہے تو ہمین ہمین کرتے ہونگے اور اگر بکری ہے تو میں میں کرتی ہوگی اسکے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے بلند اٹھائے (کہ) آپ کے دونو بغل مبارک کی سفیدی نمایاں ہو گئی اور فرمانے لگے کہ یا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۲ وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ لَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْاِعْتِدَاءُ مُجَاوَزَةُ الْحَدِّ ترجمہ بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ زکوۃ وصول کرنیوالے ہم پر زیادتی کرتے ہیں کیا ہم اس مقدار کا اپنا مال چھپا لیا

الشَّعِيْرِ الدُّرَّةِ اَعْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ۔ ترجمہ طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت معاذؓ نے یمن والوں سے کہا کہ تم لوگ جو اور جوار کی زکوٰۃ کے عوض میں مجھ سامان از قسم پارچہ و کمبل ہو یا اور پارچہ پوشیدنی دیا کرو جو تمہارے لیے نہایت سہل ہے اور مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بہتر ہے۔ بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

تیسرا باب

فطر کی زکوٰۃ کے بیان میں۔

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ بُرٍّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَاَعْوَزَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ التَّمْرَ فَاَعْطٰى شَعِيْرًا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ ہر مسلمان پر عام اس سے کہ لونڈی غلام ہو یا آزاد۔ نابالغ ہو یا بالغ مرد ہو یا عورت ایک صاع کھجور یا جو فرض (مقرر) فرمائی چھوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے گیہوں کا نصف صاع کھجور یا جو کے ایک صاع کے مساوی خیال کیا۔ اور ابن عمر (صدقہ فطر میں) کھجور دیا کرتے تھے ایک دفعہ مدینہ میں کھجور کا قحط پڑا تو اُنہوں نے جو دیا۔

۲۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ اَرٰى اَنَّ مُدًّا مِّنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ فطر کی زکوٰۃ ایک صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے جب حضرت معاویہ آئے اور گیہوں کی آمدنی شروع ہوئی تو اُنہوں نے کہا کہ میں گیہوں کا ایک مد (اور غلہ کے) دو مد کے برابر خیال کرتا ہوں چھوں اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْاَقِطُ لَبَنٌ جَامِدٌ وَالسَّمْرَاءُ وَالْقَمْحُ الْحِنْطَةُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے رستوں میں منادی کو بھیجا (اور یہ ندا کرادی) کہ صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے مرد ہو یا عورت۔ لونڈی غلام ہو یا آزاد نابالغ ہو یا بالغ گیہوں کے دو مد (نصف صاع) یا اسکے سوا دوسرے غلہ کی ایک صاع۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْ زَكٰوةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ رمضان کی عید اور کفارہ یمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے دیا

۱؎ اسلیئے کہ یمن میں کپڑے بکثرت ہوتے ہیں۔ ۲؎ اسلیئے کہ مدینہ میں کپڑا ابہت کمیاب ہے۔

الفصل الاول فيمن لا تحل له

پہلی فصل

اُن شخاص کے بیان میں جنکو زکوٰۃ لینا حلال نہیں ہے

۱۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کِخْ کِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ اَوْ اَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لَهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ اَوْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰکُلَهَا فَاَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا کِخْ کِخْ کَلِمَةُ زَجْرٍ لِلصِّبْیَانِ وَرَدْعٍ عَمَّا لَا یَسُوْغُ مِنَ الْاَفْعَالِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوریں سے ایک کھجور لے لیا اور اسکو اپنے منہ میں رکھ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھی چھی تھوک دو تم کو معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے یا ہمکو صدقہ کھانا حلال نہیں ہے۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور شیخین کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے گھر واپس آتا ہوں تو اپنے بچھونے پر یا گھر میں کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں تو میں اسکو کھانے کے لیے اوٹھاتا ہوں پھر ڈرتا ہوں کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو پھر اسکو ڈالدیتا ہوں۔

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ فَاِنْ قِیْلَ هَدِیَّةٌ اَکَلَ وَاِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ لَمْ یَاْکُلْ وَقَالَ لِاَصْحَابِهِ کُلُوْا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ کے پاس کوئی کھانا لایا جاتا تو آپ اسکی بابت پوچھ لیتے (کہ کیسا ہے) اگر کہا جاتا کہ تحفہ ہے تو کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ نہیں کھاتے اصحاب سے ارشاد فرماتے کہ تم کھاؤ شیخین اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقَالَ اَصْحِبْنِیْ لَعَلَّكَ تُصِیْبُ مِنْهَا مَعِیَ فَقُلْتُ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَالنَّسَائِیُّ قَالَ ابْنُ الْاَثِیْرِ وَالْمَشْهُوْرُ مِنَ الْمَذَاهِبِ اَنَّ مَوَالِیَ بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ لَا تَحْرُمُ عَلَیْهِمُ الزَّکٰوةُ وَفِیْ ذٰلِكَ عَلٰی مَذْهَبِ الشَّافِعِیِّ وَجْهَانِ اَحَدُهُمَا لَا تَحْرُمُ لِاِنْتِفَاءِ السَّبَبِ الَّذِیْ بِهِ حُرِّمَ عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ وَالْمُطَّلِبِ وَ لِاِنْتِفَاءِ نَصِیْبِ الْخُمُسِ الَّذِیْ جُعِلَ لَهُمْ عِوَضًا عَنِ الزَّکٰوةِ وَالثَّانِیْ تَحْرِیْمُ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَوَجْهُ الْجَمْعِ بَیْنَ الْحَدِیْثِ وَبَیْنَ نَفْیِ التَّحْرِیْمِ اَنَّهُ اِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ رَافِعٍ تَنْزِیْهًا وَحَثًّا لَهُ عَلَی التَّشَبُّهِ بِهِمْ وَالْاِسْتِنَانِ بِسُنَّتِهِمْ **ترجمہ** ابورافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی مخزوم کے کسی شخص کو صدقہ (وصول کرنے) پر (عامل بناکر) بھیجا (تو اسنے مجھ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو امید ہے کہ تمکو بھی میرے ساتھ کچھ مل جائے[1] میں نے کہا کہ تاوقتیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں (نہیں چل سکتا) پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جس قوم کا مولیٰ (غلام آزاد کردہ) ہو وہ اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے اور ہمکو تو صدقہ حلال

---

[1] اسطرح عامل کو صدقہ میں سے کچھ حصہ ملتا ہے۔

کریں جس مقدار میں وہ زیادتی کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ انہیں مت چھپاؤ۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد سے تجاوز کرنیوالا صدقہ میں ایسا (گنہگار) ہے جیسا روکنے والا اسکا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاؤُكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ رُكَيْبٌ تَصْغِيْرُ رَكْبٍ جَمْعُ رَاكِبٍ اَرَادَ بِهِمُ السُّعَاةَ فِی الصَّدَقَةِ جَعَلَهُمْ مُبْغَضِيْنَ لِاَنَّ الْغَالِبَ فِیْ اَرْبَابِ الْاَمْوَالِ الْكَرَاهَةُ لِلسُّعَاةِ لِمَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ الْقُلُوْبُ مِنْ حُبِّ الْمَالِ ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے پاس ایسے سوار آئینگے جنکا آنا تمکو ناپسند ہوگا۔ پس جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم انکو مرحبا کہو اور جو کچھ وہ لینا چاہیں انکو لینے دو۔ اگر انہوں نے انصاف سے واجبی لیا تو انکے لیے مفید ہوگا۔ اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو انکے واسطے مضر ہوگا اور تم انکو راضی رکھو اسلیے کہ تمہاری زکوۃ جب ہی کامل طور ادا ہوگی کہ تم انکو راضی رکھو اور تمہارے واسطے دعا کریں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ سوار سے عاملین زکوۃ وصول کرنیوالے مراد ہیں اور انکو مبغوض (ناپسند) اسوجہہ سے قرار دیا کہ اکثر مالداروں کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ زکوۃ وصول کرنیوالے عامل کو ناپسند کرتے ہیں۔ اسوجہہ سے کہ انکے دلوں میں مال کی محبت ہوتی ہے۔

۵۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِیْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عامل زکوۃ وصول کرنے والا حق و انصاف سے کام کرتا ہو وہ مثل غازی کے ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہو تا آنکہ وہ عامل اپنے گھر واپس آئے۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ اَبِیْ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰى اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد اصحاب شجرہ میں سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی قوم اپنی زکوۃ لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ یہ دعا دیتے کہ اے اللہ فلاں شخص کی آل پر رحمت بھیج تو میرے والد بھی اپنی زکوۃ لیکر آپ کی خدمت میں آئے تو آپ نے یہ دعا دی کہ اے اللہ ابو اوفے کی آل پر رحمت بھیج۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَمَنْ لَا تَحِلُّ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

پانچواں باب

اُن اشخاص کے بیان میں جنکو صدقہ (زکوۃ) لینا حلال ہے اور جنکو حلال نہیں ہے جسمیں دو فصلیں ہیں

۵۷ یا عاملین کے ظلم و زیادتی کی وجہ سے انکا آنا ناپسند کرتے ہیں ۱۲ مترجم ۱۲ ۵۸ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ۱۲

بلکہ خدا تعالیٰ نے بذات خود اس بارہ میں حکم صادر فرمایا اور آٹھ قسم کے اشخاص پر صدقات کی تقسیم کا حکم دیا پس اگر تم (آٹھ قسم میں) داخل ہو تو میں تمکو دونگا ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ قَالَتْ تُصُدِّقَ عَلَيَّ بِشَاةٍ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى عَائِشَةَ بِشَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا اِلَّا مَا اَرْسَلَتْ بِهٖ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔ ترجمہ ام عطیہؓ سے روایت ہے جنکا نام نسیبہ تھا وہ کہتی ہیں کہ مجھکو ایک بکری خیرات میں ملی تو میں نے اُسمیں سے حضرت عائشہؓ کو بھی (بطور تحفے کے) کچھ بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہؓ سے) پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ (کھانیکو) ہے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ جی نہیں مگر وہی جو اس (صدقہ کی) بکری میں سے نسیبہ نے (مجھے) بھیجا ہے تو آپ نے فرمایا۔ کہ لا دو (صدقہ تو) اپنے محل اور مقام پر پہونچ گیا (اب یہ تحفہ ہے) شیخین اسکے راوی ہیں اور شیخین کی دوسری روایت میں اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں جو حضرت انسؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت پیش کیا گیا جو بریرۃؓ کو خیرات میں ملا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے واسطے تحفہ ہے۔

۳- وَعَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِيْ دِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ قُتِلَ بِخَيْبَرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِرَزِيْنٍ عَنْ اَبِيْ لَاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ عَلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ قُلْتُ هُوَ فِيْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ مُعَلَّقٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ انکا بیان ہے کہ ایک انصاری شخص نے اُن سے بیان کیا جو سہل بن ابو حثمہ کے نام سے مشہور تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو زکوۃ کے اونٹ میں سے سو اونٹ دیئے یعنی اُس انصاری شخص کی دیت جو خیبر میں مارا گیا تھا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور رزین کی ایک روایت میں جو ابو لاس سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے اونٹ سواری کو دیئے میں کہتا ہوں کہ بخاری میں بھی تعلیقاً مروی ہے [1] واللہ اعلم

كِتَابُ الزُّهْدِ وَالْفَقْرِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

زہد (دنیا سے نفرت اور ترک دنیا) اور فقر کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ مَدْحِهِمَا وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا

پہلی فصل

زہد اور فقر کی تعریف اور انکی طرف ترغیب کے بیان میں۔

۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ فَسَكَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

[1] قول مولف۔

نہیں ہو (پس تمکو بھی صدقہ حلال نہ ہوگا) اسلیئے کہ ابو رافع آپ کے مولی تھے) ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ ابو داؤد اور ترمذی کے الفاظ ہیں۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ مشہور مذہب یہ ہے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب کے موالی کو زکوۃ کا لینا حرام نہیں ہے اور امام شافعی کے مذہب کی بنیاد پر اسمیں دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ حرام نہیں ہے اسلیئے کہ جس سبب سے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب پر (زکوۃ) حرام ہے وہ سبب یہاں موجود نہیں ہے۔ علاوہ اسکے موالی کا خمس میں سے بھی کوئی حصہ نہیں ہے جو بنی ہاشم اور بنی المطلب کے لیئے زکوۃ کا قائم مقام ہے دوسرے یہ کہ حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور اس حدیث اور تحریم کی نفی کے درمیان مطابقت یوں ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع سے یہ تنزیہاً فرمایا نیز اس امر پر رغبت دلانے کی غرض سے فرمایا کہ جو شخص جسکا مولی ہو اسکو اسیکا سا رہنا چاہیئے اور اسیکا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے

۴۔ وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْمِرَّةُ اَلْقُوَّةُ الشِّدَّةُ وَالسَّوِيُّ السَّلِيْمُ الْخَلْقِ التَّامُّ الْأَعْضَاءِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار اور طاقت وار بھلے چنگے شخص کو زکوۃ لینا حلال نہیں ہے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ أَوْ عَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ غَارِمٍ أَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَأَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ اَلْغَارِمُ الْكَفِيْلُ وَمَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَدَانَهُ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَلَا إِسْرَافٍ ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار کو زکوۃ لینا حلال نہیں ہے البتہ پانچ اشخاص کو زکوۃ لینا حلال ہے (اگرچہ مالدار ہوں) غازی ہو۔ یا صدقہ وصول کرنے پر عامل ہو یا قرضدار[1] ہو یا کسی (مالدار) شخص نے (کسی محتاج شخص سے) اپنا مال دیکر خرید کیا ہو۔ یا کوئی (مالدار) شخص ہو جسکا ہمسایہ مسکین ہو مسکین کو زکوۃ دیگئی ہو تو مسکین مالدار کو بطور تحفہ دیدے۔ مالک ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

دوسری فصل

اُن اشخاص کے بیان میں جن کو صدقہ لینا حلال ہے۔

۱۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا بِنَفْسِهِ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ أَعْطَيْتُكَ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ زیاد بن الحارث صدائی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کی اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے صدقہ میں سے کچھ دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالی صدقات کے متعلق کسی نبی اور غیر نبی کے حکم پر راضی نہیں ہوا

---

[1] جو نصاب ہو ۱۲ [2] وہ آٹھ اشخاص یہ ہیں فقیر مسکین عامل تالیف قلوب کی غرض سے کسیکو دینا۔ مدیون۔ مسافر۔ فی سبیل اللہ۔ غلام کو رقم کتابت دیکر آزاد کرانا

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ اُخْرٰی کَفَافًا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْکَفَافُ الَّذِیْ لَا یَفْضُلُ عَنِ الْحَاجَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ آل محمد کی روزی (بمقدار) قوت (لبقائے بدن) اور ایک روایت میں (بقدر) کفاف (بقدر ضرورت) کردے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یَا عَائِشَةُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ یُقَرِّبُكِ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْمُرَادُ بِالْخَرِیْفِ السَّنَةُ وَفِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَالْجَمْعُ بَیْنَهُمَا اَنَّ الْمُرَادَ بِالْاَرْبَعِیْنَ تَقَدُّمُ الْفَقِیْرِ الْحَرِیْصِ عَلَی الْغَنِیِّ الْحَرِیْصِ وَبِخَمْسِمِائَةٍ تَقَدُّمُ الْفَقِیْرِ الزَّاهِدِ عَلَی الْغَنِیِّ الرَّاغِبِ فَکَانَ الْفَقِیْرُ الْحَرِیْصُ عَلٰی دَرَجَتَیْنِ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً مِنَ الْفَقِیْرِ الزَّاهِدِ وَهٰذِهٖ نِسْبَةُ الْاَرْبَعِیْنَ اِلٰی خَمْسِمِائَةٍ وَهٰذَا التَّقْدِیْرُ وَاَمْثَالُهٗ لَا یَجْرِیْ عَلٰی لِسَانِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِزَافًا وَلَا اِتِّفَاقًا بَلْ سِرًّا اَدْرَکَهٗ وَنِسْبَةً اَحَاطَ بِهَا عِلْمُهٗ فَاِنَّهٗ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ مجھے مسکین رکھ اور مسکین مار اور مسکینوں کے زمرہ میں میرا حشر کر حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یہ کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اسلیئے کہ مساکین مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں جائینگے اے عائشہ مسکین کو (اپنے دروازے سے محروم) مت پھیر اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا[1] ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ مسکینوں کو دوست رکھ اور انکو اپنے نزدیک آنے دے[2] خدا تعالے قیامت کے دن اپنے نزدیک تجھ کو بلائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ خریف سے مراد سال ہے اور دوسری حدیث میں پانچسو سال قبل ہے[3] ان دونوں حدیثوں میں مطابقت یوں ہوسکتی ہے کہ حریص فقیر حریص غنی سے چالیس سال قبل جنت میں جائیگا اور زاہد فقیر غنی راغب سے پانچسو برس قبل جنت میں جائیگا تو حریص فقیر بہ نسبت زاہد فقیر کے منجملہ پچیس[5] درجے کے دو درجہ پر ہوگا۔ اور چالیس کو پانچسو سے یہی نسبت ہے اور ایسی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے محض اٹکل اور اتفاقی طور پر نہیں نکل سکتی بلکہ آپ نے اسکے سر کو خوب سمجھا اور اس نسبت سے پورے طور پر واقف ہوکر فرمایا اسلیئے کہ آپ کی شان ما ینطق عن الہوے ہے یعنے آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے (بلکہ خدا تعالی کے حکم کے بموجب فرماتے ہیں۔

۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقرا مالداروں سے پانچسو برس قبل جنت میں جائینگے جو (قیامت کا) اضف روز ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَهٗ اَلَكَ زَوْجَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْکَنٌ تَسْکُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ (اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ) ترجمہ ابوعبدالرحمن حبلی سے روایت ہے کہ کسی شخص نے عبداللہ بن

[1] وہی انکو دیدے [2] جب وہ سوال کیلیے آئیں تو انکو آنے دو دور مت نکالدو۔ [3] یعنے فقرا اغنیا سے پانچسو سال قبل جنت میں جائینگے جیسا کہ ابھی یہ حدیث آتی ہے۔

ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ فَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ لَا يُنْكَحُ وَاِنْ شَفَعَ لَا يُشَفَّعُ وَاِنْ قَالَ لَا يُسْمَعُ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک شخص گزرا ہوا تو آپ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس تھے انکی نسبت دریافت فرمایا کہ اس شخص کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے کہا کہ یہ شریف لوگوں میں ایک شخص ہے قسم خدا کی یہ اس قابل ہے کہ اگر شادی کا پیغام کرے تو اسکے ساتھ شادی کیجائے اور اگر سفارش کرے تو سفارش قبول کیجائے آپ خاموش ہو رہے اسکے بعد دوسرا شخص نکلا آپکے سامنے سے گذرا ہوا تو آپنے اسی پہلے شخص سے اسکی نسبت دریافت فرمایا کہ اس شخص کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے اسنے کہا کہ یہ فقیر مسلمانوں میں سے ایک شخص ہے قسم خدا کی یہ اس قابل ہے کہ اگر شادی کا پیغام کرے تو اسکے ساتھ شادی نہ کیجائے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول نہ کیجائے اور اگر کوئی بات کہے تو اسکی بات نہ سنی جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پہلے شخص (کی جیسے

۲۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتِ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ اَنْ تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا فِيْ يَدِكَ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ مِنْكَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں زاہد ہونے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ حلال شے کو حرام کیاجائے اور مال کو ضائع کیاجائے[1]
بلکہ زاہد ہونے کے یہ معنے ہیں
کہ جو چیز خدا کے ہاتھ (اختیار) میں ہو اسپر اس چیز سے بڑھ کر بھروسا ہو جو اپنے ہاتھ میں ہے اور جب تم مصیبت میں مبتلا ہو تو مصیبت کا ثواب تمکو اتنا مرغوب ہو کہ تم اسکی خواہش کرو کہ کاش یہ مصیبت ہمیشہ رہتی[2]۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے اسلیے کہ خدا تعالے فرماتا ہے لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ۔

۳۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ سَرَّكِ اللُّحُوْقُ بِيْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَجِدُّ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعَ ثَوْبَهَا وَتُنَكِّسَهٗ وَلَقَدْ جَاءَهَا يَوْمًا مِّنْ عِنْدِ مُعَاوِيَةَ ثَمَانُوْنَ اَلْفًا فَمَا اَمْسٰى عِنْدَهَا دِرْهَمٌ فَقَالَتْ جَارِيَتُهَا فَهَلَّا اشْتَرَيْتِ لَنَا مِنْهُ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَقَالَتْ لَوْ ذَكَّرْتِنِيْ لَفَعَلْتُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے عائشہ) اگر تمکو میری ہمراہی پسند ہے تو تمکو دنیا اس مقدار بس ہے جتنا کہ سوار اپنے ساتھ توشہ لیتا ہے[3]۔ اور مالداروں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ اور کپڑے کو اسوقت تک پرانا مت خیال کرو جبتک اسمیں پیوند نہ لگالو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نیا کپڑا اسوقت تک نہیں پہنتی تھیں جبتک وہ پرانا نہ ہوجائے اور اسمیں پیوند نہ لگا لیا جاوے اور وہ بیکار نہ ہوجائے۔ اور حضرت عائشہ کے پاس ایک دن حضرت معاویہ کے پاس سے اسی ہزار (درہم) آئے تو شام تک انکے پاس ایک درم بھی باقی نہ بچا تو انکی لونڈی نے کہا کہ ایک درم کا آپنے ہمارے واسطے گوشت کیوں نہ خرید دیا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تو اگر یاد دلادیتی تو منگا دیتی۔

---

[1] جیسے بعض اشخاص ترک حیوانات ولذات کو زہد وتقوے خیال کرتے ہیں ۱۲ [2] اصل یہ کہ صبر اور توکل کا نام زہد ہے [3] حالانکہ بنسبت پیدل کے سوار بہت ہی کم توشہ اپنے ساتھ لیتا ہے اسلیئے کہ وہ جلد منزل مقصود کو پہونچ جاتا ہے ۱۲ [a] گذرنیوالے شخص کی نسبت ۱۲

بِضُعَفَائِكُمْ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَمَعْنَى اِبْغُوْنِيْ اُطْلُبُوْا لِيْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو تم غریبوں میں تلاش کرو اسلیئے کہ غریبوں ہی کی برکت سے تمہاری مدد کیجاتی ہے اور انہیں کی برکت سے تمکو روزی دیجاتی ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

۱۱- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ قَالُوْا وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَرَارِيْطَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر ایسا مبعوث نہیں فرمایا جسنے بکریاں نہ چرائی ہوں اصحابنے عرض کیا اور آپنے (بھی) یا رسول اللہ (بکریاں چرائی ہیں) آپ نے فرمایا کہ ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں بمعاوضہ چند قیراط کے چراتا تھا۔ بخاری اور مالک اسکو راوی ہیں۔ لیکن مالک نے قیراط کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ ایک شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو کیا کہتے ہو[1] اس نے تین دفعہ یہی کہا کہ قسم خدا کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم مجھکو دوست رکھتے ہو تو فقر اور محتاجی کے لیئے تجفاف[2] (گھوڑے کی جھول) تیار رکھو اسلیئے کہ فقر اسکی جانب جو مجھسے دوستی رکھتا ہے اس سے جلد پہونچ جاتا ہے جتنے عرصہ میں سیل (بہتا ہوا پانی) اپنے انتہائے بہاؤ کے طرف پہونچتا ہے۔ ترمذی اسکی راوی ہیں

۱۳- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ اُخْرٰى وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نُكْفَى الْمَؤُوْنَةَ وَنَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایکدفعہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے اتنے میں مصعب بن عمیر (بھی) وہاں آگئے جنکے پاس صرف ایک چادر تھی اسپر بھی پوستین کا پیوند لگا ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی یہ حالت دیکھی تو آپنے انکی پہلی ناز و نعمت[3] کو یاد کرکے رو دیا پھر آپنے فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم صبح کو ایک جوڑا پہنا کرو اور شام کو دوسرا جوڑا بدلا کرو اور (کھانے کا) ایک برتن تمہارے سامنے رکھا جائے اور دوسرا برتن[4] اٹھا لیا جاوے اور تم اپنے گھروں پر اسطرح پردہ لگاؤ جسطرح خانہ کعبہ پر پردہ ڈالا جاتا ہے[5] اصحابنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ بہ نسبت آجکل کے اسدن اچھے ہونگے (تمول کی وجہ سے) محنت اور مزدوری کرنے سے سبکدوش ہوجائینگے اور عبادت الٰہی کے لیئے بالکل فارغ ہوجائینگے۔ تو آپنے فرمایا بلکہ تم آج اُسدن کی نسبت اچھے ہو[6]۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

---

[1] خوب سوچکر کہو [2] تجفاف ایک حفاظت کا سامان ہے جسکو لڑائی کے وقت گھوڑے کو حفاظت کی غرض سے پہناتے ہیں جسطرح سوار زرہ اور خود پہنتے ہیں مطلب یہ ہے کہ فقر اور احتیاج کے مقابلہ کے لیئے تیار رہو ۱۲ [3] ایام جاہلیت میں یہ ایک بڑے امیر کے بیٹے تھے اور بڑی ناز و نعمت سے پرورش پائی تھی جب اسلام لائے تو انکی یہہ حالت ہوگئی [4] یعنے کئی طرح کے کھانے ہوں [5] مطلب یہ کہ امیر ہوجاؤ تو تمہاری کیا حالت رہیگی۔ کیا طرز عمل ہوگا ۱۲ [6] آئندہ کا حال فتنہ ہے معلوم نہیں کہ کیا فتنہ برپا کریگا اور کیا طرز عمل ہوگا۔

عمرو بن العاص سے پوچھا کہ کیا ہم مہاجرین جیسے فقیر نہیں ہیں تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں بی بی ہے جسکے پاس تم رہتے ہو انہوں نے کہا کہ جی ہاں (ہے) پھر پوچھا کہ تمہیں گھر ہے جس میں تم رہتے ہو انہوں نے کہا کہ جی ہاں اس پر تو انہوں نے کہا کہ تم تو امیر ہو اس شخص نے کہا کہ مجھے (خادم) خدمتگار بھی ہے تو انہوں نے کہا تب تو تم بادشاہ ہو مسلم اسکے راوی ہیں۔

۸۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِیٌٔ یَقْرَءُ عَلَیْنَا اِذْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَقَالَ فَسَکَتَ الْقَارِیُٔ وَقَالَ مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا کَانَ قَارِیٌٔ یَقْرَءُ عَلَیْنَا نَسْتَمِعُ کِتَابَ رَبِّنَا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ وَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ نَفْسَهٗ بِنَا ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰکَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ قَالَ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ مِنْهُمْ اَحَدًا غَیْرِیْ ثُمَّ قَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُهَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَذٰلِکَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْعِصَابَةُ اَلْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ تَحَلَّقُوْا اَیْ صَارُوْا حَلْقَةً مُّسْتَدِیْرَةً ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ میں غریب مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا اور برہنگی (کپڑا نہ ہونے) کی وجہ سے ایک دوسرے سے اپنی شرمگاہ کو چھپاتا تھا اور ایک شخص ہمکو قرآن پڑھ کر سنارہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور ہمارے پاس آکر کھڑے ہوئے تو قرآن پڑھنے والا شخص چپ ہو رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا کر رہے ہو ہمنے عرض کیا کہ ایک قاری قرآن پڑھ رہا تھا اور ہم اپنے پروردگار کی کتاب سن رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ شکر ہے خدا کا جسنے میری امت میں ایسے اشخاص پیدا کردیئے جنکے ساتھ مجھے صبر کرکے (رہنے کا) حکم دیا گیا ہے۔ اور آپ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے تاکہ آپ بھی ہمارے ساتھ اپنے کو برابر کردیں[۱] اسکے بعد آپنے اپنے ہاتھ سے اسطرح اشارہ فرمایا (کہ حلقہ باندھ کر بیٹھ جاؤ) تو ہم کے سب حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے اور سب کے چہرے نمایاں ہو گئے۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے سوا میرے کسی اور کو پہچانا ہو اسکے بعد آپ نے فرمایا اے غریب مہاجرین تمکو قیامت کے دن نور کی خوشخبری ہو تم لوگ امیروں سے نصف روز پیشتر جنت میں جاؤگے جو نصف روز پانچسو برس کا ہوگا ابو داؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۹۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَکَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاکِیْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْجَدُّ اَلْحَظُّ وَالسَّعَادَةُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کی دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ عام طور پر اسمیں مساکین ہی ہیں اور امرا (حساب کی غرض سے) روکے گئے ہیں البتہ دوزخیوں (کفار) کو دوزخ میں لیجانے کا حکم ہو چکا ہے اور میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ عام طور پر اسمیں عورتیں ہی ہیں۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔

۱۰۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَاءِکُمْ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ

---

[۱] جو اس آیت کا مفہوم ہے واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم الآیۃ [۲] کوئی امتیاز باقی نہ رہے یہ آپ نے انکو عزت دینے کے واسطے کیا [۳] چنانچہ قرآن میں مذکور ہے فوجد ہم لیسے ہیں ایدیہم وایمانہم الآیۃ [۴] جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون ۱۲

سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متعلقین مسلسل کئی راتیں اسیطرح خالی پیٹ بسر کرتے تھے اور انکو رات کا کھانا نہیں ملتا تھا اور انکی اکثر خوراک جو کی روٹی تھی۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور صحیح تسلیم کرتے ہیں۔

۳۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِيْ مِنَ الْجُوْعِ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ الدَّقَلُ رَدِيُّ التَّمْرِ كَالْحَشَفِ وَنَحْوِهٖ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے دنیا کا ذکر فرمایا جو لوگوں کو حاصل ہوئی یعنی اب جو لوگ مالدار ہوگئے) اسکے بعد فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن بھر بھوک کے مارے بے چین رہتے اور آپ کو خراب قسم کی بھی کھجور نہ ملتی جس سے آپ اپنا پیٹ بھریں مسلم اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ مَا لَمْ يُخَفْ اَحَدٌ وَاُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ مَا لَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَقَالَ وَذٰلِكَ حِيْنَ خَرَجَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خدا کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا ہوں کہ کوئی میرے برابر نہیں ڈرایا گیا اور خدا کی راہ میں میں اتنی ایذا دیا گیا ہوں کہ کوئی میری برابر ایذا نہیں دیا گیا اور مجھ پر ایسی سخت تین دن اور راتیں گزری ہیں کہ میرے اور بلال کے لیے کچھ کھانا نہ تھا بجز اس (قلیل مقدار) کے جو بلال کی بغل میں چھپ جاتا تھا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اس کو صحیح تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس زمانہ میں آپ مکہ سے (طائف) چلے[1] گئے تھے اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال تھے۔

۵۔ وَعَنْهُ قَالَ مَشَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهٗ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ الْاِهَالَةُ مَا اُذِيْبَ مِنَ الشَّحْمِ وَالسَّنِخُ الْمُتَغَيِّرُ الرِّيْحِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور بودار چربی لیگیا اور میں نے سنا کہ انس کہتے تھے کہ آل محمد کے پاس شام کو نہ ایک صاع کھجور باقی رہی نہ ایک صاع کوئی اور غلہ باقی رہا اور اس زمانہ میں آپ کی نو بی بیاں تھیں۔ بخاری۔ ترمذی و نسائی اسکے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِيْ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ وَاِنِّيْ لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِيْ مَالٍ لَهٗ يَسْقِيْ بِبَكَرَةٍ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةِ الْحَائِطِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِيْ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ قُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِيْ دَلْوَهٗ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ كَفِّيْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَسْبِيْ فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جاڑے کے دن میں (ایک دن) گھر سے باہر نکلا اور میں بہت ہی بھوکا تھا کچھ (کھانے کو) تلاش کرتا تھا تو ایک یہودی پر میرا گذر ہوا جو اپنے باغ میں چرخ سے پانی دے رہا تھا مینے دیوار کی سوراخ سے اسکو جھانک کر دیکھا اسنے کہا کہ کیوں اے اعرابی (دیہاتی) کیا فی ڈول ایک کھجور پر مزدوری کرتا ہے مینے کہا کہ ہاں (کرتا ہوں) دروازہ کھولتا کہ میں اندر آؤں اسنے (باغ کا) دروازہ کھولدیا میں اندر آیا اسنے مجھے ڈول دیدیا جب میں ایک ڈول کھینچتا

[1] ہجرت کا واقعہ نہیں ہے اسلیئے کہ اسوقت حضرت بلال ہمراہ تھے ۱۲ قول شاگرد انس ۱۲

۱۴۔ وعن ابی امامۃ بن ثعلبۃ الانصاری قال ذکروا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا فقال الا تسمعون الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان اخرجہ ابو داؤد البذاذۃ بذال المعجمتین بینہما الف وکانت الھیئۃ وترک الزینۃ والمراد بہ التواضع فی اللباس وترک التبجح بہ ترجمہ ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری سے روایت ہے کہ اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کیا سنتے نہیں کیا سنتے نہیں سنو سنو سادگی[۱] ایمان میں داخل ہے (ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۱۵۔ وعن جابر قال ذکر رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعبادۃ وذکر اخر بورع فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یعدل الورع بشیء اخرجہ الترمذی ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی شخص کی عبادت کا تذکرہ[۲] ہوا اور کسی شخص کی ورع[۳] پرہیزگاری کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ پرہیزگاری[۴] کی برابر کوئی چیز نہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۶۔ وعن عطیۃ السعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد حقیقۃ التقوی حتی یدع ما لا باس بہ حذرا مما بہ باس اخرجہ الترمذی ترجمہ عطیہ سعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقوے اور پرہیزگاری کی حقیقت کو بندہ اسوقت تک نہیں پہونچتا جبتک وہ ایسے کام (بھی) نہ چھوڑدے جسمیں کوئی شبہ نہ ہو ایسی شے کے بچنے کے خیال سے جسمیں کوئی شبہ ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثانی فیما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ علیہ من الفقر

دوسری فصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جس فقر و احتیاج میں تھے اسکے بیان میں

۱۔ عن عائشۃ قالت کان یاتی علینا الشہر ما نوقد فیہ نارا انما ھو التمر والماء الا ان نؤتی باللحیم اخرجہ الشیخان والترمذی وفی روایۃ ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز البر ثلثا حتی مضی لسبیلہ وفی اخری ما اکل ال محمد اکلتین فی یوم واحد الا احدھما تمر ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ بعض مہینہ ہمپر ایسا آتا تھا جسمیں (مہینہ بھر) ہم آگ (چولہا) نہیں سلگاتے تھے پس کھجور اور پانی ہمارا کھانا پینا تھا لیکن جب کہیں سے کچھ گوشت آجاتا تب چولہا سلگاتے تھے۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آل محمد نے مسلسل تین روز تک گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہانتک کہ آپ کا انتقال ہوا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آل محمد نے جب کبھی ایک دن میں دو لقمہ کھائے ہوں تو اسمیں ایک لقمہ کھجور کا ضرور ہوتا تھا۔

۲۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت اللیالی المتتابعۃ واھلہ طاویا ولا یجدون عشاء وکان اکثر خبزھم الشعیر اخرجہ الترمذی وصححہ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

---

[۱] یعنے زیادہ بناؤ سنگار و زیب و زینت نہ کرنا ایمان کی بات ہے جو لوگ کامل ایمان رکھتے ہیں وہ پھٹے پرانے کپڑے پہننے کو عار و ننگ نہیں خیال کرتے ۱۲ [۲] کہ فلاں شخص بڑا عابد ہے [۳] کہ فلاں شخص بڑا پرہیزگار ہے [۴] اسلیئے کہ جو شخص پرہیزگار ہوگا اسکی عبادت مقبول ہوگی۔ ۱۲

سے ہمتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو انکی طرف پھر جاتے اور فرماتے کہ اگر تمکو معلوم ہو جائے کہ خدا کے نزدیک تمہارے واسطے کیا (مرتبہ اور ثواب) ہے تو تم یہ بات پسند کروگے کہ فقر و احتیاج کی اور زیادتی ہو تم ہی اسکو ادوی میر

كِتَابُ الزِّينَةِ وَفِيهِ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ

زینت اور آرایش کا بیان جس میں سات باب ہیں۔

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي الْحُلِيِّ

پہلا باب

زیور کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا فَقِيلَ لَهُ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُونَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهٖ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهٖ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا وَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اَلْفَصُّ الْحَبَشِيُّ الْجَزْعُ وَالْعَقِيقُ اَوْ ضَرْبٌ مِنْهُمَا يَكُونُ بِالْحَبَشَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بادشاہوں کو) نامہ لکھنا چاہا تو صحابہ نے عرض کیا کہ یہ لوگ ایسے نامہ کو پڑھتے تک نہیں جس پر مہر نہ ہو تب آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسپر محمد رسول اللہ کندہ کرایا اور لوگوں سے فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اسپر محمد رسول اللہ کندہ کرایا ہے پس کوئی شخص (اپنی انگوٹھی پر) اس کندہ کے موافق کندہ نہ کرائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جسکا نگینہ حبشی تھا اور اسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف رکھتے تھے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اصْطَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ ثُمَّ اَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ وَقَالَ وَاللهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَفِي اُخْرٰى اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرِ اَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ بِئْرُ اَرِيسٍ عِنْدَ مَسْجِدِ قُبَاءٍ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپ منبر پر بیٹھے اور اس انگوٹھی کو اتار ڈالا اور فرمایا کہ قسم خدا کی اب اسکو کبھی نہیں پہنوں گا تو (یہ سنکر) لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں چھوں اسکے راوی ہیں۔ نسائی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ انگوٹھی آپکے داہنے ہاتھ میں تھی اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو وہ آپ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں رہی حتے کہ انہیں کے زمانہ خلافت میں) اریس کے کنوئیں میں گرگئی اس انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کندہ تھا۔

۱ تاکہ اور زیادہ ثواب ملے اور مرتبہ بڑھے ۲ یعنے محمد رسول اللہ کندہ نہ کرائے ۳ تاکہ نمایاں نہ ہو ۱۲ ۴ مسجد قبا کے پاس ایک کنواں ہے ۱۲

وہ مجھو ایک کھجور دیدیتا یہانتک کہ جب میری مٹھی کھجوروں سے) بھر گئی تو میںنے اسکا ڈول چھوڑ دیا اور میںنے کہا کہ اب مجھو بس ہو گیا پھر میںنے وہ کھجور کھائے اور چند گھونٹ پانی پئے تو پھر مسجد میں آیا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ فَسَاَلَھُمَا عَنْ خُرُوْجِھِمَا فَقَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ فَقَالَ مَا اَخْرَجَنِیْ اِلَّا الْجُوْعُ فَذَھَبُوْا اِلٰی اَبِی الْھَیْثَمِ بْنِ التَّیِّھَانِ فَاَمَرَ لَھُمْ بِشَعِیْرٍ فَعُمِلَ وَقَامَ اِلٰی شَاۃٍ فَذَبَحَھَا وَاسْتَعْذَبَ لَھُمْ مَاءً مُعَلَّقًا عِنْدَھُمْ فِیْ نَخْلَۃٍ ثُمَّ اُتُوْا بِالطَّعَامِ فَاَکَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ نَعِیْمِ ھٰذَا الْیَوْمِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اِسْتَعْذَبَ لَھُمْ مَاءً اَیْ اِسْتَقٰی لَھُمْ مَاءً عَذْبًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کیطرف برآمد ہوئے تو آپنے ابوبکر اور عمر کو وہاں پایا آپنے ان دونوں سے ان کے آنے کی وجہہ پوچھی دونوں نے عرض کیا کہ ہمکو بھوک نے باہر نکالا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی بھوک ہی کے سبب سے باہر نکلا ہوں۔ غرضکہ وہ تینوں ملکر ابوالہیثم بن تیہان کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے انکے واسطے جو کی روٹی پکانے کے لیئے کہا روٹی پکائی گئی اور خود اُٹھکر ایک بکری ذبح کر ڈالی اور انکے واسطے میٹھا پانی لاکر انکے قریب ہی درخت سے لٹکا دیا پھر ان کے پاس کہانا پیش کیا گیا تینوں حضرات نے کہانا کھایا اور وہی پانی پیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی نعمت سے بھی (قیامت کے دن) تم سے پوچھا جائیگا مسلم، مالک، ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۸۔ وَعَنْ عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ سَابِعَ سَبْعَۃٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَۃِ حَتّٰی قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا۔ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ اَلْحُبْلَۃُ بِضَمِّ الْحَاءِ وَسُکُوْنِ الْبَاءِ شَجَرُ السَّمُرِ وَقِیْلَ ھُوَ ثَمَرَۃٌ تُشْبِہُ اللُّوْبِیَا قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا اَیْ طَلَعَتْ فِیْھَا الْقُرُوْحُ کَالْجِرَاحِ وَنَحْوِھَا ترجمہ عتبہ بن غزوان سے روایت ہو وہ کہتے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ میں اُن میں سے ساتواں شخص تھا جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس کھانا نہ تھا بجز حبلہ کے پتوں کے جنکو کہاتے کہاتے ہمارے جبڑے چھل گئے تھے مسلم اسکے راوی ہیں۔

۹۔ وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا ثِیَابَنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَیْنِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہو کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی تھی اور ہم سب نے اپنے اپنے کپڑے اُٹھاکر آپکو ایک ایک پتھر بتلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے اُٹھاکر ہمکو دو پتھر بتلائے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۱۰۔ وَعَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی یَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِھِمْ مِنَ الْخَصَاصَۃِ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ وَکَانَ اِذَا صَلّٰی اِنْصَرَفَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَۃً وَحَاجَۃً۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے تو بعض اشخاص کھڑے کھڑے نماز میں بھوک کی وجہ سے گر پڑتے اور یہ لوگ اصحاب صفہ

---

[1] پہنچے جہہ مہرے سوا اور تھوڑا [2] حبلہ ایک جنگلی درخت ہو [3] کہ ہم بھوکے ہیں [4] جو بھوک کی وجہ سے خالی پیٹ پر بوجہہ ہونیکی غرض سے باندھا تھا تاکہ اسکے بوجہہ سے چلنے پھرنے کی طاقت رہے [5] جواب کر پیٹ پر بغرض مذکورہ بالا بندہے ہوئے تھے [6] اصحاب صفہ وہ اشخاص تھے جو مسجد میں رہتے تھے جنکو دنیا سے کوئی کاروبار نہ تھا رات دن قرآن و حدیث میں مشغول رہتے تھے صوفی انہیں کی جانب منسوب ہیں اگرچہ اب ان کے افعال ویسے نہیں رہے ہیں۔ ۱۲

راوی ہیں۔

٧۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هٰذِهٖ أَوْ فِي هٰذِهٖ وَأَشَارَ إِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَهَانِي عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَأَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهٖ أَوْ فِي هٰذِهٖ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ میں اس (انگلی) میں یا اس (انگلی) میں انگوٹھی پہنوں اور انہوں نے بیچ کی انگلی کی طرف اور جو انگلی اسکے قریب ہے اسکی طرف اشارہ کیا[1] بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ابو داود اور ترمذی کی روایت میں مذکور ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) مجھ کو قسی (ریشمی کپڑا) پہننے سے منع فرمایا اور سرخ (ریشمی) زین پوش پر بیٹھنے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ میں اس (انگلی) میں یا اس (انگلی) میں انگوٹھی پہنوں اور کلمہ اور بیچ کی انگلی کیطرف اشارہ کیا۔

٨۔ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهٖ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ ابو داود اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

٩ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں۔

١٠۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهٖ وَكَانَ فَصُّهٗ فِي بَاطِنِ كَفِّهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف رہتا تھا۔ اور حضرت ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے ابو داود اسکے راوی ہیں۔

١١۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِينٌ وَكَانَ فِي يَدِهِ الْيُسْرٰى ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں تشریف لیجاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار ڈالتے تھے۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی۔

١٢۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ فَقَالَتْ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ فَكَانَ عَلَيْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا وَقَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَمْنَعُ إِحْدٰىكُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهٗ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ قَالَ بِعَبِيرٍ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ الْقُرْطُ مِنْ حُلِيِّ الْأُذُنِ مَعْرُوْفٌ وَصَلِفَتِ امْرَأَةٌ عِنْدَ زَوْجِهَا إِذَا لَمْ تَحْظَ عِنْدَهٗ وَالْعَبِيرُ أَخْلَاطٌ مِنَ الطِّيبِ تُجْمَعُ بِالزَّعْفَرَانِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ (میرے پاس) سونے کے دو کنگن (ہیں) آپ نے فرمایا کہ آگ کے دو کنگن (ہیں) پھر اسنے عرض کیا کہ (میرے پاس) سونیکا طوق (ہے) آپ نے فرمایا کہ آگ کا طوق (ہے) پھر اسنے عرض کیا کہ (میرے پاس) سونے کی دو بالیاں (ہیں)

[1] یعنی کلمہ کی اونگلی کی طرف جیسا کہ روایت مابعد سے ظاہر ہوتا ہے ١٢

۳۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا تو آپ نے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے کیوں دیکھتا ہوں پھر وہ شخص آپ کی خدمت میں پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو آپ نے فرمایا کہ تم سے بتوں کی بو کیوں آتی ہے پھر وہ شخص آپکی خدمت میں سونے کی انگوٹھی پہنکر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں تمکو جنتیوں کا زیور پہنے ہوئے کیوں دیکھتا ہوں[۱] تب اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کاہے کی انگوٹھی پہنوں تو آپ نے فرمایا کہ چاندی کی انگوٹھی پہنو جو پورے ایک مثقال کی نہ ہو[۲]۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَزَعَهُ وَطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَطْرَحُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ) ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسکو اتار ڈالا اور پھینکدیا اور آپنے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص دوزخ کی چنگاری کیطرف قصد کرتا ہے اور اسکو ہاتھ میں[۳] لے لیتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے تو اس شخص سے لوگوں نے کہا کہ تو اپنی انگوٹھی اٹھالے۔ اور اس (کی قیمت) سے نفع حاصل کر اس شخص نے کہا کہ قسم خدا کی میں کبھی اسکو نہیں اٹھانیکا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھینکدیا[۴] مسلم اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَتْ هَدَايَا مِنَ النَّجَاشِيِّ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ مُعْرِضًا عَنْهُ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ مِنِ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) تحفے آئے جسمیں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ایک لکڑی کے ذریعہ سے اٹھایا یا بعض انگلیوں سے اٹھایا اسطرح سے کہ آپ اس سے متنفر تھے اسکے بعد آپ نے امامہ بنت ابی العاص حضرت زینب کی بیٹی (اپنی نواسی) کو بلایا اور آپ نے فرمایا کہ پیاری بیٹی تم اسکو بطور زیور کے پہنو[۵] ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَالِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَقَالَ قَدْ رَآهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے صہیب سے کہا کہ میں تمکو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے کیوں دیکھتا ہوں تو صہیب نے کہا کہ اسکو تو ایسے شخص نے دیکھا ہے جو تم سے بہتر ہے اور معیوب نہیں خیال کیا حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ کون ہیں صہیب نے کہا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نسائی اسکے

[۱] جنتیوں کا زیور تو جنت میں پہننا چاہیئے دنیا میں کیوں پہنا ہے۔ [۲] مثقال سے مثقال ساڑھے چار ماشہ کے قریب ہوتا ہے [۳] اسکے ہاتھ میں ہو [۴] یعنی یہ سونے کی انگوٹھی دوزخ کی چنگاری کیطرح ہے [۵] اگرچہ اسکی قیمت سے نفع اٹھانا جائز تھا لیکن کمال تقوی کی وجہ سے انہوں نے نہیں اٹھایا سبحان اللہ صحابہ کی یہی شان تھی [۶] اسے تنگ کر دی

علیہ وسلم اپنے متعلقین کو زیور اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ اگر تمکو جنت کے زیور اور ریشمی کپڑے پہننے پسند ہیں تب دنیا میں اسکو مت پہنو نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی کی دوسری روایت میں جو ابن عمرؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا مگر ریزہ ریزہ کیا ہوا مقطع (جسکا ترجمہ ریزہ ریزہ کیا گیا ہے) سے شئے قلیل مراد ہے جیسے عورتوں کے لیئے کان کا زیور اور انگوٹھی اور فضول خرچی اور فخر اور اسکی زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے آپ نے کثرت کو ناپسند فرمایا۔

١٦ وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِجَارِيَةٍ لَهَا خَلَاخِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعْنَ خَلَاخِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ بنانہ مولاۃ عبدالرحمن ابن حیان انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک لڑکی کو لیکر حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور اس لڑکی کے (پاؤں میں) آواز دار گھونگرو تھے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اسکو میرے پاس مت لاؤ مگر اسوقت جب اسکے گھونگرو نکال ڈالو اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس (گھر) میں جرس (گھنٹی) ہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

١٧۔ وَعَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ أُصِيْبَ أَنْفِيْ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ فَأَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْكُلَابُ بِضَمِّ الْكَافِ وَتَخْفِيْفِ اللَّامِ اِسْمُ مَاءٍ كَانَ بِهِ يَوْمٌ مَعْرُوْفٌ مِنْ أَيَّامِ الْعَرَبِ ترجمہ عرفجہ بن اسعدؓ سے روایت ہے کہ میری ناک (کلاب) کی (لڑائی کے) دن جاتی رہی تو میں نے چاندی کی ناک بنوالی اس میں بدبو پیدا ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں سونے کی ناک بنوالوں۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ کلاب۔ ایام عرب میں ایک مشہور دن ہے یہ ایک مقام کا نام ہے۔

١٨۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَبِيْعَةَ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مِنْ فِضَّةٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةً وَقَبِيْعَةُ سَيْفِهِ فِضَّةً وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حِلَقُ الْفِضَّةِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور نسائی کی روایت میں جو انس راوی سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اسکی کٹوری بھی چاندی کی تھی اور اسکے درمیان میں چاندی کے حلقے تھے۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي الْخِضَابِ

دوسرا باب

خضاب کے بیان میں

١۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْ

---

١ غیر مرد کے سامنے یا فخر و ریا کا اظہار کرے گی ٢ لونڈی آزاد شدہ ٣ غالبًا پازیب ہو گا جس میں گھونگرو لگے ہونگے۔

آپ نے فرمایا کہ آگ کی دو بالیاں ہیں وہ عورت سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھے یہ سنکر اسنے ان دونوں کو پھینکدیا اور یہ کہنے لگی کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے واسطے بناؤ سنگار نہیں کریگی تو وہ اپنے شوہر کے نزدیک بے وقعت اور بے لطف ہوجائیگی تو آپ نے فرمایا کہ تم عورتوں کو ایسا کرنے میں کون امر مانع ہے کہ وہ چاندی کی بالیاں بنائیں اور اسکو زعفران یا عبیر[1] سے زرد رنگ ڈالیں۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

۱۳۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ تَشْكُوْ اِلَيْهَا فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسِّلْسِلَةُ فِيْ يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيَسُرُّكِ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ فَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا عَبْدًا فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اَلْفَتَخُ جَمْعُ فَتْخَةٍ وَهِيَ حَلْقَةٌ لَا فَصَّ لَهَا تَجْعَلُهَا الْمَرْاَةُ فِيْ اَصَابِعِ رِجْلَيْهَا وَرُبَّمَا وَضَعَتْ فِيْ يَدِهَا۔ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت ہبیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انکے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے چھلے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر مارنے لگے[2] فاطمہ بنت ہبیرہ حضرت فاطمہ زہرا کے پاس آکر شکایت کرنے لگیں تو حضرت فاطمہ زہرا نے سونے کی ایک زنجیر اپنے گلے سے اتاری جو وہ گلے میں پہنے ہوئی تھیں اور کہنے لگیں کہ ابو الحسن (حضرت علی) نے مجھے بطور تحفہ کے دیا ہے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے پاس تشریف لائے اور زنجیر انکے ہاتھ ہی میں تھی تو آپ نے فرمایا کہ اے فاطمہ (زہرا) تم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ یہ کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیکر انکے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہے یہ کہکر آپ (واپس) تشریف لیگئے اور (وہاں) بیٹھے (تک) نہیں حضرت فاطمہ زہرا نے اس زنجیر (ہار) کو (بازار میں) بھیجدیا اور اسکو بیچڈالا اور اسکی قیمت سے ایک غلام خرید کیا اور اسکو آزاد کردیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر جسنے فاطمہ کو (دوزخ کی) آگ سے نجات دے نسائی اسکے راوی ہیں فتخ فتخہ کی جمع ہے وہ سادہ چھلہ جسمیں نگینہ نہیں تھا جسکو عورتیں پاؤں کی انگلیوں میں پہنتی ہیں اور بعض وقت ہاتھ کی انگلیوں میں پہنتی ہیں۔

۱۴۔ وَعَنْ اُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهٖ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تَحَلّٰى ذَهَبًا وَتُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حذیفہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت تمکو کیا ہوا جو تم چاندی کا زیور نہیں بناتیں[3] تم میں سے جو عورت سونیکا زیور پہنکر ظاہر ہوگی اسکو اسکے[4] اس فعل کی وجہ سے عذاب دیا جائیگا۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۱۵۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا اَلْمُقَطَّعُ الشَّيْءُ الْيَسِيْرُ نَحْوُ الشَّنْفِ وَالْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ وَكَرِهَ الْكَثِيْرَ لِلسَّرَفِ وَالْخُيَلَاءِ وَعَدَمِ اِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ مِنْهُ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] عبیر ایک مرکب خوشبو ہے جس میں جزو اعظم زعفران ہوتا ہے [2] یعنی آپ نے سونے کے چھلے کو ناپسند فرمایا اور غایت اخلاق سے آپ نے اشارۃً فرمایا تاکہ وہ اتار ڈالیں [3] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہاتھ پر مارا اور سونے کے چھلے کو ناپسند فرمایا [4] اور سونیکا زیور پہنتی ہیں ۱۲

اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْمَاتْ اِمْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کسی عورت نے پردہ کی آڑ میں سے اپنے ہاتھ سے کوئی تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے کی غرض سے اشارہ کیا تو آپ نے دست مبارک کھینچ لیا اور آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے تو اس عورت نے عرض کیا کہ بلکہ عورت کا ہاتھ ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخونوں کو مہندی سے رنگتی[۱] ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْهَا اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنِيْ فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ كَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ہند بنت عتبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے بیعت لیجیے تو آپ نے فرمایا کہ میں تم سے اسوقت تک بیعت نہ لونگا جبتک تم اپنے ہاتھوں (کے رنگ) کو نہ بدلوگے[۲] (تمہارے) دونوں ہاتھ تو درندہ کے ہاتھ ہیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ اَلَا نَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔ اَلنَّقِيْعُ بِالنُّوْنِ مَوْضِعٌ بِالْمَدِيْنَةِ كَانَ حِمًى **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مخنث پیش کیا گیا جسنے اپنے دونوں ہاتھ پاؤں کو مہندی لگائی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اسکی کیا حالت ہے اصحاب نے عرض کیا کہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے تو آپ نے حکم دیا اور وہ حسب الحکم آپ کے) نقیع[۳] کی طرف نکال دیا گیا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا اسکو قتل نہ کر ڈالیں تو آپ نے فرمایا کہ مجھے نمازیوں کے قتل کی ممانعت کیگئی ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي الْخَلُوْقِ

تیسرا باب

خلوق[۴] (رنگین خوشبو) کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ مَعْنَاهُ اَنْ يَّتَطَيَّبَ بِهٖ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں ترمذی کہتے ہیں کہ اسکے یہ معنے ہیں کہ زعفران کا بطور خوشبو استعمال کرے[۵]۔

۲۔ وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّ مَا يُوَاجِهُ اَحَدًا فِيْ وَجْهِهٖ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ اَمَرْتُمْ هٰذَا اَنْ يَّغْسِلَ عَنْهُ هٰذَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** انسؓ سے

[۱] کہ مہندی ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں لگانی چاہیے یا نہیں [۲] یعنے ہاتھ میں مہندی لگاؤ [۳] مہندی لگاؤگے ۱۲ [۳] نام مقام ہے [۴] خلوق ایک قسم کی رنگین خوشبو کا نام ہے جو مردوں کے لیے ناجائز ہے عورتوں کیلیے مخصوص ہے مردوں کو ایسا عطر لگانا چاہیے جسمیں ایسا رنگ نہ ہو جس سے جسم یا کپڑا رنگین ہو جائے [۵] یعنی بجائے عطر کے زعفران لگانے ورنہ دواءً زعفران کا استعمال ہر طرح جائز ہے ۱۲۔

اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ بِھٰذَا اللَّفْظِ وَلَفْظُ التِّرْمِذِیِّ غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَلَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود ونصاریٰ (بالوں کو) نہیں رنگتے (خضاب نہیں کرتے) تم انکی مخالفت کیا کرو[1] (خضاب لگایا کرو) بجز ترمذی کے پانچوں انہیں الفاظ سے اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سفید بال کے (رنگ) کو متغیر[2] کر ڈالو یہود کے ساتھ مشابہت[3] مت کرو۔

۲- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَقَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا وَمَرَّ اٰخَرُ وَقَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ فَقَالَ ھٰذَا اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ وَقَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَۃِ فَقَالَ ھٰذَا اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا کُلِّہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ اَلْکَتَمُ نَبْتٌ یُخْلَطُ بِالْوَسْمَۃِ یُخْتَضَبُ بِہٖ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی وہ کہتے ہیں کہ ایک ایسے شخص کا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے) گزر ہوا جسنے مہندی کا خضاب لگایا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا اچھا ہے پھر ایسے شخص کا (آپ کے سامنے سے) گزر ہوا جسنے مہندی اور کتم کا خضاب لگایا تھا تو آپ نے فرمایا یہ اس سے بھی اچھا ہے پھر ایک ایسے شخص کا (آپ کے سامنے سے) گزر ہوا جسنے زرد رنگ کا خضاب لگایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو سب سے اچھا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ کتم ایک گھاس ہی جسکو وسمہ کے ساتھ ملا کر خضاب[4] کرتے ہیں۔

۳- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ بِالصُّفْرَۃِ وَیَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفِّرُ بِھَا وَلَمْ یَکُنْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْھَا وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ بِھَا ثِیَابَہٗ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلشَّیْخَیْنِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مِنْہُ الشَّیْبُ اِلَّا قَلِیْلًا قَالَ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ لَفَعَلْتُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یَصْبِغَانِ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ اَلشَّمَطُ الشَّیْبُ وَالشَّمَطَاتُ الشَّعَرَاتُ الْبِیْضُ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ سے رنگتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اسی سے (داڑھی کو) رنگتے تھے اور کوئی چیز اس سے زیادہ آپ کو پسند نہ تھی اور آپ اس سے اپنے کپڑے بھی رنگتے تھے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور شیخین کی ایک روایت میں جو انسؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں[5] لگایا اور آپکے سفید بال بہت ہی تھوڑے تھے اگر میں آپ کے سر کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ مہندی اور کتم (وسمہ) کا خضاب لگاتے تھے۔ اور شیخین کی ایک روایت میں جو انس سے مروی ہی مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا اور آپکے سفید بال بہت ہی تھوڑے تھے اگر میں آپ کے سر کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ مہندی اور کتم (وسمہ) کا خضاب لگاتے تھے۔

۴- وَعَنْ کَرِیْمَۃَ بِنْتِ ھَمَّامٍ اَنَّ امْرَاَۃً سَاَلَتْ عَائِشَۃَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَاْسَ بِہٖ وَلٰکِنِّیْ اَکْرَھُہٗ لِاَنَّ حَبِیْبِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ رِیْحَہٗ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ کسی عورت نے حضرت عائشہؓ سے مہندی کے خضاب کے بارہ میں پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں لیکن میں اسکو ناپسند کرتی ہوں اسلیئے کہ میرے حبیب (رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بو کو ناپسند فرماتے تھے ابوداؤد

[1] جبلی مخالفت کا آپ حکم دیتے ہے آجکل انکی تقلید اعلے درجہ کی تہذیب خیال کیجاتی ہے خدا مسلمانوں کو راہ راست پر لائے [2] یعنی خضاب لگاؤ [3] وہ خضاب نہیں لگاتے تم لگاؤ تاکہ مشابہت نہو ۱۲ [4] اور بعض لوگ کتم اور وسمہ ایک ہی چیز کہتے ہیں یعنے دونوں نیل کے پتے کو کہتے ہیں۔ [5] یعنے سیاہ خضاب نہیں لگایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ يَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ اَيْ شَعِثُ الشَّعْرِ بَعِيْدُ الْعَهْدِ بِالدُّهْنِ وَالتَّرْجِيْلِ **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جسکے سر اور داڑھی کے بال بہت ہی پریشان اور پراگندہ بکھرے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بالوں کیطرف اشارہ فرمایا گویا کہ آپ اسکی اصلاح اور درستی کا حکم دیتے تھے (وہ شخص واپس گیا اور) اسنے ویسا ہی کیا اور (بالوں کو درست کر کے) پھر آپ کی خدمت میں واپس آیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ اچھا نہیں ہے بہ نسبت اسکے کہ کوئی شخص تمہارے پاس ایسی حالت میں آئے جسکے سر کے بال ایسے پریشان اور پراگندہ ہوں گویا کہ وہ شیطان ہے (یعنے یہ حالت اچھی ہے) ثَائِرُ الرَّاْسِ پریشان بکھرے بال والا جسکو تیل ڈالکر اور کنگھی کرنے کو بہت زمانہ گزرا ہو۔

۴۔ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرْجِيْلِ اِلَّا غِبًّا اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْغِبُّ مَرَّةً فِيْ اَيَّامٍ كَالْاُسْبُوْعِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزانہ) کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔ مگر ایک دن چھوڑ کر (کنگھی کرنی چاہیئے) اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

اَلْحَلْقُ

سر مونڈنے کا بیان

۱ **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ قِيْلَ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ اِذَا حُلِقَ رَاْسُ الصَّبِيِّ تُرِكَ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاَشَارَ الرَّاوِيْ اِلٰى نَاصِيَتِهٖ وَجَانِبَيْ رَاْسِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر قزع سے منع فرماتے تھے دریافت کیا گیا کہ قزع کسکو کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب بچہ کا سر مونڈا جائے تو یہاں اور یہاں (بال چھوڑ دیا جائے اور راوی نے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں جانب کی طرف اشارہ کیا بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۲۔ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ حِيْنَ اَتٰى نَعْيُهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَهٗ فَحَلَقَ رُءُوْسَنَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کے عزیزوں کو تین روز کی مہلت دی جبکہ ان کے انتقال کی خبر آئی (یعنے تین روز تک وہ رنج و غم کریں) اسکے بعد آپ خود انکے پاس تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اب آج سے میرے بھائی (جعفر بن ابی طالب) پر مت رو ؤ اسکے بعد آپنے فرمایا کہ میرے پاس میرے بھتیجوں کو بلاؤ تو ہم آپ کی سامنے پیش کیے گئے گویا کہ ہم پرند کے چوزے تھے پھر آپنے فرمایا کہ حجام کو میرے پاس بلاؤ (حجام آیا) تو آپنے اسکو حکم دیا تو اسنے ہمارے سر مونڈ ڈالے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت

---

[۱] یعنے بالوں کو درست کیا ۱۲ [۲] یعنے ایکدن چھوڑ کر کنگھی کرنی چاہیئے روزانہ تیل ڈالنا کنگھی کرنی ایک قسم کا سنگار ہے جو عورتوں کا کام ہے مردوں کو صرف بال درست رکھنا کافی ہے۔ [۳] یعنے ان مقامات کے بال چھوڑ دئے جائیں اور باقی سر کے بال مونڈ دئے جائیں غرضکہ قزع کے معنے یہ ہونگے کہ بعض حصہ سر کے بال مونڈے جائیں اور بعض حصہ سر کے بال چھوڑ دئے جائیں جیسے آجکل بچوں کی چوٹی رکھتے ہیں اس سے آپ نے منع فرمایا [۴] یعنے بال بکھرے پریشان حالت ۱۲ [۵] کیونکہ ایسی مصیبت کی حالت میں انکے بال کی اصلاح اسی میں تھی کہ انکے سر مونڈ دئے جائیں اسیوجہ سے آپنے انکے سر مونڈا دیئے۔

روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جسپر زعفران کی زردی کا نشان تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمتر ایسی عادت تھی کہ جب آپکو کسی شخص کی کوئی چیز بری معلوم ہو تو آپ اسکے سامنے ہی بیان فرماویں پس جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے (اصحاب سے) فرمایا کہ کاش تم اسکو یہ حکم دیتے کہ وہ اپنے اوپر سے اس (زردی کے نشان) کو دہو ڈالے - ابو داؤد اسکے راوی ہیں -

۳- وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو آپنے فرمایا کہ جاؤ اسکو دہو ڈالو اور پھر دہو ڈالو - اور پھر (آئندہ) ایسا مت کرو - ترمذی اسکے راوی ہیں -

۴- وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ - اَلْخَلُوْقُ ضَرْبٌ مِّنَ الطِّيْبِ ذُوْ لَوْنٍ يُقَالُ تَخَلَّقَ اِذَا اطَّلٰى بِهٖ ترجمہ ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی ایسے شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا جسکے جسم میں ذرا بھی خلوق لگا ہوا ابو داؤد اسکے راوی ہیں -

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي الشُّعُوْرِ

چوتھا باب

بالوں کے بیان میں -

شَعْرُ الرَّأْسِ (سر کے بالوں کا بیان) اَلتَّرْجِيْلُ (کنگھی کرنے کا بیان)

۱- عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا قَالَ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ اَلتَّرْجِيْلُ تَسْرِيْحُ الشَّعْرِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے سر میں بال ہیں کیا میں کنگھی کروں آپ نے فرمایا کہ ہاں (کنگھی کرو) اور اسکی اچھی نگہداشت کرو تو ابو قتادہ کبھی دن بھر میں دو دفعہ (سر میں) تیل ڈالتے تھے اسوجہ سے کہ آپ نے فرمایا تہا کہ ہاں اور اسکی اچھی نگہداشت کرو - مالک اور نسائی اسکے راوی ہیں -

۲- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے (سر میں) بال ہوں اسکی اچھی نگہداشت اور عزت کرنی چاہئیے[1] ابو داؤد اسکے راوی ہیں -

۳- وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ

[1] اصل عربی لفظ کا ترجمہ یہ ہے کہ اسکی تکریم اور بزرگی کرنی چاہیئے جس سے مراد یہ ہے کہ اسکی پوری حفاظت اور نگہداشت کرنی چاہیئے یعنے اسکو دہونا چاہیئے اس میں تیل ڈالنا چاہیئے کنگھی کرنی چاہیئے اگر ایسا نہ کریگا تو بال وبال ہو جائینگے -

قَصُّ الشَّارِبِ (لب لینا اور مونچھیں کترنے کا بیان) ۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلشَّيْخَيْنِ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَفِيْ اُخْرٰى خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ اَلنَّهْكُ وَالْاِحْفَاءُ الْمُبَالَغَةُ فِي الْقَصِّ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ تَرْكُهَا لَا تُقَصُّ حَتّٰى تَعْفُوَ اَيْ تَكْثُرَ۔ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھ کو بالکل نیست و نابود کر ڈالو اور داڑھی کو چھوڑ دو جھٹوں اسکے راوی ہیں اور شیخین کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ منجملہ امور فطرتی و جبلی کے یہ امور ہیں۔ زیر ناف کے بال مونڈنا۔ ناخون لینا۔ مونچھ کترنا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی کو بڑھاؤ اور چھوڑ دو اور مونچھوں کو خوب کتر ڈالو۔

۲۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لب نہ لے (مونچھ نہ کترائے) وہ ہم میں سے نہیں ہے[1] ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ مِنْ شَارِبِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَ يَفْعَلُهٗ۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لب لیتے تھے (مونچھ کتراتے تھے) اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام یہ کیا کرتے تھے۔

۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ۔ ترجمہ (عبداللہ) ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک سے عرضاً اور طولاً بال لیتے تھے[2]۔ دونوں حدیث کے ترمذی راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِي الطِّيْبِ وَالدُّهْنِ

پانچواں باب

خوشبو (عطر) اور تیل کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (دنیا کے سب چیزوں میں) خوشبو اور عورت (من جانب اللہ) پسند اور محبوب کرائی گئی ہے اور نماز میں میری آنکھوں میں ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ پاک ہے پاکی کو پسند کرتا ہے

---

[1] یعنے مسلمان نہیں ہے اسلیئے کہ مسلمان کی وضع یہ ہے کہ اسکے لب کترے ہوں اور داڑھی بڑھی ہو تو گویا کہ جو شخص اسکے خلاف کرے گا اسکی صورت مسلمانوں کی سی نہ ہوگی ۱۲ منہ

[2] یعنے آپکی ریش مبارک میں جو بال عرضاً و طولاً بڑھ جاتا تھا آپ اسکو برابر کردیتے تھے

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے سر مونڈانے سے منع فرمایا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ **الوصل** (بالوں میں جوڑ لگانے کا بیان) **عن** اسماء رضی اللہ عنہا قالت سالت امرأۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان ابنتی اصابتھا الحصبۃ فامرق شعرھا وانی زوجتھا افاصلہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ وفی روایۃ والموصولۃ اخرجہ الشیخان والنسائی وفی اخری للستۃ عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان معاویۃ حج فخطب الناس علی المنبر فتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی فقال یا اھل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ وقال انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذھا نساؤھم الحرسی واحد الحرس وھم خدام السلطان المرتبون لحفظہ وحراستہ **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھا کہ میری بیٹی کو چیچک نکلی جسکی وجہ سے اسکے بال گر گئے اور میں نے اسکی شادی کر دی ہے تو کیا میں اسکے بالوں میں جوڑ لگا دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے بالوں میں جوڑ لگانیوالی اور جوڑ لگوانے والی (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے شیخان اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور چھیوں کی ایک روایت میں جو حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے یہ مذکور ہے کہ حضرت معاویہ نے جس سال حج کیا تو منبر پر (کھڑے ہوکر) لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا اور بالوں کا چٹلا اپنے ہاتھ میں لے لیا جو کسی غلام محافظ کے ہاتھ میں تھا۔ اور کہنے لگے اے مدینہ والو تمہارے عالم لوگ کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس قسم (کے چٹلے سے جوڑ لگانے) سے منع فرماتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل تباہ و برباد ہوگئے جب انکی عورتوں نے اس چٹلے کا استعمال شروع کیا۔ حرسی حرس کا واحد ہے بادشاہ کے وہ خدمت گذار جو اسکی حفاظت اور نگہبانی پر متعین ہوں۔

السدل والفرق (بالوں کو برابر کردینا اور مانگ نہ نکالنا اور مانگ نکالنا ان دونوں کا بیان) **عن** ابن عباس قال کان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون رؤسھم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر بہ فسدل ناصیتہ ثم فرق بعد اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) بالوں کو چھوڑ دیتے تھے (اور مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے امور میں جنمیں آپکو کوئی حکم (منجانب اللہ) نہ دیا گیا ہو اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے تو اسی وجہ سے آپ اپنی پیشانی کے بالوں کو چھوڑ دیتے تھے (اور مانگ نہیں نکالتے تھے) پھر اسکے بعد آپ مانگ نکالنے لگے۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

نتف الشیب (سفید بال کو چننے اور اکھاڑنیکا بیان) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتفوا الشیب فانہ ما من مسلم یشیب شیبۃ فی الاسلام الا کانت لہ نورا یوم القیمۃ اخرجہ اصحاب السنن واللفظ لابی داؤد وفی روایۃ کتب اللہ لہ بھا حسنۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید بال مت اکھاڑو اسلیے کہ جس مسلمان کا بحالت اسلام کوئی بال سفید ہوا ہو تو وہ بال قیامت کے دن اسکے لیے نور ہوگا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور یہ ابو داؤد کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک بال کے بدلہ ایک نیکی لکھیگا۔ اور ایک گناہ معاف فرمائیگا۔

۵؎ جن عورتوں کے سر پر بال کم ہوا کرتے ہیں وہ چٹلا لگاتی ہیں جس سے انکے سر میں زیادہ بال معلوم ہوتے ہیں اسکو وصل کہتے ہیں جو ممنوع ہے ۱؎ ۲؎ کیونکہ اسکے استعمال سے ممانعت نہیں کرتے تھے ۳؎ اور دینے زینت اور عیش و عشرت میں پڑ گئے اور دین کو چھوڑ بیٹھے ہیں ۴؎ اسلیے کہ قیاس اسکا مقتضی ہے کہ اہل کتاب کتابی ہیں کہ موافق کلام الٰہی ۵؎ لیکن آپ کو حکم ہو چکا اور آپ مانگ نکالنے لگے لہذا اب نصاریٰ کیطرح جہاں مانگ نکالنا یا ٹیڑھی مانگ نکالنا سنت نبوی کا ترک کرنا اور صراط مستقیم کو چھوڑ کر ٹیڑھے رستہ پر چلنا ہے خدا مسلمانوں کو سیدھی راہ بتلائے۔

۹۔ **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَاِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ مَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ زَانِیَۃٌ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اِسْتَعْطَرَتْ اِسْتَعْمَلَتْ مِنَ الْعِطْرِ وَھُوَ الطِّیْبُ **ترجمہ** ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ[1] ہے اور عورت جب عطر لگاکر (مردوں کی) مجلس اور محفل میں (بری نیت سے[2]) جائے تو وہ زانیہ (چھنال) ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

۱۰۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْھَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ۔ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت (خوشبودار چیزوں کو جلاکر اسکی) دھونی لے وہ عشا کی نماز میں ہمارے ساتھ حاضر[3] نہ ہو۔ مسلم ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ اُمُوْرٍ مِّنَ الزِّیْنَۃِ مُتَعَدِّدَۃٍ

چھٹا باب

زینت اور آرایش کے مختلف اور متعدد امور کے بیان میں۔

۱۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اَلْاِسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَۃِ وَنَحْوُ ذٰلِکَ مِنَ التَّنْظِیْفِ الَّذِیْ تَحْتَاجُ الْمَرْاَۃُ اِلَیْہِ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرتی اور پیدایشی ہیں[4]۔ ختنہ کرانا۔ زیر ناف کے بال مونڈنا۔ مونچھیں کترانا۔ ناخون لینا۔ بغل کے بال اکھیڑنا۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔

۲۔ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَۃِ وَالسِّوَاکُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَالْمَضْمَضَۃُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَۃِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ یَعْنِی الْاِسْتِنْجَاءَ اَلْبَرَاجِمُ عُقَدُ الْاَصَابِعِ الظَّاھِرَۃِ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں فطرتی اور پیدایشی ہیں۔ مونچھیں کترانا۔ اور داڑھی بڑھانا۔ اور مسواک کرنا۔ اور ناک میں پانی ڈالنا۔ اور کلی کرنا۔ اور ناخون لینا۔ اور (انگلیوں کے) پوروں کو دھونا۔ اور بغل کے بال اکھیڑنا۔ اور زیر ناف کے بال مونڈنا۔ اور پانی سے استنجا (آبدست) کرنا۔

۳۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَۃِ اَنْ لَّا نَتْرُکَ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً اَخْرَجَہَا الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے واسطے مونچھ کترانے اور ناخون لینے اور بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کے بارے میں یہ حد اور مدت معین فرمائی کہ ہم چالیس راتوں سے زائد نہ چھوڑ دیا کریں[5]۔ ان دونوں حدیثوں کے بجز بخاری کے پانچوں راوی ہیں۔

---

[1] جب کوئی شہوت کی نظر سے کسی عورت کو دیکھے تو آنکھ کے زنا کا مرتکب ہوا اسلیئے کہ آنکھ کی زنا یہی ہے اسطرح ہر آنکھ زانیہ ہوئی لیکن جسکو خدا بچائے [2] یعنی لوگوں کو خوشبو سنگھانے اور اپنا فریفتہ بنانے کی غرض سے جائے یا کوئی اور بری نیت سے جائے تو ضرور ایسی عورت زانیہ ہوگی۔ [3] رات کا وقت ہو اور ایسی عورت ہو ضرور کسی فساد کا اندیشہ ہے۔ [4] یعنی ایسی قدیم سنتیں ہیں جسکو تمام انبیا علیہم السلام نے اختیار کیا ہے اور جملہ شرائع نے اسپر اتفاق کیا ہے جسکے لحاظ سے گویا یہ فطرتی اور پیدایشی امور ہیں۔ اسلیئے کہ وہاں شکن ہونیکی وجہ سے اکثر میل جم جاتا ہے۔ [5] یعنے چالیس دن کے اندر ضرور ان مقامات کے بال صاف کرنا چاہیئے۔ اور ناخون لیا چاہیئے۔

اور پاکیزہ ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے بزرگی اور عزت والا ہے بزرگی اور عزت کو پسند کرتا ہے بخشش والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے پس تم لوگ اپنے اپنے (مکان کے) صحن کو پاک صاف رکھو اور یہود کے ساتھ مشابہت[ف۱] مت کرو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور بعض راویوں نے اس حدیث کو اسطرح مرفوع بھی روایت کیا ہے کہ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَیْہِ طِیْبٌ فَلَا یَرُدُّہٗ فَاِنَّہٗ طَیِّبُ الرِّیْحِ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے کوئی خوشبودار چیز پیش[ف۲] کیجائے تو وہ اسکو واپس کرے (بلکہ لیوے) اسلیئے کہ اسکی بو اچھی ہے اور اسکا بوجھ کچھ نہیں ہے مسلم۔ ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُکُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدُّہٗ فَاِنَّہٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ ترجمہ ابوعثمان نہدیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی خوشبودار چیز دیجائے تو وہ اسکو نہ پھیرے اسلیئے کہ وہ جنت[ف۳] سے نکلی ہے۔

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ الْوِسَادَةُ وَالدُّھْنُ وَالطِّیْبُ اَخْرَجَھُمَا التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو واپس نہیں کیجاتیں[ف۴] (ایک تو تکیہ اور دوسری تیل تیسری خوشبو۔ ان دونو حدیث کے ترمذی راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَسْتَجْمِرُ بِالْاَلُوَّةِ غَیْرِ مُطَرَّاةٍ وَبِکَافُوْرٍ یَطْرَحُہٗ مَعَ الْاَلُوَّةِ وَیَقُوْلُ ھٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَجْمِرُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ اَلْاِسْتِجْمَارُ ھٰھُنَا التَّبَخُّرُ وَھُوَ اسْتِفْعَالٌ مِنَ الْجَمْرَةِ وَھِیَ الَّتِیْ تُوْضَعُ فِیْہِ النَّارُ وَالْاَلُوَّةُ بِفَتْحِ الْھَمْزَةِ وَضَمِّھَا الْعُوْدُ الَّذِیْ یُتَبَخَّرُ بِہٖ وَالْمُطَرَّاةُ الْعُوْدُ الْمُرَبَّی الْمُطَیَّبُ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر (خالص عود کی دہونی لیتے تھے جسمیں اور کوئی خوشبودار چیز شریک نہیں ہوتی اور کبھی کافور کو عود کے ساتھ ملاکر (اور جلاکر) اسکی دہونی لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسیطرح دہونی لیتے ہوئے دیکھا ہے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَھَرَ رِیْحُہٗ وَخَفِیَ لَوْنُہٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَھَرَ لَوْنُہٗ وَخَفِیَ رِیْحُہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کا عطر وہ ہے جسکی خوشبو ظاہر ہو اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کا عطر وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو پوشیدہ ہو ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَطَیَّبُ بِذِکَارَةِ الطِّیْبِ الْمِسْکِ وَالْعَنْبَرِ وَیَقُوْلُ اَطْیَبُ الطِّیْبِ الْمِسْکُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ذِکَارَةُ الطِّیْبِ مَا لَا لَوْنَ لَہٗ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردانہ خوشبو مشک اور عنبر لگاتے تھے اور آپ فرماتے تھے سب خوشبوؤں میں اعلے درجہ کی خوشبو مشک ہے۔ ترمذی اسکی راوی ہیں۔ مردانہ خوشبو سے وہ خوشبو مراد ہے جو رنگین[ف۵] نہ ہو۔

ف۱ اسلیئے کہ وہ اپنے مکان کے صحن کو پاک نہیں رکھتے ۱۲ ف۲ عطر یا کوئی خوشبودار پھول وغیرہ ۱۲ ف۳ اور واپسی سے ایک قسم کا انکار ثابت ہوتا ہے اور جنت کی چیز سے انکار کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے ف۴ جبکہ ان اشیاء کے ذریعہ سے کسی کی خاطر و مدارات کی جائے جیسا کہ ہندوستان میں عطر پان وغیرہ مروج ہیں ۱۲ ف۵ جسکا رنگ جسم کو نہ لگ جائے جیسے زعفران کے ساتھ اور خوشبودار چیزیں مل کر کے جسم پر لگائی جائیں یہ عورتوں کی خوشبو ہو جائیگی۔

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الْوَاصِلَةُ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الَّتِي نَعْمَلُ بِهَا ذٰلِكَ وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتّٰى تَرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الَّتِي تَعْمَلُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيْلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ بغیر عذر[1] کے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور ابرو کے بال چننے والی اور چنوانے والی اور گوندا لگانیوالی اور لگوانے والی پر لعنت کیگئی ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور انہوں نے بیان کیا کہ واصلہ وہ عورت ہے جو عورتوں کے بالوں میں اور بالوں کا جوڑ لگائے اور مستوصلہ وہ عورت ہے جسکے بالوں میں جوڑ لگایا جائے اور نامصہ وہ عورت ہے جو عورتوں کے ابرو کے بال اسکے باریک کرنے کی غرض سے چنے اور متنمصہ وہ عورت جسکے ابرو کے بال چنے جائیں اور واشمہ وہ عورت جو عورتوں کے چہرہ پر سرمہ یا سیاہی سے تل بنائے (گوندا لگائے) اور مستوشمہ وہ عورت جسکے چہرہ پر تل بنایا جائے۔

١٠۔ وَعَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَأَنْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الْوَشْرُ أَنْ تُحَدِّدَ الْمَرْأَةُ أَسْنَانَهَا وَتُرَقِّقَهَا وَالْمُكَامَعَةُ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلَانِ أَوِ الْمَرْأَتَانِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ لَا حَاجِزَ بَيْنَهُمَا وَالشِّعَارُ الثَّوْبُ الَّذِي يَلِي جَسَدَ الْإِنْسَانِ وَقَوْلُهُ عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ أَيْ جُلُودِهَا وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ نَهٰى عَنْهَا لِمَا فِي رُكُوبِهَا مِنَ الزِّينَةِ وَالْخُيَلَاءِ أَوْ لِعَدَمِ دِبَاغِهَا لِأَنَّ الْمُرَادَ شَعْرُهَا وَهُوَ لَا يَقْبَلُ الدِّبَاغَ وَقَوْلُهُ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ لِأَنَّهُ لِغَيْرِهِ يَكُونُ زِينَةً مَحْضَةً لَا لِحَاجَةٍ وَلَا لِأَرَبٍ سِوَاهَا ترجمہ ابو الحصین الہیثم بن شفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوریحانہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے منع فرمایا۔ دانتوں کو (تیز چیز سے) رگڑ کر باریک کرنے سے اور گوندا[1] لگانے سے اور سفید[2] بال اکھاڑنے سے اور دو مرد ایک ساتھ ننگے بدن سونے سے اور دو عورتیں[3] ایک ساتھ ننگے بدن سونے سے اور عجمیوں کیطرح مردوں کا کپڑوں کے نیچے ریشمی کپڑا لگانے سے اور عجمیوں کیطرح مردوں[4] کا دونوں مونڈھوں پر ریشمی کپڑا لگانے سے اور لوٹ سے اور درندوں پر سوار ہونے سے اور بجز صاحب حکومت[5] کے اوروں کو انگوٹھی پہننے سے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ وشر یہ ہے کہ دانتوں کو کسی تیز دھار دار چیز سے رگڑ کر باریک کرنا مکامعہ یہ کہ دو مرد یا عورتیں ایک ہی تہبند (یا چادر رضائی وغیرہ) میں ایک ساتھ سوئیں اور ان دونوں کے درمیان کوئی اور کپڑا آڑ نہ ہو (یعنے دونوں ننگے ہوں) شعار وہ کپڑا جو انسان کے جسم سے پیوستہ ہو۔ اور درندوں پر سوار ہونے سے یہ مطلب ہے کہ اسکی کھال پر نہ بیٹھے اور ممکن ہے کہ اسپر سوار ہونے سے آپ نے اسلیئے منع فرمایا ہو کہ اسپر سوار ہونے میں ایک قسم کی زینت اور فخر ہے یا اس وجہ سے کہ اسکی دباغت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کھال سے بال مراد ہیں اور بال میں دباغت قبول کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اور صاحب حکومت کو انگوٹھی پہننا درست ہے اسلیئے کہ غیر حاکم کو انگوٹھی پہننا محض زینت کے لیئے ہوگا کسی حاجت کیلیئے نہ ہوگا۔ اور بجز زینت کے اسکو کچھ اور مقصود نہ ہوگا بخلاف حاکم کے کہ وہ مہر کی ضرورت سے انگوٹھی پہنے گا۔

١١۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ

[1] اگر کسی عذر کی وجہ سے لیا کیا جائے تو اسپر لعنت نہ ہوگی [2] غرضکہ ان سب میں ایک عاملہ اور دوسری معمول بہا ہیں [3] حسن بڑہانے کی غرض سے عورتیں اکثر کرتی ہیں اسمیں علاوہ فریب دہی کے خدا کی خلقت میں ایک قسم کی اصلاح ہے لہذا ناجائز ہے [4] یعنے کھال پر بیٹھنے سے [5] مرکب رنگین عطر جسکا جزو اعظم زعفران ہے

۴- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مُخَفَّفًا وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْقَدُوْمُ بِالتَّخْفِیْفِ اٰلَةُ النَّجَّارِ وَبِالتَّشْدِیْدِ اِسْمُ مَوْضِعٍ وَقِیْلَ بِالْعَکْسِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے اسی برس کی عمر میں بسولے سے اپنا ختنہ کیا۔ شیخین اسکے راوی ہیں قدوم بالتخفیف بسولے کے معنے ہیں اور بالتشدید مقام کا نام ہے اور بعض نے اسکے برعکس کہا ہے

۵- وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَوَّلَ النَّاسِ ضَیَّفَ الضَّیْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاٰی الشَّیْبَ فَقَالَ یَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ وَقَارٌ قَالَ رَبِّ زِدْنِیْ وَقَارًا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ وَعِشْرِیْنَ سَنَةً وَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِیْنَ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے مہمانداری کی اور پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے ختنہ کیا اور پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے مونچھیں کترائیں اور پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے سفید بال دیکھا۔ تو پوچھا کہ اے پروردگار یہ کیا ہے خدا تعالے نے فرمایا کہ وقار اور عزت ہے انہوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار میرا وقار اور میری عزت اور بڑھا دیجئے مالک اسکے راوی ہیں اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ (جسوقت انہوں نے سفید بال دیکھا) ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور اسکے بعد اسی برس تک اور زندہ رہے۔

۶- وَعَنْ اِبْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ اَنْتَ حِیْنَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا یَوْمَئِذٍ مَخْتُوْنٌ قَالَ وَکَانُوْا لَا یَخْتِنُوْنَ الرَّجُلَ حَتّٰی یُدْرِكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کیسے تھے جسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میری اس زمانہ میں ختنہ ہوچکی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس زمانہ کے مردوں کی اسوقت تک ختنہ نہیں ہوتی تھی جبتک وہ عاقل بالغ نہ ہوجائیں۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

۷- وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ اَنَّ امْرَاَةً کَانَتْ تَخْتِنُ النِّسَاءَ بِالْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِکِیْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰی لِلْمَرْاَةِ وَاَحَبُّ لِلْبَعْلِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَضَعَّفَهٗ وَرَوَاهُ رَزِیْنٌ اَشِمِّیْ وَلَا تُنْهِکِیْ فَاِنَّهٗ اَنْوَرُ لِلْوَجْهِ وَاَحْظٰی عِنْدَ الرَّجُلِ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جو عورتوں کے ختنے کیا کرتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کاٹنے میں مبالغہ مت کیا کرو اسلیئے کہ (یہ کم کاٹنا) عورت کے حظ اور مزہ کا باعث ہے اور شوہر کو (بھی) پسند ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور رزین نے اسکو اسطرح روایت کیا ہے کہ بہت ہی ذرہ سا کاٹا کرو۔ بہت مت کاٹا کرو اسلیئے کہ (یہ کم کاٹنا) چہرہ کو بہت منور کردیتا ہے اور مرد کے حظ اور مزہ کا باعث ہے۔

۸- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے بالوں میں جوڑ لگانیوالی اور لگوانے والی اور گوندا لگانے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۹- وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُوْتَشِمَةُ مِنْ غَیْرِ دَاءٍ

---

[1] یعنے مقام قدوم میں اپنا ختنہ کیا [2] اس سے قبل مہمانداری کی رسم دنیا میں نہتھی [3] یعنے اور سفید بال ہوں جو باعث زیادتی وقار ہیں [4] اس حساب سے انکی عمر دو سو برس کی ہوئی تھی [5] یعنے اسوقت آپ کی کیا عمر تھی ۱۲ [6] یعنے بہت مت کاٹا کرو۔

۱۳۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُ النَّسَائِيِّ ترجمہ براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں سے منع فرمایا۔ سونے کی انگوٹھی سے اور چاندی اور سونے کے برتن کے استعمال سے اور سرخ (ریشمی) زین پوش سے اور قسی اور استبرق اور دیباج اور حریر کے استعمال سے بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں۔

۱۴۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَاَوْمَأَ الْحَسَنُ اِلٰى جَيْبِ قَمِيْصِهٖ قَالَ وَقَالَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ لَهٗ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هٰذَا اِذَا خَرَجَتْ اَمَّا اِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَتَطَيَّبْ بِمَا شَاءَتْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ الْاُرْجُوَانُ صِبْغٌ اَحْمَرُ شَدِيْدُ الْحُمْرَةِ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سرخ (ریشمی زین پوش) پر نہیں سوار ہوتا۔ اور نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں ریشمی سنجاف لگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں۔ اور حسن نے اپنے کرتہ کے گریبان کیطرف اشارہ کیا اور آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ مردوں کا عطر وہ ہے جس میں خوشبو ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کا عطر وہ ہے جو رنگین ہو اور (زیادہ) خوشبو نہ ہو بعض راویوں کا قول ہے کہ عورت کا یہ عطر اسوقت ہے جب وہ باہر نکلے اور جب اپنے شوہر کے پاس ہو پھر جس قسم کا عطر چاہے لگائے ابوداؤد اسکے راوی ہیں ارجوان نہایت سرخ رنگ۔

۱۵۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور عطر اور مسواک اور نکاح پیغمبروں کی سنت ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۱۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا رَاْسُهٗ شَعِثًا فَقَالَ اَمَا وَجَدَ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ شَعْرَهٗ وَرَاٰى اٰخَرَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ اَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جسکے سر کے بال پریشان بکھرے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیا اسکو کوئی چیز ایسی نہیں ملتی جس سے وہ اپنے بال کو درست کرے اور سلجھائے اور ایک دوسرے شخص کو آپ نے دیکھا جو میلے کپڑے پہنے تھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا اسکو پانی نہیں ملتا جس سے یہ اپنے کپڑے دھوئے۔

۱۷۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَوَاحِلِنَا اَكْسِيَةً فِيْهَا خُيُوْطُ عِهْنٍ حُمْرٍ فَقَالَ اَلَا اَرٰى هٰذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَفَرَ بَعْضُ اِبِلِنَا فَنَزَعْنَا الْاَكْسِيَةَ عَنْهَا اَخْرَجَهُمَا اَبُوْ دَاوٗدَ۔ اَلْعِهْنُ صُوْفٌ مَصْبُوْغٌ وَقِيْلَ الصُّوْفُ مُطْلَقًا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اونٹ کے پالانوں پر ایسے کپڑے (زین پوش) دیکھے جنمیں (صرف) سرخ اونی دھاریاں تھیں تو آپنے فرمایا کہ کیا میں یہ نہیں دیکھتا ہوں کہ یہ سرخی تم پر غالب ہو گئی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنتے ہی ہم لوگ جھپٹ کر اٹھ کھڑے ہوئے (ہمارے اس تیزی سے) ہمارے کچھ اونٹ بھڑک کر بھاگے اور ہمنے وہ سب کپڑے (زین پوش) اونٹوں

بقیہ صفحہ ۸۰ کے اور طریقہ سے عام طور سے انکی ممانعت ثابت ہو چکی ہے لہذا اسکی ممانعت حضرت علی کے ساتھ مخصوص نہیں یہ قول انکا نہایت احتیاط پر مبنی ہے واللہ یہ سب ریشمی کپڑوں کے اقسام ہیں۔ ۲ چارجامہ ۳ اسلیئے کہ متکبروں کی عادت ہے۔ ۴ کہ گریبان میں ریشمی سنجاف لگی ہو ۵ تاکہ اسکی خوشبو سے کوئی فتنا برپا نہ ہو ۶ ارجوان معرب ہے ارغوان کا جو سرخ رنگ کا پھول ہے اور اب ہر سرخ رنگ کو ارغوانی کہتے ہیں ۷ یعنے تم بکثرت سرخ رنگ کا استعمال کرنے لگے

الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى بِغَيْرِ الْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ عَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلْخَلُوْقُ اِنَّمَا يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ وَالتَّبَرُّجُ الْمَذْمُوْمُ اِظْهَارُ الزِّيْنَةِ لِلْاَجَانِبِ اَمَّا لِلزَّوْجِ فَلَا وَتَغْيِيْرُ الشَّيْبِ اِنَّمَا يُكْرَهُ بِالسَّوَادِ اَمَّا بِالْحُمْرَةِ وَالصُّفْرَةِ فَلَا وَالتَّخَتُّمُ بِالذَّهَبِ اِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَى الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ وَالضَّرْبُ بِالْكِعَابِ اللَّعْبُ بِهَا وَهِيَ مِنْ اَنْوَاعِ الْقِمَارِ وَعَقْدُ التَّمَائِمِ تَعَالِيْقُ التَّعَاوِيْذِ وَالْحُرُوْزِ عَلَى الْاِنْسَانِ وَعَزْلُ الْمَاءِ عَنْ مَحَلِّهِ اَيْ اَنْ يَعْزِلَ الرَّجُلُ مَاءَهُ عَنْ فَرْجِ الْمَرْاَةِ الَّذِيْ هُوَ مَحَلُّ الْمَاءِ وَقَوْلُهُ وَفَسَادُ الصَّبِيِّ هُوَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ الْمُرْضِعَ فَاِذَا حَمَلَتْ فَسَدَ لَبَنُهَا وَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ فَسَادُ الصَّبِيِّ وَيُسَمَّى الْغِيْلَةَ وَقَوْلُهُ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ اَيْ كَرِهَ هٰذِهِ الْخِصَالَ جَمِيْعَهَا وَلَمْ يَبْلُغْ بِهَا حَدَّ التَّحْرِيْمِ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس باتوں کو ناپسند فرماتے تھے۔ زردی یعنی خلوق کو۔ اور سفید بال کے متغیر کرنے کو اور تہبند (پائجامہ ٹخنے سے نیچے) لٹکانے کو اور سونے کی انگوٹھی پہننے کو اور (عورت کے) بے محل اظہار زینت کو اور نرد کھیلنے کو اور بغیر معوذات کے اور کوئی منتر پڑھنے کو اور تعویذ کے لٹکانے کو اور اپنے محل سے پانی (منی) جدا کرنے کو اور لڑکے کے برباد کرنے کو بغیر حرام کرنے کے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ خَلُوْق مردوں کے لیئے مکروہ ہے عورتوں کے واسطے جائز ہے تَبَرُّجِ الْمَذْمُوْم ناپسند اور بری اظہار زینت یہہ ہے کہ اجنبی اشخاص کے لیئے زینت کا اظہار کیا جائے ورنہ اپنے شوہر کے لیئے جائز ہے۔ سفید بال کو سیاہی سے متغیر کرنا ناپسند و مکروہ ہے اور سرخی اور زردی سے متغیر کرنا جائز ہے۔ سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کے لیئے حرام ہے عورتوں کو جائز ہے۔ نرد مارنے سے اس سے کھیلنا مراد ہے یہ بھی جوے کی ایک قسم ہے عَقْدِ تَمَائِم سے تعویذوں اور محافظین کا جسم انسانی پر لٹکانا مراد ہے اور اپنے محل سے پانی جدا کرنے سے یہ مراد ہے کہ مرد اپنی بی بی کے فرج سے پانی جدا کرے (اور اسمیں انزال نہ کرے) حالانکہ وہی فرج اس پانی کا محل اور موقعہ ہے اور لڑکے کے برباد کرنے اور فساد اور بگاڑ سے یہ مراد ہے کہ مرد اپنی بی بی سے بچہ کے دودھ پینے کے زمانہ میں جماع کرے اسلیئے کہ جب وہ حاملہ ہو جائیگی تو اسکا دودھ خراب ہو جائیگا اور اسطرح وہ بچہ کی خرابی اور فساد کا باعث ہوگا اور اسکو (عربی میں) غیلہ کہتے ہیں اور بغیر حرام کرنے کے یعنے یہہ سب باتیں مکروہ ہیں حرام کی حد تک نہیں پہونچتیں۔

۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَعَنِ الْجِعَةِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيْرِ اَوِ الْحِنْطَةِ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ لَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی اور قسی لباس کے پہننے سے اور رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا بجز بخاری کے چھوں اسکے راوی ہیں اور ترمذی اور نسائی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ آپ نے سرخ ریشمی زین پوش کے استعمال سے اور جعہ کے پینے سے منع فرمایا جعہ ایک قسم کا شراب ہے جو مصر میں جو یا گیہوں سے بنایا جاتا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں یہہ نہیں کہتا کہ تم کو بھی آپ نے منع فرمایا۔

۱؎ چوسر شطرنج وغیرہ ۲؎ قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ۳؎ دفیعہ نظر اسیلئے کہ بعض چیزیں اس میں حرام ہیں جیسے سونیکی انگوٹھی سو متعلق مردوں کے لیئے خود مولف نے حرام قرار دیا ہے اسیوجہ سے بعض نے بغیر محرمہ کو صرف اخیر فقرہ سے متعلق قرار دیا ہے یعنے عورت سے ایام رضاعت میں جماع کرنا حرام نہیں ہو جاتی تو باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم ۴؎ قسی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے ۵؎ یہاں شراب سے مراد شربت ہے مراد ہے ۶؎ یعنی حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ تمکو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا مجھکو تو آپ نے منع فرمایا لیکن چونکہ دین کے احکام شخصی نہیں ہیں علاوہ

اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بہت ہی چھوٹا سا دالان خزانہ اور گنجینہ کیطرح ہے۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَأَفْتِنِي فِيهَا فَقَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ روایت ہو کہ ایک شخص انکے پاس آکر کہنے لگا کہ میں ان صورتوں کی تصویر بناتا ہوں تو آپ مجھے اس بارہ میں فتوے دیجئے تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تم میرے قریب ہوجاؤ وہ انکے قریب آگئے پھر انہوں نے فرمایا کہ تم اور میرے قریب آجاؤ وہ اور قریب آگئے حتے کہ حضرت ابن عباسؓ نے اپنا ہاتھ انکے سر پر رکھا اور یہ فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ہر تصویر بنانے والا دوزخ میں جائیگا اور خدا تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جسکو اسنے بنایا تھا ایک جاندار شخص بنائیگا جو دوزخ میں اسکو عذاب دیگا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر تو ضرور بنانا ہی چاہتا ہے تو درخت اور بے جان چیزوں کی تصویر بنا۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَمَا هُوَ بِنَافِخٍ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی تصویر بنائیگا خدا تعالیٰ قیامت کے دن اسکی وجہ سے اسکو عذاب دیگا حتے کہ وہ مصور اُس (تصویر) میں روح پھونکے (جان ڈالے) اور وہ روح نہ پھونک سکیگا۔ بخاری اور ترمذی نسائی اسکے راوی ہیں۔

كَرَاهِيَةُ الصُّوَرِ وَالسُّتُورِ

(تصویروں اور پردوں کی برائی)

۱۔ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ ترجمہ ابو طلحہ انصاری سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس گھر میں کتا ہو اور نہ ایسے گھر میں جسمیں تصویریں ہوں پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم اور ترمذی کے الفاظ ہیں۔

۲۔ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ دَعَا عَلِيٌّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى طَعَامٍ صَنَعَهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْمُزَوَّقُ الْمُزَيَّنُ ترجمہ سفینہؓ سے روایت ہو کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھانے کیلئے بلایا جو انہوں نے آپکے واسطے تیار کیا تھا تو آپ تشریف لائے اور دست مبارک دروازہ کے دونوں بازو پر رکھا تو دیکھا کہ گھر کے ایک طرف پردہ لٹکا ہوا ہے آپ واپس تشریف لیگئے آپ سے اس بارہ میں عرض کیا گیا آپ نے فرمایا کہ نبی کیلئے یہ شایاں نہیں ہو کہ وہ مزین گھر میں داخل ہو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَدْخُلَ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ وَعَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ الرِّجَالِ فَمُرْ بِرَأْسِ التَّمَاثِيلِ فَيُقْطَعُ فَتَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرِ وَمُرْ بِالْقِرَامِ فَيُجْعَلُ مِنْهُ وِسَادَتَانِ تُوطَآنِ وَبِالْكَلْبِ

لہ یعنی عذاب ہمیشہ ہی ہوتا رہے گا سلہ کہ آپ کیوں واپس ہوئے سلہ نبی کو دنیا کی زیب و زینت سے کیا مطلب ۱۲
سلہ کہ فعل جائز نہیں یا نہیں ۱۲

پرسے اُتار ڈالے ان دونوں حدیث کے ابوداؤد راوی ہیں۔

۱۸- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ اَبَا بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ مُنَادِيًا لَا يَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَاَبُوْدَاوُدَ ترجمہ عبادہ بن تمیم سے روایت ہے کہ ابو بشیر انصاری نے ان سے بیان کیا کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا اور کسی قسم کا ہار باقی نہ رکھا جائے سب کاٹ ڈالا جائے مالک کہتے ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ (ہار) نظر لگنے کے خیال سے (اونٹ کے) گلے میں ڈالتے تھے) تینوں اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِي النُّقُوْشِ وَالصُّوَرِ وَالسُّتُوْرِ

ساتواں باب

نقش و نگار اور تصویر اور پردہ کے بیان میں۔

ذَمُّ الْمُصَوِّرِيْنَ

مصوروں کی برائی کے بیان میں

۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ تصویریں بناتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ یہ تصویر بنانے والے قیامت کے دن انکو عذاب دیا جائیگا۔ ان سے کہا جائیگا کہ ان کو زندہ کرو جنکو تم نے پیدا کیا ہے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ هَتَكَهٗ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَتْ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ اَلسَّهْوَةُ كَالْكُوَّةِ النَّافِذَةِ بَيْنَ الدَّارَيْنِ وَقِيْلَ هِيَ الصُّفَّةُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ وَقِيْلَ هِيَ صُفَّةٌ صَغِيْرَةٌ كَالْمَخْدَعِ وَالْقِرَامُ السِّتْرُ وَالْمُضَاهَاتُ الْمُشَابَهَةُ وَالْمُمَاثَلَةُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے اپنی کھڑکی میں پردہ لگایا تھا جسمیں تصویریں تھیں جب آپ نے اس (پردہ) کو دیکھا تو آپ نے اسکو پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرہ مبارک (کا رنگ) متغیر ہو گیا مارے غصہ کے اور آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مخلوقات کی ساتھ مشابہت کرتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اس (پردہ) کو پھاڑ کر اسکے ایک یا دو تکیہ بنا ڈالے تینوں اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ سہوہ دریچہ جس سے دو گھروں کے مابین آمد و رفت ہو اور بعض کہتے ہیں کہ دالان جو گھر کے سامنے ہوتا ہے

لہ اور وہ زندہ نہ کر سکینگے۔ ۲ہ مارے غصہ کے ۳ہ تصویر بنانے ہیں عام اس سے کہ دستی ہو یا فوٹو ۱۲

حَرفُ السِّینِ وَفِیهِ خَمسَةُ کُتُبٍ

حرف سین جسمیں حسب ذیل پانچ کتابیں ہیں۔

اَلسِّحرُ	اَلسُّؤَالُ	اَلسَّبقُ	اَلسَّفَرُ	اَلسَّخَاءُ
جادو	بھیک مانگنا	گھوڑدوڑ	سفر	سخاوت

کِتَابُ السَّخَاءِ وَالکَرَمِ

سخاوت اور بخشش کا بیان

۱۔ عَن اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیبٌ مِّنَ الجَنَّةِ بَعِیدٌ مِّنَ النَّارِ وَالبَخِیلُ بَعِیدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِیدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیدٌ مِّنَ الجَنَّةِ قَرِیبٌ مِّنَ النَّارِ وَالجَاهِلُ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِن عَابِدٍ بَخِیلٍ اَخرَجَهُ التِّرمِذِیُّ۔ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی خدا سے قریب ہے لوگوں سے قریب ہے جنت سے قریب ہے دوزخ سے دور ہے اور بخیل خدا سے دور ہے لوگوں سے دور ہے جنت سے دور ہے دوزخ سے قریب ہے اور جاہل سخی خدا کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنفِق اُنفِق عَلَیکَ وَقَالَ یَدُ اللّٰهِ مَلأَیٰ لَا یُغِیضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّیلِ وَالنَّهَارِ اَرَاَیتُم مَّا اَنفَقَ مُنذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ فَاِنَّهُ لَم یَغِض مَا فِی یَدِهٖ وَکَانَ عَرشُهُ عَلَی المَاءِ وَبِیَدِهِ المِیزَانُ یَخفِضُ وَیَرفَعُ اَخرَجَهُ الشَّیخَانِ وَالتِّرمِذِیُّ لَا یُغِیضُهَا اَی لَا یَنقُصُهَا وَقَولُهٗ سَحَّاءُ اللَّیلِ اَی لَا یَنقَطِعُ عَطَاؤُهَا کَسَحِّ المَطَرِ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداتعالی نے فرمایا کہ تم خرچ کرو[1] میں تمپر خرچ کرونگا۔ اور فرمایا کہ خدا کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کا پیہم خرچ کرنا اسمیں کوئی کمی نہیں پیدا نہیں کرتا بھلا غور تو کرو کہ اسنے جبسے زمین و آسمان پیدا کیا ہے کتنا خرچ کیا ہوگا پھر بھی جو کچھہ اسکے ہاتھہ میں ہے اس میں کوئی کمی ... ہوئی اور اسکا عرش (قبل پیدائش آسمان و زمین) پانی پر تھا۔ اور اسکے ہاتھ میں میزان (ترازو) ہے پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَن اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا یَدَّخِرُ شَیئًا لِغَدٍ اَخرَجَهُ التِّرمِذِیُّ۔ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز نہیں رکھ چھوڑتے تھے[2]۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَن جُبَیرِ بنِ مُطعِمٍ قَالَ بَینَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَسِیرُ قَافِلًا مِّن حُنَینٍ فَعَلِقَ بِهِ الاَعرَابُ یَسأَلُونَهٗ حَتّٰی اضطَرُّوهُ اِلٰی سَمُرَةٍ فَخَطِفَت رِدَاءَهٗ فَوَقَفَ فَقَالَ اَعطُونِی رِدَائِی فَلَو کَانَ لِی عَدَدُ هٰذِهِ العِضَاهِ

[1] اچھے کاموں میں صرف کرو میں تمکو دونگا لیکن خرچ کی مقدار اسراف تک نہ پہونچ جائے جو ممنوع ہے [2] اسیوقت خرچ کر دیتے تھے۔

فَيُخْرَجُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ وَهٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں کل شب کو تمہارے پاس آیا تھا تو میرے اندر آنے میں کوئی شے مانع نہ تھی۔ بجز اسکے کہ گھر میں پردہ پڑا تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر میں کتا تھا اور دروازہ پر مردوں کی تصویریں تھیں تو تم حکم دو کہ تصویروں کے سر اڑا دیے جائیں تاکہ (وہ)[1] درخت کی طرح ہو جائے اور پردہ کی بارے میں یہ حکم دو کہ اسکے دو تکیے بنا لیئے جائیں جو کہ ڈالے[2] جائیں اور کتے کے باہر نکالنے کا حکم دو چنانچہ آپ نے ایسا ہی[3] کیا۔ بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد اور ترمذی کے الفاظ ہیں۔

۴۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا جُنُبٌ وَلَا كَلْبٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جسمیں تصویر ہو اور نہ (ایسے گھر میں) جس میں جنب (ناپاک شخص)[4] ہو اور نہ (ایسے گھر میں) جسمیں کتا ہو ابوداود و نسائی اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ وَرَأَى صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللهُ وَاللهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو آپ اندر تشریف نہ لیگئے تا آنکہ آپنے حکم دیا اور وہ تصویریں نیست و نابود کر دی گئیں آپنے ابراہیم اور اسمعیل کی تصویر دیکھی کہ ان دونوں کے ہاتھ میں ازلام (تیر)[5] ہیں تو آپ نے فرمایا کہ خدا ان (مشرکین) کو غارت کرے۔ قسم خدا کی ان دونوں نے کبھی ازلام (تیر) سے قسم نہیں طلب کی بخاری اسکے راوی ہیں۔

---

[1] معلوم ہوا کہ کامل تصویر نا جائز ہے صرف گیا دھڑ میں کوئی مضائقہ نہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں انگریزی روپیہ ۱۲ [2] جسمیں کوئی وقعت باقی رہے [3] جیسا کہ جبریل نے آپ سے کہا تھا۔ [4] جسپر نماز کا وقت گزر جائے اور وہ پاکی حاصل نہ کرے۔ [5] مشرکین مکہ نے ان دونوں کے ہاتھ میں تیر رکھے تھے۔ ایک پر افعل (کرو) اور دوسرے پر لاتفعل (نہ کرو) اور تیسرے پر لاشئے (کچھ نہیں) لکھا ہوا تھا جب انہیں کوئی کام کرنا ہوتا تو اس سے دریافت کرتے اگر امر نکلتا تو اس کام کو کرتے اور اگر نہی نکلتے تو نہ کرتے اور اگر لاشئے نکلتا تو مکرر یہی عمل کرتے تا آنکہ امر یا نہی نکل جائے۔

۱- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَلَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِلٰى سَفَرٍ اِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہو وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجز پنجشنبہ کے (اور کسی دن) بہت ہی کم سفر کرتے تھے[۱] ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ- اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ صخر بن وداعہ غامدی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ میری امت کے لیے اول روز[۲] میں برکت دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر (لڑائی پر) بھیجتے تھے تو اول روز (صبح کے وقت) بھیجتے تھے اور صخر (راوی) سوداگر تھے یہ اپنے اسباب تجارتی اول روز[۳] بھیجتے تھے تو وہ بہت مالدار ہو گئے اور انکا مال بہت[۴] بڑھ گیا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ فِي الرُّفْقَةِ

دوسری قسم سفر کے رفیق اور ہمراہی کے بیان میں

۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ تنہائی (کے نقصان[۵]) سے واقف ہوں جیسا کہ میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔ بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّيْطَانُ يَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ فَاِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً لَمْ يَهُمَّ بِهِمْ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ایک اور دو (مسافر) کو مصیبت میں ڈالنا چاہتا ہے اور جب تین شخص ہوں تو انکو تکلیف پہونچانا نہیں چاہتا۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

۳- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سوار (مسافر) ایک شیطان ہے اور دو سوار (مسافر) دو شیطان ہیں اور تین سوار (مسافر) البتہ سوار ہیں۔ مالک ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۴- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ ثَلٰثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین شخص (ملکر) سفر کو جائیں تو چاہیے کہ ایک

---

[۱] یعنے آپ اکثر پنجشنبہ ہی کو روز سفر کو جاتے تھے [۲] یعنی صبح میں برکت دے مطلب یہ کہ جو کام وہ صبح کریں اس میں کامیاب ہوں [۳] دوسرے مقاموں پر فروخت کو لئے بھیجتے تھے [۴] صبح کی برکت سے [۵] یعنے تنہا سفر کرنے کی تکالیف سے [۶] یعنے جب کوئی شخص تنہا سفر کرے یا دو شخص ملکر سفر کریں تو شیطان کی یہ خواہش ہوتی ہو کہ انکو تکلیف پہونچے چنانچہ تنہائی یا ایک کے بیمار ہو جانے سے ایسے مسافر کو تکلیف ہوتی ہو اور جب تین شخص ملکر سفر کریں تو انکی تکلیف شیطان چاہتا ہے نہ انکو جماعت کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہو غرض کہ تنہا یا دو شخص کا ملکر سفر کرنا علاوہ تکلیف اٹھانے کے شیطان کی خواہش کا پورا کرنا ہے اسوجہ سے یہ شیطانی فعل ہوا جیسا کہ حدیث ما بعد کا مفہوم ہو البتہ جب تین شخص ملکر سفر کریں تو علاوہ راحت سفر کے متعلقین پسماندگان کے بھی اطمینان کا باعث ہے۔

ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَّلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے تو دیہاتی لوگ آپ کو چمٹ گئے اور آپ سے سوال کرنے لگے[1] حتے کہ ان لوگوں نے آپ کو اتنا پریشان کیا کہ آپ (درخت) سمرہ کے قریب پہونچ گئے[2] اور آپ کی چادر مبارک اس (درخت) میں لپٹ گئی تو آپ ٹھیر گئے اور آپ نے فرمایا کہ میری چادر دیدو اگر میری پاس اس درخت کی کانٹے کی تعداد کی برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں تم لوگوں میں تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے نہ جھوٹا پاتے نہ بزدل پاتے بخاری اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ وَأَقْبَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ بَيْتَهُ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ بِأَوْشَكَ مِنْ أَنْ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدِي فَخَشِيتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَقَسَمْتُهُ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ التِّبْرُ مَا لَمْ يُضْرَبْ دَنَانِيرَ مِنَ الذَّهَبِ ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو عصر کی نماز پڑہاتے ہی جھپٹ کر اٹھے اور لوگوں کو چیرتے ہوئے چلے یہانتک کہ آپ اپنے مکان میں تشریف لیگئے لوگوں کو آپ کی اس جھپٹ کر جانے سے تعجب ہوا پھر تھوڑی دیر بھی نہیں ہوئی کہ آپ برآمد ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ مجھے سونے کا ٹکڑا یاد آ گیا جو میرے پاس تھا تو میں ڈرا کہ وہ مجھے کہیں روک نہ رکھے اسلئے میں نے اسکو تقسیم کر دیا۔ بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ لَمْ يَكُنْ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرَاضِي وَالْعِقَارِ فَقَاسَمُوهَا عَلٰى أَنْصَافِ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَعْطَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا كَانَتْ لَهَا فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ وَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُمِّ أَنَسٍ عِذَاقَهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْعِذَاقُ جَمْعُ عَذْقٍ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَهُوَ النَّخْلَةُ بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الْحَمْلِ وَالْمَنِيحَةُ هُنَا الْعَطِيَّةُ ترجمہ انس سے روایت ہی کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو ان کے ہاتھ میں کچھ (روپیہ پیسہ) نہ تھا اور انصار زمین اور جائداد والے تھے تو انصار نے اپنے درختوں کے سالانہ آدھے پھل کو مہاجرین پر تقسیم کر دیا اور انصار محنت و مشقت بھی خود کیا کرتے تھے اور حضرت انس کے والدہ (ام سلیم) نے اپنے چند درخت (کے سالانہ پھل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر سے فارغ ہوئے (اور مہاجرین متمول ہو گئے) تو مہاجرین نے انصار کے عطایا انہیں واپس دیدئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انس کی والدہ کے درخت انکو واپس فرما دئے شیخین اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ السَّفَرِ وَآدَابِهِ وَهِيَ عَشَرَةُ أَنْوَاعٍ

سفر اور اسکے آداب و طریقہ کا بیان جو دس طرح ہیں

النَّوْعُ الْأَوَّلُ فِي يَوْمِ الْخُرُوجِ

پہلی قسم سفر کرنے کے دن کے بیان میں

[1] مال و اسباب مانگنے لگے [2] ایک خار دار درخت کا نام ہے اسکو اہل ہند کیکر بولتے ہیں [3] یعنے ذکر الٰہی سے روک نہ رکھے اور اپنی طرف مشغول نہ کر لے ۱۲

۴۔ وَعَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِی الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ تَفَرُّقَکُمْ ھٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ فَلَمْ یَنْزِلُوْا بَعْدُ اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ حَتّٰی یُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَیْھِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّھُمْ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہو کہ لوگ جب کسی منزل پر اترتے تھے تو پہاڑوں کے دروں اور نشیب میدانوں اور نالوں میں متفرق ہو جاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہ متفرق ہونا (پھیلنا) شیطانی حرکت ہے اسکے بعد جب کبھی لوگ کسی منزل پر اترے تو ایک دوسرے سے اتنا مل کر اترتے تھے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ اگر ایک کپڑا انپر بچھا دیا جائے تو وہ سب کو ڈھانپ لیوے۔

۵۔ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ مُعَاذِ الْجُھَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَضَیَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِیْقَ فَبَعَثَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُنَادِیْ فِی النَّاسِ مَنْ ضَیَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِیْقًا فَلَا جِھَادَ لَہٗ اَخْرَجَھُمَا اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں تھے تو آپ کسی منزل پر اترے تو لوگوں نے اترنے کے مقاموں کو تنگ کر دیا اور راہ بند کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو جسنے لوگوں کو با واز بلند یہ کہدیا کہ جو شخص اترنے کی جگہہ کو دوسرے کے لیے تنگ کریگا اور راہ روکیگا اوسکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا۔ دونوں حدیثوں کے ابو داؤد راوی ہیں۔

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ فِیْ اِعَانَةِ الرَّفِیْقِ

چوتھی قسم

ساتھی کی اعانت اور مدد کرنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ ظَھْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا ظَھْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا زَادَ لَہٗ فَذَکَرَ اَصْنَافًا مِنَ الْمَالِ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِیْ فَضْلٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے پاس (اسکی ضرورت سے) فاضل سواری ہو وہ ایسے شخص کو (سواری کے لیے) دیدے جسکے پاس سواری نہیں ہے اور جسکے پاس (اسکی ضرورت سے) زیادہ توشہ ہو وہ ایسے شخص کو دیدے جسکے پاس توشہ نہیں غرضکہ اسیطرح آپ نے بہت قسم کے مال بیان فرمائے حتی کہ ہمنے یہ خیال کر لیا کہ ہم میں سے کسی کو ضرورت سے زیادہ مال میں کوئی حق نہیں ہے مسلم ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّغْزُوَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اِنَّ مِنْ اِخْوَانِکُمْ مَنْ لَیْسَ لَہٗ مَالٌ وَلَا عَشِیْرَةٌ فَلْیَضُمَّ اَحَدُکُمْ اِلَیْہِ الرَّجُلَیْنِ وَالثَّلٰثَةَ فَضَمَمْتُ اِلَیَّ اثْنَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً وَمَا لِیْ اِلَّا عُقْبَةٌ کَعُقْبَةِ اَحَدِھِمْ مِنْ جَمَلِیْ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا ارادہ فرمایا تو آپنے فرمایا کہ اے مہاجرین اور انصار کی جماعت بعض تمہارے بھائی (مسلمان) ایسے بھی ہیں جنکے پاس نہ مال ہو اور نہ انکے قرابت دار ہیں تو تم

لہ پھیل کر اترتے تھے سب ایک ہی جگہہ مل کر نہیں اترتے تھے۔ ٢ہ تحریک شیطان تم ایسا فعل کرتے ہو تاکہ تم ایسا فعل کرتے رہو تاکہ تم ایک دوسرے سے جدا رہو اور دشمن تمپر غالب آ جائیگے ٣ہ یعنی بعض اشخاص نے بے ضرورت زیادہ جگہہ لے لی جسکی وجہہ سے جگہہ تنگ ہو گئی اور دوسرے لوگوں کو اترنے کی جگہہ نہ ملی ۱۲
٤ہ کہ فلاں فلاں مال اگر ضرورت سے زیادہ ہو تو محتاج کو دیدے ۱۲۔

ایک کو امیر (سردار) بنالیں[2]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

النَّوْعُ الثَّالِثُ فِي السَّيْرِ وَالنُّزُوْلِ

تیسری قسم چلنے اور اترنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْجَدْبِ فَاَسْرِعُوْا عَلَیْهَا السَّیْرَ وَبَادِرُوْا بِهَا نِقْیَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ فَاِنَّهَا مَاْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ النِّقْیُ مُخُّ الْعِظَامِ وَالتَّعْرِیْسُ نُزُوْلُ الْمُسَافِرِ اٰخِرَ اللَّیْلِ سَاعَةً لِلْاِسْتِرَاحَةِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ارزانی کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹ کو زمین سے اسکا حصہ لینے دو۔ اور جب تم خشک سالی اور قحط میں سفر کرو تو اونٹ کو دوڑا کر چلے جاؤ اور اسکے مغز کو جلد لیجاؤ[1] اور جب تم رات کو کہیں اترو تو رستہ سے بچکر علیحدہ اترو اسلیئے کہ رات کو رستہ (سانپ بچھو وغیرہ) موذی جانوروں کا مامن اور مسکن ہوتا ہے۔ مسلم اور ترمذی ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ اترنے کے مقام سے تجاوز مت کرو[2] تعریس مسافر کا آخر شب تھوڑی دیر آرام کے لیے اترنا۔

۲۔ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ یَرْفَعُهٗ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ وَیَرْضٰی بِهٖ وَیُعِیْنُ عَلَیْهِ مَا لَا یُعِیْنُ عَلَی الْعُنْفِ فَاِذَا رَکِبْتُمْ هٰذِهِ الدَّوَابَّ الْعُجْمَ فَاَنْزِلُوْهَا مَنَازِلَهَا فَاِنْ کَانَتِ الْاَرْضُ جَدْبَةً فَانْجُوْا عَلَیْهَا بِنِقْیِهَا وَعَلَیْکُمْ بِسَیْرِ اللَّیْلِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّیْلِ مَا لَا تُطْوٰی بِالنَّهَارِ وَاِیَّاکُمْ وَالتَّعْرِیْسَ عَلَی الطَّرِیْقِ فَاِنَّهَا طَرِیْقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَی الْحَیَّاتِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ **ترجمہ** خالد بن معدان سے روایت ہو وہ اسکو مرفوع روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی رفیق (مہربان نرمی کرنے والا) ہے نرمی کو پسند کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے اور نرمی کرنے والی کی ایسی مدد کرتا ہے جیسے سخت گیر کی مدد نہیں کرتا۔ پس جب تم ان بے زبان جانوروں پر سوار ہوا کرو تو ان کو انکے اترنے کے مقام پر اتارا کرو پس اگر صاف بے گھانس کی زمین ہو تو اسکو اسکے مغز کے ساتھ[1] طے کروا اور رات کو ضرور چلا کرو اسلیئے کہ رات کو زمین ایسی جلد طے ہو جاتی ہے کہ دن کو ایسی طے نہیں ہوتی۔ اور رات کو رستہ پر اترنے سے بچو اسلیئے کہ وہ جانوروں کا رہگذر اور سانپوں کی جگہہ ہے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَرَّسَ بِلَیْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰی کَفِّهٖ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اترتے تھے تو داہنے کروٹ لیٹ جاتے تھے اور جب صبح سے تھوڑی دیر قبل اترتے تھے تو آپ اپنے بازو کو کھڑا کر کے سر مبارک اپنی ہتیلی پر رکھ دیتے تھے[1]۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

---

[1] تاکہ وہ انکے نزاع کا فیصلہ کرے نماز پڑھائے [1] ورنہ قحط زدہ بیر گھانس کی زمیں میں بہوک کی مار کر اسکی استخوان میں مغز ہی باقی نہ رہیگا اور دوڑا کر لیجانے سے یہی غرض ہو کہ ایسے ملک سے جلد پار ہو جائیں اور دوسرے شاداب مقام پر پہونچ جائیں تاکہ اسپ اور مرکب دونوں تکلیف سے محفوظ رہیں اسلیئے کہ مرکب کو بہ وقت پانی گھانس ملنا عین راکب کی تکلیف ہی [3] یعنے جو اترنے کا مقام ہی وہیں اترو آگے نہ بڑہ جاؤ ورنہ جانور تہک جائیگا اور دوسرے روز پوری منزل طے نہ کریگا [1] یعنے جلد دوڑا کر چلے جاؤ تاکہ اسکا مغز باقی رہے کما مر مفصلاً [2] صرف آرام کی غرض سے اسطرح لیٹ جاتے تھے سو جانا مقصود نہ تھا کہ صبح کی نماز قضا نہ ہو جائے۔

رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ایسے مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جنکے ساتھ کتا ہو اور نہ (ایسے مسافروں کے ساتھ) جنکے ساتھ گھنٹی ہوں۔ مسلم، ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ گھنٹا شیطان کا باجا ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ فرشتے ایسے مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جنکے پاس درندہ کی کھال ہو۔

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ فِي الْقُفُولِ مِنَ السَّفَرِ

ساتویں قسم سفر سے واپس ہونے کے بیان میں

۱- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ نَهْمَتَهُ بِفَتْحِ النُّوْنِ اَيْ حَاجَتَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمکو کھانے پینے سونے سے روکتا ہے[۱] پس جب تم اپنی ضرورت پوری کر چکو تو فوراً اپنے گھر واپس آجاؤ۔ تینوں اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ مِنْ سَفَرٍ فَلَا تَاْتِ اَهْلَكَ طُرُوْقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ يَنْهَاهُمْ اَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لِئَلَّا يَتَخَوَّنُوْهُنَّ وَيَطْلُبُوْا عَثَرَاتِهِنَّ وَفِي اُخْرٰى لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّيْ اِلَّا اَنَّ اللهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ قَالَ سُفْيَانُ مَعْنَاهُ اَسْلَمُ اَنَا مِنْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يُسْلِمُ وَفِي اُخْرٰى كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ سَفَرٍ فَوَصَلَ عَشِيَّةً لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِنْ وَصَلَ قَبْلَ الصُّبْحِ لَمْ يَدْخُلْ اِلَّا وَقْتَ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ اَمْهِلُوْا كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ الطُّرُوْقُ الْمَجِيْءُ لَيْلًا وَالتَّخَوُّنُ طَلَبُ الْخِيَانَةِ وَالتُّهْمَةِ وَالْاِسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ وَهُوَ اسْتِفْعَالٌ مِنَ الْحَدِيْدِ كَاَنَّهُ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى طَرِيْقِ الْكِنَايَةِ وَالتَّوْرِيَةِ وَالْمُغِيْبَةُ الَّتِيْ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَالشَّعِثَةُ الْبَعِيْدَةُ الْعَهْدِ بِالْغُسْلِ وَتَسْرِيْحِ الشَّعْرِ وَالنَّظَافَةِ وَالتَّفِلَةُ الَّتِيْ لَمْ تَتَطَيَّبْ وَالْكَيْسُ الْجِمَاعُ وَالْكَيْسُ الْعَقْلُ فَيَكُوْنُ قَدْ جَعَلَ طَلَبَ الْوَلَدِ مِنَ الْجِمَاعِ عَقْلًا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سفر سے واپس آؤ تو راتوں رات گھر میں (بلا اطلاع) نہ چلے آؤ تاآنکہ جس عورت کا شوہر غایب تھا (یعنے تمہاری بی بی) زیر ناف کے بال لے لیوے اور پریشان بال والی اپنے بالوں میں کنگھی کر لیوے اور تمکو جماع کرنا[۲] لازم ہے۔ بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اصحاب کو راتوں رات عورتوں کے پاس آنے سے منع فرماتے تھے تاکہ انکی خیانت اور تہمت کے طلبگار رہوں اور ان کے قصور اور برائیوں کے متلاشی ہوں[۳] اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر غایب ہیں۔ (یعنے سفر میں ہیں) انکے پاس مت جاؤ اسلیئے کہ شیطان ہر انسان کے خون کی روانی کے مقامات پر پھرتا ہے تو ہمنے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) اور آپ کے آپنے فرمایا کہ میرے بھی لیکن خدا کی مدد نے مجھکو اسپر غالب کر دیا ہے اور وہ میرا تابع

---

[۱] یعنی سفر میں اکثر ان چیزوں کی تکلیف ہوتی ہے اور ہر وقت یہ چیزیں نصیب نہیں ہوتیں [۲] یعنے جس روز سفر سے واپس آؤ اس شب کو ضرور جماع کرو اسلیئے کہ زوجین جماع کے مشتاق ہونگے۔ [۳] یعنی یکایک بلا اطلاع اگر کوئی بات اپنے خلاف طبیعت دیکھکر عورت کے ذمہ الزام لگائیں ایسی حرکت سے آپ نے منع فرمایا ۱۲

میں سے ہر شخص (ایسے لوگوں میں سے) دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ (سواری میں) شریک کرلے (جابر کہتے ہیں تو میں نے اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو شریک کرلیا اور مجھے اپنے اونٹ پر بجز اسکے اور کوئی حق نہ تھا کہ جسطرح باری باری سے وہ لوگ سوار ہوتے تھے اسی طرح باری سے میں بھی سوار ہوتا تھا۔

۳۔ وَعَنْہُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي السَّيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْلَهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ يُزْجِي الضَّعِيْفَ بِالزَّاءِ اَيْ يَسُوْقُهٗ لِيَلْحِقَهٗ بِالرِّفَاقِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سب کے پیچھے رہتے تھے ضعیف اور ناتوانوں کو اپنے ساتھ لیجاتے تھے اور اُن کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے تھے اور انکے لیے دعا کرتے تھے ان دونوں حدیثوں کے ابو داؤد راوی ہیں۔

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ فِيْ سَفَرِ الْمَرْاَةِ

پانچویں قسم عورت کے سفر کے بیان میں۔

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ لَهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی ایسی عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو (یعنے مسلمان ہو) یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن رات کی مسافت کا سفر کرے البتہ اسوقت جائز ہے جبکہ اسکے ساتھ اسکا کوئی محرم[1] ہو بجز نسائی کے چھیوں اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاِنِّي اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ کسی مکان میں اکیلا نہ ہو لیکن اسوقت جبکہ اسکے ساتھ اسکا کوئی محرم ہو تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میری بی بی حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلان فلان جنگ میں (شریک ہونے کے لیے) لکھا گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی بی بی کے ساتھ حج کرو شیخین اسکے راوی ہیں۔

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ فِيْمَا يُذَمُّ اسْتِصْحَابُهٗ فِي السَّفَرِ

چھٹی قسم

اُن چیزوں کے بیان میں جنکا سفر میں ساتھ رکھنا مذموم اور برا ہے

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ

ف اسوجہ سے کہ اونٹ میرا ہی میں ہر وقت سوار نہیں رہتا تھا بلکہ پیدل بھی چلتا تھا اور جب میری باری آتی تھی تو سوار ہو جاتا تھا۔ [1] جیسے شوہر بیٹا باپ۔ بھائی وغیرہ ایسے رشتہ دار جنسے کسیطرح نکاح جائز نہو۔

میں کہتا ہوں کہ بخاری نے بھی ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے۔

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ فِیْ تَلَقِّی الْمُسَافِرِ

نویں قسم مسافر کے ملنے یعنے استقبال کے بیان میں

۱۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْیَانِ اِلَی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهٗ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ہم لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیئے گئے اور آپ جنگ تبوک سے واپس آرہے تھے بخاری و ابو داؤد اور ترمذی اسکو راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُهٗ عُرْیَانًا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ زید[1] بن حارثہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ننگے جسم[2] انکے پاس چلے گئے اور آپ اپنی چادر کو کھینچے جاتے تھے[3] (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ) قسم خدا کی میں نے آپ کو ننگے جسم نہ اسکے قبل کبھی دیکھا تھا نہ اسکے بعد دیکھا غرضکہ آپ نے اُن سے معانقہ کیا اور بوسہ دیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ تَلَقّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهٗ وَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْهِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو لیئے گئے تو آپ انسے لپٹ گئے اور انکی دونوں آنکھوں کے مابین بوسہ دیا ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْقُدُوْمِ

دسویں قسم واپسی سفر کے دو رکعت کے بیان میں

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَکَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَکَعَ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی بَیْتِهٖ قَالَ نَافِعٌ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابن عمرؓ اور کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر گھر میں تشریف لیجاتے نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

کِتَابُ السَّبَقِ وَالرَّمْیِ وَفِیْهِ فَصْلَانِ

شتر دوڑ اور گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی کی شرط کا بیان جس میں دو فصلیں ہیں

---

[1] یعنے زید بن حارثہ آپ کے متبنے مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ آئے [2] یعنے کرتہ اور خوشی میں چادر مبارک کاندھے پر سے گر گئی [3] جو گر رہی تھی۔

ہوگیا ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ اَسلَمَ کے معنے یہ ہیں کہ مجھکو اس سے سالم رکھا ہے اسلیئے کہ شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ جب کسی جنگ یا سفر سے رات کو واپس آتے تو گھر میں نہ جاتے حتے کہ صبح ہو جاتی۔ اور اگر آپ صبح سے قبل واپس آتے تو صبح کے وقت گھر میں تشریف لے جاتے اور آپ فرماتے کہ مہلت دو تاکہ پریشان بال والی کنگھی کرلے اور جسکا شوہر غایب تھا زیر ناف کے بال لیوے۔ طروق رات کو واپس آنا۔ تخون خیانت اور تہمت کا متلاشی اور طالب ہونا۔ استحداد زیر ناف کے بال لینا۔ یہ حدید سے استفعال ہے گویا کہ بطریق کنایہ اور توریہ کے استعمال کیا ہے۔ مغیبہ جس عورت کا شوہر غائب ہو شعثہ جسکو سر دھوکر اور کنگھی کرکے بہت عرصہ گزرا ہو تفلہ جس عورت نے خوشبو کا استعمال نہ کیا ہو کیس کے معنے عقل کے ہیں اور کیس کے معنے عقل کے ہیں پس مطلب یہ ہوگا کہ جماع کے ذریعہ سے لڑکا طلب کرنے کو عقل قرار دیا۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا طَرَقَ رَجُلَانِ بَعْدَ النَّهْيِ فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو راتوں رات (سفر سے واپس آتے ہی) عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا تو دو شخص اس ممانعت کے بعد رات کو (سفر سے واپس) آتے ہی (بلا اطلاع) گھر میں گھس گئے تو ان دونوں نے اپنی بی بیوں کے ساتھ کسی غیر مرد کو پایا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ فِيْ سَفَرِ الْبَحْرِ

آٹھویں قسم دریا کے سفر کے بیان میں

۱۔ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا اِلٰى اٰخِرِهٖ هٰذَا تَفْخِيْمٌ لِاَمْرِ الْبَحْرِ وَتَهْوِيْلٌ لِشَاْنِهٖ فَاِنَّ الْاٰفَةَ تُسْرِعُ اِلٰى رَاكِبِهٖ وَلَا يُؤْمَنُ هَلَاكُهٗ فِيْ غَالِبِ الْاَمْرِ كَمَا لَا يُؤْمَنُ الْهَلَاكُ مِنَ النَّارِ لِمَنْ لَابَسَهَا وَدَنٰى مِنْهَا وَهٰذَا فِيْ مَعْرِضِ التَّخْيِيْلِ وَالتَّمْثِيْلِ ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریا کا سفر مت کرو مگر حج اور عمرہ یا خدا کی راہ میں جہاد کرنے کی غرض سے اسلیئے کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں خطابی نے کہا کہ دریا کے نیچے آگ ہے آخر تک اس سے دریا کے سفر کی بڑائی اور اسکے سفر سے خوف دلانا مقصود ہے اسلیئے کہ کشتی کے سوار پر بہت جلد آفت آجاتی ہے اور اکثر وہ ہلاکت سے محفوظ نہیں رہتا جسطرح وہ شخص آگ کی ہلاکت سے محفوظ نہیں رہ سکتا جو آگ کے قریب یا ملا رہے اور یہ ایک قسم کی خیال میں لانے والی اور تمثیلی بات ہے۔

۲۔ وَعَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِالتِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَمَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَاَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مَوَاخِرُ جَمْعُ مَاخِرَةٍ وَهِيَ الْجَارِيَةُ ترجمہ مطرف سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ تجارت کی غرض سے دریا کا سفر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور خدا نے قرآن میں سچ فرمایا ہے اسکے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ[1] رزین اسکے راوی ہیں۔

[1] اور دیکھتا ہے تو کشتی کو جو جاری ہے تاکہ تم ڈھونڈھو اسکے فضل سے۔

(٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جسکا نام عضباء تھا جو کبھی پیچھے نہیں رہتی تھی۔ سب کے آگے بڑھتی تھی) تو ایک دیہاتی اونٹ پر سوار آیا تو آپ کی اونٹنی سے اسکا اونٹ آگے بڑھ گیا تو مسلمانوں پر یہ بہت ہی شاق گذرا تو آپ نے فرمایا کہ خدا پر حق ہے (خداتعالی کی یہ عادت ہی) کہ دنیا کی کوئی چیز جب بلند ہو جاتی ہے۔ تو اسکو ضرور پست کر دیتا ہے بخاری ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہیں۔

(٧) وَعَنْ فُقَيْمٍ اللَّخْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ وَيَشُقُّ عَلَيْكَ فَقَالَ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اُعَانِهِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمُعَانَاةُ الشَّيْءِ مُقَاسَاتُهُ وَمُلَابَسَتُهُ ترجمہ فقیم لخمی سی روایت ہی کہ وہ کہتے ہیں کہ میںنے عقبہ بن عامرؓ سے کہا کہ آپ ان دونوں نشانوں کے مابین چکر لگاتے ہیں حالانکہ آپ بہت بڈھے ہوگئے ہیں اور آپ کو تکلیف ہوتی ہوگی تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں اسکے پاس بھی نہ جاتا میںنے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص تیراندازی سیکھے اور پھر اسکو چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اسنے نافرمانی کی مسلم اسکے راوی ہیں۔

(٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ الْمُحْتَسِبَ فِيْ عَمَلِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَالْمُمِدَّ بِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمُنَبِّلَهُ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَرْمُوْا مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ مَحْمُوْدٌ اِلَّا ثَلٰثَةٌ تَادِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ اَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهٖ وَنَبْلِهٖ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ فَاِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاؤُدَ وَالْمُنَبِّلُ الَّذِيْ يُنَاوِلُ الرَّامِيَ النَّبْلَ لِيَرْمِيَ بِهٖ وَهُوَ الْمُمِدُّ بِهٖ وَقَوْلُهُ كَفَرَهَا اَيْ جَحَدَهَا ترجمہ عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداتعالی ایک تیر کی بدولت تین اشخاص کو جنت میں داخل فرماتا ہے (ایک) اسکے بنانیوالے کو جسنے اسکے بنانے میں بھلائی کی نیت اور ثواب کی امید کی تھی (دوسرے) اسکے چلانے والے کو (تیسرے) اسکے دینے والے کو اور ایک روایت میں منبل (کا لفظ) ہے پس تم تیراندازی کرو اور سواری سے تیراندازی مجھکو زیادہ محبوب اور پسند ہو سب کھیل باطل ہے کوئی کھیل محمود اور اچھا نہیں ہے بجز تین کھیل اور لہو کے (ایک) کسی شخص کا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا (دوسرے) کسی شخص کا اپنی بی بی کے ساتھ لہو ولعب کرنا (تیسرے) کسی شخص کا اپنی تیر کمان سے تیراندازی کرنا پس یہ تینوں حق اور اچھے ہیں۔ اور جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد (برا سمجھکر) چھوڑ دے تو اسنے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا اسکی ناشکری کی اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں

(٩) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوْا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ

---

[1] کہ دیہاتی کا اونٹ آپکی اونٹنی سے آگے بڑھ جاوے [2] حد سی زیادہ بڑھ جاتی ہی، تو اسکو گھٹا دیتا ہے یعنے اسیواسطے عضباء آج پیچھے رہ گئی اور گنوار کا اونٹ آگے بڑھ گیا خدا کی عادت ہی [3] یعنے بنانیکے وقت اسکا یہ خیال تھا کہ تیر کسی کار خیر میں کام آئیگا اور مجھے ثواب ملیگا [4] عام اس سی کہ ترکش سی نکال کر دیوی یا نشانہ پر سی چلا ہوا تیر لاکر دیوی غرضکہ تیرانداز کو تیر چلانے کی غرض سی دیوے [5] جسکے معنے وہی تیر دینے والا ہی ایک روایت میں اور دوسری میں منبل کا لفظ ہی مطلب اور معنی دونوں کا ایک ہی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اَحْکَامِهِمَا

پہلی فصل ان دونوں کے احکام کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَالْمُرَادُ بِالْخُفِّ الْاِبِلُ وَبِالْحَافِرِ الْخَیْلُ وَبِالنَّصْلِ السَّهْمُ وَالسَّبَقُ بِفَتْحِ الْبَاءِ الْجُعْلُ وَبِاسْکَانِهَا مَصْدَرُ سَبَقْتُ اَسْبِقُ سَبْقًا ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوڑ کی شرط بجز اونٹ گھوڑے اور تیر اندازی کے اور کسی چیز میں) جائز نہیں[1] ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُضَمِّرُ الْخَیْلَ یُسَابِقُ بِهَا اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کو گھوڑ دوڑ کے لیے اضمار[2] (تیار) کرتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْهُ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْخَیْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِی الْغَایَةِ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی اور اس گھوڑے کے انتہائی دوڑ کا دور قرار دیا جو گھوڑا پانچویں برس میں آچکا تہا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْهُ قَالَ اَجْرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَیْلِ مِنَ الْحَفْیَاءِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ وَمَا لَمْ یُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیار گھوڑے کی گھوڑ دوڑ حفیا سے ثنیۃ الوداع[3] تک کرائی اور غیر تیار کردہ گھوڑے کی گھوڑ دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک کرائی چھ اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ وَهُوَ لَا یَأْمَنُ اَنْ یُسْبَقَ فَلَیْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَیْنَ فَرَسَیْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ یُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (ثالث) دو گھوڑوں کے درمیان (اپنا) گھوڑا داخل کرے اور اسکو اس امر کا یقین[4] نہ ہو کہ اسکا گھوڑا آگے بڑھ جائیگا۔ تو یہ قمار (جوا) نہیں ہے اور جو شخص (ثالث) دو گھوڑوں کے درمیان (اپنا) گھوڑا داخل کرے اور اسکو اس بات کا یقین[5] ہو کہ اسکا گھوڑا آگے بڑھ جائیگا تو یہ قمار ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

---

[1] یعنے دوڑ کی شرط لگا کر مال مشروط بہ لینا سوا ان تینوں چیزوں کے باقی اشیا میں جائز نہیں ہے۔ [2] اضمار ایک خاص قسم کی تیاری ہے جو بمقدار معین دانہ گھاس اور محنت دینے کے ذریعہ سے کی جاتی ہے [3] نام مقام ہے یعنی نام مقام کا ہے تیار کردہ سے وہی اضمار مراد ہے جو اوپر مذکور ہوا پہلے دونوں مقاموں کے مابین پانچ میل کا فاصلہ ہے اور دونوں مقاموں کے مابین ایک میل کا فاصلہ ہے [4] بلکہ یہی احتمال ہو کہ شاید اسکا گھوڑا پیچھے رہجائے [5] مطلب یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ میں ایک جانب سے شرط جائز ہے اور جب جانبین سے شرط ہو تو ایسی صورت میں ایک شخص ثالث کی ضرورت ہے جسکو محلل کہتے ہیں یعنے حلال کرنیوالا جسکی وجہ سے شرط حلال ہوگئی لیکن شرط یہ ہے کہ اس شخص ثالث کو اپنی ہار جیت کا یقین نہ ہو بلکہ دونوں محتمل ہوں پس اگر اسکا گھوڑا آگے بڑہجائیگا۔ اور اسطرح یہ دونوں سے جیت لیگا تو دونوں سے مال مشروط بہ لے لیگا۔ اور اگر اسکا گھوڑا پیچھے رہجائیگا اور اسطرح یہ ہارجائیگا تو اسکے ذمہ کچھ نہیں جانبین میں جو شرط ہوئی تہی اور قمار کی ایک صورت پیدا ہوگئی تہی اس شخص ثالث نے اسکو باطل کردیا اور ایک طرفہ شرط باقی رہ گئی پس اگر اس شخص کو ہار جیت کا یقین ہو تو پہر اس صورت میں اسکی شرکت بے سود ہوگئی اور جانبین کی شرط علے حالہ قایم رہے گی جو قمار ہے فتامل ۱۲

جسکی پیشانی پر سفیدی ہو جسکی پاؤں سفید ہوں داہنا پاؤں اصلی رنگ کا ہو۔ اور اگر تشکی نہ ہو تو کمیت اسی صفت کا ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اقرح جسکی پیشانی کے وسط میں تھوڑی سی سفیدی ہو۔ ارثم جسکی اوپر کی لب میں سفیدی ہو طلق الیمین جس کا داہنا ہاتھ سفید نہ ہو۔

۳۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْيُمْنُ اَلْبَرَكَةُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے کی برکت اشقر گھوڑے میں ہے۔ ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَهُوَ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى وَقِيلَ الشِّكَالُ أَنْ يَكُونَ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً أَوِ الثَّلَاثُ مُطْلَقَةٌ وَوَاحِدَةٌ مُحَجَّلَةٌ وَلَا يَكُونُ الشِّكَالُ إِلَّا فِي رِجْلٍ وَقِيلَ هُوَ اخْتِلَافُ الشِّيَةِ بِبَيَاضٍ فِي خِلَافٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں شکال (اشکل گھوڑے) کو ناپسند فرماتے تھے اور شکال وہ گھوڑا ہے جسکا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ شکال یہ ہے کہ تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں اور رنگ کا ہو یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو اور شکال پاؤں ہی میں ہوتا ہے اور بعض نے کہا کہ شکال یہ ہے کہ سفیدی کے ساتھ کوئی دوسرا رنگ ملا ہو۔ بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ ترجمہ عروہ بن جعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی (کے بالوں) سے نیکی ... بندھی ہے ثواب اور غنیمت قیامت تک بجز ابو داؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ فَإِنَّ الْخَيْرَ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا وَلَا أَعْرَافَهَا فَإِنَّ فِيهَا دِفَاءَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّهَا مَذَابُّهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عتبہ بن سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی کے بال مت کترو اسلیئے کہ نیکی اسکی پیشانی کے بالوں سے بندھی ہوئی ہے اور نہ اسکی گردن کے بال کترو اسلیئے کہ وہ اسکو سردی سے محفوظ رکھتے ہیں اور نہ اسکی دم کترو اسلیئے کہ وہ اسکے مگس ران ہیں۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

۷۔ وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَيَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جریر سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کی پیشانی کے بال کو اپنی انگلی سے درست کر رہے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے کی پیشانی کے بالوں سے قیامت تک نیکی بندھی ہوئی ہے ثواب اور غنیمت۔ مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

---

[1] جیسا تشکی کی نسبت بیان ہوا [2] بلکہ اصلی رنگ کا ہو [3] سرخ رنگ کا گھوڑا جسکی دم ایال بھی سرخ ہو [4] سامنے کا پاؤں [5] اسکو اجل بھی کہتے ہیں بشرطیکہ پیشانی پر سفیدی نہ ہو [6] کہ ہاتھ یعنے سامنے کی پاؤں میں ہیں ہوتا جیسا کہ ترمذی کی حدیث جو ابو قتادہ سے مروی ہے اوپر بھی گذر چکی ہے طلق الیمین سے بھی ظاہر ہوتا ہے [7] جسکے ذریعہ سے وہ مکھی وغیرہ کو دفع کرتے ہیں [8] آخرت میں [9] دنیا میں۔

لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَرْمِیْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ فَقَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت کہ (قبیلہ) اسلم کے چند اشخاص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا جو بازار میں تیراندازی کر رہے تھے کہ کس کا تیر آگے جاتا ہے تو آپنے فرمایا کہ (اے بنی اسمٰعیل) تیراندازی کرو اسلئے کہ تمہارے باپ (اسمٰعیل) تیرانداز تھے تم تیراندازی کرو اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔ تو فریقین میں سے ایک فریق (تیراندازی سے) اپنے ہاتھ روک لئے تو آپنے فرمایا کہ تمکو کیا ہوا کہ تیراندازی نہیں کرتے تو وہ کہنے لگے کہ ہم کیسے تیراندازی کریں حالانکہ آپ ان کے ساتھ ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا) تیراندازی کرو میں تم سبکے ساتھ ہوں۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَا جَاءَ مِنْ صِفَاتِ الْخَیْلِ

دوسری فصل

گھوڑے کے صفات کے بیان میں۔

(۱) عَنْ اَبِیْ وَهْبِ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ مِنَ الْخَیْلِ بِكُلِّ كُمَیْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ قِیْلَ لِاَبِیْ وَهْبٍ لِمَ فَضَّلَ الْاَشْقَرَ قَالَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِیَّةً فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ اَشْقَرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَهٗ ارْتَبِطُوا الْخَیْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِیْهَا وَاَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ وَمَعْنٰی لَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ اَنَّهُمْ كَانُوْا یُقَلِّدُوْنَ خَیْلَهُمُ الْاَوْتَارَ مِنَ الْعَیْنِ فَاَعْلَمَهُمْ اَنَّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَیْئًا وَقِیْلَ مَعْنَاهُ لَا تَطْلُبُوْنَ عَلَیْهَا الذُّحُوْلَ الَّتِیْ وُتِرْتُمْ بِهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ ترجمہ ابو وہب جشمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر تم گھوڑا رکھنا چاہو تو) تم بالالتزام کمیت[1] پچکلیان یا اشقر پچکلیان یا مشکی پچکلیان گھوڑا رکھا کرو۔ ابو وہب سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے اشقر کو کیوں فضیلت دی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو سب سے پہلا شخص جو فتح کی خبر لیکر آیا وہ اشقر (گھوڑے) کا سوار تھا[2] ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ تم گھوڑے باندھو اور انکی پیشانی اور پیٹھے پر ہاتھ پھیرا کرو اور ان کے گلے میں ہار ڈالو۔ اور ان کے گلے میں تانت نہ ڈالو تانت نہ ڈالنے سے مطلب یہ ہے کہ کفار نظر کے بچاؤ کی غرض سے اپنے گھوڑوں کے گلے میں تانت ڈالتے تھے۔ تو آپنے اصحاب کو جتلایا کہ یہ تانت ڈالنا قضا الٰہی کو کچھ بھی نہیں روک سکتا[3]۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْیَمِیْنِ فَاِنْ لَمْ یَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهِ الشِّیَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلْاَقْرَحُ الَّذِیْ فِیْ جَبْهَتِهٖ قُرْحَةٌ وَهِیَ بَیَاضٌ یَسِیْرٌ فِیْ وَسَطِهَا وَالْاَرْثَمُ الَّذِیْ فِیْ شَفَتِهِ الْعُلْیَا بَیَاضٌ وَطَلْقُ الْیَمِیْنِ بِضَمِّ الطَّاءِ وَاللَّامِ عَارٍ مُحَجَّلُهَا وَالشِّیَةُ كُلُّ لَوْنٍ خَالَفَ مُعْظَمَ لَوْنِ الْخَیْلِ غَیْرَهٗ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بہتر گھوڑا مشکی ہے جسکی پیشانی میں تھوڑی سفیدی ہو اور جسکے اوپر کے ہونٹ پر سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا

---

[1] کمیت وہ گھوڑا جسکا رنگ سرخ یا تیز سرخ سیاہی مائل ہو اور اسکی دم ایال سیاہ ہو اور اشقر وہ گھوڑا جسکا رنگ بھی سرخ ہو اور دم ایال بھی سرخ ہو اور مشکی سیاہ رنگ کا گھوڑا۔ پچکلیان جسکے چاروں پاؤں اور پیشانی سفید ہو۔ [2] اسلئے اشقر کو فضیلت دی گئی [3] جو تقدیر میں ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔

تم مجھکو چھوڑ دو جو چیز میں تمکو چھوڑ دوں[1] اسلیئے کہ تم سے قبل جو امت تھی وہ اپنے انبیا سے بکثرت سوالات اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک اور برباد ہوگئی۔ پس میں جب تمکو کسی بات سے منع کروں اس سے باز رہو اور پرہیز کرو اور جب میں تمکو کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو تم حتے المقدور اس کام کو کرو شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں بہت بڑا مجرم گنہگار وہ ہے جو ایسی بات پوچھے جو لوگوں پر حرام نہ تھی اور اسکے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو جائے شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ یَسْاَلُوْنَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ وَزَادَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِیَدِ رَجُلٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَدْ سَاَلَنِیْ اِثْنَانِ وَهٰذَا الثَّالِثُ وَلَهٗ فِیْ اُخْرٰی فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لِیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ مِنَ الشَّیْطَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ تم سے علم کی بات پوچھتے رہینگے[2] حتے کہ یہہ کہینگے کہ یہ تو خدا ہے جسنے ہر چیز کو پیدا کیا پھر خدا کو کس نے پیدا کیا شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ ابوہریرہ نے کہا اور وہ کسی شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے کہ اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا دو شخصوں نے مجھسے یہہ پوچھا اور یہ تیسرا شخص ہے[3]۔ اور ابو داؤد کی دوسری روایت میں مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب تم سے یہ پوچھیں (کہ خدا کو کسنے پیدا کیا) تو تم کہو اللہ ایک ہے اللہ بے پرواہ ہے نہ کسی کو جنا[4] نہ کسی سے جنا گیا ہے[5] اور نہ کوئی اسکا کنبہ رشتہ دار ہے پھر بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے[6]۔

۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شِرَارُ النَّاسِ الَّذِیْنَ یَسْاَلُوْنَ عَنْ شِرَارِ الْمَسَائِلِ كَیْ یُغَلِّطُوْا بِهَا الْعُلَمَاءَ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین اشخاص وہ ہیں جو برے برے مسائل پوچھتے ہیں تاکہ علما کو اسکی وجہ سے مغالطہ میں ڈالیں رزین اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَحَرَّمَ اَشْیَاءَ فَلَا تَقْرَبُوْهَا وَتَرَكَ اَشْیَاءَ عَنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْهَا اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے چند فرائض مقرر فرمائے ہیں۔ پس تم اسکو ضائع مت کرو[7]۔ اور خدا تعالےٰ نے چند حدود مقرر فرمائے ہیں پس تم ان حدود سے[8] تجاوز مت کرو اور خدا نے چند چیزیں حرام فرمائی ہیں پس تم ان چیزوں کے نزدیک مت جاؤ اور خدا تعالیٰ نے چند چیزوں کو بغیر نسیان اور ہو کے[9] (عمداً علےٰ حالہ) چھوڑ دیا ہے[10] پس تم ان (متروک) اشیا سے متعلق بحث مباحثہ مت کرو۔ رزین اسکے راوی ہیں۔

---

[1] یعنی جس بات کا میں تم سے تذکرہ نہ کروں وہ بات خواہ مخواہ تم مجھسے مت پوچھا کرو جسکا میں نے بیان کرنا چھوڑ دیا ہے تم اسکا پوچھنا چھوڑ دو۔ [2] کہ لوگ بکثرت پوچھہ پاچھہ کرینگے حتے کہ یہی پوچھینگے کہ خدا کو کسنے پیدا کیا چنانچہ دو شخصوں نے مجھسے پوچھا کہ خدا کو کسنے پیدا کیا اور یہ تیسرا شخص ہو کہ مجھسے پوچھتا ہے کہ خدا کو کسنے پیدا کیا۔ [3] کہ جو پوچھتا ہے کہ خدا کو کسنے پیدا کیا۔ [4] نہ اسکو بیٹا بیٹی ہیں۔ [5] اسکا کوئی ماں باپ ہے۔ [6] اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے۔ [7] یعنی فرائض کی پوری پابندی کرو ورنہ فرائض ضائع ہو جاینگے۔ [8] اسکی نسبت خشنی لوگوں پر کوئی حکم نہیں دیا یعنی خدا نے بھولے سے ان چیزوں کو نہیں چھوڑ دیا ہے۔ [9] بلکہ انکو علی حالہ چھوڑ دو جسطرح خدا نے انکو علی حالہ چھوڑ دیا ہے۔

(٨) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ رُئِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهِ بِرِدَائِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي عُوتِبْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْخَيْلِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ دیکھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چادر مبارک سے اپنی گھوڑی کا چہرہ پونچھ رہے ہیں تو آپ سے اس بارہ میں[1] عرض کیا گیا آپ نے فرمایا کہ گھوڑی کے بارے میں مجھے شب کو عتاب ہوا ہے[2]۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(٩) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِكَلِمَاتٍ يَدْعُو بِهِنَّ اللّٰهُمَّ خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجْعَلْنِي مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابو ذر[3] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک عربی گھوڑے کو ہر صبح (منجانب اللہ) چند کلمات (کہنے) کی اجازت دیجاتی ہے جنکے ذریعہ سے وہ دعا کرتا ہے یا اللہ بنی آدم میں سے تو مجھکو جس آدمی کے سپرد کرے اور مجھے اسکا (مملوک) کردے تو مجھکو اسکے نزدیک اسکے اہل و عیال اور مال و دولت سے محبوب تر کردے[4]۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(١٠) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي الْأُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑی (مادیاں) کو بھی فرس[5] (گھوڑا) کہتے تھے ابوداود اسکے راوی ہیں۔

(١١) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ فِي حَائِطِنَا يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَيُرْوٰى بِالْحَاءِ وَالْخَاءِ وَمُكَبَّرًا وَمُصَغَّرًا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا (جو) ہمارے باغ میں چرتا تھا) جسکو لحیف کہتے تھے بخاری اسکے راوی ہیں۔

(١٢) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقُلْتُ لَهُ لَوْ حَمَلْنَا الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهِ فَقَالَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ایک خچر بطور تحفہ بھیجا گیا[6] تو آپ اسپر سوار ہوئے (حضرت علی فرماتے ہیں) تو میںنے آپ سے عرض کیا کہ اگر ہم بھی گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں تو ہمارے پاس بھی ایسی ہی (خچر) ہوجائیں تو آپنے فرمایا کہ ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو نہیں جانتے احکام شریعت کو یا گھوڑے کی بزرگی اور فوائد کو جو بہ نسبت خچر کے بدرجہا بڑھے ہوئے ہیں واللہ اعلم ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ السُّؤَالِ

پوچھ پاچھ کا بیان

(١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

[1] یعنی والا عرض کیا کہ آپ چادر مبارک سے کیوں گھوڑی کا منہ پونچھ رہے ہیں [2] یعنے منجانب اللہ مجھے گھوڑی کے بارہ میں شب کو عتاب ہوا ہے کہ تم گھوڑے کی پوری خدمت اور نگہداشت کیوں نہیں کرتے [3] دراصل یہ روایت ابوذر سے ہے [4] کہ مجھکو سب سے زیادہ وہ مجھکو چاہے اور عزیز رکھے اور ہر طرح میری خبرگیری کرے [5] یعنے دونوں گھوڑا گھوڑی ہیں ایک میں صرف نر و مادہ کا فرق ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ گھوڑی کے بارہ میں جو باتیں آپنے فرمائی ہیں ان سب میں مادیاں بھی شریک ہیں [6] جسکا بھیجنے والا اسقوقس والی اسکندریہ تھا اس خچر کا نام دلدل تھا۔

کہا کہ ذروان کے کنوئیں میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحاب کو لیکر اس کنوئیں پر گئے اور آپنے اسکو دیکھا اور اس کنوئیں پر کھجور کا ایک درخت تھا پھر آپ حضرت عائشہؓ کی پاس واپس تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی اسکا پانی گویا مہندی کا زلال تہا اور اسکے درخت گویا شیطان کے سر تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپنے اسکو جلا دیا آپؐنے فرمایا کہ نہیں مجھکو تو خدا نے صحت اور عافیت دی اور مینے ناپسند کیا کہ میں اسکی وجہ سے لوگوں میں فسا د بھڑکاؤں اور آپنے اسکے دفن کرنیکا حکم دیا۔ شیخان اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى لِذٰلِكَ اَيَّامًا فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ سَحَرَكَ عَقَدَ لَكَ عُقَدًا فِيْ بِئْرِ كَذَا وَكَذَا فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاسْتَخْرَجَهَا فَحَلَّهَا فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ الْيَهُوْدِيِّ وَلَا رَاٰهُ فِيْ وَجْهِهٖ قَطُّ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جسکی وجہ سے آپ چند روز بیمار رہے اور جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ پاس آئے اور کہنے لگے کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے فلاں کنوئیں میں گرہ ڈال کر رکھا ہے تو آپنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ اسکو نکال لائے اور اس گرہ کو کھولا تو آپ فوراً کھڑے ہو گئے جیسے کوئی رسی سے بندھا ہوا کھولدیا جاتا ہے پھر اس یہودی سے آپنے اسکا تذکرہ نہیں کیا اور نہ اس یہودی نے آپکے چہرہ مبارک پر اسکا کبھی کچھ اثر پایا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ السِّحْرِ وَالْكَهَانَةِ

جادو اور کہانت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ بِشَیْءٍ وُكِلَ اِلَيْهِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی گرہ ڈالکر پھر اسمیں پھونکے (دم کرے) تو اسنے جادو کیا اور جس شخص نے جادو کیا اسنے شرک کیا[1] اور جو شخص (گلے وغیرہ میں) کوئی چیز لٹکائے[2] وہ اسی کے سپرد کر دیا جائیگا[3]۔ نسائی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ فَصَدَّقَهٗ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** صفیہ بنت ابی عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی سے روایت کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عراف[4] کے پاس آئے اور اس سے کوئی بات پوچھے اور اسکی تصدیق کرے ایسے شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِیْ دَعَا اللّٰهَ ثُمَّ دَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَفْتَانِیْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِیُّ مِنْ بَنِیْ زُرَيْقٍ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَاَخْرَجْتَهٗ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَفَانِیْ وَخَشِيْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْمَطْبُوْبُ الْمَسْحُوْرُ وَالْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ اِذَا مُشِطَ وَالْجُفُّ وِعَاءُ الطَّلْعِ وَغِشَاؤُهُ الَّذِیْ يُكِنُّهٗ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ مِنْ بَنِیْ زُرَيْقٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جسکا اثر یہ ہوا کہ آپکو یہ خیال پیدا ہوتا کہ آپ فلاں کام کر چکے ہیں حالانکہ آپنے وہ کام نہیں کیا تھا تا آنکہ آپ ایکدن میرے پاس تھے تو آپنے خدا سے (صحت کی) دعا کی اور پھر دعا کی اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اے عائشہ تمکو معلوم ہوا کہ خدا تعالے نے مجھ سے وہ بات بتلا دی جو بات مینے اس سے پوچھی تھی۔ مینے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی بات ہے آپنے فرمایا کہ دو شخص میرے پاس آئے انمیں سے ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا شخص میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری[5] ہے تو اسنے کہا کہ اسپر جادو کیا گیا ہے۔ اسنے کہا کہ اسپر کسنے جادو کیا ہے اسنے کہا کہ لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق سے ہے اُسنے کہا کہ کس چیز میں (جادو کیا ہے) اُسنے کہا کہ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی کے ذریعہ سے نکلے اور نر کھجور کے بالے کے غلاف میں اسنے کہا کہ وہ کہاں (رکھا) ہے اسنے

[1] یعنے خدا کے ساتھ کسی کو شریک کیا [2] تعویذ وغیرہ [3] یعنے ایسے شخص سے خدا تعالی اپنی حفاظت اٹھا لیگا اور اسکی حفاظت اسکے سپرد کر دیگا اور ظاہر ہے کہ بجز خدا و ند کریم کے کوئی محافظ نہیں ہو سکتا [4] عراف اور کاہن وہ شخص ہیں جو آیندہ کی باتیں بتلاتے ہیں جسطرح ہندوستان میں نجومی اور رمال آیندہ کی باتیں بتلاتے ہیں [5] یعنے وہ جو بال وغیرہ نکلے تھے جسپر جادو کیا گیا تھا ۱۲

اور ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر پیا۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چلتے چلتے کھاتے تھے اور کھڑے کھڑے پانی پیتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ قِيَامًا ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت عمر اور عثمان اور علی کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔

اَلْمَنْعُ مِنْهُ (کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت) (۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا قِيلَ لِأَنَسٍ فَالْأَكْلُ قَالَ ذٰلِكَ أَشَدُّ أَوْ قَالَ أَشَرُّ وَأَخْبَثُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ بِدُونِ ذِكْرِ الْأَكْلِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ انسؓ سے دریافت کیا گیا کہ کھانا (کھڑے ہو کر کیسا ہے) تو انہوں نے کہا یہ تو بہت سخت ہے یا یہ تو بہت ہی خراب اور برا ہے۔ مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ابو داؤد نے بغیر ذکر کھانے کے روایت کی ہے۔

۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) نہ پیوے اور جو شخص بھول جائے (اور کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پی لے) تو اسکو قے کرنی چاہیئے۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي الشُّرْبِ مِنْ أَفْوَاهِ الْأَسْقِيَةِ

دوسری فصل

مشک صراحی وغیرہ پانی رکھنے کے برتن میں منہ لگا کر پینے کے بیان میں

جَوَازُهُ (منہ لگا کر پینے کے جواز کے بیان میں) (۱) عَنْ كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِينٌ فَاتَّخَذْتُهُ رَكْوَةً أَشْرَبُ فِيهَا الرَّكْوَةُ دَلْوٌ صَغِيرٌ يُشْرَبُ مِنْهُ ترجمہ کبشہ انصاریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے لٹکی ہوئی مشک سے منہ لگا کر کھڑے ہو کر پانی پیا تو میں نے اٹھ کر اس (مشک) کا منہ کاٹ لیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ میں نے اس (مشک کے منہ) کا ایک چھوٹا ڈول بنایا جس میں میں ہمیشہ پانی پیا کرتی ہوں

(۲) وَعَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا يَوْمَ أُحُدٍ بِإِدَاوَةٍ فَقَالَ اخْنِثْ فَمَ الْإِدَاوَةِ فَفَعَلْتُ فَشَرِبَ مِنْ فِيهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْإِدَاوَةُ كَالرَّكْوَةِ وَقِيلَ هِيَ السَّطِيحَةُ ترجمہ عیسے بن عبد اللہ ایک انصاری شخص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں ایک مشکیزہ منگوایا تو آپنے فرمایا کہ مشکیزہ کے منہ کو جھکا دو تو میں نے جھکا دیا تو آپ نے اسمیں منہ لگا کر پانی پیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْمَنْعُ مِنْهُ (منہ لگا کر پینے کی ممانعت) (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

---

[1] اسکے شاگردوں نے ان سے پوچھا۔ [2] اور تبرکاً پانی پینے کی غرض سے اسکا ایک چھوٹا ڈول مثل گلاس کے بنایا جیسا کہ رزین کی روایت سے ثابت ہے۔

حَرْفُ الشِّيْنِ وَفِيْهِ ثَلٰثُ كُتُبٍ

حرف شین

جسمیں حسب ذیل تین کتابیں ہیں

اَلشَّرَابُ اَلشِّرْكَةُ اَلشِّعْرُ

پینے کی چیزوں کا بیان - شرکت کا بیان - شعر کا بیان -

كِتَابُ الشَّرَابِ وَفِيْهِ بَابَانِ

پینے کی چیزوں کا بیان - جس میں دو باب ہیں -

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اٰدَابِهٖ وَفِيْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

پہلا باب

اسکے آداب کے بیانمیں جس میں چھہ فصلیں ہیں -

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

پہلی فصل

کھڑے ہو کر پانی پینے کے بیان میں

اجوازہ (کھڑے ہو کر پینا جائز ہے) (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِسْتَسْقٰى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ فَاَتَيْتُهٗ بِدَلْوٍ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰى بَعِيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا تو آپنے کھڑے ہو کر پیا بجز ابو داود کے پانچوں اسکے راوی ہیں - اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پانی مانگا اور آپ خانہ کعبہ کے پاس تھے تو میں ڈول میں پانی آپ پاس لایا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ عکرمہ نے قسم کھائی کہ آپ اسدن ضرور اونٹ پر سوار تھے

الفصل الرابع في ترتيب الشاربين

چوتھی فصل

پینے والوں کی ترتیب کے بیان میں

(۱) عن انس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح لبن فشرب وعن یسارہ ابوبکر وعن یمینہ اعرابی فاعطی الاعرابی فضلہ وقال الایمن فالایمن اخرجہ الستۃ الا النسائی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ میں دودھ لایا گیا تو آپنے اسکو پیا اور آپ کے بائیں جانب حضرت ابوبکرؓ تھے اور داہنی جانب ایک دیہاتی شخص تھا تو آپنے اپنا پس ماندہ اس دیہاتی شخص کو عطا فرمایا۔ اور آپنے فرمایا کہ داہنی طرف[ا] والے مستحق ہیں بجز نسائی کے چھوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن سہل بن سعد قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشراب فشرب وعن یمینہ غلام وعن یسارہ الاشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی ھولاء فقال الغلام واللہ یا رسول اللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا فتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ اخرجہ الشیخان وزاد رزین قال کان الغلام الفضل بن عباس ترجمہ سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی پینے کی چیز پیش کی گئی تو آپنے اسکو پیا اور آپ کی داہنی جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب بوڑھے بوڑھے (معمر اشخاص تھے تو آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ تم مجھکو اجازت دیتے ہو کہ یہ ان (بڈھے) لوگوں کو دوں تو لڑکے نے عرض کیا کہ قسم خدا کی یا رسول اللہ میں اپنا ایسا متبرک حصہ جو مجھے آپ کی جانب سے عطا ہوا ہے کسی کو نہیں دوں گا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دیدیا شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ لڑکے فضل بن عباس تھے۔

(۳) وعن ابن ابی اوفی وابی قتادۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساقی القوم اخرھم شربا اخرجہ ابوداود عن الاول والترمذی عن الثانی ترجمہ ابن ابی اوفے اور قتادہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جماعت کے ساقی (پلانے والے) کو سب سے اخیر میں پینا چاہیئے ابوداؤد نے اول (ابن ابی اوفے) سے اور ترمذی نے ثانی قتادہؓ سے روایت کیا ہے۔

الفصل الخامس فی تغطیۃ الاناء

پانچویں فصل

برتنوں کے ڈھانپنے کے بیان میں

(۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطوا الاناء واوکئوا السقاء اخرجہ الشیخان وابوداود

[ا] کہ پہلے کون شخص پینے کا مستحق ہے اور پھر کون شخص اور علی ہذا آخر تک کون شخص مستحق ہے ۱۲ پہر پینے والے شخص کی داہنی جانب جو شخص ہوگا وہی اسکے پس ماندہ کا مستحق ہوگا اگرچہ بہ نسبت بائیں طرف والے کے رتبہ میں کم ہو۔ ۱۲

اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ
ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی رکھنے کے برتن کے سر الٹ کر اسمیں منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ اور اختناث یہ ہے کہ برتن کا سر اولٹ دیا جائے تاکہ اسمیں منہ لگا کر پانی پیا جاوے بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی التَّنَفُّسِ عِنْدَ الشُّرْبِ

تیسری فصل

پانی پیتے وقت سانس لینے کے بیان میں۔

(۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوا اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا اللّٰهَ اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَى الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ ثَلٰثًا وَزَادَ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَيَقُوْلُ اِنَّهُ اَرْوٰى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہی سانس میں (پانی وغیرہ) مت پی جاؤ جسطرح اونٹ (ایک ہی سانس میں) پی لیتا ہے۔ البتہ دو اور تین سانس میں پیا کرو۔ اور جب پینے لگو تو بسم اللہ کہو اور جب پانی پیکر برتن رکھو تو الحمد للہ کہو ترمذی اسکے راوی ہیں اور پانچوں کی روایت میں بجز نسائی کے جو انس سے مروی ہو مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے تھے اور مسلم اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ (آپنے فرمایا کہ یہ بہت زیادہ سیراب کرنیوالا ہے اور نہایت ہی صحت بخش ہے اور بہت ہی خوشگوار اور زود ہضم

(۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم پانی پیو تو برتن میں سانس مت لو۔ بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِی الْمُثَنّٰى الْجُهَنِیِّ قَالَ دَخَلَ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهٗ اَسَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّفْخِ فِی الْاِنَاءِ قَالَ نَعَمْ وَسَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِیْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ فَاِنِّیْ اَرَى الْقَذَاةَ فِیْهِ قَالَ فَاَهْرِقْهَا اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابو المثنی جہنی سے روایت ہو وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید مروان کے پاس گئے تو اسنے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ برتن میں پھونکنے سے منع فرماتے تھے انہوں نے کہا کہ ہاں (سنا ہے) اور ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اپنے منہ سے پیالہ جدا کرلو پھر (پیالہ کے باہر سانس لو) اسنے کہا کہ میں پانی میں کوڑا کرکٹ دیکھتا ہوں تو آپنے فرمایا کہ اسکو بہا دو۔ بجز نسائی کے چاروں اسکے راوی ہیں

لہ تین سانس میں پینا لہ بلکہ سانس لیتے وقت گلاس ہٹالو اور اسیطرح تین سانس سے پانی پینا مستحب ہے ۱۲ سے یعنے مروان نے حضرت ابوسعیدؓ سے پوچھا۔ سے مینے سنا ہے کہ آپ منع فرماتے تھے ھے یعنے ایک سانس میں پانی پینے سے میری پیاس نہیں بجھتی تو کیا میں برتن میں سانس لوں ۱۲ ھ تو کیا اسکو پھونک کر دفع کردوں ۱۲ ے یعنے پانی بہا دو تاکہ کوڑا کرکٹ اوپر سے بہ کر نکل جاوے ۔ ۱۲

کا دودھ دوہا جو اسکے گہر میں تھی پس آپنے پی لیا۔ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِيْذَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ام سلیم کے پاس ایک پیالہ تھا وہ کہتی تھیں کہ میں نے اس (پیالہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی چیز پلائی ہے۔ پانی اور شہد (کا شربت) اور دودھ اور نبیذ۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي الْخُمُوْرِ وَالْاَنْبِذَةِ وَفِيْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب

شرابوں اور نبیذوں کے بیان میں جس میں چھ فصلیں ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ تَحْرِيْمِ كُلِّ مُسْكِرٍ

پہلی فصل

ہر مسکر (نشہ لانیوالی چیز) کو حرام ہونے کے بیان میں۔

(١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ اَلْبِتْعُ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْاُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ وَفِيْ اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ اَلْفَرَقُ بِفَتْحِ الرَّاءِ وَسُكُوْنِهَا اِنَاءٌ يَسَعُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا اَلْحَسْوَةُ الْجُرْعَةُ مِنَ الْمَاءِ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی شراب حرام ہے۔ چھوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ سے شہد کے شراب کے متعلق[۱] دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ ہر نشہ لانیوالی شراب حرام ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ (آپنے فرمایا کہ) ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے[۲] اور جسکے ایک فرق پینے سے نشہ ہو اسکا ایک چلو بھی حرام ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ اسکا ایک گھونٹ بھی حرام ہے[۳]۔ فرق ایک برتن جسمیں سولہ رطل[۴] سماتا ہو۔

(٢) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا فِيْ شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ اَلْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيْرِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ... ہمکو دو شرابوں سے متعلق ارشاد فرمائیے جو ہم یمن میں بناتے تھے (ایک تو) بتع ہے جو شہد کی شراب ہے شہد کا نبیذ[۵] بنایا جاتا ہے حتیٰ کہ اسمیں

---

[۱] نبیذ کا پینا جائز ہے نبیذ اسکو کہتے ہیں کہ خرما یا انگور یا کشمش یا منقے وغیرہ میں سا سا مقدار تک پانی ڈالکر رکھدیا جائے اور صبح کا شام کو اور شام کا صبح کو پیا جائے اور موسم سرما میں دوسرے روز بھی پیا جا سکتا ہے غرضکہ اسوقت تک پینا جائز ہے جبتک اسمیں جوش پیدا نہ ہو جائے اسلئے کہ جوش آجانے کے بعد اسمیں نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ١٢ [۲] کہ جائز ہے یا ناجائز [۳] کسی چیز سے تیار کی جائے شہد سے بنائی جائے یا کسی اور چیز سے [۴] سولہ رطل کا ایک فرق ہوتا ہے [۵] جسکے ایک فرق پینے سے نشہ ہو۔ [۶] یعنی شہد میں پانی ڈالکر رکھدیا جاتا ہے حتیٰ کہ دو تین روز میں اسمیں جوش پیدا ہو جاتا ہے اسمیں نشہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ جوش بلحاظ موسم کے دیر میں اور بہت جلد

وَزَادَ مُسْلِمٌ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونِ الْأَوَّلِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا اسْتَسْقَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا قَالَ بَلَى فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا وَشَرِبَ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِإِيكَاءِ السِّقَاءِ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا ترجمہ جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم (کھانے کے) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو اور پینے کے (مشک کے منہ) کو بند کر دیا کرو شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ (آپ نے فرمایا کہ) سال بھر میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جسمیں وبا[1] اترتی ہے پھر اس وبا کا جس کھانے پینے کے کھلے برتن پر گذر ہوتا ہے وہ اسمیں گھس جاتی ہے۔ لیث کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں عجمی لوگ (ماہ) کانون اول میں اس[2] (وبا) سے بچاؤ کرتے ہیں اور شیخین کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ کو نبیذ نہ پلاؤں تو آپ نے فرمایا کہ تم اسکو ڈھانپ کر کیوں نہیں لائے اگرچہ ایک لکڑی ہی آڑی رکھدی ہوتی اور آپ نے اسکو پی لیا۔ اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابوحمید سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو رات کو پانی کے برتن (کے منہ) بند کرنے کا حکم دیا اور رات کو دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِي أَحَادِيثَ مُتَفَرِّقَةٍ

چھٹی فصل

متفرق احادیث کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے بیوت سقیا سے میٹھا پانی منگوایا جاتا تھا۔ قتیبہ کہتے ہیں کہ یہ ایک چشمہ ہے اسکے اور مدینہ کے مابین دو دن کی مسافت ہے (ابوداؤد اسکے راوی ہیں)۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ الْكَرْعُ الشُّرْبُ بِالْفَمِ مِنَ النَّهْرِ أَوِ السَّاقِيَةِ وَالْعَرِيشُ مَعْرُوفٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی انصاری کے باغ میں تشریف لیگئے[3] اور وہ اپنے باغ میں پانی دے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس پرانی مشک میں رات کا باسی پانی ہو (تو بہتر ہے) ورنہ ہم (نہر ہی سے) منہ لگا کر پانی پی لیتے ہیں تو اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ٹھنڈا پانی ہے پھر وہ شخص اپنی جھونپڑی کے پاس گیا اور پانی ایک پیالہ میں ڈالا اور پھر اس (پانی) پر اپنی بکری

[1] یعنی جو شخص اس برتن سے کھاتا پیتا ہے وہ وبائی مرض میں گرفتار و مبتلا ہوجاتا ہے [2] یعنی انکے خیال میں اسی مہینہ میں کوئی رات ہے جس میں وہ وبا نازل ہوتی ہے لہذا وہ اپنا بچاؤ کرتے ہیں اور کھانے پینے کے برتن کھلے نہیں رکھتے۔ [3] جو باغ میں کھجور کے شاخوں سے دھوپ سے محفوظ رہنے کی غرض سے بنائی جاتی ہے

کہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ دوزخیوں کا لہو اور پیپ ہے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشَرَۃً عَاصِرَھَا وَمُعْتَصِرَھَا وَشَارِبَھَا وَسَاقِیَھَا وَحَامِلَھَا وَالْمَحْمُوْلَۃَ اِلَیْہِ وَبَائِعَھَا وَمُبْتَاعَھَا وَوَاھِبَھَا وَاٰکِلَ ثَمَنِھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب میں دس اشخاص پر لعنت فرمائی اسکے بنانے والے پر اور بنوانے والے پر اور پینے والے پر اور پلانے والے پر اور اٹھا کر لیجانے والے پر اور جسکے پاس اٹھا کر لیجائیں اسپر اور اسکے بیچنے والے پر اور خرید کرنے والے پر اور ہبہ کرنیوالے پر اور اسکی قیمت کھانے والے پر۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْعَبَدْتُ ھٰذِہِ السَّارِیَۃَ دُوْنَ اللّٰہِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابوموسےٰ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اسکی پروا نہیں کرتا کہ میں شراب پیوں یا سوا خدا کے اس کی عبادت کروں (یعنے شراب پینا اور غیر اللہ کو پوجنا دونوں برابر ہے)۔ نسائی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ تَحْرِیْمِھَا وَمِنْ اَیِّ شَیْءٍ ھِیَ

تیسری فصل

شراب کی حرمت اور اسکے بیان میں کہ شراب کس چیز کی ہوتی ہے

(۱) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَیْنِھَا قَلِیْلُھَا وَکَثِیْرُھَا وَمَا سَکِرَ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ شراب بذاتہ حرام ہے قلیل اور کثیر اور جس (قسم کی) شراب نشہ لانیوالی ہو (سب حرام ہے) نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَاَنْھَاکُمْ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب انگور کی ہوتی ہے اور کھجور کی ہوتی ہے اور شہد کی ہوتی ہے اور گیہوں کی ہوتی ہے اور جو کی ہوتی ہے اور میں تمکو ہر نشہ لانیوالی شراب سے منع کرتا ہوں ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اکثر) شراب انہیں درختوں کی شراب بنتی ہے کھجور اور انگور کی بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَاِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ یَوْمَئِذٍ لَخَمْسَۃَ اَشْرِبَۃٍ مَا فِیْھَا شَرَابُ الْعِنَبِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی اور اسوقت مدینہ میں پانچ قسم کی شرابیں (رائج) تھیں جنمیں انگور کی شراب نہ تھی۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

لہ یعنے جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا خدا آخرت میں اسکو دوزخیوں کا پسینہ پلائیگا خدا تعالی مسلمانوں کو اس بری بلا سے محفوظ رکھے ۱۲ ؎ پس شرک اور شرابخواری دونو برابر ہیں ۱۲ ؎ اسکو کوئی قید قلیل و کثیر اور کسی قسم کی نہیں ہے پس ہر نشہ لانیوالی شراب حرام ہے کسی چیز کی ہو کسی مقدار میں ہو یعنے میں کسی قسم کی تخصیص نہیں کرتا تاکہ سب قسم کی شرابوں کی حرمت حاوی ہو جاوے غرضکہ تعمیم ہو جائے تخصیص باقی نہ رہے اور میوہ اور گڑ وغیرہ کی شراب جو ہندوستان میں بنتی ہے وہ حرمت میں شامل ہے

جوش پیدا ہو جائے اور دوسرے مزر ہے جو جوار اور جوار کی شراب ہے انکا نبیذ بنایا جاتا ہے جتنے کہ اسمیں جوش پیدا ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ میں ہر نشہ لانے والی شراب سے منع کرتا ہوں جو نماز سے باز رکھے بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۳۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَشْرِبَةِ قَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ مُسْكِرٍ يَنِشُّ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ يَنِشُّ أَيْ يَغْلِي ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرابوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہر نشہ لانیوالی چیز سے پرہیز کرو قلیل ہو یا کثیر۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيلَ الْغُبَيْرَاءُ السُّكْرُجَةُ تُعْمَلُ مِنَ الذُّرَةِ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْكُوبَةُ طَبْلٌ مُخْتَصَرٌ ذُو رَأْسَيْنِ ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے کو بہ اور غبیرا سے منع فرمایا۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے کہا جاتا ہے کہ غبیرا جوار کی شراب ہے جو حبشی لوگ بناتے ہیں ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ کو بہ دو طرفہ باجہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي تَحْرِيمِ الْمُسْكِرِ وَذَمِّ شَارِبِهِ

دوسری فصل

نشہ لانے والے شئے کی حرمت اور اسکے پینے والے کی برائی کے بیان میں

(۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ ... عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا وَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ قَالَ الْخَطَّابِيُّ مَعْنَى لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور جس شخص نے دنیا میں شراب پیا اور ہمیشہ پیتا رہا اور اسی حالت میں مر گیا اور اسنے شراب خوری سے توبہ نہ کی وہ آخرت میں شراب نہ پیوے گا۔ چھوں اسکے راوی ہیں۔ خطابی کہتے ہیں کہ آخرت میں شراب نہ پیوے گا اسکے معنے یہ ہیں کہ وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲) **وَعَنْهُ** أَنَّ عُمَرَ قَالَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اما بعد اے لوگو جب شراب کی حرمت نازل ہوئی پانچ چیزوں کی شراب بنتی تہی انگور کی اور کھجور کی اور شہد کی اور گیہوں کی اور جو کی۔ اور خمر وہ ہے جو عقل کو ڈہانپ لیوے[1] پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس شخص کے لیے عہد کیا ہے کہ جو کسی نشہ لانیوالی چیز کو پیوے کہ اسکو طینۃ الخبال (آخرت میں) پلائیگا عرض کیا گیا کہ

لہ ڈہولک وغیرہ ۱۲ لہ اسلیے کہ آخرت میں جنت ہی میں شراب ہوگی ۱۲ لہ یعنے عقل کو زائل کردے اور بیعقل کی حرکات اس سے ظاہر ہونے لگیں ۱۲

گھر میں انصار کے شراب خوار جماعت کے ساتھ شراب پی رہے ہیں کسی گانیوالی لونڈی نے انکو یہ گا کر سنایا۔ ۵ خبردار ہو اے حمزہ موٹی اونٹنی کے واسطے ٭ جو صحن میں بندھی ہوئی ہیں ٭ انکی گردنوں پر چھری چلا دو اور جلدی سے پکا کر اور بھونکر لاؤ ٭ تو جھپٹ کے حمزہؓ تلوار لیکر اٹھے اور ان دونوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور انکے پیٹ چاک کر ڈالے اور ان کی کلیجہ نکال لیئے (یہ سنکر) میں (وہاں سے) چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپکے پاس زید بن حارثہ تھے تو آپنے میرے چہرہ ہی سے میرے رنج و ملال کو پہچان لیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمکو کیا ہوا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج کے دن سا کوئی دن (مصیبت کا) میں نے نہیں دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا انکے کوہان کاٹ ڈالے انکی کوکھیں چاک کر ڈالیں اور یہ وہ اسی گھر میں میں انکے ساتھ چند شراب خوار ہیں آپنے اپنی چادر منگوا کر اوڑہی پھر آپ پیادہ چلے اور ہم بھی انکے ساتھ چلے حتے کہ آپ اس گھر پر پہونچے (جہاں حمزہ تھے) تو آپ نے اجازت چاہی تو آپ کو اجازت ملی تو آپ نے دیکھا کہ سب کے سب شراب پیئے ہوئے ہیں تو آپ نے حمزہ کو ان کے فعل کی بابت ملامت کرنی شروع کی حمزہؓ تو نشہ میں چور تھے اور ان کی دونوں آنکھیں سرخ تھیں تو حمزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے سے اوپر تک دیکھا پھر کہا کہ تم ہو کون میرے باپ کے غلام تو ہو تو آپ نے سمجھ لیا کہ وہ نشہ میں چور ہیں تو آپ پچھلے پاؤں واپس ہٹے حتے کہ آپ وہاں سے باہر نکل آئے اور ہم بھی آپ کے پاس چلے آئے۔ اور یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے قبل کا ہے شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور سبنے ان اشعار کا صرف اول مصرع بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْمَا يَحِلُّ مِنَ الْاَنْبِذَةِ وَمَا يَحْرُمُ

چوتھی فصل

اسکے بیان میں کہ نبیذوں میں کس قسم کی نبیذ حلال ہے اور کس قسم کی نبیذ حرام ہے

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَرَّهٗ اَنْ يُّحَرِّمَ اِنْ كَانَ مُحَرِّمًا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيْذَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَهٗ قَيْسُ بْنُ وَهْبٍ اِنَّ لِيْ جَرَّةً اَنْتَبِذُ فِيْهَا حَتّٰى اِذَا غَلٰى وَسَكَنَ شَرِبْتُهٗ قَالَ مُذْ كَمْ هٰذَا شَرَابُكَ قَالَ مُذْ عِشْرِيْنَ سَنَةً قَالَ طَالَ مَا تَرَوَّتْ عُرُوْقُكَ مِنَ الْخَبَثِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ وہ حرام سمجھے اگر وہ حرام کی گئی ہے جسکو خدا نے حرام کیا ہے تو وہ شخص نبیذ کو حرام سمجھے اور ایک روایت میں ہے کہ قیس بن وہب نے ابن عباسؓ سے کہا کہ میرے پاس ایک ٹھلیا ہے جسمیں میں نبیذ بناتا ہوں تا آنکہ جب اسمیں جوش آ کر بیٹھ جاتا ہے تو میں اسکو پی لیتا ہوں انہوں نے پوچھا کہ تم کتنے روز سے یہ پیتے ہو قیس نے کہا بیس برس سے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ بہت عرصہ تک خبیث چیز سے تمہاری رگیں سیراب ہوتی رہیں نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا عَلِمْتُ قُدُوْمَهٗ تَحَيَّنْتُ وُصُوْلَهٗ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهٗ فِيْ دُبَّاءٍ اَتَيْتُهٗ بِهٖ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ وَيَغْلِيْ فَقَالَ اضْرِبْ بِهِ الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ و

لہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء حمزہؓ ہیں ۱۲ ۵ اسوقت شراب حرام نہیں ہوئی تھی ۱۲ ۵ اندر جانے کی ۱۲ ۵ وہ نبیذ جس میں جوش اور تیزی پیدا ہوگئی اور اس میں نشہ پیدا ہوگیا ہو ۱۲ ۵ اسلیئے کہ ایسے جوش کھائے ہوئے نبیذ کا پینا ناجائز ہے۔

(۵) وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعرض بالخمر فمن کان عندہ شیء منہا فلیبعہا ولینتفع بہا فما لبثنا الا یسیرا حتی قال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی حرم الخمر فمن ادرکتہ ہذہ الآیۃ وعندہ منہا شیء فلا یشربہا ولا یبعہا ولا ینتفع بہا فاستقبل الناس بما عندہم منہا طرق المدینۃ فسفکوہا اخرجہ مسلم ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی شراب (کی حرمت کے بارہ) میں اشارہ[1] فرماتا ہے پس جس شخص کے پاس کچھ شراب ہو اسکو بیچ ڈالنا چاہیئے اور اسکی قیمت سے اسکو نفع اٹھالینا چاہیئے اسکے بعد تھوڑے ہی روز گذرے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے شراب کو حرام کر دیا پس جس شخص کے پاس یہ آیت (تحریم) پہونچ جائے اور اسکے پاس کچھ شراب ہو تو نہ اسکو پینا چاہیئے اور نہ اسکو بیچکر اس کی قیمت سے نفع اٹھانا چاہیئے تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ مدینہ کے رستوں پر لائے اور وہاں بہا دیا مسلم اسکے راوی ہیں

(۶) وعن الحسن بن علی عن ابیہ قال کان لی شارف من نصیبی یوم بدر واعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شارفا من الخمس فبینا شارفای مناختان الی حجرۃ رجل من الانصار فجئت فاذا شارفای قد جبت اسنمتہما وبقرت خواصرہما واخذ من اکبادہما فلم املک عینی حین رأیت ذلک المنظر فقلت من فعل ہذا قالوا فعلہ حمزۃ وہو فی ہذا البیت فی شرب من الانصار غنتہ قینۃ فقالت فی غنائہا شعر الا یا حمز للشرف النواء ÷ وہن معقلات بالفناء ÷ ضع السکین فی اللبات منہا + وعجل من قدیدہا او شواء + فوثب حمزۃ الی السیف فاجب اسنمتہما وبقر بطونہما واخذ من اکبادہما قال فانطلقت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ فعرف فی وجہی الذی لقیت فقال ما لک فقلت یا رسول اللہ ما رأیت کالیوم عدا حمزۃ علی ناقتی فاجب اسنمتہما وبقر خواصرہما وہا ہو ذا فی البیت معہ شرب فدعا صلی اللہ علیہ وسلم بردائہ فارتدی ثم انطلق یمشی واتبعناہ حتی جاء البیت فاستاذن فاذن لہ فاذا ہم شرب فطفق صلی اللہ علیہ وسلم یلوم حمزۃ فی فعلہ فاذا حمزۃ ثمل محمرۃ عیناہ فنظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصعد النظر ثم قال وہل انتم الا عبید لابی فعرف صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد ثمل فنکص علی عقبیہ حتی خرج وخرجنا معہ وذلک قبل تحریم الخمر اخرجہ السیخان وابوداود ولیس عندہم من الشعر الا نصف البیت الاول واللہ اعلم الشارف الناقۃ المسنۃ الکبیرۃ والنواء السمان والجب القطع والبقر شق البطن والشرب بفتح الشین وسکون الراء الجماعۃ الذین یشربون الخمر وثمل الشارب اذا اخذت منہ الخمر فتغیر ونکص علی عقبیہ رجع الی ورائہ ماشیا ترجمہ حسن بن علیؓ اپنے والد (حضرت علی) سے روایت کرتے ہیں کہ (حضرت علی فرماتے ہیں کہ) میرے پاس ایک اونٹنی تھی جو جنگ بدر کے دن میرے حصہ میں آئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے بھی ایک اونٹنی مجھے مرحمت فرمائی تھی سو جس حالت میں کہ یہ میری دونوں اونٹنیاں کسی انصاری شخص کے حجرہ کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھیں مینے جو (آکر) دیکھا تو میری دونوں اونٹنیوں کی کوہان کٹی ہوئی ہیں۔ اور انکی کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں اور انکے کلیجے نکال لیے گئے ہیں جب مینے ایسا واقعہ دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا (بے اختیار آنسوں نکل پڑے) مینے پوچھا کہ کس شخص نے ایسا کیا لوگوں نے کہا کہ حمزہ نے کیا جو یہی

[1] یعنی خدا نے بعض آیات ایسی نازل فرمائی ہیں جیسے اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ شراب حرام ہو جائیگی۔ جیسا کہ یسألونک عن الخمر والمیسر آخر تک اور لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری سے ظاہر ہے پہلی آیت میں تو خدا نے یہ بتلا دیا کہ شراب میں بہ نسبت نفع کے ضرر بہت زیادہ ہے اور دوسری آیت میں یہ بتلایا کہ بحالت نشہ نماز نہیں پڑھنی چاہیئے جو ضرور آیندہ اسکی حرمت کی جانب اشارہ کرنے کیلئے کافی ثبوت ہے ۱۲ [2] ورنہ آیندہ اس سے ہر قسم کا نفع اٹھانا جائز نہ ہوگا۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک انگور اور خشک کھجور دونوں کو اکٹھے ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور گدری کھجور اور خشک کھجور دونوں کو اکٹھے ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ خشک انگور اور خشک کھجور دونوں کو اکٹھے ملا کر نبیذ مت بناؤ اور نہ پختہ اور گدری کھجور کو ملا کر نبیذ بناؤ۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۷) وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتبذوا الزھو والرطب جمیعا ولا تنتبذوا الرطب والزبیب جمیعا ولکن انتبذوا کل واحد علی حدتہ اخرجہ مسلم ومالک وابو داؤد والنسائی ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گدری اور پختہ کھجور دونوں کو اکٹھے ملا کر نبیذ مت بناؤ اور پختہ کھجور اور خشک انگور دونوں اکٹھے ملا کر نبیذ مت بناؤ بلکہ ہر ایک کو علیحدہ نبیذ بناؤ۔ مسلم۔ مالک۔ ابو داؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وعن انس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخلط البسر والتمر ثم یشرب وکان عامۃ خمورھم حین حرمت الخمر اخرجہ مسلم والنسائی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ گدری اور خشک کھجور دونوں کو ملایا جائے اور اسکو بھگو کر اسکا نبیذ بنایا جائے) پھر وہ پیا جائے اور انکی عام طور پر یہی شراب تھی جبکہ شراب حرام ہوئی[1] مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وعن جابر بن زید وعکرمۃ انھما کانا یکرھان البسر وحدہ ویاخذان ذلک عن ابن عباس اخرجہ ابو داؤد ترجمہ جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت ہے کہ یہ دونوں صرف گدری کھجور کے نبیذ کو ناپسند کرتے تھے[2] اور یہ دونوں اسکو ابن عباسؓ سے نقل کرتے تھے[3] ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وعن عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبیبا فنلقی فیہ تمرا وفی اخری کنت آخذ قبضۃ من زبیب وقبضۃ من تمر فالقیہ فی اناء فامرسہ ثم اسقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ ابو داؤد ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خشک انگور کا نبیذ بناتے تھے اور اسمیں خشک کھجور بھی ڈالدیتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ میں ایک مٹھی خشک انگور اور ایک مٹھی خشک کھجور لیکر ایک برتن میں ڈالدیتا تھا (اور اسکو بھگو دیتی تھی) پھر اسکو ہاتھوں سے مل کر (صاف کرکے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا دیتا تھا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وعن سوید بن غفلۃ قال قرأت کتاب عمر الی ابی موسی اما بعد فانہ قدم علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا اسود کطلاء الابل وانی سالتھم علی کم تطبخونہ فاخبرونی انھم یطبخونہ علی الثلثین ذھب ثلثاہ الاخبثان ثلث ریحہ وثلث ببغیہ فمر من قبلک یشربونہ اخرجہ النسائی وفی روایۃ لہ قال عبد اللہ بن یزید الخطمی کتب الینا عمر اما بعد فاطبخوا شرابکم حتی یذھب منہ نصیب الشیطان فان لہ اثنین ولکم واحدا والمراد ببغیہ اذاہ وشدتہ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کی تحریر پڑھی جو انہوں نے ابو موسیٰؓ کو بھیجی تھی جس میں لکھا تھا۔ اما بعد میرے پاس شام سے ایک قافلہ آیا جسکے پاس ایک گاڑھی کالی شراب تھی جیسے کہ اونٹ (کے لگانے) کا طلا (تیل) ہوتا ہے میں نے ان سے پوچھا کہ تم اسکو کتنا پکاتے ہو تو انہوں نے مجھ سے بیان

---

[1] یعنی عرب کے لوگ اس زمانہ میں جبکہ شراب حرام ہوئی گدری اور خشک کھجور کو ملا کر اسکی شراب پیتے تھے اور ان میں سے ایک کو دوسری کے ساتھ ملانے سے انکی غرض یہ تھی آپ نے منع فرمایا کیونکہ انکے ملانے میں بہت جلد ان میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے [2] یعنے اسکے ساتھ خشک کھجور یا کوئی اور چیز شریک نہ کیجائے صرف گدری کھجور ہی کی نبیذ ہو اسکو ناپسند کرتے تھے غرضکہ اسکے ساتھ کوئی چیز شامل کرنیکو ضروری خیال کرتے تھے [3] کہ ابن عباسؓ نے ایسے ہی فرمایا۔۱۲

لا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے جب مجھے آپ کی واپسی کی خبر ہوئی تو میں آپ کی تشریف آوری کا منتظر رہا نبیذ کی وجہ سے جو میں نے کدو کے تونبہ میں تیار کیا تھا (جب آپ تشریف لائے تو) میں وہ نبیذ آپ پاس لیکر آیا تو وہ جوش مار رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اسکو دیوار پر پھینکدو اسلئے کہ یہ ایسے شخص کے پینے کی چیز ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فِیْہِ نَبِیْذٌ فَرَفَعَہُ اِلٰی فِیْہِ فَوَجَدَہٗ شَدِیْدًا فَرَدَّہٗ فَقَالَ رَجُلٌ اَحَرَامٌ ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ عَلَیَّ بِالرَّجُلِ فَاَخَذَ مِنْہُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّہٗ عَلَیْہِ ثُمَّ رَفَعَہٗ اِلٰی فِیْہِ فَقَطَبَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اَیْضًا فَصَبَّہٗ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَیْکُمْ ھٰذِہِ الْاَوْعِیَۃُ فَاکْسِرُوْا مُتُوْنَھَا بِالْمَاءِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَقَالَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ لَیْسَ بِالْمَشْھُوْرِ وَلَا یُحْتَجُّ بِہٖ قَطَبَ وَجْھَہٗ اِذَا عَبَسَ وَجَمَعَ جِلْدَتَہٗ مِنْ شَیْءٍ کَرِھَہٗ وَاغْتَلَمَتْ اِشْتَدَّتْ وَاضْطَرَبَتْ وَذٰلِکَ عِنْدَ الْغَلَیَانِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لیکر آیا جس میں نبیذ تھی جب آپ نے اسکو منہ سے لگایا تو اس میں تیزی معلوم ہوئی تو آپنے اس شخص کو وہ نبیذ واپس دیدی تو کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو میرے پاس بلا لاؤ (جب وہ شخص آیا) تو آپنے اسکے ہاتھ سے پیالہ لے لیا پھر آپ نے پانی منگوا کر اس میں ڈالا پھر آپنے اسکو اٹھا کر منہ سے لگایا تو آپنے منہ بنایا پھر آپ نے اور پانی منگوا کر اسمیں ڈالا پھر آپنے فرمایا کہ جب ان برتنوں میں نبیذ جوش کھانے لگے تو تم اسکی قوت کو پانی سے توڑ ڈالو۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مشہور نہیں ہے اور نا قابل استدلال ہے۔ قطب وجہہ کے یہ معنے ہیں کہ جب کوئی چیز ناپسند ہو تو منہ بناتے ہیں۔ اور چہرہ کی کھال کو جمع کر لیتے ہیں (جس سے پیشانی پر شکن پڑجاتے ہیں) واغتلمت جب اس میں تیزی آجائے اور مضطرب ہونے لگے اور یہ جوش کے وقت ہوتا ہے۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُدْوَۃً فِیْ سِقَاءٍ فَیَشْرَبُہٗ عَشِیَّۃً وَعَشِیَّۃً فَیَشْرَبُہٗ غُدْوَۃً قَالَتْ وَکُنَّا نَغْسِلُ السِّقَاءَ غُدْوَۃً وَعَشِیَّۃً مَرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے صبح کو ایک مشکیزہ میں نبیذ بناتے تھے تو اسکو آپ شام کو پی لیتے تھے اور شام کو تیار کرتے تھے تو صبح کو آپ پی لیتے تھے اور ہم مشکیزہ کو صبح و شام دن میں دو دفعہ دھوتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنَّا نَنْقَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزَّبِیْبَ یَشْرَبُہُ الْیَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ مَسَاءَ الثَّالِثَۃِ ثُمَّ یَاْمُرُ بِہٖ فَیُسْقٰی اَوْ یُھْرَاقُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے منقے بھگو دیتے تھے تو آپ اس دن پیتے تھے اور اسکے دوسرے دن پیتے تھے اور پھر تیسرے دن کی شام تک پیتے تھے پھر آپ حکم دیتے تو کسی کو پلا دیا جاتا یا پھینکدیا جاتا مسلم ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّخْلَطَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا وَقَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا وَلَا الرُّطَبَ وَالْبُسْرَ جَمِیْعًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے

لہ آپکے واسطے کہ آپکے تشریف لاتے ہی آپ کو پلاؤں گا۔ ٹہ کافر ہو ۱۲۔ ٹہ اور وہ واپس چلا گیا۔ ٹہ جو نبیذ لایا تھا ۱۲۔ ھہ یعنے اسکے جوش کو پانی سے کمزور کر دو ۱۲۔ ٹہ یعنے ازواج مطہرات ۱۲۔ ٹہ جس دن بھگویا جاتا تھا ۱۲۔ ٹہ اگر اسمیں نشہ پیدا نہ ہوتا تو کسی اور کو آپ کے حکم سے پلا دیا جاتا اگر نشہ پیدا ہو جاتا تو پھینکدیا جاتا۔

بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

الفصل السادس في لواحق الباب

چھٹی فصل

ایسے امور کے بیان میں جو اس باب سے متعلق اور ملحق ہیں۔

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ اَنْ تُتَّخَذَ خَلًّا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سرکہ بنانے سے منع فرمایا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ الْمَلَكُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں دو پیالہ میرے پاس لائے گئے ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا تو میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا تو فرشتے نے[1] کہا کہ شکر ہے خدا کا جس نے تمکو فطرت کی ہدایت کی[2] اور اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَطْيَبِ الشَّرَابِ فَقَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ بہت عمدہ پینے کی کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا جو (شیریں) میٹھا اور ٹھنڈا ہو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

کتاب الشرکة

شرکت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ[3] مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا. اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دو شریک اشخاص کا تیسرا (شریک) ہوں جب تک ایک شریک اپنے دوسرے شریک کے ساتھ خیانت نہ کرے (اور اُسکو نقصان نہ پہونچائے) اور جب ایک دوسرے کو نقصان پہونچائیں تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ اور شیطان[4] آجاتا ہے

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيْمَا نُصِيْبُ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ وَلَمْ اَجِیْٔ اَنَا

---

[1] یعنی جبرئیل نے ۱۲ [2] اسلیئے کہ دودھ فطری غذا ہے جس سے انسان و حیوان کی کافی نشو ونما ہوتی ہے۔ [3] جو تجارت وغیرہ میں شریک ہوں [4] یعنی جبتک ایک شریک اپنے دوسرے شریک کے ساتھ خیانت نہ کرے تو خدا تعالیٰ انکی شرکت سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان آجاتا ہے اور ان میں شریک ہو جاتا ہے اور طرح طرح کے فسادات برپا کراتا ہے۔

کہ وہ اسکے دو ثلث (جلنے تک) پکاتے ہیں (یعنی جبکہ اسکے دو ثلث بُرے اور خبیث جلے جائیں⁵ (جل جائیں) ایک ثلث اسکی بدبو کا اور ایک ثلث اسکی سرعت اور تیزی کا پس تم اپنی طرف کے لوگوں کو اسکے پینے کا حکم دو۔ نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے ہمکو یہ لکھ بھیجا اما بعد تم اپنی شراب کو پکایا کرو تاآنکہ اس میں سے شیطان کا حصہ جلا⁶ جائے اسلیئے کہ شیطان کے دو حصہ ہیں۔ اور تمہارا ایک حصہ ہے۔

(۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ اشْرَبْهُ مَا كَانَ طَرِيًّا قَالَ إِنِّي أَطْبُخُهُ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ أَكُنْتَ شَارِبَهُ قَبْلَ أَنْ تَطْبُخَهُ قَالَ لَا قَالَ فَالنَّارُ لَا تُحِلُّ شَيْئًا حَرُمَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے شیرہ کے بارہ میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ پیو جو تازہ ہو تو اس شخص نے کہا کہ میں شراب کو پکاتا ہوں لیکن اس سے میرے دل میں شبہ رہتا ہے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کیا تم پکانے سے قبل اسکو پیتے ہو اس نے کہا کہ نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ پھر آگ کسی شے کو حلال نہیں کر سکتی نسائی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الظُّرُوفِ وَمَا يَحِلُّ مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ

پانچویں فصل

برتنوں کے بیان میں کہ ان میں کن کا استعمال جائز ہے اور کن کا ناجائز

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهَى عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَجُ نَسْجًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَأَمَرَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور روغنی برتن میں نبیذ (بناکر پینے سے) منع فرمایا۔ بجز بخاری کے چھئوں اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حنتم یعنے ٹھلیا اور دباء یعنے تونبے اور مزفت یعنے روغنی مرتبان اور نقیر یعنے کھجور کی لکڑی کو چھیل چھال کر اسکو کرید کر جو برتن بنایا جائے (ان سب میں نبیذ بناکر پینے) سے منع فرمایا اور آپ نے حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جاوے۔

(۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے چند برتنوں کے استعمال سے تمکو منع کیا تھا۔ اب⁷ تم جس برتن میں چاہو (نبیذ بناکر) پیو بجز اسکے کہ نشہ لانے والی چیز مت پیو بجز

---

⁵ یعنے جل جائے یعنی نبید کو پکاکر دو حصہ جلا دیا اور جب ایک ثلث باقی رہے تب اتار لیا جائے یہ اس نبیذ کے لیے جسمیں بو پیدا ہو گئی ہو اور کسیقدر تیزی آگئی ہو لیکن ہنوز نشہ نہ پیدا ہوا ہو تو اس دو حصہ جلانے سے اسکی بو اور تیزی دفع ہو جائیگی ۱۲ فاہم ⁶ کہ اسکا پینا جائز ہے یا نہیں ⁷ ماسی مت پیو ⁸ یعنے پکاکر اسکے دو حصہ جلا دیتا ہوں لیکن اسکے پینے میں طبیعت کو کھٹکا ہوتا ہے

⁷ جن برتنوں کے استعمال سے اور ان میں نبیذ بناکر پینے سے آپنے منع فرمایا وہ ایسے برتن تھے جنمیں قبل حرمت شراب پی جاتی تھی اور خاصکر شراب خوری ہی کیواسطے وہ برتن مستعمل تھے جب شراب حرام ہوئی تو آپ نے ان برتنوں کے استعمال سے اور ان میں نبیذ بناکر پینے سے منع فرمایا تاکہ شراب کی ظروف سے بھی لوگ متنفر ہو جائیں علاوہ اسکے ان برتنوں میں نبیذ بناکر پینے میں نشہ پیدا ہونیکا بھی خیال تھا اسلیئے کہ ان میں شراب کا اثر ضرور باقی ہوگا پھر جب آپنے دیکھا کہ اب شراب اور مخصوص ظروف کی نفرت اور حرمت لوگوں کی پورے طور پر ذہن نشین ہو گئی اور ایک عرصہ دراز تک وہ ظروف بیکار پڑے رہنے سے ان میں شراب کا کوئی اثر بھی باقی نہ رہا تو پھر آپنے ان کا استعمال اور ان میں نبیذ بناکر پینے کی اجازت دیدی لیکن پھر بھی یہ تاکید فرما دی کہ مسکر سے احتراز کیا جائے

⁸ یعنے شراب پکانے سے جائز نہیں ہو سکتی ۱۲

فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتا ہے^(۱) اور بعض شعر حکمت کا ہوتا ہے۔

(۲) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ عَنِ الْخُدْرِيِّ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ الْقَيْحُ الصَّدِيدُ الَّذِي يَسِيلُ مِنَ الدُّمَّلِ وَالْجُرْحِ وَمَعْنَى يَرِيَهُ يَأْكُلُهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بھری ہو جو اسکے پیٹ کو فاسد کر دے یہ اسکے لیئے بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ اسکے پیٹ میں اشعار بھرے ہوں^(۲) بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابوسعید خدری سے مروی ہے مذکور ہے کہ کسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رستہ چل رہے تھے اتنے میں ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا آپکے سامنے آیا تو آپنے فرمایا کہ شیطان کو پکڑ لو^(۳)۔

(۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الْمُنَافَحَةُ الْمُخَاصَمَةُ وَالتَّأْيِيدُ التَّقْوِيَةُ وَرُوحُ الْقُدُسِ هُوَ جِبْرَائِيلُ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان کے لیئے مسجد میں منبر رکھتے تھے تاکہ وہ اسپر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فخر کریں^(۴) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے (کفار) کو جواب دیں^(۵) اور آپ فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ سے حسانؓ کی تائید کرتا ہے جبتک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے (کفار کو) جواب دیتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فخر کرتے ہیں بخاری ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ تائید سے تقویت مراد ہے اور روح القدس جبریل ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيهِ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهِ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** عمرو ابن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا تو آپنے فرمایا کہ تمکو امیہ بن ابو الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں میں نے عرض کیا کہ جی ہاں (یاد ہیں) تو آپنے فرمایا کہ اچھا پڑھو تو میں نے ایک بیت پڑھ کر آپ کو سنائی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اور پڑھو حتے کہ میں نے سو بیت پڑھ کر آپ کو سنایا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ الْأَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں سو مرتبہ سے زیادہ بیٹھا تو آپ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور جاہلیت کے زمانہ کے بہت سی چیزوں کا تذکرہ کرتے تھے اور آپ خاموش رہتے تھے۔ اور بعض وقت آپ بھی انکے

---

^(۱) یعنے ان میں جادو کا سا اثر ہوتا ہے فوراً شخص مخاطب اس سے متاثر ہو جاتا ہے ^(۲) صرف اشعار مذمومہ اسکے پیٹ میں بھرے ہوں اور دین کے علوم سے بالکل بے بہرہ ہو اور یہی قسم کے بیہودہ اشعار کی نسبت ہے جیسے بڑے بڑے دیوان بھرے ہیں جن میں عشقیہ مضامین اور گل وبلبل کے سوا کوئی مضمون نہیں ہے اور جن اشعار کے مضامین عمدہ اور حکمت آمیز اور نصیحت خیز ہوں انکا پڑھنا یاد رکھنا یا ایسے اشعار کہنا ناجائز نہیں ہے غرضکہ جیسے مضامین ویسے اشعار برے ہیں اور اچھے مضامین کے اشعار اچھے ہیں ^(۳) بیہودہ عشقیہ اشعار پڑھتا ہوگا غرضکہ ضرور بری مضامین کے اشعار ہونگے ^(۴) یعنے آپکی تعریف کریں اور کفار کی ہجو کریں ^(۵) اور انکے اعتراضات کو دفع کریں ^(۶) اس میں راوی کا شک ہے۔

وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں اور عمار اور سعد جنگ بدر کے اس مال میں شریک ہوئے جو ہمکو حصے میں ملے تو سعد دو قیدی لائے اور میں اور عمار کچھ نہیں لائے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَقَدْ اَدْرَكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ بَعْدُ اِذَا اشْتَرَى الطَّعَامَ يَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِیَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ زہرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا[1] اور انکی والدہ زینب بنت حمید انکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے بیعت لیجئے تو آپ نے فرمایا کہ یہہ تو چھوٹا بچہ ہے پھر آپ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیئے برکت کی دعا کی اسکے بعد جب عبداللہ بن ہشام (تجارت کی غرض سے) غلہ خرید کرتے تو ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ ان سے ملکر کہتے کہ ہمکو بھی شریک کر لو اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیئے برکت کی دعا فرمائی ہے تو وہ انکو شریک کر لیتے تھے تو اکثر وقت پوری اونٹ کا بار) انکو (نفع میں) ملجاتا تھا تو وہ اسکو اپنے فرودگاہ[2] پر بھیجدیتے تھے۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِی السَّائِبِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَیَّ وَيَذْكُرُوْنِیْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِهٖ فَقُلْتُ صَدَقْتَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ كُنْتَ شَرِيْكِیْ فَنِعْمَ الشَّرِيْكُ كُنْتَ لَا تُدَارِیْ وَلَا تُمَارِیْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمُدَارَاةُ الْمُدَافَعَةُ وَالْمُمَارَاةُ الْمُجَادَلَةُ ترجمہ سائب بن ابو السائب سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو لوگ میری تعریف کرنے لگے اور میرے تذکرہ کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسکو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں تو میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ نے سچ فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ میرے شریک تھے۔ تو آپ بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی کوئی بکھیڑا کرتے تھے نہ کبھی جھگڑتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ الشِّعْرِ

شعر کا بیان

(۱) عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا ترجمہ ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض شعر میں[1] حکمت ہوتی ہے بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو ابن عباسؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور باتیں کرنی[2] شروع کیں تو آپ نے

---

[1] لیکن تقسیم ہم میں بالخود ما مساوی ہوئی [2] یعنے عبداللہ بن ہشام نے [3] عبداللہ بن ہشام کی والدہ انکو رسول اللہ کی خدمت میں لیکر گئیں [4] یعنے اسلام اور اسکے ضروری امور پر اقرار لیجئے کہ اسکا پابند رہے گا۔ [5] اس سے کیا بیعت لوں ۱۲ [6] پھر تمکو ضرور نفع ہوگا جس کیوجہ سے ہماری فائدہ بھی ہوگا ۱۲ [7] یعنے گھر میں بھیجدیتے تھے ۱۲ [8] تمہاری تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ابوہریرہ سے انکے اشعار بیان ہیں جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرما رہے تھے یہ سنا کہ تمہارا بھائی یعنے ابن رواحہ کوئی فحش اور بری بات نہیں کہتا۔ ابن رواحہ نے کہا ہے ہمارے پاس خدا کے رسول آئے جو خدا کی کتاب پڑھتے ہیں جبکہ صبح نمودار ہوتی ہے اور اوسکی روشنی پھیلجاتی ہے ہمکو اندھے پن یعنے گمراہی کے بعد راہ بتلائے تو ہمارے دل اسپر یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے ہونیوالا ہے وہ رات اسطرح گزارتے ہیں کہ انکے پہلو سے انکا بچھونا دور رہتا ہے جبکہ مشرکین کو کروٹ لینا بھی مشکل ہوتا ہے۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ مَعَكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ قریظہ کے دن حسان سے کہا کہ تم مشرکین کی ہجو کرو۔ اسلیے کہ جبرئیل تمہارے[1] ساتھ ہیں شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاذَنَ حَسَّانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِيْ فَقَالَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ زَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ ؎ وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ ⁂ بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ ⁂ سَنَامُ كُلِّ شَيْءٍ اَعْلَاهُ وَالْمَجْدُ الشَّرَفُ وَالْعُلٰى وَالْفَخْرُ وَالسُّؤْدُدُ وَمَا اَشْبَهَهَا ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حسان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آپنے فرمایا کہ میری نسب کی نسبت کیا کروگے[2] تو انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کو ایسا الگ نکال لونگا جسطرح آٹے میں سے بال الگ نکال لیا جاتا ہے شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم نے ایک روایت میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ حسان نے کہا کہ ؎ ہاشم کی اولاد[3] میں شرافت کی خوبی بنت مخزوم کے بیٹوں میں ہے اور تیرا باپ تو غلام ہے۔

(۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى قَالَ حَسَّانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؎ هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ ⁂ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ ⁂ هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا ⁂ رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ ⁂ اَتَهْجُوْهُ وَلَسْتَ لَهٗ بِكُفْوٍ ⁂ فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ ⁂ فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ ⁂ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ ⁂ ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا ⁂ تُثِيْرُ النَّقْعَ مَوْرِدُهَا كَدَاءُ ⁂ تُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ ⁂ عَلٰى اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ ⁂ تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ ⁂ تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ ⁂ فَاِنْ اَعْرَضْتُمُوْا عَنَّا اعْتَمَرْنَا ⁂ وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ ⁂ وَاِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ يَوْمٍ ⁂ يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَشَاءُ ⁂ وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا ⁂ يَقُوْلُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهٖ خَفَاءُ ⁂ وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا ⁂ هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ ⁂ لَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ ⁂ سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ ⁂ فَمَنْ يَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ ⁂ وَيَمْدَحُهٗ وَيَنْصُرُهٗ سَوَاءُ ⁂ وَجِبْرِيْلٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا ⁂ وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهٗ كِفَاءُ ⁂ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالْمُبَارَاةُ الْمُجَارَاةُ وَالْمُسَابَقَةُ وَالْاَسَلُ الرِّمَاحُ وَالظِّمَاءُ جَمْعُ ظَامِئٍ وَهُوَ الْعَطْشَانُ جَعَلَهَا عِطَاشًا اِلٰى وُرُوْدِ الدِّمَاءِ اسْتِعَارَةً مُتَمَطِّرَاتٍ اَيْ مُسْرِعَةً عُرْضَتُهَا يُقَالُ فُلَانٌ عُرْضَةٌ لِكَذَا اِذَا كَانَ مُسْتَعِدًّا لَهٗ وَمُتَعَرِّضًا لَهٗ

---

[1] یعنے رات کو اکثر جاگتے ہیں اور عبادت آلہی میں مصروف رہتے ہیں [2] تمہاری مدد کرینگے ۱۲ [3] یعنے مشرکین میں تو میرا نسب بھی شامل ہے اور وہ میرے قرابت دار ہیں پھر انکی ہجو کسطرح کروگے اسلیے کہ انکی ہجو کرنے میں بوجہ قرابتداری کے میری بھی ہجو ہونیکا احتمال ہے [4] یہ حضرت حسان کی اس قصیدہ کا ایک شعر ہے جو انہوں نے ابو سفیان کی ہجو میں کہا ہے چونکہ ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار تھے اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے علاحدہ کردیا اسطرح کہ بنی بنت مخزوم کو شریف قرار دیا جنمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور انکے باپ کو غلام قرار دیا اور اسیطرح دوسرے اشعار میں جنمیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علیحدہ کرکے مشرکین کی ہجو کی ہے جو انہیں کا کام تھا کہ ایک جدی قرابتداروں میں بعض کو بچا کر دوسرے کی ہجو کریں اور ہجو بھی ایسی کہ انکے نسب سے متعلق ہو ۱۲

ساتھ تبسم فرماتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ فِیْ عُمْرَۃِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ یَمْشِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ شِعْرًا ؎ خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ ٭ اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ ٭ ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَقِیْلِہٖ ٭ وَیُذْھِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ ٭ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَرَمِ اللّٰہِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْہُ یَا عُمَرُ فَلَھِیَ اَسْرَعُ فِیْھِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَالنَّسَائِیُّ نَضْحُ النَّبْلِ الرَّمْیُ بِہٖ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا میں مکہ تشریف لائے اور عبداللہ بن رواحہ آپکے آگے چل رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے ؎ کفار کی اولاد آپکے رستہ سے ہٹ جاؤ ٭ ہم آج تمکو آپکے اُترنے کی جگہہ پر ایسی مار ماریں گے ٭ جو دماغ کو اپنی جگہہ سے ہٹا دے گی ٭ اور ایک دوست کو دوسرے دوست سے بہلا دیگی ٭ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ (اے ابن رواحہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور خدا کے حرم میں تم شعر پڑھتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر اسکو چھوڑ دو (پڑھنے دو) اسلیئے کہ (یہ شعر خوانی) کافروں کے حق میں تیر مارنے سے بہت جلد اور زیادہ مؤثر ہے۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

(۷) وَعَنْہُ قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَادٍ یُقَالُ لَہٗ اَنْجَشَۃُ وَکَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُوَیْدَکَ یَا اَنْجَشَۃُ لَا تَکْسِرِ الْقَوَارِیْرَ اَوْ سَوْقَکَ بِالْقَوَارِیْرِ یَعْنِیْ ضَعَفَۃَ النِّسَاءِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَقَوْلُہٗ رُوَیْدَکَ یَعْنِیْ اُرْفُقْ وَتَاَنَّ وَنَحْوَ ذٰلِکَ وَشَبَّہَ النِّسَاءَ بِالْقَوَارِیْرِ لِاَنَّ اَقَلَّ شَیْءٍ یُؤَثِّرُ فِیْھِنَّ مِنَ الْحُدَاءِ وَالْغِنَاءِ اَوْ اَرَادَ اَنَّ النِّسَاءَ لَا قُوَّۃَ لَھُنَّ عَلٰی سُرْعَۃِ السَّیْرِ وَالْحُدَاءُ اِنَّمَا یُھَیِّجُ الْاِبِلَ وَیَبْعَثُھَا عَلَی السَّیْرِ وَسُرْعَتِہٖ فَیَضُرُّ ذٰلِکَ بِالنِّسَاءِ اللَّاتِیْ عَلَیْھِنَّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدی گو تھا جسکا نام انجشہ تھا جو خوش آواز تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلا (اونٹ کو) شیشوں کو مت توڑ یا آہستہ چلا (اونٹ کو) شیشوں کے ساتھ (شیشوں سے) آپ کی مراد ناتوان نازک عورتیں ہیں۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔ عورتوں کو شیشوں کے ساتھ اسلیئے تشبیہ دی کہ بہت ہی قلیل شے سے مثل حدی اور گانے کے وہ متاثر ہوجاتی ہیں۔ یا آپکا یہ مقصود ہو کہ عورتوں میں جلدی چلنے کی طاقت نہیں ہے اور حدی ایسی چیز ہے جس سے اونٹ مست ہو کر جلد چلنے لگتے ہیں جس سے ان عورتوں کو ضرر پہونچنے کا خیال تہا جو اونٹ پر سوار تہیں دونوں صورت میں آہستہ چلا نیکا یہ مطلب ہوگا کہ حدی گانا موقوف کرو۔

(۸) وَعَنِ الْھَیْثَمِ ابْنِ اَبِیْ سِنَانٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ فِیْ قَصَصِہٖ یَذْکُرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَخًا لَکُمْ لَا یَقُوْلُ الرَّفَثَ یَعْنِی ابْنَ رَوَاحَۃَ قَالَ ؎ وَفِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یَتْلُوْا کِتَابَہٗ ٭ اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ ٭ اَرَانَا الْھُدٰی بَعْدَ الْعَمٰی فَقُلُوْبُنَا ٭ بِہٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ ٭ یَبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبَہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ ٭ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِکِیْنَ الْمَضَاجِعُ ٭ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ۔ اَلرَّفَثُ الْفُحْشُ فِی الْقَوْلِ ترجمہ ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے کہ انہوں نے

۱؎ یعنے مسکراتے تھے ۲؎ حدی اس گانے کو کہتے ہیں جو اونٹ ہانکنے کیوقت گاتے ہیں جس سے اونٹ مست ہو کر زیادہ تیز چلنے لگتا ہے ۳؎ یعنے جیسے شیشے نازک ہیں ویسے عورتیں ۔ ۔ ۔ سوار ہیں ۴؎ جو اونٹ پر سوار تہیں چونکہ انجشہ ایک خوش آواز شخص تھا اسلیئے اونٹ انکی آواز سے بہت ہی مست ہوجاتے تھے اور نہایت تیزی سے چلنے لگتے تھے جس سے عورتوں کو جو خلقتاً بہ نسبت مردوں کے کمزور اور نازک ہیں تکلیف کا خیال تہا اسی لیئے آپنے انجشہ کو آہستہ اونٹ چلانے کے لیئے ارشاد فرمایا۔ ۵؎ یعنے عورتوں کا قلب نہایت ضعیف ہوتا ہے۔

حَرْفُ الصَّادِ وَفِيْهِ عَشَرَةُ كُتُبٍ

حرف صاد

جس میں حسب ذیل دس کتابیں ہیں

اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّوْمُ اَلصَّبْرُ اَلصِّدْقُ اَلصَّدَقَۃُ صِلَۃُ الرَّحِمِ
اَلصُّحْبَۃُ اَلصَّدَاقُ اَلصَّیْدُ اَلصِّفَاتُ

نماز کا بیان۔ روزہ کا بیان۔ صبر کا بیان۔ سچائی کا بیان۔ خیرات کا بیان
رشتہ جوڑنے کا بیان۔ صحبت کا بیان۔ مہر کا بیان
صفات کا بیان

كِتَابُ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قِسْمَانِ

نماز کا بیان جس کی دو قسمیں ہیں

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ فِي الْفَرَآئِضِ وَفِيْهِ تِسْعَةُ اَبْوَابٍ

پہلی قسم

فرائض نماز کے بیان ہیں جس میں نو باب ہیں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ

پہلا باب

نماز کی فضیلت کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَاتَقُوْلُوْنَ اَيُبْقِيْ ذٰلِكَ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالُوْا لَا يُبْقِيْ ذٰلِكَ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ الَّذَرْنُ الْوَسَخُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ شخص روزانہ دن میں پانچ دفعہ اُس نہر میں نہائے تو تم کیا کہتے ہو اُسکے بعد اُسکے (جسم پر) کچھ میل باقی رہے گا۔ اصحاب نے عرض کیا کہ ایسا کرنے سے اُسکے جسم پر کچھ میل باقی

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حسان نے مشرکوں کی ہجو کی تو انہوں نے (مسلمانوں کے دلوں کو) شفا[1] دی اور خود اپنے (دل) کو شفا حاصل کی حسان نے کہا ہے تو نے محمدؐ کی ہجو کی تو میں نے انکی طرف سے جواب دیا اور خدا کے نزدیک اسکا بدلہ ہے تو نے محمدؐ کی ہجو کی جو نیکوکار اور پرہیزگار ہے خدا کے رسول ہیں جنکا شیوہ وفاداری ہے تم انکی ہجو کرتے ہو حالانکہ تم انکی مثل نہیں ہو پس تمہارا شر تمہاری خیر پر فدا ہو۔ میرے باپ اور دادا اور میری آبرو محمدؐ کی آبرو کی بچاؤ کے لیئے قربان ہے میری جان جاتی رہے اگر تم (یہ نہ دیکھو کہ) غبار اڑے کی جسکا مقام کدا ہوگا ایسی اونٹنیاں ہیں جو بلندی پر چڑھتے وقت اپنی باگوں پر زور کرینگی جنکے مونڈھوں پر برچھے ہیں جو خون کے پیاسے ہیں۔ ہمارے گھوڑے جھپٹتے ہوئے آئینگے جنکا منھ عورتیں اپنی اوڑھنیوں سے پوچھینگی اگر تم ہم سے تعرض نہ کروگے تو ہم عمرہ کر لینگے۔ اور فتح ہو جائے گی اور پردہ کھل جائیگا نہیں تو اسدن کی مار کے لیے صبر کرو جسدن اللہ تعالے جسکو چاہیگا عزت دیگا۔ اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچی بات کہتا ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ میں نے ایک لشکر تیار کیا ہے جو انصار ہیں جو جنگ کے مستعد ہیں۔ ہم تو ہر روز کوئی نہ کوئی تیاری کیا کرتے ہیں (کافروں سے) گالی گلوچ کرتے ہیں یا لڑتے ہیں یا (انکی) ہجو کرتے ہیں پس جو شخص تم میں سے خدا کے رسول کی ہجو کرے اور انکی تعریف کرے اور انکی مدد کرے (یہ سب) برابر ہے اور ہم میں جبرئیل اللہ کے رسول ہیں جو روح القدس ہیں جنکا کوئی مثل نہیں مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ + وَکَادَ اُمَیَّةُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ۔ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو وہ لبید نے کہی ہے ع ہر شے بجز خدا کے باطل[2] ہے۔ اور امیہ بن ابو الصلت اسلام کے قریب[3] تہا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَمَثَّلُ بِشَیْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ فَقَالَتْ کَانَ یَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ یَقُوْلُ ؎ وَیَاْتِیْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انسے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شعر بطور ضرب المثل پڑھتے تھے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابن رواحہ کا اس شعر کو بطور ضرب المثل پڑھتے تھے کہ ع اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائیگا جسکی تو نے کوئی تیاری نہیں کی ہے[4] ترمذی

(۱۴) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِیَتْ اِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ + وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں آپ کو ایک پتھر لگا جسکی وجہ سے آپ کی انگلی خون آلودہ ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ ع تو کچھ نہیں صرف انگلی ہے جو خون آلودہ ہو گئی ہے۔ اور خدا کی راہ میں یہ صدمہ پہونچا ہے۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔

---

[1] یعنے مسلمانوں کے اور اپنے دل کو ٹھنڈا کیا یعنے مسلمانوں کو اور حسان کو جو کفار کی جانب سے ہجو سنکر بیماری یعنی تکلیف پہونچی تہی وہ دور ہو گئی اور اسطرح شفا حاصل ہوئی

[2] یہ شعر موجودہ مسلم میں نہیں پایا جاتا ہے [3] یہ مصرع کل من علیہا فان الخ اور کل شیٔ ہالک الخ کے ہم مضمون ہے۔ الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل ؎ وکل نعیم لا محالة زائل ؎ سوی الجنة الفردوس ان نعیمہا ؎ یبقی وان الموت لا بد نازل ؎ یعنے سوا خدا کے ہر شے باطل و نیست ہے اور ہر نعمت لا محالہ زائل ہونیوالی ہے سو جنت فردوس کے کہ اسکی نعمت باقی رہے گی اور موت ضرور آنے والی ہے [4] یعنے اسکے خیالات اور عقائد اسلام کے قریب تہے لیکن وہ اسلام سے محروم رہا [5] پورا شعر یہ ہے ؎ ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا ؎ ویاتیک بالاخبار من لم تزود ؎ یعنے جن باتوں سے تم ناواقف ہو زمانہ تمکو وہ باتیں بتلا دیگا اور تمہارے پاس ایسا شخص خبریں لائیگا جسکی تمنے کوئی تیاری نہیں کی ہے۔ ۱۲

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْ قَالَ حَدَّكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھسے قابل حد (سزا) کام ہوگیا ہے تو آپ مجھپر حد جاری فرمائیے اور آپنے اُس سے کچھ نہ پوچھا اور نماز کا وقت آگیا تھا تو اُسنے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو پھر وہی شخص آپکے سامنے آکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھسے قابل حد (سزا) کام ہوگیا ہے مجھپر خدا کی کتاب کے بموجب حد جاری فرمائیے تو آپنے فرمایا کہ کیا تمنے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی اُسنے عرض کیا کہ جی ہاں تو آپنے فرمایا بس جاؤ خدا تعالٰے نے تمہارے گناہ یا حد کو معاف فرما دیا شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزَاةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْعَدُوُّ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَنَا الْعَدُوُّ الْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰی فِی الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِیْ اَدُلُّكَ عَلٰی اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰی كَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** عاصم بن سفیان سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ لوگ جنگ سلاسل میں جہاد کی غرض سے گئے تو انکو دشمن نہ ملے کچھ عرصہ لوگ وہیں ٹھیرے رہے اسکے بعد معاویہ کے پاس واپس آئے اور انکے پاس ابو ایوب اور عقبہ بن عامر بیٹھے ہوئے تھے تو عاصم نے کہا کہ اے ابو ایوب اس سال دشمن ہم سے نہ ملے اور ہم نے یہ سنا ہے کہ جو شخص چار مسجدوں میں نماز پڑھے اُسکے گناہ بخشدئیے جائینگے تو ابو ایوب نے کہا کہ اے میرے بھتیجے میں تمکو اس سے بھی زیادہ آسان بات بتلا دیتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص وضو کرے حکم کے موجب اور نماز پڑھے حکم کے بموجب اُسکے اگلے کام (گناہ) معاف ہو جائینگے (عاصم نے کہا) اے عقبہ در اصل ایسا ہی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں (ایسا ہی ہے) نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَاْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّیْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اَلشَّظِيَّةُ قِطْعَةٌ مُرْتَفِعَةٌ فِیْ رَاْسِ الْجَبَلِ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار خوش ہوتا ہے اُس چرواہے سے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے نماز کی اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو کہ (محض) میرے خوف سے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میں نے اپنے بندہ کے گناہ معاف کر دیئے اور میں نے اسکو جنت میں داخل کر دیا ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔

---

۱ سزائے شرعی دیجیے ۲ یعنے حسب کتاب اللہ مجھے سزا دیجیے ۳ پڑھی ہے ۴ تک دی ہے ۵ یعنے دشمنوں نے مقابلہ نہ کیا اور جنگ نہیں ہوئی ۶ یعنے اس سال ہم جہاد نہ کر سکے اس وجہ سے کہ دشمنوں نے مقابلہ نہ کیا ۷ یعنے مسجد حرام مسجد نبوی مسجد اقصے مسجد قبا ۸ پس اس سال انہیں مسجدوں میں نماز پڑھ لیں گناہ معاف ہو جائیں کیونکہ اس سال جہاد تو فوت ہوگیا جو مغفرت گناہ کا ذریعہ تھا ۹ یعنے حسب الحکم شریعت ۱۰ پھر چاروں مسجدوں میں پھرنے کی کیا ضرورت ہے ۱۱ ہر عمل جو خالص خدا کے واسطے کیا جاوے جس میں ریا کا ذرہ برابر بھی دخل نہ ہو اُسکی جزا اللہ تعالیٰ ایسے ہی عنایت فرماتا ہے اللہ کو خلوص زیادہ پسند ہے ۱۲

نہ رہیگا تو آپنے فرمایا کہ بس پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہو. خدا تعالیٰ اسکی وجہ سے تمامی گناہوں کو محو و نیست نابود کر دیتا ہے تخریج ابو داؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ رَجُلَانِ اِخْوَانِ فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهٖ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَذُكِرَتْ فَضِيْلَةُ الْاَوَّلِ مِنْهُمَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَكُنِ الْاٰخَرُ مُسْلِمًا قَالُوْا بَلٰى وَكَانَ لَا بَاْسَ بِهٖ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكُمْ مَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلٰوتُهٗ بَعْدَهٗ اِنَّمَا مَثَلُ الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ عَذْبٍ غَمْرٍ بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَقْتَحِمُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تَرَوْنَ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلٰوتُهٗ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ اَلْغَمْرُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْكَثِيْرُ وَالتَّقَحُّمُ فِيْهِ يَدْخُلُهٗ وَيُلْقِيْ نَفْسَهٗ فِيْهِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہتے ہیں کہ دو بھائی تھے جن میں سے ایک دوسرے سے چالیس روز قبل[۱] مر گیا تو ان میں سے پہلے شخص[۲] کی فضیلت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا[۳] مسلمان تھا اصحاب نے عرض کیا کہ جی ہاں (مسلمان تھا) اور اسکے اسلام میں کچھ شبہ نہ تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم کو کیا معلوم ہے کہ اسکے بعد اسکی نماز نے اسکو کس درجہ تک پہونچا دیا۔ نماز کی تو ایسی مثال ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازہ پر گہری شیرین پانی کی نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ دفعہ غوطہ لگائے پس تم کیا خیال کرتے ہو ایسا کرنے سے اسکے جسم پر کچھ میل باقی رہیگا (ہرگز نہیں) پس تمکو نہیں معلوم ہے کہ نماز نے اسکو کس درجہ پر پہونچایا۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ ثُمَّ اَعَادَ فَسَكَتَ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَهُ الرَّجُلُ وَاتَّبَعْتُهٗ اَنْظُرُ مَاذَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَرَاَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَّ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاؤدَ **ترجمہ** ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور ہم بھی آپکے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھ سے حد کا کام ہو گیا ہے آپ مجھپر حد جاری فرمائیے۔ آپ چپ رہے۔ اسنے مکرر یہی عرض کیا آپ خاموش ہی رہے اتنے میں نماز کی تکبیر ہو گئی (اور آپ نماز پڑھانے لگے) جب آپ (نماز پڑھکر) واپس تشریف لے چلے تو وہ شخص آپ کے ساتھ ہی چلا اور میں بھی آپکے پیچھے چلا کہ دیکھوں آپ اسکو کیا جواب دیتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کہ یہ تبلاؤ جسوقت تم اپنے گھر سے نکلے تھے کیا تمنے وضو نہیں کیا تھا اور اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا اسنے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ پھر ہمارے ساتھ نماز میں شریک رہے اسنے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تیری حد یا فرمایا کہ تیرے گناہ کو معاف کر دیا مسلم ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ وَلَمْ يَسْاَلْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ

---

۱ یعنے گناہ مثل میل کے ہے ۲ اور چالیس دن کے بعد دوسرا مرا ۳ جو پہلے مرا تھا ۴ یعنے جو بعد کو مرا ہے اسنے بہ نسبت اول کے چالیس دن زیادہ نماز پڑھی ہے پس اسکی اس زیادتی نماز نے اسکو بہ نسبت پہلے مرے ہوئے کے درجہ میں بڑھا دیا ۵ یعنے میں کسی جرم کا مرتکب ہوا ہوں آپ مجھپر سزا جاری فرمائیے ۶ اور اسکو کچھ جواب نہ دیا ۷ اچھی طرح سے وضو کرتا گھر سے نکلا تھا ۸ آپکے ساتھ نماز میں شریک رہا ۹ شک راوی ہے ۱۲

(۱۳) وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِیَ عَنْهُ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهٗ يُدْخِلُنِیَ الْجَنَّةَ اَوْ قُلْتُ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ اَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ لِیْ ثَوْبَانُ ۔ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولےؒ سے ملا تو میں نے اُن سے کہا کہ آپ مجھے ایک ایسا کام بتلا دیجئے جو میں کروں اور وہ کام مجھے جنت میں داخل کرے یا میں نے کہا کہ آپ مجھکو ایسا فعل بتلا دیجئے جو سب کاموں میں خدا کو زیادہ محبوب اور پسند ہو تو وہ چپ ہو رہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا تو وہ چپ ہو رہے پھر میں نے تیسری دفعہ اُن سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم کثرت سے سجدے کیا کرو آپ نے فرمایا کہ جب تم ایک سجدہ خدا کے واسطے کروگے تو خدا تعالیٰ اُسکی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بڑھا دیگا۔ اور اُسکی وجہ سے تمہارا ایک گناہ معاف کر دیگا۔ معدان کہتے ہیں کہ پھر میں ابوالدرداء کے پاس آیا تو اُن سے بھی میں نے (یہی) پوچھا تو انہوں نے بھی (ویسے ہی) بیان کیا جیسا کہ ثوبان نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ وُجُوْبِ الصَّلٰوةِ اَدَآءً وَّقَضَاءً

دوسرا باب

نماز کے واجب ہونے کے بیان میں ادا ہونے کی اور قضا ہونے کی صورت میں

(۱) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰی عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰی عِبَادِهِ الصَّلَوَاتِ خَمْسًا فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَدْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ فِیْ جُمْلَةِ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ مَذْكُوْرٍ فِیْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ خدا نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں آپنے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں تو اُس شخص نے قسم کھائی کہ وہ ان میں کوئی زیادتی کریگا اور نہ اُن میں کوئی کمی کریگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اُسنے یہ سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ مسلم۔ ترمذی نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں۔ اور مسلم اور ترمذی نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں اسکو بیان کیا ہے جو حدیث کتاب الایمان میں مذکور ہو چکی ہے۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِیَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهٗ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ

۱؎ غلام آزاد شدہ۔ ۲؎ شک راوی ۳؎ جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے یعنے بکثرت نماز پڑھا کرو۔ ۴؎ جو میں نے ثوبانؓ سے پوچھا تھا ۵؎ یعنے بلا زیادتی اور کمی کے پانچوں نمازیں پڑھا کریگا ۶؎ کہ وہ بلا کمی زیادتی ضرور پانچوں نمازیں پڑھے گا۔

(۷) **وَعَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے کہ اون کو یہہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز (تمام نیک کاموں کو) شمار نہ کرسکوگے اور یہہ کہ تمہارے سب کاموں میں اچھا کام نماز ہے اور مسلمان ہی شخص ہمیشہ وضو کی محافظت اور نگہداشت کرتا ہے۔

(۸) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلّٰى أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ حَزَبَهُ بِالتَّزَايِ وَالنُّوْنِ أَيْ نَزَلَ بِهِ وَاقِعَةٌ فِي الْحُزْنِ **ترجمہ** حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی غمناک واقعہ پیش آتا تھا تو آپ نماز پڑھتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ خَيْبَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَبِحْتُ الْيَوْمَ رِبْحًا مَا رَبِحَهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ هٰذَا الْوَادِي فَقَالَ وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ قَالَ مَا زِلْتُ أَبِيْعُ وَأَبْتَاعُ حَتّٰى رَبِحْتُ ثَلٰثَمِائَةِ أُوْقِيَّةٍ فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رِبْحٍ فَقَالَ مَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** عبداللہ بن سلیمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ آج مجھکو اتنا نفع ہوا ہے کہ اس وادی والوں میں سے کسی کو اتنا نفع نہیں ہوا ہے تو آپ نے فرمایا تمکو افسوس ہو کیا نفع ہوا اُسنے عرض کیا کہ میں خرید و فروخت کرتا رہا تا آنکہ تین سو اوقیہ کا مجھے نفع ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ میں تمکو اچھا نفع نہ بتلادوں اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپنے فرمایا دو رکعت (نفل۔فرض) نماز کے بعد ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے عورتیں اور عطر محبوب اور پسند کرائی گئی ہیں اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) **وَعَنْ** رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأٰتِيْهِ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِيْ فَقُلْتُ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ۔ **ترجمہ** ربیعہ بن کعب اسلمیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات بسر کرتا تھا تو میں آپ کے وضو کا پانی اور حاجت کا پانی وغیرہ لاتا تھا تو ایک دفعہ مجھ سے آپ نے فرمایا کہ مجھسے مانگ (کیا مانگتا ہے) میںنے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت اور ہمراہی چاہتا ہوں تو آپ نے فرمایا اسکے سوا کچھہ اور میںنے عرض کیا کہ بس یہی۔ . . . . . . تو آپ نے فرمایا کہ بکثرت سجدہ کرکے اپنے واسطے میری مدد کرو مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

ا یعنی کامل مسلمان ہمیشہ باوضو رہتا ہے ۲ جسکا نام معلوم نہیں ۳ اور اصل واقعہ یہ ہے کہ جنگ خیبر کے بعد جب لوگوں میں مال غنیمت تقسیم ہوگیا تو لوگ آپسمیں خرید و فروخت کرنے لگے اس خرید و فروخت میں اُنکو نفع ہوا اور اُس شخص کو سب سے زیادہ ہوا لیکن آپنے جہاد میں تجارت کرنیکو ناپسند فرمایا جیساکہ مابعد کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ یعنی یہ جو تم نے جہاد میں نفع کمایا یہ اچھا نفع نہیں ہے ۵ یعنی میں تمہارے لئے جنت میں اپنے ساتھ رکھنے کی سفارش تو ضرور کرونگا لیکن تم بھی میری مدد کرو بکثرت نماز پڑھا کرنا کہ میری سفارش کے قبول ہونے میں تمہاری نماز سے مدد ملے ۱۲۔

۴ ہے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جنگ خیبر کے روز ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سات برس کا ہو جائے تو اسکو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس برس کا ہو جائے (اور نماز نہ پڑھے) تو نماز پڑھنے کیواسطے اسکو مارو۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ جب لڑکا سات برس کا ہو جائے (اور نماز نہ پڑھے) تو اسکو مارو۔ تو اسکو نماز سکھلاؤ اور جب دس برس کا ہو جاوے۔ صح

(۸) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعٍ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا عَرَفَ يَمِيْنَهٗ مِنْ شِمَالِهٖ فَمُرُوْهُ بِالصَّلٰوةِ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری اولاد سات برس کی ہو جائے تو انکو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس برس کی ہو جائے (اور نماز نہ پڑھے) تو انکو نماز نہ پڑھنے پر مارو اور انکا بچھونا الگ کردو[۱]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے متعلق دریافت کیا گیا[۲] تو آپ نے فرمایا کہ جب انکو دائیں بائیں کی تمیز پیدا ہو جائے تب انکو نماز کا حکم دو۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْنِيْ[۳] وَعَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاَجَازَنِيْ[۴] قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْحَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ فَكَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنْ يَفْرِضُوْا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوْهُ فِي الْعِيَالِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں جنگ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا اور میں چودہ برس کا تھا تو آپ نے مجھے منظور نہ فرمایا[۳] اور میں (جنگ) خندق کے روز آپ کے سامنے پیش ہوا اور میری عمر اسوقت پندرہ برس کی تھی تو آپ نے مجھے قبول فرمالیا[۴]۔ نافع کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا اور وہ اسوقت خلیفہ تھے تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ صغیر (نابالغ) اور کبیر (بالغ) کے درمیان یہی حد ہے اور انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھدیا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اسکا حصہ لگائیں۔ اور جو شخص اس سے کم عمر کا ہو اسکو بال بچوں میں شمار کریں۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ اُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ اِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی نماز پڑھنی بھول جائے تو اسکو جب وہ یاد آوے پڑھ لینی چاہیئے اسکا یہی کفارہ ہے[۵]۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے سوجائے نماز سے یا بھول جائے تو اسکو جب یاد آوے تو نماز پڑھ لینی چاہیئے اسلیئے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نماز پڑھو میری یاد کے لیئے۔

---

[۱] یعنے بچے جب دس برس کے ہو جائیں تو انکا بچھونا الگ کردو۔ [۲] کہ بچوں کو نماز پڑھنے کے لیئے کب حکم دیا جائے۔ [۳] جہاد میں شریک نہ فرمایا [۴] اور جہاد میں شریک فرمالیا۔ [۵] یعنے کوئی سوتا رہے اور نماز کا وقت گزرجائے یا جاگتے ہیں نماز پڑھنا بھول جائے تو اسکو چاہیئے کہ جب سو کر اٹھے تو نماز پڑھ لے اور دوسرے کو جب یاد آئے پڑھ لے۔

إلَّا أبَا دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر گھٹائی گئیں تا آنکہ پانچ نمازیں رہ گئیں پھر آواز آئی کہ اے محمد میرے نزدیک قول نہیں بدلتا اور تمہارے لیئے اس پانچ کا ثواب پچاس[۱] کے برابر ہے۔ بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں۔

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالے نے تمہارے نبی کی زبانی حضر میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور خوف میں ایک رکعت فرض کی۔ مسلم ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ وَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْأُوْلٰى أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جسوقت خدا نے نماز فرض کی دو رکعت نماز فرض کی پھر خدا نے حضر میں پورا کر دیا اور سفر کی نماز پہلی فرضیت پر قائم رہی بجز ترمذی کے چھئوں اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ صَلٰوةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں چاشت کی نماز دو رکعت ہے اور مسافر کی نماز دو رکعت ہے اور جمعہ کی نماز دو رکعت ہے پوری ہے بلا قصر کے زبانی تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَنِيْ حَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ هٰذِهِ سَاعَاتٌ لِيْ فِيْهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِيْ بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ عَنِّيْ فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ قَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عبد اللہ بن فضالہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم کی منجملہ تعلیم ... کے ایک بات یہ بھی تھی جو آپنے مجھے تعلیم دی تھی کہ تو پانچوں نمازوں کی حفاظت اور نگہداشت کر۔ میں نے کہا کہ یہ اوقات تو ایسے ہیں جن میں مجھکو بہت کام رہتے ہیں آپ مجھکو ایک ایسی جامع بات تبلائیے کہ جب میں اسکو کروں تو میری طرف سے کافی ہوجائے تو آپنے فرمایا کہ تو عصرین کی حفاظت کر ہماری زبان میں یہ لفظ (رائج) نہ تھا اسلیئے میں نہ سمجھا کہ عصرین سے کیا مراد ہے تو مینے عرض کیا کہ عصرین سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا کہ آفتاب نکلنے سے قبل کی نماز اور آفتاب ڈوبنے سے قبل کی نماز۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلٰوةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ فَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَفْظُهُ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ ترجمہ سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لڑکا

---

[۱] منجانب اللہ [۲] اسلیئے کہ ہر نیکی کا کم سے کم دس گونہ ثواب ملتا ہے [۳] مع الامام [۴] یعنے دو رکعت اور فرض کرکے چار رکعت حضر میں پوری کردیں [۵] وہی دو رکعت جو فرض ہوئی تھیں سفر میں علے حالہا قائم رہیں [۶] یہ سب دو دو رکعت پوری نماز ہے۔ چار رکعت سے دو رکعت نہیں کی گئی [۷] اپنے اوقات پر پڑھا کرو [۸] اور فرصت نہیں ہوتی [۹] اپنے اوقات پر پڑھا کرو [۱۰] یعنے صبح اور عصر کی نماز تو ضرور اپنے وقت پر پڑھا کرو باقی تین وقتوں میں اگر کسیقدر تاخیر ہوجائے تو مضایقہ نہیں نہ یہ کہ بجائے پانچ نمازوں کے دو ہی نماز پڑھا کرو کیونکہ فرائض الہی ایسے عذرات سے کسیطرح ساقط نہیں ہوسکتے۔

نماز (پڑھنے) بھول جائے تو اسکو وہ نماز اُسوقت پڑھ لینی چاہیئے جب اُسکو یاد آئے اور دوسرے دن (وہ نماز) ہر وقت پڑھنی چاہیئے (اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم نماز کے لیئے گھبرائے ہوئے اُٹھے تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیرو ٹھیرو گھبراؤ مت) تمپر کوئی الزام نہیں ہے تا آنکہ جب آفتاب بلند ہوگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص صبح کی دو رکعت (سنت) پڑھا کرتا ہے تو وہ پڑھ لے پس جو لوگ دو رکعت (سنت) پڑھا کرتے تھے وہ (سنت پڑھنے) کھڑے ہوگئے اور جو لوگ دو رکعت (سنت) نہیں پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے بھی پڑھ لی اسکے بعد آپنے نماز کی تکبیر کہنے کا حکم دیا چنانچہ تکبیر کہی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھانے) کھڑے ہوئے اور ہمکو نماز پڑھا لی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے فرمایا کہ آگاہ ہو ہم خدا تعالے کا شکر کرتے ہیں کہ ہم کوئی دنیا کے کاموں میں نہیں پھنسے تھے۔ جس سے ہماری نماز قضا ہو گئی۔ لیکن ہماری روحیں خدا تعالے کے ہاتھ (اختیار) میں تھیں تو خدا نے جب چاہا انکو چھوڑ دیا[۲]۔ پس تم میں سے جس شخص کو کل صبح کی نماز اچھے وقت میں ملجائے تو اُسکو چاہیئے کہ اُسکے ساتھ ویسی ہی نماز اور پڑھ لے[۳] اور ابوداؤد کی دوسری روایت نیز ترمذی اور نسائی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ خبردار ہو کہ نیند کی حالت میں کوتاہی و قصور نہیں ہے البتہ قصور اور کوتاہی ایسی صورت میں ہے کہ کوئی شخص ایک نماز میں تاخیر کرے تا آنکہ دوسری نماز کا وقت آجائے اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابوہریرہؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپ بیدار نہ ہوئے تا آنکہ آفتاب نکل آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی سواری کی باگ پکڑلے (اور یہاں سے نکل جائے) اسلیئے کہ یہ ایسا مقام ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آیا چنانچہ ہم سب نے ایسا[۴] ہی کیا اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو ابوہریرہ ہی سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ایسی جگہہ سے ہٹ جاؤ۔ جہاں تمپر غفلت آگئی۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَدْلَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ فَصَلّٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَلِمَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا عَلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَضْجَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهُ كَمَا يُهَدَّءُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ذِلَاجٌ بِالتَّخْفِيْفِ السَّيْرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَبِالتَّشْدِيْدِ مِنْ اٰخِرِهٖ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول حصۂ شب میں کوچ فرمایا پھر آخر حصۂ شب میں اتر پڑے (اور سوگئے) تو آپ بیدار نہ ہوئے تا آنکہ آفتاب یا بعض حصہ آفتاب نکل آیا اور آپ نے نماز نہ پڑھی تا آنکہ آفتاب بلند ہوگیا پھر آپنے نماز پڑھی۔ اور یہ درمیانی نماز تھی نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور مالک کی روایت میں جو زید بن اسلم سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خدا نے تمہاری روحیں قبض کرلی تھیں اگر وہ چاہتا تو اُسوقت کے سوا کسی اور وقت میں ہمکو وہ (روحیں) واپس دیتا اسکے بعد آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے کہ بلال کے پاس شیطان آیا اور وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو انکے

---

[۱] ایسا نہیں کہ آج قضا ہو گئی تو کل بھی قضا ہو جائے۔ [۲] اور ہم بیدار ہوئے [۳] یہ احتیاطی ہے قضا ہے تاکہ آج کی صبح کی نماز کے وقت میں بروقت ادا ہو جائے اور یہ تاکید اور احتیاطا اسواسطے ہے کہ کوئی شخص نماز کے قضا کرنے کا عادی نہ ہو جائے [۴] اور وہاں سے علیحدہ ہو گئے۔

(١١) وعن ابي قتادة قال سرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقال بعض القوم لو عرست بنا يا رسول الله
قال اخاف ان تناموا عن الصلوة فقال بلال انا اوقظكم فاضطجعوا واسند بلال ظهره الى راحلته فغلبته
عيناه فنام فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال يا بلال اين ما قلت فقال ما القيت
على نومة مثلها قط قال ان الله قبض ارواحكم حين شاء وردها عليكم حين شاء يا بلال قم فاذن الناس
بالصلوة فتوضأ فلما ارتفعت الشمس وابياضت قام فصلى بالناس جماعة اخرجه الخمسة واللفظ للبخاري
والنسائي وعند ابي داود فما ايقظهم الا حر الشمس فقاموا وساروا هنيهة ثم نزلوا فتوضأوا واذن بلال
فصلوا ركعتي الفجر ثم صلوا الفجر وركبوا فقال بعضهم لبعض قد فرطنا في صلوتنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم
انه لا تفريط في النوم انما التفريط في اليقظة فاذا سهى احدكم عن صلوة فليصلها حين يذكرها ومن الغد
للوقت وفي اخرى فقمنا وهلين لصلوتنا فقال صلى الله عليه وسلم رويدا رويدا لا باس عليكم حتى اذا تعالت الشمس
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم يركع ركعتي الفجر فليركعهما فقام من كان يركعهما ومن لم يكن يركعهما
فركعهما ثم امر ان ينادى بالصلوة فنودي بها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بنا فلما انصرف قال
الا انا نحمد الله انا لم نكن في شيء من امور الدنيا يشغلنا عن صلوتنا ولكن ارواحنا كانت بيد الله تعالى
فارسلها انى شاء فمن ادرك منكم صلوة الغداة من غد صالحا فليقض معها مثلها وفي اخرى له وللترمذي
والنسائي فقال اما انه ليس في النوم تفريط انما التفريط على من لم يصل الصلوة حتى يدخل وقت الصلوة الاخرى
وفي رواية لمسلم عن ابي هريرة فلم يستيقظ حتى طلعت الشمس فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليأخذ كل
رجل براس راحلته فان هذا منزل حضرنا فيه الشيطان قال ففعلنا وفي اخرى لابي داود عن ابي هريرة
ايضا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحولوا عن مكانكم الذي اصابتكم فيه الغفلة التعريس نزول
المسافر اخر الليل للاستراحة والنوم والوهل الفزع والرعب ومعنى رويدا الامر بالتأني والتامل

ترجمہ ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ ہم ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے تو بعض لوگوں نے عرض
کہ یا رسول اللہ کاش اخیر شب کو کہیں ٹھہر جاتے آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ تم سو جاؤ اور نماز جاتی رہے۔ بلال نے عرض کی
کہ میں سب کو جگا دونگا (یا رسول اللہ) غرضکہ سب کے سب سو گئے اور حضرت بلال اپنی پیٹھ کو اپنی سواری کا تکیہ دیکر لیٹے
اتنے میں انکی آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت جاگے جبکہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا تھا
آپ نے فرمایا اے بلال وہ بات کہاں گئی جو تم نے کہی تھی بلال نے عرض کیا کہ مجھے ایسی نیند کبھی نہیں آئی تھی (جیسے آج
نیند آگئی) آپ نے فرمایا کہ خدا نے جب چاہا تمہاری روحیں قبض کرلیں اور جب چاہا تمکو واپس دیدیں۔ اے بلال اٹھو
اذان دو لوگوں کو نماز کے لئے بلاؤ۔ پھر آپ نے وضو کیا اور جب آفتاب بلند ہو گیا اور اسمیں سفیدی آگئی تو آپ کھڑے
ہوئے اور لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھائی۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ بخاری اور نسائی کے الفاظ ہیں اور ابو داؤد کے
الفاظ یہ ہیں کہ ان کو آفتاب کی گرمی ہی نے بیدار کیا تو سب اٹھے اور تھوڑی دیر چلے پھر اترے اور سب لوگوں نے
وضو کیا اور بلال رضی نے اذان دی پھر سب نے صبح کی دو رکعت (سنت) پڑھی پھر سب نے صبح کی نماز پڑھی اور سب سوار
ہو گئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم نے اپنی نماز میں قصور اور کوتاہی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نیند (کی حالت) میں قصور اور کوتاہی نہیں ہے۔ قصور تو بیداری (کی حالت) میں ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص کوئی

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ آدمی اور شرک کے درمیان نماز کے ترک کرنے کا فرق[1]) ہے مسلم اسکے راوی ہیں اور یہ انہیں کے الفاظ
ہیں اور ابوداؤد اور ترمذی بھی اسکے راوی ہیں۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ (آپ نے فرمایا کہ) کفر اور ایمان کے درمیان
ترک نماز کا فرق ہے اور ترمذی کی ایک روایت میں اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ (آپ نے فرمایا کہ) بندہ اور کفر کے درمیان ترک

(۱۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا
فَقَدْ كَفَرَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارے اور انکے (یعنے منافقوں کے) درمیان جو عہد[2] ہے وہ نماز ہے پس جس شخص نے نماز ترک کردی وہ (ظاہرا) کافر
ہوگیا۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

۱۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ
الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ اِلَّا الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبداللہ بن شقیقؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اعمال میں سے کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں خیال کرتے تھے[3] بجز نماز کے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ
وَمَالُهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وُتِرَ اَيْ نُقِصَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص
کی عصر کی نماز جاتی رہے تو گویا کہ اسکا اہل (وعیال) اور مال (واسباب) برباد ہوگیا چھیوں اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ غَزَاةٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ. بَكِّرُوْا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَعْنٰى بَكِّرُوْا بَادِرُوْا اِلَيْهَا فِيْ اَوَّلِ
اَوْقَاتِهَا وَمَعْنٰى حَبِطَ عَمَلُهُ اَيْ بَطَلَ ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی جنگ میں بریدہؓ کے ساتھ تھے اس دن ابر
تھا تو انہوں نے کہا کہ عصر کی نماز جلد (اول وقت) پڑھ لو اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے عصر کی
نماز ترک کردی اُسکا عمل باطل اور لغو[4] ہوگیا۔ بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي الْمَوَاقِيْتِ

تیسرا باب

نماز کے وقتوں کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ سَائِلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَّوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا
قَالَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الظُّهْرَ حِيْنَ
زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ
اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ

---

[1] یعنے جسنے نماز پڑھی وہ انسان غیر مشرک ہے اور جسنے نماز ترک کردی وہ انسان مشرک ہے ۱۲ [2] یعنے منافقین جبتک نماز پڑھتے ہیں ...... کافروں میں نہیں گنے جاتے جب
انہوں نے نماز ترک کردی تو ظاہرا کافر ہوگئے اور کفر کے احکام اُنپر جاری ہونگے ۱۲ [3] یعنے نماز کی ترک کو کفر خیال کرتے تھے ۱۲ [4] یعنے اُسکے نیک عمل باطل ہوگئے یعنے اُسکو نیک عمل کا ثواب نہیں ملیگا ۱۲

آنکھ لگا دیا اور انکو تھکنے لگا جسطرح (جھونکے) بچہ کو سوتے وقت تھکتے ہیں حتے کہ بلال سو گئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا تو بلال نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہی واقعہ بیان کیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ سے (قبل اسکے) بیان فرمایا تہا تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک خدا کے رسول ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ بُطْحَانُ اِسْمُ وَادٍ بِالْمَدِيْنَةِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے تحقیق حضرت عمر آئے دن خندق کے جبکہ ڈوب گیا سورج پس برا کہتے تھے کفار قریش کو اور فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ قریب تہا میں کہ نماز پڑہوں عصر کی یہانتک کہ قریب تھا کہ سورج ڈوب جائے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی قسم میں نے (بہی) نماز نہیں پڑہی پس کھڑے ہوئے ہم طرف بطحان کی پس وضو کیا (آپ نے) واسطے نماز کے اور وضو کیا ہمنے پس نماز پڑہی عصر کی بعد ڈوبنے سورج کے پہر پڑہی پیچھے اسکے نماز مغرب کی۔ بجز ابو داؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے تحقیق مشرکین نے مشغول کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کے دن چار نمازوں سے یہانتک کہ گذر گیا رات سے جتنا چاہا اللہ نے پس ارشاد فرمایا بلال کو پس اذان کہی اسنے پہر اقامت کہی پس نماز پڑہی ظہر کی پہر اقامت کہی پس نماز پڑہی عصر کی پہر اقامت کہی پس نماز پڑہی مغرب کی پہر اقامت کہی پس نماز پڑہی عشا کی ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَذَهَبَ عَقْلُهٗ فَلَمْ يَقْضِ الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَقَالَ وَذٰلِكَ فِيْمَا نَرٰى وَاللهُ اَعْلَمُ اَنَّ الْوَقْتَ ذَهَبَ فَاَمَّا مَنْ اَفَاقَ وَهُوَ فِيْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْ ترجمہ نافع سے روایت ہے تحقیق عبد اللہ بن عمرؓ بیہوش ہو گئے پس ان میں عقل نہ رہی پس نہ قضا کیا نماز کو مالک اسکے راوی ہیں اور مالک نے کہا کہ ہماری رائے میں اور حقیقت حال اللہ جانتا ہے۔ اسکا باعث یہہ ہے کہ نماز کا وقت گذر چکا تھا۔ لیکن وہ شخص کہ نماز کے وقت میں ہوش میں آجاوے اوسکو نماز پڑہنی چاہیئے۔

(۱۶) وَعَنْ نَافِعٍ اَيْضًا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا وَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ نَسِيَ ثُمَّ لْيُصَلِّ بَعْدَهَا الصَّلٰوةَ الْاُخْرٰى اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے تحقیق ابن عمرؓ نے کہا جو شخص بہول جاوے نماز کو پس نہ یاد آوے اسکو مگر اس حال میں کہ وہ امام کے ساتھ ہو پس جب سلام پہیرے امام پس نماز پڑہے وہ جو بہول گیا تہا پہر پڑہے اسکے بعد دوسرے نماز مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ بِلَفْظِهٖ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَفْظُهٗ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ

... فَقَالَ وَقْتُ صَلوٰتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ ...
الصَّلوٰةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَقْتُ صَلوٰتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ رواہ مسلم
وَالنَّسَائِيُّ اَلْاِبْرَادُ اِنْكِسَارُ الْوَهْجِ وَالْحَرِّ وَمَعْنَى اَنْعَمَ اَطَالَ الْاِبْرَادَ ترجمہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا وقت دریافت کیا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ تم یہ دو دن ہمارے ساتھ نماز پڑھو[1] تو جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اُنہوں نے اذان دی پھر آپ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے ظہر کی نماز کی تکبیر کہی پھر آپ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے عصر کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ آفتاب بلند اور سفید اور صاف تھا۔ پھر آپنے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے مغرب کی نماز کی تکبیر کہی جب کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ پھر آپ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے عشا کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ شفق ڈوب گیا۔ پھر آپ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے صبح کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ صبح کی روشنی نمودار ہوگئی پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپنے ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھی اور بہت ہی ٹھنڈے وقت پڑھی۔ پھر آپنے عصر کی نماز پڑھی جبکہ آفتاب بلند تھا لیکن گزشتہ روز کی نسبت آپنے عصر کی نماز میں تاخیر فرمائی اور آپ نے مغرب کی نماز قبل غروب شفق پڑھی اور آپ نے عشا کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد پڑھی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھی جبکہ خوب روشنی پھیل گئی پھر آپ نے فرمایا کہ وہ نماز کا وقت پوچھنے والا شخص کہاں ہے تو اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ یہ جو تم نے دیکھا اُنہیں کے بیچ میں تمہاری نماز کا وقت ہے مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهٖ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ جَابِرٍ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَاَصْبَحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ وَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ وَفِيْ اُخْرٰى فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ وَظِلُّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ طُوْلَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ وَاَسْفَرَ وَالْمُرَادُ بِالشِّرَاكِ اَحَدُ سُيُوْرِ النَّعْلِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے پاس دو دفعہ میری امامت کی تو پہلے روز ظہر کی نماز اُسوقت پڑھائی جبکہ سایہ جوتی کے تسمہ

---

[1] تو تمکو خود ہر نماز کا وقت معلوم ہو جائیگا ۱۲ [2] یعنے ظہر کی نماز میں بہت ہی تاخیر فرمائی۔

حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوٗدَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَوْ اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ اِلٰى جَنْبِهٖ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ عَنْهَا وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رُحِمَ

ابو موسےٰؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُسنے آپ سے نمازکے اوقات دریافت کئے تو آپ نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا[1] اور آپنے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صبح کی تکبیر کہی اور لوگ ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتے تھے پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے آفتاب کے ڈھلتے ہی ظہر کی نماز کی تکبیر کہی اور کہنے والا کہتا تھا کہ ابھی دوپہر ہے حالانکہ آپ اُن سب سے زیادہ واقف تھے پھر آپ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے عصر کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ شفق ڈوب گیا پھر دوسرے روز بہ نسبت گذشتہ روز کے) صبح کی نماز میں آپ نے تاخیر فرمائی حتے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا یہ کہتا تھا کہ آفتاب نکل آیا یا نکلنے کے قریب ہوگیا۔ پھر ظہر کی نماز میں آپنے تاخیر فرمائی تا آنکہ گذشتہ روز کی عصر کے وقت کے قریب وقت آگیا۔ پھر آپ نے عصر کی نماز میں تاخیر فرمائی تا آنکہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا یہ کہتا تھا کہ آفتاب میں سرخی آگئی۔ پھر آپ نے مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی تا آنکہ شفق کے ڈوبنے کا وقت آگیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دوسرے روز مغرب کی نماز قبل غروب شفق پڑھی پھر آپنے عشا کی نماز میں تاخیر فرمائی تا آنکہ اول شب کا ثلث حصہ گذر گیا پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے پوچھنے والے کو بلوا کر فرمایا کہ وقت انہیں دونوں کے درمیان ہے۔ مسلم۔ ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ صبح کی نماز کی تکبیر اُسوقت کہی جب ایک دوسرے کے چہرے کو نہیں پہچان سکتا تھا یا کوئی شخص اپنے پہلو والے کو نہیں پہچان سکتا تھا۔ پھر آپ نے عصر کی نماز میں تاخیر فرمائی تا آنکہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب میں زردی آگئی تھی اور اُسکے آخر میں یہ بیان کیا کہ بعض اشخاص نے یہ روایت کی ہے کہ آپ نے عشا کی نماز میں نصف شب تک تاخیر فرمائی۔

(۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ

[1] اسلیئے کہ آپکو عملاً اوقات نماز اسکو بتلانا منظور تھا [2] یعنی ابتدائے وقت صبح ۱۲ [3] کہ آفتاب کا ڈھل گیا ہے اب دوپہر کا وقت نہیں ہے [4] یعنی نماز کا وقت نہیں دو اوقات کے بیچ میں ہے جو آپنے عملاً سائل کو بتلایا پہلے روز آپنے ہر نماز کا ابتدائی وقت بتلایا اور دوسرے روز ہر نماز کا انتہائی وقت بتلایا پس ضرور عمدہ وقت ان دونوں کے بیچ میں ہوگا۔ خیر الامور اوسطہا۔

اور اسکا آخر وقت ہے جبکہ آفتاب نکل آئے۔ بجز ابوداؤد کے چاروں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں اور مالک کی روایت میں جو عبداللہ بن رافع حضرت ام سلمہؓ کے مولے سے مروی ہے۔ مذکور ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کا وقت دریافت کیا تو ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں تم کو بتلاتا ہوں ظہر اُسوقت پڑھا کرو جبکہ تمہارا سایہ تمہارے قد کے برابر ہو جائے اور عصر کی نماز اوس وقت پڑھا کر جبکہ تمہارا سایہ تمہارے دوچند ہو اور مغرب اُسوقت پڑھا کرو جبکہ آفتاب غروب ہو جائے اور عشا اُسوقت پڑھا کرو کہ جب تمہاری اور تہائی رات کے بیچ کا وقت آجائے۔ اور صبح کی نماز تڑکے اندھیرے میں پڑھا کرو۔

(۵) **وَعَنْ** مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عُمَّالِهِ أَنَّ أَهَمَّ أُمُورِكُمْ عِنْدِي الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ إِذَا كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا إِلَى أَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ أَحَدِكُمْ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ وَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ وَفِي أُخْرٰى إِنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوْسٰى وَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ وَاقْرَأْ فِيْهَا أَيْ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ مِنَ الْمُفَصَّلِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَفِي أُخْرٰى نَحْوَهُ وَفِيْهَا وَأَنْ صَلِّ الْعِشَاءَ فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَإِنْ أَخَّرْتَ فَإِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ تمہارے سب کاموں میں سب سے اہم کام میرے نزدیک نماز ہے جسنے نماز کی نگہداشت کی اور اُسکی پوری حفاظت کی اُسنے اپنے دین کی حفاظت کی اور جسنے نماز کو ضائع کر دیا تو وہ سوا نماز کے (اور کاموں کا) زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا[۱]۔ پھر یہ لکھا کہ ظہر کی نماز (کا وقت اُسوقت ہے) جب (آدمی کے قد کا) سایہ ایک ہاتھ ہوتا آنکہ تم میں سے ہر ایک کا سایہ اُسکے برابر ہوا اور عصر کی نماز (کا وقت اُسوقت ہے) جب آفتاب بلند سفید صاف ہو بقدر اُسکے کہ دو کوس یا تین کوس قبل غروب آفتاب چلا جائے اور مغرب کا وقت (اُسوقت ہے) جبکہ آفتاب غروب ہو جائے اور عشاء کا وقت (اُسوقت ہے) جبکہ شفق غروب ہو جائے۔ تہائی رات تک پس جو شخص (قبل نماز عشا) سو جائے اُسکی آنکھ کو آرام اور چین کی نیند نہ آئے۔ پس جو شخص (قبل نماز عشا) سو جائے اُسکی آنکھ کو (چین اور آرام کی) نیند نہ آئے[۲] اور صبح کا وقت (اُسوقت ہے) جبکہ تارے ظاہر ایک دوسرے سے ملے جلے ہوں[۳]۔ اور مالک ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابو موسےؓ کو لکھا اور مثل سابق بیان کیا۔ اور اُسمیں یہ بیان کیا کہ صبح کی نماز میں مفصل سے دو طویل سورتیں پڑھا کرو۔ مالک اسکے راوی ہیں۔ اور ایک رایت میں اسیطرح مذکور ہے اور اُسمیں یہ (بھی) مذکور ہے کہ عشا کی نماز اُسوقت پڑھا کرو جب تمہارے اور تہائی رات کے بیچ کا وقت آجائے۔ پس اگر تاخیر کرو تو نصف شب تک (کر سکتے ہو)

[۱] یعنے جب نماز جیسے اہم کام کو نہ کیا اور اسیطرح اُسکو ضائع کر دیا اور کاموں کی کیا پرواہ کریگا اور اسطرح اور کاموں کا زیادہ ضائع کرنیوالا ہوگا

[۲] بددعا اُس شخص کی نسبت ہے جو قبل نماز عشا سو جائے [۳] یعنے چھوٹے بڑے سب تارے نمایاں ہوں ۱۲

۲ پس جو شخص قبل نماز عشا سو جائے اس کی آنکھ کو (چین و آرام کی) نیند نہ آئے۔

کے برابر تہا۔ پہر عصر کی نماز اُسوقت پڑہائی جبکہ ہر شے کا سایہ اُسکے برابر تہا۔ پہر مغرب کی نماز اُسوقت پڑہائی
جبکہ آفتاب غروب ہوگیا اور روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا پہر عشاء کی نماز اُسوقت پڑہائی جبکہ شفق
غائب ہوگیا۔ پہر صبح کی نماز اُسوقت پڑہائی جبکہ ہر شے کا سایہ اُسکے برابر ہوگیا۔ جسوقت گذشتہ روز عصر
کی نماز پڑہائی تہی۔ پہر عصر کی نماز پڑہائی جبکہ ہر شے کا سایہ اُسکے دوگنا تہا۔ پہر مغرب کی نماز اول (روز کے)
وقت پر پڑہائی پہر عشا کی نماز اُسوقت پڑہائی جبکہ تہائی رات گزر گئی پہر صبح کی نماز پڑہائی جبکہ (صبح کی روشنی
سے) زمین خوب روشن ہوگئی تہی پہر جبرئیل میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے محمد تم سے قبل کے پیغمبروں
کا یہی وقت ہوا اور (نماز کا) وقت انہیں دو وقتوں کے بیچ میں ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی
ہیں۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں۔ اور نسائی کی ایک روایت میں جو جابر سے مروی ہے مذکور ہے کہ پہر
(جبرئیل) آئے جبکہ صبح کی روشنی پہیل گئی تھی۔ اور صاف صبح ہوگئی تہی۔ لیکن تارے صاف ظاہر اور چمکتے
تھے اور ویسا ہی کیا جیسا کہ کل کیا تہا پہر صبح کی نماز پڑہائی اور ایک روایت میں ہے کہ ظہر کی نماز پڑہائی جبکہ آفتاب
ڈہل گیا تھا۔ اور سایہ بقدر جوتی کے تسمہ کے تہا۔ پہر عصر کی نماز پڑہائی جبکہ سایہ جوتی کے تسمے کے برابر اور ہر شخص کا سایہ اسکے برابر تھا
نماز پڑہائی جبکہ آفتاب غروب ہوگیا تہا۔ پہر عشا کی نماز اُسوقت پڑہائی جبکہ شفق ڈوب گیا تہا پہر صبح کی نماز اُسوقت
پڑہائی جبکہ صبح نمودار ہوئی پہر دوسرے روز ظہر کی نماز اُسوقت پڑہائی جبکہ ہر شخص کا سایہ اُسکی بلندی کے برابر تہا۔
پہر عصر کی نماز اُسوقت پڑہائی جبکہ ہر شخص کا سایہ اُسکے دوگنا تھا۔ پہر مغرب کی نماز اُسیوقت پڑہائی جبکہ آفتاب غروب
ہوگیا۔ پہر عشا کی نماز تہائی رات یا آدہی رات گزرنے کے بعد پڑہائی پہر صبح کی نماز خوب روشنی پھیلنے کے بعد پڑہائی

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّ
اِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ
الْعَصْرِ حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ تَغْرُبُ
الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَغِیْبُ الشَّفَقُ وَاِنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ حِیْنَ یَغِیْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَنْتَصِفُ
اللَّیْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ
اِلَّا اَبَادَاؤدَ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِیِّ وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ
اَبَا هُرَیْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ
اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَیْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَیْنَكَ
وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ یَعْنِی الْغَلَسَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے لئے اول (وقت) ہے اور آخر (وقت) ہے اور ظہر کی نماز کا اول وقت
وہ ہے جب آفتاب ڈہل جاتا ہے اور اُسکا آخری وقت وہ ہے جبکہ عصر کا وقت آجاتا ہے اور عصر کی نماز
کا اول وقت وہ ہے جبکہ اُسکا وقت آجاتا ہے۔ اور اُس کا آخر وقت وہ ہے جبکہ آفتاب زرد ہوجائے
اور مغرب کا اول وقت وہ ہے جب آفتاب غروب ہوجائے اور اسکا آخر وقت وہ ہے جبکہ شفق
غائب ہوجائے۔ اور عشا کا اول وقت وہ ہے جبکہ شفق غائب ہوجائے اور اسکا آخر وقت وہ ہے
جبکہ نصف شب گزر جائے۔ اور صبح کی نماز کا اول وقت وہ ہے جبکہ صبح کی روشنی نمودار ہوجائے

صبح جبکہ صبح کی روشنی خوب ظاہر ہوگئی اور روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہوا اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑہائی

(۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِينَةَ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي أُخْرَى لِلنَّسَائِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَى أَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حجاج مدینہ میں آیا اور وہ نمازوں میں تاخیر کیا کرتا تھا تو ہمنے جابر بن عبداللہؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھتے تھے[۱]۔ اور عصر (کی نماز اُسوقت پڑھتے تھے) جب آفتاب صاف ہوتا تھا۔ اور مغرب (کی نماز اُسوقت پڑھتے تھے) جب آفتاب غروب ہوجاتا تھا اور عشا میں بعض وقت آپ تاخیر فرماتے تھے اور بعض وقت آپ جلدی پڑھ لیتے تھے۔ جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہوگئے تو آپ جلدی پڑھ لیتے تھے۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی کی ایک روایت میں جو انسؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپ صبح کی نماز اُسوقت تک پڑھتے کہ نگاہ پھیلجاتی[۲]۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز کا اندازہ گرمی کے فصل میں تین قدم سے پانچ قدم تک تھا اور سردی کے فصل میں پانچ قدم سے سات[۳] قدم تک تھا۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ وَلَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ التَّلَفُّعُ الِالْتِحَافُ وَالتَّغَطِّي وَالْمُرُوطُ الْأَكْسِيَةُ وَالْغَلَسُ ظُلْمَةُ آخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَأَوَّلَ طُلُوعِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مسلمان عورتیں صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی چادریں اوڑھے لپیٹے آتی تھیں۔ پھر نماز پڑھ کر جب اپنے گھر کو واپس جاتی تھیں تو کوئی اُن کو اندھیرے کی وجہ سے نہیں پہچان سکتا تھا۔ چھوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَهُ فِي أُخْرَى عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسیکو ظہر کی نماز میں جلدی کرنے والا دیکھا (اور نہ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بڑھ کر کسی کو ظہر کی نماز میں جلدی کرنے والا دیکھا) ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں جو ام سلمہؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ انہوں[۴] نے کہا کہ رسول اللہ تم سے بڑھ کر ظہر کی نماز میں جلدی کرتے تھے اور تم لوگ آپ سے بڑھ کر

---

[۱] یعنے زوال آفتاب کے بعد فوراً اول وقت پڑھتے تھے [۲] یعنے روشنی خوب نمودار ہوجاتی اور پھیل جاتی اور نگاہ دور تک پہونچنے لگتی [۳] قدم آدمی کے قد کا ساتواں حصہ ہوتا ہے پس گرمی کے دنوں میں چونکہ سایہ اصلی کم ہوتا ہے اور جاڑے کے دنوں میں زیادہ ہوتا ہے اسلیئے قدم کی زیادتی و کمی دو فصلوں کے لحاظ سے بتلائی گئی ہے [۴] یعنے ام سلمہؓ نے ۱۲

اور غافل لوگوں میں مت شریک ہوجاؤ

(۵) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّہْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِہٖ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ یَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَہٰذَا لَفْظُہٗ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ

ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت (اُسوقت ہے) جبکہ آفتاب ڈھل جائے اور ہر شخص کا سایہ اُسکی درازی کے برابر ہوجائے جبتک عصر کا وقت نہ آجائے اور عصر کا وقت (اُسوقت تک ہے) جبکہ آفتاب زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت (اُسوقت تک ہے) جبتک کہ شفق غائب نہ ہوجائے اور عشا کی نماز کا وقت درمیانی نصف شب تک ہے اور صبح کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے پھر جب آفتاب طلوع ہونے لگے تو نماز مت پڑھو اسلیے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں سے طلوع ہوتا ہے[۱] مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

(۶) وَعَنْ اَبِی الْمِنْہَالِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِیْ عَلٰی اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ فَقَالَ لَہٗ اَبِیْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ فَقَالَ کَانَ یُصَلِّی الْہَجِیْرَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَہَا الْاُوْلٰی حِیْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَیُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی رَحْلِہٖ فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَہَا الْعَتَمَۃَ وَکَانَ یَکْرَہُ النَّوْمَ قَبْلَہَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَہَا وَکَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حِیْنَ یَعْرِفُ الْمَرْءُ جَلِیْسَہٗ وَیَقْرَءُ بِالسِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَۃِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا یُبَالِیْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ وَہٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ قَوْلُہٗ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ اَیْ مُرْتَفِعَۃٌ عَنِ الْمَغْرِبِ لَمْ یَتَغَیَّرْ لَوْنُہَا بِمُقَارَبَۃِ الْاُفُقِ ترجمہ ابو المنہال سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کے پاس گئے تو میرے والد نے اُن سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کی نماز کسطرح پڑھتے تھے اونہوں نے کہا کہ آپ ہجیر (دوپہری نماز یعنے ظہر) کی نماز جسکو تم اولی (پہلی نماز) کہتے ہو اُسوقت پڑھتے تھے جبکہ آفتاب ڈھل جاتا تھا اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر ہم میں سے کوئی شخص اپنے مقام پر جاتا جو مدینہ کے پرلے سرے پر تھا اور آفتاب باقی رہتا تھا اور میں بھول گیا کہ مغرب کے بارہ میں اُنہوں نے کیا کہا۔ اور آپ عشا کی نمازیں جسکو تم عتمہ کہتے ہو تاخیر کرنے کو اچھا خیال فرماتے تھے اور قبل نماز عشا آپ سونے کو ناپسند فرماتے تھے۔ . . . . اور صبح کی نماز سے آپ اُسوقت فارغ ہوتے تھے جبکہ ہر شخص اپنے ہمنشین (یعنی پہلو شخص) کو پہچان لیتا تھا اور آپ اُسمیں ساٹھ آیت سے سو آیت تک (قرآن) پڑھتے تھے بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ عشا کی نمازیں تہائی رات تک تاخیر کرنے میں کوئی پروا نہیں کرتے تھے۔ پھر کہا[۲] کہ نصف شب تک تاخیر عشا میں کوئی پروا نہیں کرتے تھے اور یہ شیخین کے الفاظ ہیں۔

---

[۱] گویا نصف شب سے عشا کی نماز میں تجاوز کرنا غفلت ہے [۲] یعنے آفتاب کے نکلتے وقت شیطان اپنے سینگ وہاں لگا دیتا ہے تاکہ اُسوقت آفتاب کی پرستش کرنیوالوں کا سجدہ وغیرہ اپنی نسبت خیال کرے اور اسطرح اپنی پرستش سے وہ خوش ہو اسیطرح وہ غروب آفتاب کے وقت اپنے سینگ آفتاب کے قریب کر دیتا ہے پس آفتاب کی شیطان کے دونوں سینگ کے بیچ میں طلوع کرنے کے یہی معنے ہونگے یا سینگ سے شیطان کی جماعت مراد ہے پس مطلب یہ ہوگا کہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان کی جماعت آفتاب کے قریب ہو جاتی ہے اور اپنے کو سجدہ کراتی ہے ۱۲ [۲] راوی نے ۱۲

کہ پھر جانے والا ہم میں سے قبا کو جاتا تھا[1]۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اسعد بن سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ ہمنے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر ہم وہاں سے نکلے تاآنکہ ہم انس بن مالک کے پاس پہونچے تو ہمنے انکو عصر (کی نماز) ہے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو (قبیلہ) بنی سلمہ کا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہماری آرزو ہے کہ آپ بھی تشریف کے چلیں آپ نے فرمایا اچھا پھر آپ تشریف لے چلے اور ہم بھی آپکے ہمراہ چلے تو ہمنے جا کر دیکھا کہ اونٹ ہنوز ذبح نہیں کیا گیا ہے اسکے بعد وہ اونٹ ذبح کیا گیا۔ اور (اسکا گوشت) کاٹا گیا پھر اسمیں سے پکایا گیا پھر ہمنے (اسکا گوشت) قبل غروب آفتاب کھایا[2]۔

(۱۵) وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ سَاعَۃَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ اِذَا غَابَ حَاجِبُہَا ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اُسوقت پڑھا کرتے تھے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا اور پردہ میں چھپ جاتا۔ بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداود کی روایت میں یوں مذکور ہے کہ (آپ مغرب کی نماز) اسی وقت پڑھ لیتے تھے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا اور جب اسکے کنارے غائب ہو جاتے۔

(۱۶) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّہٗ لَیُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِہٖ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَلِلنَّسَائِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُمْ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَہَالِیْہِمْ اِلٰی اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ یَرْمُوْنَ یُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِہَامِہِمْ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر ہم میں سے کوئی (اپنے مکان) واپس ہوتا تھا تو وہ تیر گرنے کے مقامات کو دیکھتا تھا[3] شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی کی روایت میں جو قبیلہ اسلم کے کسی شخص سے مروی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے مذکور ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر وہ اپنے گھر جو مدینہ کے اطراف میں تھے واپس ہوتے تھے اور وہ تیر پھینکتے تھے تو تیر کے گرنے کے مقامات کو دیکھتے تھے[4]۔

(۱۷) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْیَزَنِیِّ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا اَبُوْ اَیُّوْبَ غَازِیًا وَعُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ یَوْمَئِذٍ عَلٰی مِصْرَ فَاَخَّرَ عُقْبَۃُ الْمَغْرِبَ فَقَامَ اِلَیْہِ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَقَالَ مَا ہٰذِہِ الصَّلٰوۃُ یَا عُقْبَۃُ قَالَ اِنَّا شُغِلْنَا قَالَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَا لَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاشْتِبَاکُ النُّجُوْمِ ظُہُوْرُ صِغَارِہَا بَیْنَ کِبَارِہَا حَتّٰی لَا یَخْفٰی

---

[1] اور آفتاب بلند رہتا تھا قبا مدینہ سے تین میل ہے [2] عرب میں ہر بزرگ کو چچا کہتے ہیں [3] یعنے عصر کی نماز کے بعد جب اتنے کام قبل غروب آفتاب کئے گئے تو ضرور عصر کی نماز بہت ہی سویرے پڑھی گئی ہوگی۔ [4] یعنے اتنی سویرے اُجالے میں مغرب کی نماز پڑھی جاتی تھی کہ تیر گرنے کے مقامات دکھلائی دیتے تھے حالانکہ تیر نزدیک نہیں گرتا مطلب یہ کہ آفتاب غروب ہوتے ہی نماز پڑھی جاتی تھی۔

عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہوئے

(١١) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِهَا قَالَ زُهَيْرٌ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ فِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفِيْ تَعْجِيْلِهَا قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ الرَّمْضَاءُ شِدَّةُ الْحَرِّ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَوْلُهُ فَلَمْ يُشْكِنَا اَيْ لَمْ يُزِلْ شَكْوٰنَا ترجمہ خباب بن ارتؓ سے روایت ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت گرمی اور زمین کے تپنے کی شکایت کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری شکایت پر کوئی لحاظ نہیں فرمایا۔ زہیرؒ نے ابو اسحاق سے پوچھا کہ کیا ظہر کے بارہ میں (شکایت تھی) تو انہوں نے کہا کہ ہاں پھر پوچھا کہ کیا اسکے جلدی پڑھنے کے بارہ میں (شکایت تھی) انہوں نے کہا کہ ہاں۔ مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(١٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَاِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) کسی منزل پر اترتے تھے تو وہاں سے کوچ نہ فرماتے تھے تا آنکہ ظہر کی نماز پڑھ لیتے۔ تو کسی شخص نے ان سے کہا کہ اگرچہ دوپہر ہو تو انہوں نے کہا کہ اگرچہ دوپہر ہو۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ زَادَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ لَمْ تَظْهَرْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور آفتاب میرے حجرے میں ہوتا۔ ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوپر (دیوار پر) نہیں چڑھتا تھا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(١٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا اِلٰى قُبَاءٍ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ اَسْعَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهٗ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَاِنَّا نُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ اَكَلْنَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور آفتاب بلند اور تیز رہتا تھا پھر جانے والا (مدینہ کے اطراف کے) بلند مقامات پر جاتا تھا اور وہ وہاں پہونچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا اور (اطراف مدینہ کے بعض بلند مقام مدینہ سے چار میل پر واقع ہیں۔ بجز ترمذی کے چھوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے

لـه یعنے آپ ظہر کی نماز میں جلدی کرتے تھے اور ہم عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہوئے کہ زمین سخت گرم ہے ظہر کی نماز میں تاخیر فرمائی تاکہ زمین ٹھنڈی ہو جائے ۱۲ یعنے حسب خواہش ہمارے آپنے ظہر کی نماز میں تاخیر نہ فرمائی ورنہ گرمی کے دنوں میں تاخیر تو مروی ہے ۱۲

(۲۰) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَلْفَیْءُ اَلظِّلُّ وَالْوَهَجُ ترجمہ ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو موذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے موذن سے فرمایا کہ ٹھنڈا وقت ہونے دو۔ پھر اُسنے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپنے اُن سے فرمایا کہ ٹھنڈا وقت ہونے دو حتے کہ ہمنے ٹیلوں[۱] کے سایہ دیکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے۔ جب شدید گرمی ہو تو (ظہر کی) نماز ٹھنڈے وقت پڑھو بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَا اَدْرَكْتُ النَّاسَ اِلَّا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ بِعَشِیٍّ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مینے لوگوں کو اسحالت میں پایا کہ وہ ظہر کی نماز بوقت عشی[۲] پڑھتے ہیں۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۲۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابو موسےؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب گرمی ہوتی تو آپ (ظہر کی) نماز ٹھنڈے وقت پڑھتے تھے۔ اور جب سردی ہوتی تھی تو جلدی پڑھ لیتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲۳) وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ علی بن شیبان سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ عصر کی نماز اسوقت تک تاخیر فرماتے تھے جب تک آفتاب سفید اور صاف رہتا تھا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاؤدَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام کا کھانا سامنے آجائے تو قبل نماز مغرب کھانا شروع کردو اور شام کا کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے جلدی مت کرو۔ بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو اور شام کا کھانا سامنے آجائے تو پہلے شام کا کھانا کھالو۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَفِیْ اُخْرٰى لِاَبِیْ دَاؤدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِیْ فِیْ زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اِنَّا سَمِعْنَا اَنَّهٗ يُبْدَاُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ اَتُرَاهٗ

---

[۱] ٹیلے زمین سے پیوستہ اور ملے رہتے ہیں اسلیئے انکا سایہ بہت دیر میں پڑتا ہے۔ مطلب یہ کہ آپ نے ظہر کی نماز میں ایک حد تک تاخیر فرمائی۔ [۲] عشی عرف میں وہ وقت ہے جس وقت ہر چیز کا سایہ اُسکی برابری کے قریب ہوجائے۔

منہا شئی الخ ترجمہ مرثد بن عبد اللہ یزنی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ابو ایوب جہاد کے مقصد سے آئے اور اُن دنوں عقبہ بن عامر مصر کے حاکم تھے تو عقبہ نے مغرب کی نماز میں تاخیر کی تو ابو ایوب انکے پاس جا کر ان سے کہنے لگے کہ اے عقبہ یہ کیسی نماز ہے تو اونہوں نے کہا کہ ہمکو کسی کام میں پھنسا[1] دیا گیا۔ تو ابو ایوب نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہے گی یا فطرت (اصلی حالت) پر رہے گی جب تک مغرب کی نماز میں اس درجہ تک تاخیر نہ کیا کریں کہ چھوٹے اور بڑے تارے نمایاں ہونے لگیں۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثًا لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا دَخَلَ وَقْتُهَا وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اے علی تین چیزوں میں تاخیر مت کرو۔ نماز میں جب اسکا وقت آجائے (نماز) جنازہ میں جبکہ موجود ہو۔ اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب کہ اُسکی قوم اور رفاقت والا ملجائے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَفِي أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ وَالنَّسَائِيِّ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ إِلَّا أَنَّ النَّسَائِيَّ قَالَ أَوَّلُ سَجْدَةٍ فِي الْمَوْضِعَيْنِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو صبح کی ایک رکعت (نماز) قبل طلوع آفتاب ملجائے تو گویا کہ صبح کی نماز اُسکو مل گئی۔ اور جس شخص کو عصر کی ایک رکعت (نماز) قبل غروب آفتاب ملجائے تو گویا کہ عصر کی نماز اُسکو مل گئی۔ چھوں نے انہیں لفظ سے روایت کی ہے۔ اور بخاری اور نسائی کی دوسری روایت میں یہہ ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو عصر کی نماز کا ایک سجدہ قبل غروب آفتاب ملجائے تو اُسکو اپنی (بقیہ) نماز پوری کرنی چاہیئے۔ اور جب کسی شخص کو صبح کی نماز کا ایک سجدہ قبل طلوع آفتاب ملجائے تو اُسکو اپنی بقیہ نماز پوری کرنی چاہیئے۔ لیکن نسائی نے دونوں مقام پر پہلا سجدہ[2] بیان کیا ہے

(۱۹) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمَالِكٍ إِنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلٰى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈی وقت پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت کی شدت دوزخ کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔ چھوں نے انہیں الفاظ سے روایت کی ہے۔ اور مالک کی ایک روایت میں ہے کہ دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی تو اُسکو ہر سال دو دفعہ سانس لینے کی اجازت ملی ایک دفعہ جاڑے[3] میں ایک دفعہ گرمی میں سانس لینے کی۔

---

[1] جسکی وجہ سے بروقت نماز پڑھنے کی فرصت نہوئی۔ ۱۲ [2] یعنے جسکو پہلا سجدہ عصر یا صبح کی نماز کا قبل غروب و طلوع آفتاب ملجائے تو اُسکو اپنی بقیہ نماز پوری کرلینی چاہیئے۔ [3] تو شدت کی گرمی اور شدت کی سردی اُنہی سانس لینے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ۱۲

بخارجٍ وَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنَّا قَدْ صَلّٰى فَإِنَّا لَكَذٰلِكَ إِذْ خَرَجَ فَقَالُوا لَهُ كَمَا قَالُوا فَقَالَ أَعْتِمُوا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ لَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے برآمد ہونے) کا انتظار کر رہے تھے اور آپ نے ایک دفعہ عشا کی نماز میں تاخیر فرمائی یہانتک کہ خیال کرنے والے نے یہ خیال کیا کہ اب آپ برآمد نہیں ہونے کے اور ہم میں سے بعض لوگ یہہ کہنے لگے کہ آپ نے نماز پڑھ لی پس ہم سب اسی حالت میں تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے تو سب نے آپ سے وہی عرض کیا جیسا کہ وہ کہہ رہے تھے (اور خیال کر رہے تھے) تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس نماز میں تاخیر کیا کرو۔ کیونکہ اسی (نماز عشا) کی وجہ سے تمکو گزشتہ تمامی امتوں پر فضیلت دیگئی ہے تمسے قبل کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳۲) وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ أَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَ عَلٰى رِسْلِكُمْ أُعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوا أَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ابْهَارَّ اللَّيْلُ ذَهَبَ مُعْظَمُهُ أَوْ نِصْفُهُ وَرِسْلِكُمْ بِكَسْرِ الرَّاءِ عَلٰى هَيْئَتِكُمْ ترجمہ ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک شب) عشا کی نماز میں تاخیر فرمائی یہانتک کہ رات کا بڑا حصہ گذر گیا اسکے بعد آپ برآمد ہوئے اور آپنے سب کو نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو حاضرین سے آپ نے فرمایا کہ تم سب لوگ اپنی حالت پر ٹھیرے رہو میں تم کو بتلاتا ہوں اور خوشخبری ہو تمکو کہ یہ تم پر خدا کا احسان ہے کہ بجز تمہارے کوئی شخص نہیں ہے جو اسوقت نماز پڑھتا ہو شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ كُلَّهَا أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز کی ایک رکعت ملجائے تو اُسکو پوری نماز ملگئی چھئوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کو ایک رکعت نماز کی امام کے ساتھ مل جائے (اسکو پوری نماز ملگئی)

(۳۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نمازوں میں سے کسی نماز کی ایک رکعت ملگئی تو اسکو وہ نماز ملگئی۔ لیکن جتنی جاتی رہی ہے اسکو پڑھ لے نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز اسکے اخیر وقت میں دو دفعہ نہیں پڑھی یہانتک کہ آپ نے انتقال فرمایا۔

(۳۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْآخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ أَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کا اول وقت خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا ہے اور آخر وقت خدا تعالیٰ کی معافی کا ہے ان دونوں حدیث کے ترمذی راوی ہیں۔

(۳۷) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَزَادَ رَزِينٌ وَأَنَّ أَفْضَلَ الْعَمَلِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا ترجمہ رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز کو صبح کو خوب روشن کر کے پڑھو اسلیے کہ اسمیں بہت بڑا ثواب ہے اصحاب سنن اسکے راوی

ملہ کوئی چلا نہ جائے ملہ یعنے اور مسلمان نماز پڑھ کر سو گئے ہونگے یا ہنوز اسلام پورے طور پر شائع نہوا ہو پس نمازی یہی اشخاص ہوں یا بجز مسلمانوں کے اور کوئی شخص مراد ہو اسلیے کہ گزشتہ امت پر یہ نماز فرض نہ تھی ملہ یعنے جماعت کا ثواب مل گیا ملہ یعنے آپ ہمیشہ ہر نماز اول وقت پڑھتے تھے ملہ یعنے اول وقت نماز پڑھنے سے خدا خوش ہوتا ہے ملہ یعنی آخر وقت نماز پڑھنے سے فرضیت اسکی ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ اس تاخیر کو معاف فرما دیتا ہے۔

كَانَ مِثْلُ عَشَاءِ أَبِيكَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھا جاوے اور نماز کی تکبیر ہو رہی ہو تو وہ نماز میں شریک نہ ہووے کہ کھانے سے فارغ ہوجائے اور حضرت ابن عمرؓ امام کی قرأت سنتے تھے۔ بجز نسائی کے چھیوں اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے مذکور ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ابن زبیرؓ کی (خلافت کے) زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ عبداللہ بن عمرؓ کے پہلو میں (بیٹھا) تھا تو عباد بن عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ ہمنے سنا ہے کہ رات کا کھانا (زمانہ نبوی میں) قبل نماز (عشا) کے کھایا جاتا تھا تو عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا افسوس ہو تمکو رات کا کھانا کیا تھا کیا تم اپنے باپ کے کھانے کی طرح خیال کرتے ہو۔

(۲۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازیں (اپنے وقت سے) تاخیر مت کرو نہ کھانے کی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ قَالَ الصَّلٰوةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ وَرَأْسُهٗ يَقْطُرُ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلٰوةِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک شب) عشا کی نماز میں تاخیر فرمائی تو حضرت عمرؓ نکلے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز حاضر ہے عورتیں اور لڑکے سو گئے تب آپ برآمد ہوئے اور آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ فرماتے تھے کہ اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں انکو اسی وقت اس نماز کے پڑھنے کا حکم دیتا۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲۹) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهٗ سُئِلَ هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً الْعِشَاءَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ وَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوْا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ اَلْوَبِيْصُ اَلْبَرِيْقُ وَاللَّمَعَانُ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی انہوں نے جواب دیا کہ آپنے ایک شب نصف شب تک عشا کی نماز میں تاخیر فرمائی پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے گویا کہ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں اور آپ نے فرمایا کہ اور لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم ہمیشہ نماز ہی میں رہے جبتک تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳۰) وَعَنْهُ قَالَ أُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَقَالَ رَجُلٌ لِي حَاجَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی تو ایک شخص نے (آپ سے) عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مجھے (آپ سے) ضرورت ہے تو آپ کھڑے ہو گئے اور اس سے تخلیہ میں (دیر تک) باتیں کرنے لگے۔ یہانتک کہ سب لوگ یا بعض لوگ سو گئے پھر سب لوگوں نے نماز پڑھی۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں

(۳۱) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَبْقَيْنَا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَأَخَّرَ لِصَلٰوةِ الْعَتَمَةِ حَتّٰى ظَنَّ الظَّانُّ أَنَّهٗ لَيْسَ

لہ اور کھانا کھاتے تھے اور نماز میں تھوڑا سا شریک ہوتے تھے لہ یعنے زمانہ نبوی میں ایک قسم کا کھانا بہت تھوڑا سا تھا لوگ بہت جلد کھا لیتے تھے تمہارے باپ جو خلیفہ وقت ہیں انکی ایسی حالت نہیں ہے کہ دسترخوان پر طرح طرح کے کھانے چنے جاتے ہوں اور لوگ خوب بیٹھکر دیر کرکے کھاتے ہوں پس ایسا کھانا نماز کے بعد ہی کھانا چاہیئے ورنہ نمازمیں ضرور تاخیر ہوگی اور جماعت جاتی رہے گی۔ سہ یعنے ایسی تاخیر کہ نماز کا اخیر وقت آجائے جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے سہ جو آپکے ہاتھ میں تھی۔ شہ بجز تم لوگوں کے

الاخرى قال نعم اقرب ما يكون الرب من العبد جوف الليل الآخر فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله عز و
جل في تلك الساعة فكن فان الصلوة محضورة مشهودة الى طلوع الشمس فانها تطلع بين قرني شيطان
وهي ساعة صلوة الكفار فدع الصلوة حتى ترتفع قيد رمح ويذهب شعاعها ثم الصلوة محضورة مشهودة
حتى تعدل الشمس اعتدال الرمح بنصف النهار فانها ساعة تفتح فيها ابواب جهنم وتسجر فدع الصلوة
حتى يفيء الفيء ثم الصلوة محضورة مشهودة حتى تغيب الشمس فانها تغيب بين قرني شيطان و
هي صلوة الكفار اخرجه ابوداود والنسائي وهذا لفظه جوف الليل الآخر هو ثلثه الآخر والمراد السدس
الخامس من اسداس الليل وقوله مشهودة اي تشهدها الملائكة وتكتب اجرها للمصلي وقيد رمح
بكسر القاف اي قدره وفاء الفيء اذا رجع من جانب الغرب الى جانب الشرق **ترجمہ** عمرو بن عبسہ
سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا کوئی وقت بہ نسبت دوسرے وقت کے ایسا ہے جس میں قربت
الٰہی زیادہ ہو آپ نے فرمایا ہاں (ہے) پروردگار بندے سے اخیر حصہ شب میں بہت ہی قریب ہوتا ہے اگر تم سے ہو سکے
تم اس وقت خدا کے ذکر کرنیوالوں میں سے ہو تو ہو جاؤ اسلئے کہ نماز (اسوقت) محضور اور مشہود[1] ہوتی ہے آفتاب کے نکلنے
تک اسلئے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے اور یہ کافروں کی نماز (پوجنے) کا وقت ہے پھر
تم (اسوقت) نماز چھوڑ دو تا آنکہ آفتاب بقدر ایک نیزہ کے بلند ہو جائے اور اسکی شعاع دور ہو جائے اسکے بعد پھر نماز
محضور اور مشہود ہے تا آنکہ آفتاب دوپہر کے وقت نیزے کی طرح سیدھا ہو جائے یہ ایسا وقت ہے جس وقت دوزخ
کے دروازہ کھولے جاتے ہیں اور وہ بھڑکایا جاتا ہے پھر اس وقت تم نماز چھوڑ دو یہانتک کہ سایہ پڑنے لگے (آفتاب
ڈھل جائے) اسکے بعد پھر نماز محضور اور مشہود ہے یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے لگے اسلئے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں
کے مابین غروب ہوتا ہے اور یہ کافروں کی نماز (پوجنے) کا وقت ہے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ نسائی
کے الفاظ ہیں۔

(۵) **وعن** ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع
الشمس ولا صلوة بعد العصر حتى تغيب الشمس اخرجه الشيخان والنسائي وفي اخرى للخمسة
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال شهد عندي رجال مرضيون وارضاهم عندي عمر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد الصبح حتى تشرق الشمس وبعد العصر حتى تغرب والمراد
بقوله تشرق الشمس ارتفاعها واضاءتها **ترجمہ** ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ صبح کی (نماز کے) بعد کوئی نماز نہیں ہے جب تک آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کی (نماز کے) بعد
کوئی نماز نہیں ہے جتنے کہ آفتاب غروب ہو جاوے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور پانچوں کی ایک روایت
میں جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میرے پاس چند عمدہ اشخاص نے گواہی دی
جن میں سب سے عمدہ میرے نزدیک عمرؓ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی (نماز کے) بعد نماز پڑھنے سے
منع فرمایا یہانتک کہ آفتاب بلند اور روشن ہو جائے اور عصر کی (نماز کے) بعد (نماز پڑھنے سے منع فرمایا تھا) یہانتک
کہ آفتاب پوری طرح ڈوب جائے۔

[1] دو لفظوں کے ایک معنے ہیں یعنے اسوقت نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۱۲

ہیں۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ بزرگ ترین عمل نماز ہے جو بروقت ادا کی جائے۔

(۳۸) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اِنَّ الْمُصَلِّيْ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَمَا فَاتَتْهُ لِوَقْتِهَا وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا اَعْظَمُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نمازی نماز پڑھتا ہے اور (ہنوز) اسکا وقت فوت نہیں ہوا ہے (باقی ہے) اور البتہ وہ نماز جسکا وقت جاتا رہے اسکے اہل اور مال سے بڑھ کر ہے مالک اسکے راوی ہیں۔

(۳۹) وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ام فروہ سے روایت ہے اور یہ ان میں تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل اور بڑھکر ہے تو آپنے فرمایا کہ نماز کا اول وقت پڑھنا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

اَوْقَاتُ الْكَرَاهَةِ
مکروہ وقتوں کا بیان

(۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ تَضَيَّفُ بِضَادٍ مُّعْجَمَةٍ وَبَعْدَ هَا مُثَنَّاةٌ مِّنْ تَحْتٍ مُّشَدَّدَةٌ اَيْ تَمِيْلُ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تین اوقات ہیں جنمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو نماز پڑھنے سے یا اپنے مُردوں کو ان اوقات میں دفن کرنے سے منع فرماتے تھے (ایک تو اُسوقت) جسوقت آفتاب نکلنے لگے تا آنکہ آفتاب بلند ہوجاے (دوسرے) جسوقت ٹھیک کھڑی دوپہر ہو تا آنکہ آفتاب ڈھل جاوے (تیسرے) جسوقت آفتاب غروب ہونے لگے تا آنکہ پورے طور پر غروب ہو

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص آفتاب کے نکلتے وقت اور آفتاب کے ڈوبتے وقت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ تینوں اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو اُسکے ساتھ شیطان کا سینگ[۱] ہوتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہوتا ہے تو وہ (سینگ) اُس سے الگ ہوجاتا ہے۔ پھر جب آفتاب سیدھا ہوتا ہے (دوپہر کے وقت) تو اُسکے نزدیک ہوجاتا ہے پھر جب آفتاب ڈھل جاتا ہے تو اُس سے الگ ہوجاتا ہے۔ پھر جب ڈوبنے لگتا ہے تو اُسکے نزدیک ہوجاتا ہے پھر جب پورا غروب ہوجاتا ہے تو اُس سے الگ ہوجاتا ہے۔ اور آپ ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ مالک اور نسائی اُسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ

---

[۱] اسکی تشریح صفحہ ۱۳۶ میں بخوبی کردی گئی ہے ۱۲

ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو مخمص[۵۱] میں عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ نے فرمایا کہ یہ نماز تم سے قبل گزشتہ امت پر پیش کیگئی تھی تو انہوں نے اسکو ضائع کردیا[۵۲] پس جو شخص اسکی حفاظت کرے گا اسکو دوہرا ثواب[۵۳] ملیگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں ہے یہانتک کہ شاہد نکل آئے اور شاہد سے مراد تارہ ہے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا کہ وہ منکدر کو عصر کی بعد نماز پڑھنے کی وجہ سے مار رہے تھے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے لیکن جمعہ کے روز (دوپہر کو نماز پڑھتے تھے) اور آپ نے فرمایا کہ دوزخ بھڑکائی جاتی ہے لیکن جمعہ کے روز (نہیں بھڑکائی جاتی) ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى[۵۴] إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ تَعَالٰى فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ **ترجمہ** علاء بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ کر انس بن مالک کے پاس انکے گھر گئے جو بصرہ میں تھا اور انکا گھر مسجد کے پہلو میں تھا وہ کہتے ہیں کہ جب میں انکے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تم عصر کی نماز پڑھ چکے تو میں نے کہا کہ ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھکر آئے ہیں انہوں نے کہا کہ عصر کی نماز پڑھ لو تو ہم کھڑے ہوگئے اور ہمنے نماز (عصر) پڑھلی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا آفتاب کو گھورتا رہتا ہے یہانتک کہ جب آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے مابین ہوجاتا ہے تو کھڑے ہوکر چار چونچ مار دیتا ہے اور اس میں ذکر الٰہی بہت ہی تھوڑا کرتا ہے بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضـ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِي أُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ وَالْفَجْرُ حِيْنَ

---

۵۱ مقام کا نام ہے ۱۲ ۵۲ بروقت ادا نہ کرسکے ۱۲ ۵۳ ایک گزشتہ امت کی بابت اور دوسرا ثواب ان کے فعل کی بابت ۱۲
۵۴ جو بعد غروب آفتاب تھوڑے دیر کے بعد نمایاں ہوجاتا ہے ۱۲ ۵۵ یعنی غروب ہونے لگتا ہے ۱۲

(۶) وَعَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَاذٍ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّي فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ۔ **ترجمہ** نصر بن عبد الرحمن اپنے دادا معاذ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاذ بن عفراء کے ساتھ (خانہ کعبہ کا) طواف کیا تو انہوں نے نماز نہ پڑھی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نماز نہیں پڑھتے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کی (نماز کے) بعد کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے اور نہ صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح نکل آئے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوْهَمَ عُمَرُ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَرَّوْا بِالصَّلٰوةِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ فَلَمْ يَدَعْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت عمر کو وہم ہو گیا در اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بایں الفاظ منع فرمایا ہے کہ تم لوگ آفتاب نکلتے وقت اور اسکے ڈوبتے وقت قصداً نماز پڑھنے کی کوشش مت کرو اسلیے کہ آفتاب شیطان کے دونو سینگوں کے مابین طلوع ہوتا ہے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعت (نماز) نہیں چھوڑی۔

(۸) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ السَّكَنِ الْغِفَارِيِّ وَهُوَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** جندب بن سکن غفاری سے روایت ہے جو ابو ذر ہیں کہ وہ خانہ کعبہ کی زینہ پر چڑھ کر کہنے لگے کہ جس نے مجھے پہچانا تو اس نے مجھے پہچان لیا اور جس نے مجھے نہیں پہچانا تو میں جندب ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ صبح کی (نماز کے) بعد کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ آفتاب (اچھی طرح) نکل آئے اور نہ عصر کی (نماز کے) بعد یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے مگر مکہ میں مگر مکہ میں مگر مکہ میں رزین اس کے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهٗ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز (پڑھنے) سے منع فرمایا مگر جب آفتاب بلند ہو ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی نے یہ بیان کیا ہے کہ مگر اس وقت جب آفتاب سفید اور صاف ہو"

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابو بصرہ غفاری سے روایت

سلہ یعنے معاذ راوی نے معاذ بن عفراء کے ساتھ طواف کیا تو معاذ بن عفراء نے وہ نماز نہیں پڑھی جو طواف کے بعد پڑھی جاتی ہے ۱۲ سلہ معاذ راوی کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن عفراء سے کہا ۱۲ سلہ جو صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں ۱۲ سلہ پس اتفاقاً اور حیاناً جائز ہے ۱۲ سلہ یعنی عصر کی نماز کے بعد آپ دو رکعت نماز پڑھتے تھے ۱۲ سلہ یعنے مکہ میں ان اوقات میں بھی نماز جائز ہے ۱۲

ہوتو قرعہ نہ ملتا تو ضرور لوگ قرعہ ڈالتے[1] شیخین اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي أُخْرٰى لِمُسْلِمٍ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا انْتَهٰى رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا انْتَهَتْ رَجَعَ فَوَسْوَسَ هٰذَا لَفْظُهُ وَلِلْبُخَارِيِّ نَحْوُهُ وَالْمُرَادُ بِالتَّثْوِيْبِ هٰهُنَا إِقَامَةُ الصَّلٰوةِ وَمَعْنٰى أَحَالَ تَحَوَّلَ عَنْ مَوْضِعِهِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان کی آواز نہ سنے حتٰے کہ جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو واپس آتا ہے پھر جب نماز کے لیئے تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے پھر جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے پھر لوگوں کے دلوں میں خطرے ڈالتا ہے (اور وسوسہ پیدا کرتا ہے) کہتا ہے کہ فلان بات یاد کر فلان بات یاد کر غرضکہ ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو اس سے قبل اسکو یاد نہ تھیں یہانتک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اسنے کتنی رکعت نماز پڑہی بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے یہانتک کہ اذان کی آواز نہیں سنتا پھر جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو واپس آتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے پھر جب تکبیر کی آواز سنتا ہے تو چلا جاتا ہے یہاں تک کہ تکبیر کی آواز نہیں سنتا پھر جب تکبیر ختم ہوجاتی ہے تو واپس آتا ہے اور پھر (لوگوں کے دلوں میں) وسوسہ ڈالتا ہے یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور بخاری نے بھی ایسے ہی روایت کی ہے۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ مِيْلًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ شیطان جب نماز کی اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہانتک کہ مقام روحاء تک پہونچ جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ روحاء مدینہ سے چھتیس ۳۶ میل ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بلال کھڑے ہوکر اذان دینے لگے پھر جب وہ چُپ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دل سے یقین کرکے ایسا کہے (جیسا کہ بلال نے اذان میں کہا ہے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ

---

[1] اور جس کے نام کا قرعہ نکلتا وہی اذان دیتا یا صف اول میں شریک ہوتا ۱۲ [2] یعنے اذان سے فارغ ہوئے ۱۲۔

يَنْزِعُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عُثْمَانَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کوئی نماز بے وقت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دو نمازیں (ایک تو) آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملاکر پڑھی اور (دوسرے) اس دن آپ نے صبح کی اسکے (مقررہ) وقت سے پہلے[1] پڑھی شیخینؒ اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں جو عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت ابن مسعود نے حج کیا تو ہم عشا کی اذان کے وقت یا اسکے قریب مزدلفہ آئے تو انہوں نے کسی شخص کو حکم دیا تو اس شخص نے اذان دی پھر تکبیر کہی پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اسکے بعد دو رکعت نماز پڑھی پھر انہوں نے رات کا کھانا منگوایا اور کھانا کھایا پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اذان دی اور تکبیر کہی پھر انہوں نے عشا کی دو رکعت نماز پڑھی پھر جب صبح کے نمودار ہونے کا وقت[2] آیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس جگہ اس دن بھی (صبح کی) نماز پڑھتے تھے عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ یہی دو نمازیں ہیں جو اپنے (مقررہ) وقت سے پلٹ دیجاتی ہیں (ایک تو) مغرب کی نماز لوگوں کے آنے کے بعد (تاخیر کرکے پڑھی جاتی ہے) اور (دوسرے) صبح کی نماز صبح کے نمودار ہوتے ہی (اول وقت پڑھی جاتی ہے) ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر ابن مسعود ٹھیرے رہے یہانتک کہ صبح خوب روشن ہوگئی پھر انہوں نے کہا کہ اگر امیر المومنین یعنی حضرت عثمان اس وقت یہاں سے کوچ کریں تو انہوں نے سنت نبوی کے موافق کیا (راوی کا بیان ہے) پس میں نہیں جانتا کہ ابن مسعود کا قول جلد تھا یا حضرت عثمانؓ کا کوچ کرنا[3]۔ پھر لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَفِيهِ ثَلٰثَةُ فُرُوعٍ

چوتھا باب

اذان اور تکبیر کے بیان میں۔ جس میں تین شاخیں ہیں۔

اَلْفَرْعُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِهِ

پہلی فرع (شاخ)

اذان کی فضیلت کے بیان میں

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَا يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْاسْتِهَامُ الْاقْتِرَاعُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا جو اذان دینے اور پہلی صف (میں شریک ہونے) کی (فضیلت اور ثواب) ہے۔ پھر بغیر قرعہ ڈالے ہوئے ان کو اذان دینے اور صف اول میں شریک ہونے کا

[1] یعنی عموماً جس وقت آپ صبح کی نماز پڑھتے تھے اس سے سویرے آپ نے اس دن صبح کی نماز پڑھی ۱۲ [2] یعنی صبح شروع ہوتے ہی ۱۲

[3] یعنی ہنوز ابن مسعودؓ کا یہ کلام ختم ہونے ہی نہیں پایا تھا کہ حضرت عثمانؓ نے کوچ کر دیا۔ اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔ ۱۲

(۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ نَبِیًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذَنْبَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کی اذان سنکر یہ کہے وَاَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا اور ایک روایت میں نَبِیًّا ہے وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا تو ایسے شخص کے گناہ خدا تعالیٰ معاف فرماویگا بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ سَعْدِ بْنِ سَہْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَہُوَ جَالِسٌ عَلَی الْمِنْبَرِ حِیْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ مُعَاوِیَۃُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَاَنَا قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَاَنَا قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَاَنَا فَلَمَّا انْقَضَی التَّاذِیْنُ قَالَ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ حِیْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُمْ مِّنْ مَّقَالَتِیْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوامامہ سعد بن سہل سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مینے معاویہ بن ابوسفیان کو سنا اور منبر پر بیٹھے تھے جبکہ مؤذن نے اذان دی اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو معاویہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور جب مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو معاویہ نے وَاَنَا کہا . . . . اور جب مؤذن نے اشہد ان محمدًا رسول اللہ کہا تو معاویہ نے وَاَنَا کہا . . . . پھر جب اذان ختم ہوئی تو معاویہ نے کہا کہ اے لوگو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر جبکہ مؤذن نے اذان دی تو ایسے ہی فرماتے ہوئے سنا ہے جیسا کہ تم لوگوں نے مجھے کہتے ہوئے سنا۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَہَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو شہادت دیتے ہوئے سنتے تھے تو آپ فرماتے تھے وَاَنَا وَاَنَا (یعنے اور میں بھی اور میں بھی) ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کہو جیسا کہ مؤذن کہتا ہے۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَآءَۃً مِّنَ النَّارِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْمُحْتَسِبُ طَالِبُ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ عَلٰی فِعْلِہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سات برس بامید ثواب اذان دیتے تو خدا تعالیٰ

---

۵۱ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بجز خدا کے کوئی معبود نہیں ہے جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد خدا کے بندہ اور رسول ہیں میں خدا کے رب ہونے پر اور محمد کے رسول یا نبی ہونے پر اور دین اسلام ہونے پر رضامند ہوں ۱۲

۵۲ یعنے اور میں بھی گواہی دیتا ہوں آخر تک ۱۲

۵۳ یعنے جب مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدًا رسول اللہ کہتا تھا تو آپ وانا وانا فرماتے تھے یعنے اور میں بھی اور میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ بجز خدا کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد خدا کے رسول ہیں ۱۲

سَالَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کہو جیسا کہ موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اسلیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے خداتعالےٰ دس دفعہ اسپر اپنی رحمت بھیجتا ہے پھر خدا سے میرے واسطے وسیلہ کی درخوست کرو اسلیے کہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں سے بجز ایک بندہ کے اور کسی کے شایاں او لائق نہیں ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لیے اس کی درخوست کریگا اسکو میری شفاعت ضروری ہو جائیگی بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَمَا وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ جابرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جسوقت اذان سن چکے یہ کہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اور ایک روایت میں ہے كَمَا وَعَدْتَّهٗ تو قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے میری شفاعت ضروری ہو جائیگی بجز مسلم کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں کوئی شخص دل سے یقین کرکے اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر جب (موذن) اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو (یہ شخص بھی) اشہدان لا الہ الا اللہ کہے پھر جب موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو (یہ شخص بھی) اشہدان محمدا رسول اللہ کہے پھر جب موذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو (یہ شخص) لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر جب موذن حی علی الفلاح کہے تو (یہ شخص) لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو (یہ بھی) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر جب موذن لا الہ الا اللہ کہے تو (یہ بھی) لا الہ الا اللہ کہے تو ایسا شخص جنتی ہوگا مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

سلہ یعنے اسکے لیے میں خاصکر ضرور سفارش کرونگا ورنہ یوں تو عام طور پر آپ شفیع الامم ہیں۔ رحمۃ للعالمین ہیں ۱۲ ۵۲ یا اللہ اس پوری پکار یعنے اذان کے اور نماز کے جو (قیامت تک) قائم رہنے والی ہے محمدؐ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور انکو مقام محمود پر پہونچا جسکا تو نے انکے لیے وعدہ فرمایا ہے اور بلحاظ دوسری روایت کے جیسا کہ تو نے وعدہ فرمایا ہے مطلب ایک ہی ہے اور وعدہ اس آیت میں ہے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۱۲ ۵۳ اللہ بہت بڑا ہے ۱۲ ۵۴ میں گواہی دیتا ہوں کہ بجز خدا کے کوئی معبود نہیں ہے ۱۲ ۵۵ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے رسول ہیں ۱۲ ۵۶ نماز کی طرف آؤ ۱۲ ۵۷ برے کام سے بچنے اور نیک کام کے کرنیکی ہم میں طاقت اور قوت نہیں ہے بجز خدا کی مدد کے ۱۲

اور ہر چیز جو اسکی آواز کو سنتے ہیں سب کے سب قیامت کے دن اسکے (مفید) شہادت دینگے ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ بخاری اور مالک اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۷) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن موذنوں کی گردنیں سب سے لمبی ہونگی۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَهُوَ يُؤَذِّنُ فَقَالَ يَا اَبَا مَرْيَمَ اَتُؤَذِّنُ كَلَّا رَغْبَةً بِكَ عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ زِرٌّ اَتَرْغَبُ بِيْ عَنِ الْفَضْلِ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُكَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ وَمَعْنٰى لَا رَغْبَةَ بِكَ اَيْ لَا اَكْرَهُهُ لَكَ ترجمہ عاصم بن بہدلہ سے روایت ہے کہ زر بن حبیش کے پاس ایک شخص کا گذر ہوا اور وہ اذان دیتے تھے تو اس شخص نے کہا کہ اے ابو مریم کیا آپ اذان دیتے ہیں میں آپ کے لیے اذان دینے کو ناپسند خیال کرتا ہوں تو حضرت زرؓ نے فرمایا کہ تو میرے لیے فضل اور بزرگی کو ناپسند کرتا ہے خدا کی قسم میں تجھ سے کبھی بات نہیں کرونگا۔ رزین اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَرْعُ الثَّانِيْ فِيْ بَدْئِهٖ

دوسری فرع اذان کے شروع ہونے کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ لَهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ التَّحَيُّنُ طَلَبُ الْحِيْنِ وَالْوَقْتِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو نماز کے لیے اجمع ہوتے تھے اور نماز کے لیے وقت کا اندازہ کرتے تھے اور وقت کے متلاشی تھے (تاکہ نماز کے وقت سب کے سب جمع ہو جائیں) تو انہوں نے ایک دن اس بارہ میں باہم گفتگو کی اور مشورہ کیا تو بعض اشخاص نے کہا کہ ایک ناقوس لے لو جس طرح کہ نصاریٰ ناقوس سے (اذان کا) کام لیتے ہیں اور بعض شخصوں نے کہا کہ سینگ لے لو جس طرح کہ یہود سینگ سے (اسکو پھونک کر اسکی آواز سے اذان کا) کام لیتے ہیں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم لوگ کسی شخص کو نہیں بھیج سکتے جو نماز کے لیے آواز کرے (اور سب کو نماز کے لیے بلا لے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال اٹھو اور نماز کے لیے پکارو (اور سب کو بلا لو)۔ بجز ابو داؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهٗ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ اهْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ كَيْفَ يَجْمَعُ لَهَا فَقِيْلَ انْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُوْرِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا رَاَوْهَا اٰذَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ

سلہ مختلف طور پر اسکی توجیہ کیگئی ہے خلاصہ یہ ہے کہ موذن سب کے سردار ہونگے ۱۲ سلہ زر بن حبیش کی کنیت ہے ۱۲ سلہ ناقوس ایک بڑی اور چھوٹی لکڑی مارنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اسکو کہتے ہیں ۱۲ سلہ یعنے یہود اور نصاریٰ کے ساتھ مشابہت کرینگے اور سینگ اور ناقوس کی کیا ضرورت ہے بس ایک آدمی بھیجدیا جائے جو سب کو نماز کے لیے آواز دیکر بلالے ۱۲ سلہ حضرت بلال کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دینے کو اور بلانے کے لیے فرمایا اور انہوں نے آواز دی اور لوگوں کو بلایا اس میں وہ الفاظ نہ تھے جو اب اذان میں ہیں بلکہ کچھ اور ایسے الفاظ تھے جس سے لوگ جمع ہو جائیں اور موجودہ اذان تو عبد اللہ بن زید کی خواب کے بعد قرار پائی ۱۲ منہ ۱۲

ایسے شخص کے لیے دوزخ سے برات تجویز فرماتا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّشَاهِدُ الصَّلٰوةِ فِي الْجَمَاعَةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّلَهٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلّٰى الْمَدٰى الْأَمَدُ وَالْغَايَةُ وَالْمَعْنٰى أَنَّهٗ يَسْتَوْفِي وَيَسْتَكْمِلُ مَغْفِرَةَ اللّٰهِ إِذَا اسْتَوْفٰى وُسْعَهٗ فِي رَفْعِ صَوْتِهٖ فَيَبْلُغُ الْغَايَةَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ مِنَ الصَّوْتِ وَقِيْلَ غَيْرُ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہونچتی ہے اتنی ہی اسکی بخشش ہوتی ہے اور ہر ایک تر اور خشک چیز اسکے لیے گواہی دینگے اور نماز کے لیے جماعت میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نماز (کا ثواب) لکھا جاتا ہے اور اسکی دو نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہر تر اور خشک چیز کے بعد مذکور ہے کہ مؤذن کو نماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملیگا۔ مدی سے انتہا درجہ مراد ہے جہاں تک مؤذن کی آواز پہونچے اور مطلب یہ ہے کہ مغفرت اور بخشش الٰہی پوری اور کامل ہوگی جبکہ مؤذن نے اپنے آواز کے بلند ہونے میں پوری کوشش کی ہے پس انتہا درجہ کی مغفرت ہوگی جبکہ مؤذن نے انتہا درجہ اپنی آواز بلند کی ہو

(۱۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدَى صَوْتِهٖ وَيُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّلَهٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهٗ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اور اسکے فرشتے پہلی صف والے پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اسکے لیے دعا کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز جہاں تک پہونچتی ہے اتنی ہی اسکی مغفرت اور بخشش ہوتی ہے اور جو تر اور خشک چیز اسکی آواز کو سنتی ہے اسکی تصدیق کرتی ہے اور اس کو ہر ایسے نمازی کے برابر ثواب ملتا ہے جو اسکے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ قُلْ مِثْلَ مَا يَقُوْلُوْنَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مؤذن لوگ ہم سے بڑھکر فضیلت رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم بھی ویسے ہی کہو جیسا مؤذن لوگ کہتے ہیں پھر جب اذان ختم ہوجائے تو مانگو دیئے جاؤ گے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ قَالَ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابو صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید نے ان سے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمکو بکریاں اور جنگل بہت پسند ہے پھر جب تم اپنی بکریوں میں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو اذان بہت بلند آواز سے کہو اسلیے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہونچتی ہے اتنی مسافت کے جن اور انسان

سلہ مؤذنی کی نوکری کرکے نہ کسی اور دنیاوی یا نفسانی غرض سے بلکہ محض خدا کے واسطے اور خدا ہی سے اپنے اس فعل کی بابت اسکے ثواب کی امید رکھے تو ایسا شخص دوزخ سے بری کردیا جائیگا ۱۲ سلہ یعنے خدا رحمت نازل فرماتا ہے اور اسکے فرشتے دعا کرتے ہیں ۱۲ سلہ جو خدا سے مانگو گے خدا تمکو عطا فرمادیگا ۱۲

ہی بیان کیا کہ انہوں نے قبلہ کیجانب متوجہ ہو کر یہ کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشہد ان لا
اِلٰہَ اِلَّا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ دو دفعہ حی
علی الصلوٰۃ دو دفعہ حی علی الفلاح دو دفعہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ اسکے بعد تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر کھڑے
ہوئے اور ویسے ہی کلمات کہے جیسے کہ اذان میں کہے تھے لیکن حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوٰۃ۔ قد
قامت الصلوٰۃ بڑھا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال کو یہ سکھا دو پھر حضرت بلال نے (اسکے موجب)
اذان کہی۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ یُعْمَلُ لِیُضْرَبَ بِہٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوۃِ طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ یَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِیْ یَدِہٖ فَقُلْتُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَتَبِیْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِہٖ قُلْتُ نَدْعُوْ بِہٖ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مَا ھُوَ خَیْرٌ مِّنْ ذٰلِکَ قُلْتُ لَہٗ بَلٰی فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ عَنِّیْ غَیْرَ بَعِیْدٍ ثُمَّ قَالَ تَقُوْلُ اِذَا اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا رَاَیْتُ فَقَالَ اِنَّھَا لَرُؤْیَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَیْہِ مَا رَاَیْتَ فَلْیُؤَذِّنْ بِہٖ فَاِنَّہٗ اَنْدٰی صَوْتًا مِّنْکَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِیْہِ عَلَیْہِ وَیُؤَذِّنُ بِہٖ فَسَمِعَ ذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ وَھُوَ یَجُرُّ رِدَاءَہٗ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَیْتُ مِثْلَ الَّذِیْ اُرِیَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَنَا رَاَیْتُہٗ وَاَنَا کُنْتُ اُرِیْدُہٗ قَالَ فَاَقِمْ اَنْتَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیِّ وَذَکَرَ قِصَّۃَ الْاَذَانِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَۃَ مَرَّۃً وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ قَالَ کَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ

ترجمہ عبد اللہ بن زید انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے لوگوں کے جمع ہونے کی غرض سے ناقوس کے بنانے کا حکم دیا تو میں سو رہا تھا اتنے میں ایک شخص میرے پاس آیا اور اسکے ہاتھ میں ناقوس تھا میں نے اس سے کہا کہ اے خدا کے بندے کیا ناقوس بیچتے ہو اس نے کہا کہ تم اسکو لیکر کیا کروگے میں نے کہا کہ ہم اسکے ذریعہ سے لوگوں کو نماز کیطرف بلائیں گے تو اس شخص نے کہا کہ میں تمکو ایسی بات نہ بتلادوں جو اس سے بہتر ہے میں نے اس سے کہا کہ ہاں بتلادو تو اس شخص نے کہا کہو اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر مجھ سے ذرا پیچھے ہٹ کر کہنے لگا کہ جب تم نماز کی تکبیر کہو تو اس طرح کہو اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ . . . . اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ . . . . حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اللّٰہُ

فَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ وَهُوَ شَبُّوْرُ الْيَهُوْدِ فَلَمْ يُعْجِبْهُ ذٰلِكَ فَقَالَ هٰذَا مِنْ اَمْرِ الْيَهُوْدِ فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوْسُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَمْرِ النَّصَارٰى فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُرِيَ الْاَذَانَ فِيْ مَنَامِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمَّا رَجَعْتُ لِمَا رَاَيْتُ مِنِ اهْتِمَامِكَ رَاَيْتُ رَجُلًا كَاَنَّ عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ اَخْضَرَيْنِ فَقَامَ عَلَى الْمَسْجِدِ فَاَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا اِلَّا اَنَّهٗ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَلَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ لَقُلْتُ اِنِّيْ كُنْتُ يَقْظَانًا غَيْرَ نَائِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اَرَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَمُرْ بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ فَقَالَ عُمَرُ اَمَا اَنَا فَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ رَاٰى وَلٰكِنِّيْ لَمَّا سُبِقْتُ اسْتَحْيَيْتُ وَقَالَ فِيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ اَمْهَلَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا اِلَّا اَنَّهٗ زَادَ بَعْدَ مَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنْهَا بِلَالًا فَاَذَّنَ بِهَا بِلَالٌ اَلشَّبُّوْرُ الْبُوْقُ

ترجمہ ابو عمیر بن انس اپنے کسی انصاری چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا اہتمام کیا کہ لوگ کیونکر نماز کے لیے جمع ہوں[1] تو بعض اشخاص نے کہا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا کھڑا کر دیجیے جب لوگ اسکو دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو خبر کر دیں گے[2] تو آپ نے اس رائے کو پسند نہ فرمایا پھر کسی شخص نے یہ کہا کہ یہود کی طرح ایک سینگ بنوا لیجیے تو آپ نے اس رائے کو بھی پسند نہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو یہود کا کام ہے[3] پھر کسی شخص نے ناقوس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو نصاریٰ کا کام ہے[4] اسکے بعد عبد اللہ بن زید انصاری (اس مجلس سے) واپس ہوئے اور وہ اسی اہتمام اور خیال میں تھے[5] اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے اسی اہتمام اور خیال میں تھے تو انہوں نے اذان کو خواب میں دیکھا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد کی ہی ایک روایت میں یہ ہے کہ ایک انصاری شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب میں آپکے اہتمام کو دیکھکر واپس ہوا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو سبز رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تہا وہ مسجد پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان دی پھر تھوڑی دیر بیٹھکر پھر کھڑا ہوا اور وہی کلمات کہے جو اس نے اذان میں کہا تھا لیکن ابکی دفعہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ بڑھا دیا اور اگر لوگ مجھ پر جھوٹ کا الزام نہ لگائیں تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں جاگتا تہا سوتا نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے تمکو بہت ہی اچھا خواب دکھایا تم بلال سے کہو تا کہ وہ (تمہارے خواب کی بموجب) اذان کہہ دیں تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) میں نے ایسی ہی (خواب) دیکھا جیسا کہ انہوں نے دیکھا لیکن چونکہ انہوں نے مجھ سے قبل بیان کر دیا لہذا میں نے بیان کرنے میں شرم کیا اور اسی حدیث میں یہ

---

[1] اور اس طرح سب کو خبر ہو جائے گی اور لوگ نماز کے لیے جمع ہو جائیں گے ۱۲ [2] نماز کے وقت اسکو پہونک دیا جائے لوگ اسکی آواز سنکر جمع ہو جایا کریں گے ۱۲ [3] اور انکی مشابہت نہیں کرنی چاہیے ۱۲ [4] اور انکی مشابہت اچھی نہیں ۱۲ [5] کہ نماز کے لیے لوگوں کے جمع ہونے کی کیا ترکیب کیجائے ۱۲ [6] اور میں بھی اسی خیال میں تہا کہ آپکے اہتمام کے موجب کوئی ایسا انتظام ہو جائے جس سے لوگ نماز کے وقت بلا زحمت جمع ہو جایا کریں اور ہمیں کسی کافر کے ساتھ مشابہت بھی نہ ہو ۱۲ [7] یعنے پہلی اذان بتائی پھر تکبیر بتائی ۱۲ [8] جب میں نے اس سبز پوش شخص کو دیکھا ۱۲ [9] اسلیے کہ آپ اس تجویز میں تھے ایسے موقعہ پر ایسا خواب ضرور ایک نعمت غیر مترقبہ ہے ۱۲ [10] تا کہ بعض بیوقوف یہ نہ خیال کریں کہ عبد اللہ بن زید کا خواب سنکر انہوں نے بھی خواب دیکھنا بیان کیا ہے ۱۲

تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو پھر پست آواز سے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو پھر شہادت کو بلند آواز سے کہو اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور اگر صبح کی نماز ہو تو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی کہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے تکبیر (کے کلمات) دو دو دفعہ کہنے کے لیے سکھلایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عبد الرزاق نے کہا کہ جب نماز کے لیے تکبیر کہو تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو دفعہ کہو کیا آپ نے یہ سنا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں[1] اور ابو محذورہ اپنے سر کے اس حصہ کے بالوں کو جو پیشانی سے ملے تھے نہ کترتے نہ مونڈواتے تھے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَالْاِقَامَۃُ مَرَّۃً مَرَّۃً غَیْرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ مَثْنٰی قَالَ فَاِذَا سَمِعْنَا الْاِقَامَۃَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو دو دفعہ کہے جاتے تھے اور تکبیر کے کلمات ایک ایک دفعہ کہے جاتے تھے بجز قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے کہ یہ دو دفعہ کہے جاتے تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم تکبیر کی آواز سنتے تھے تو وضو کر کے (گھر سے) نماز کے لیے نکلتے تھے۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(٧) وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَآءَ عُمَرَ یُؤْذِنُہٗ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَوَجَدَہٗ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَ عُمَرُ اَنْ یَّجْعَلَھَا فِیْ نِدَآءِ الصُّبْحِ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت عمر کے پاس موذن آیا تاکہ صبح کی نماز کے لیے انکو آواز دے تو ان کو سوتا پایا تو موذن نے کہا کہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) تو حضرت عمر نے یہ حکم دیا کہ صبح کی اذان میں یہ (جملہ) داخل کر دیا جائے۔

(٨) وَعَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مَسْجِدًا وَقَدْ اُذِّنَ فِیْہِ وَنَحْنُ نُرِیْدُ اَنْ نُّصَلِّیَ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَخْرِجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ ھٰذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ یُصَلِّ فِیْہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ اخْرُجْ بِنَا فَاِنَّ ھٰذِہٖ بِدْعَۃٌ اَلتَّثْوِیْبُ الرُّجُوْعُ فِی الْقَوْلِ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ فَکُلُّ دَاعٍ مُثَوِّبٌ وَالتَّثْوِیْبُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ قَوْلُ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَیْنِ وَاحِدَۃً بَعْدَ اُخْرٰی ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں گیا اور اس مسجد میں اذان ہو چکی تھی اور ہمارا ارادہ نماز پڑھنے کا تھا تو موذن

[1] برکۃً و شفقۃً ١٢ [2] راوی ١٢ [3] سنا ہے ١٢

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور
جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا تھا آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سچا خواب ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے
ہو جاؤ اور جو کچھ تم نے خواب میں دیکھا ہے انکو بتلاتے جاؤ وہ اسکے بموجب اذان دیں گے کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند
آواز ہیں تو میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور میں نے انکو بتلانا شروع کیا اور وہ اسکے بموجب اذان دینے لگے عمر بن الخطاب
اپنے گھر میں تھے اذان کی آواز سنتے ہی اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر نکلے کہنے لگے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے
آپکو پیغمبر برحق بنا کر بھیجا ہے البتہ میں نے خواب میں ایسی ہی دیکھا ہے جیسا کہ اس نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ شکر ہے خدا کا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اذان کو خواب میں دیکھا اور میں
اسی فکر میں تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور ترمذی کی ایک روایت میں اس قصہ کے ذکر کرنے کے بعد مذکور ہے کہ اذان
(کے کلمات) دو دو دفعہ ہیں اور تکبیر (کے کلمات) ایک ایک دفعہ۔ اور ترمذی کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے (زمانہ میں) دو دو دفعہ تھی اذان اور تکبیر دونوں۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ لَمَّا کَثُرَ النَّاسُ ذَکَرُوْا اَنْ یَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوۃِ بِشَیْءٍ یَّعْرِفُوْنَہٗ فَذَکَرُوْا اَنْ یُّنَوِّرُوْا نَارًا اَوْ یَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَالًا اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَۃَ اِلَّا الْاِقَامَۃَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ۔ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ جب مسلمان لوگ زیادہ ہو گئے تو مشورہ کیا کہ کسی شے
کے ذریعہ سے نماز کا وقت معلوم ہو جائے (اور نماز کے لیے سب لوگ جمع ہو جائیں) تو بعض اشخاص نے کہا کہ نماز کے وقت
آگ سلگا دی جائے یا ناقوس بجا دیا جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان (کے کلمات) دو
دو دفعہ کہیں اور تکبیر (کے کلمات) ایک ایک دفعہ کہیں بجز قد قامت الصلٰوۃ کے کہ اسکو دو دفعہ کہنا چاہیے۔ پانچوں اسکے
راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ سُنَّۃَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِہٖ قَالَ تَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تَرْفَعُ بِہَا صَوْتَکَ ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تَخْفِضُ بِہَا صَوْتَکَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَکَ بِالشَّہَادَۃِ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَاِنْ کَانَ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ قُلْتَ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَلَّمَنِی الْاِقَامَۃَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِذَا اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ فَقُلْہَا مَرَّتَیْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَسَمِعْتَ قَالَ نَعَمْ وَکَانَ اَبُوْ مَحْذُوْرَۃَ لَا یَجُزُّ نَاصِیَتَہٗ وَلَا یُفَرِّقُہَا لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَیْہَا
ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان کا طریقہ سکھلا دیجیے

سلہ کہ تم نے بھی دیکھا اب ایک نصاب شہادت کامل ہو گئی جس کے بعد کوئی شبہ باقی نہ رہا ۱۲ سلہ لوگ اس کی روشنی دیکھکر چلے آئیں
سلہ لیکنا اسکی آواز سنکر جمع ہو جائیں ۱۲

طلع الفجر فلما كان من الغد اخر الفجر حتى اسفر ثم امره فاقام ثم قال هذا وقت الصلوة اخرجه النسائي۔ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز کا وقت دریافت کیا تو آپ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صبح صادق کی روشنی نمودار ہوتے ہی اذان دی پھر جب دوسرا دن نکلا تو آپ نے صبح کی نماز میں اتنی تاخیر فرمائی کہ صبح کی روشنی خوب پھیل گئی پھر آپ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے تکبیر کہی پھر آپ نے فرمایا کہ یہی (صبح کی) نماز کا وقت ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وعن زياد بن الحارث الصدائي قال لما كان اول اذان الصبح امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذنت فجعلت اقول اقيم يا رسول الله فجعل ينظر في ناحية المشرق الى الفجر فيقول لا حتى اذا طلع الفجر فبرزت ثم انصرف الي وقد تلاحق اصحابه فتوضا فاراد بلال ان يقيم الصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخا صداء اذن ومن اذن فهو يقيم فاقمت اخرجه ابو داود والنسائي واللفظ لابي داود۔ ترجمہ زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب صبح کی اوّل اذان کا وقت آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اذان کہنے کا) حکم دیا تو میں نے اذان کہہ کر پھر میں نے یہ عرض کرنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ تکبیر کہوں تو آپ مشرق کی جانب صبح کی روشنی کو دیکھنے لگتے پھر آپ مشرق کی جانب صبح کی روشنی کو دیکھنے لگتے پھر آپ فرماتے کہ (ابھی) نہیں یہانتک کہ جب صبح اچھی طرح ظاہر ہوگئی تو آپ تشریف لائے اور آپ نے وضو کیا اور (اس اثنا میں) آپ کے اصحاب بھی آکر مل گئے تو بلال نے نماز کی تکبیر کہنی چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھائی صدائی نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دیوے وہی تکبیر کہے پھر میں نے تکبیر کہی ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

(۵) وعن سماك بن حرب قال كان بلال يؤذن اذا دحضت الشمس ولا يقيم حتى يخرج النبي صلى الله عليه وسلم فاذا خرج اقام الصلوة حين يراه اخرجه مسلم واللفظ له وابو داود والترمذي۔ ترجمہ سماک بن حرب سے روایت ہے کہ جب آفتاب ڈھل جاتا تو بلال (ظہر کی) اذان دیتے تھے پھر اسوقت تک تکبیر نہ کہتے تھے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد نہ ہوتے پھر جب آپ برآمد ہوتے تو آپ کو دیکھکر نماز کی تکبیر کہتے تھے مسلم ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

(۶) وعن ابن عمر قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنان بلال وابن ام مكتوم الاعمى اخرجه مسلم وابو داود۔ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے (ایک) بلال اور (دوسرے) ابن ام مکتوم نابینا مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۷) وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بين اذانك واقامتك قدر ما يفرغ الاكل من اكله والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته وقال لا تقوموا حتى تروني اخرجه الترمذي المعتصر الذي يريد ان ياتي الغائط لقضاء حاجته۔ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان کہا کرو تو (اذان کے کلمات کو) ٹھہر ٹھہر کر کہا کرو اور جب تم تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اپنی اذان اور تکبیر کے درمیان اتنی مہلت دو کہ کھانے والا کھانے اور پینے والا پینے سے فارغ ہوجائے اور پاخانہ

سلہ یعنے صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوگئی ۱۲

نے تثویب کہی تو حضرت عبد اللہ (بن عمر) مسجد سے نکل گئے اور فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو اور اس مسجد میں انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ابن عمر سے یہ روایت ہے کہ وہ صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہتے تھے۔ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا تو کسی شخص نے ظہر یا عصر کی نماز کے لیے تثویب کہی تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ نکل چلو اسلیے کہ یہ بدعت ہے۔ تثویب[1] مکرر کر بلانے کو کہتے ہیں تو ہر بلانے والا تثویب کہنے والا ہے اور صبح کی اذان میں تثویب یہ ہے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو دفعہ یکے بعد دیگرے۔

(۹) وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ بلال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ بجز صبح کی اذان کے اور کسی نماز کی اذان میں تثویب مت کہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْہُ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ بلال سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اذان کے اخیر کلمات یہ ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نسائی اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَرْعُ الثَّالِثُ فِیْ اَحْکَامٍ تَتَعَلَّقُ بِالْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ

تیسری فرع

ان احکام کے بیان میں جو اذان اور تکبیر سے متعلق ہیں

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مُؤَذِّنًا لِّعُمَرَ اَذَّنَ بِلَیْلٍ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الْاَذَانَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ فِیْ اُخْرٰی عَنْہُ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَادِیَ اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے مؤذن نے (صبح کی نماز کی اذان) رات باقی رہتے دیدی تو حضرت عمر نے انکو مکرر اذان دینے کا حکم دیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں جو ابن عمر سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت بلال نے صبح صادق سے[2] قبل اذان دیدی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ باواز بلند یہ کہدیں اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ آگاہ ہو کہ بندہ سو گیا[3] تھا۔

(۲) وَعَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤَذِّنْ حَتّٰی یَسْتَبِیْنَ لَکَ الْفَجْرُ ھٰکَذَا وَمَدَّ یَدَیْہِ عَرْضًا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤٗدَ ترجمہ بلال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس وقت تک (صبح کی) اذان مت دیا کرو جب تک صبح کی روشنی تم کو اس طرح ظاہر نہ ہو جائے اور آپ نے دونوں ہاتھ عرضاً پھیلا کر بتلایا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الْفَجْرِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ حِیْنَ

[1] تثویب اس اطلاع کو کہتے ہیں جو اذان کے بعد اور اقامت سے قبل امرا اور حکام کو نماز کے بارہ میں دیجاتی ہے جیسے کہا جاتا ہے الصلوۃ رحمکم اللہ یا جمعہ کے روز عید اذان قبل خطبہ کہا جاتا ہے الصلوۃ سنۃ الجمعۃ رحمکم اللہ یہ سب بدعت ہے صرف صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا سنت ہے

[2] اسوجہ سے کہ غلطی سے قبل طلوع صبح صادق اذان دیدی تھی

[3] اسلیے کہ طلوع جو روشنی نمودار ہوتی ہے وہ صبح کاذب ہے جو رات میں داخل ہے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا یعنے خدا نماز کو قائم رکھے اور اسکو ہمیشہ (جاری) رکھے اور تکبیر کے باقی کلمات[1] میں ویسے ہی فرمایا جیسا کہ حضرت عمرؓ کی حدیث اذان کے فضائل میں گزر چکی ہے ابوداؤد اسکو راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يَزِيْدُ عَلَى الْاِقَامَةِ فِي السَّفَرِ اِلَّا فِي الصُّبْحِ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَادِي فِيْهَا وَ لَا يُقِيْمُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَذَانُ لِلْاِمَامِ الَّذِيْ يَجْتَمِعُ اِلَيْهِ النَّاسُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سفر میں[2] تکبیر پر کوئی چیز زیادہ نہیں کرتے تھے بجز صبح کی (نماز کے) پس وہ صبح کی نماز کے لیے اذان ہی کہتے تھے اور تکبیر بھی کہتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اذان اس امام کے لیے (ضروری) ہے جسکے پاس لوگ جمع ہوں[3]۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّهُ رَاٰى بِلَالًا يُؤَذِّنُ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَاِصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ وَعِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوٰى عُنُقَهٗ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَمْ يَسْتَدِرْ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا وہ کہتے ہیں کہ میں انکے منہ کے تتبع کرنے لگا جو وہ اذان دینے وقت ادہر ادہر پھیرتے تھے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ شیخین کے الفاظ ہیں۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ انکی دونوں انگلیاں انکے دونوں کانوں میں تھیں اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہونچے تو اپنی گردن داہنے بائیں پھیرنے لگے اور گھومے نہیں[4]۔

فَصْلٌ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

فصل

قبلہ کی طرف متوجہ ہونیکے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب[5] کے درمیان قبلہ ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ اِذَا تُوُجِّهَ قِبَلَ الْبَيْتِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب[6] کے درمیان قبلہ ہے جبکہ خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو۔ مالک اسکے راوی ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲

---

[1] یعنے جس طرح مؤذن سے سے ویسے ہی کہے پس تکبیر میں بھی آپ نے مثل تکبیر کہنے والے کے فرمایا اور قد قامت الصلوۃ کے جواب میں وہی فرمایا جو حدیث میں مذکور ہے ۱۲ [2] یعنے صرف تکبیر ہی کہتے تھے اذان نہیں کہتے تھے ۱۲ [3] اور سفر میں ایسی حالت نہیں ہوتی لہذا سفر میں اذان کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ [4] یعنے پورے جسم کو چکر دیکر داہنے بائیں جانب نہیں پھرتے بلکہ صرف گردن ہی کو حی علے الصلوۃ اور حی علے الفلاح کہتے وقت داہنے جانب اور بائیں جانب پھیرا ۱۲ [5] یہ اہل مدینہ کے لیے جبکہ وہ مغرب کو داہنے ہاتھ کے طرف رکھکر اور مشرق کو بائیں ہاتھ کی طرف رکھکر کھڑے ہوں تو وہی انکا قبلہ ہے ۱۲ [6] یعنے خانہ کعبہ کو پشت کرکے نہ کھڑا ہو یعنے مشرق کو داہنے ہاتھ کیطرف مغرب کو بائیں ہاتھ کیطرف رکھکر کھڑا ہو تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف متوجہ ہوگا ۱۲

جانے والا پاخانہ جا کر اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ (نماز کے لیے) کھڑے مت ہو جب تک کہ مجھے (نماز کے لیے آتے نہ دیکھ لو) ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَرْقُبُ الْوَقْتَ فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّى ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهُ تَرَكَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ لَيْلَةً وَاحِدَةً أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ (قبیلہ) بنی النجار کے کسی عورت سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میرا گھر مسجد کے اطراف کے سب گھروں میں زیادہ بلند[1] تھا تو بلال اس پر صبح کی اذان دیا کرتے تھے وہ اخیر شب سے گھر پر آ کر بیٹھ جاتے تھے اور وقت کو تکتے رہتے تھے جب دیکھتے کہ وقت آ گیا تو انگڑائی لیتے اور یہ دعا کرتے یا اللہ میں تیرا شکر کرتا ہوں اور قریش[2] پر تیری مدد چاہتا ہوں تاکہ وہ تیرے دین کو قائم کریں (یعنے مسلمان ہو جائیں) اسکے بعد اذان دیتے تھے وہ عورت کہتی ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے ایک رات بھی اس دعا کو ترک کیا ہو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي أُخْرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ قَالَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ بے وضو شخص نماز کے لیے اذان نہ کہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے وضو شخص اذان نہ کہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ پہلی روایت[3] زیادہ صحیح ہے۔

(۱۰) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ ترجمہ عثمان بن ابوالعاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آخری وصیت جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یہ ہے کہ میں ایسا مؤذن مقرر کروں جو اذان کہنے کی اجرت اور مزدوری نہ لیوے[4]۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز کے لیے نکلا تو جس (سوئے ہوئے) شخص کے پاس آپ کا گزر ہوتا تھا تو آپ اسکو نماز کے لیے آواز دیتے تھے یا اسکو اپنے پاؤں سے ہلا دیتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ الْمَذْكُوْرِ فِي فَضَائِلِ الْأَذَانِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابوامامہ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت ہے کہ بلال تکبیر کہنے لگے تو جب انہوں نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تو رسول اللہ

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ اذان بلند مقام پر دینی چاہیئے نیز یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ مسجد سے خارج کسی اور مقام پر نماز کی اذان دینی جائز ہے ۱۲
[2] اسلیے کہ قریش عرب کے معززین سے تھے انکے اسلام لانے سے اسلام کی ترقی ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا ۱۲ [3] یعنے بلا ناغہ حضرت بلال یہ دعا مانگتے تھے بالآخر حضرت بلال کی یہ دعا مقبول ہوئی اور قریش مسلمان ہو گئے اور اسلام کا بول بالا ہو گیا ۱۲ [3] یعنے ابوہریرہ کا یہ قول کہ بے وضو شخص اذان نہ کہے رسول اللہ صلعم کا یہ قول نہیں ہے ۱۲ [4] مؤذن خدا کے واسطے اذان کہے ایسے مؤذن کی فضیلت ہے نہ آجکل کے مؤذن جو ہوا لیکر اذان دیتے ہیں ۱۲

اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے اور آپ کے دونوں ہاتھ ایسے ہی (بلند) رہتے تھے پھر آپ رکوع کرتے تھے پھر جب آپ رکوع سے سر اٹھانا چاہتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرماتے تھے اور سجدے میں آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے اور قبل رکوع کے جب آپ اللہ اکبر کہتے تھے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے یہانتک کہ آپ کی نماز پوری ہو جاتی اور ابو داؤد ہی کی ایک روایت میں ہے کہ اور (آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے) جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور جب آپ سجدہ کے لیے جھکتے تھے اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ دونوں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب آپ نماز میں داخل ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب آپ رکوع کرنا چاہتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور جب دو رکعت نماز پڑھ کر اٹھتے تھے تو اسی طرح دونوں ہاتھ دونوں مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔

(۲) وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَوْمًا اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَّعَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ

ترجمہ علقمہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے ایک دن ہم سے کہا کیا میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ بتلاؤں تو انہوں نے نماز پڑھی اور صرف ایک ہی دفعہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھر کسی موقعہ پر ہاتھ نہ اٹھایا اور ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہر جھکتے وقت اور سر اٹھاتے وقت اور کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے تھے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ براءؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے قریب تک اٹھاتے تھے اور پھر ختم نماز تک دونوں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا هٰذَا التَّكْبِيْرُ فَقَالَ اِنَّهَا الصَّلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَعِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ كَانَ اِذَا كَبَّرَ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ وَفِيْ اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِيْ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَاَيْتُ اِبْطَيْهِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ جَاءَ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَّقَالَ ثَلٰثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ مَدًّا وَّيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَّيُكَبِّرُ اِذَا سَجَدَ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ اُن کو نماز پڑھایا کرتے تھے تو وہ جب جھکتے تھے اور اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے تو ان سے دریافت کیا گیا کہ یہ تکبیر کیسی تو انہوں نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے چھیوں اسکے راوی ہیں اور یہ شیخین کے الفاظ ہیں اور ابو داؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ جب وہ اللہ اکبر کہتے تھے تو اپنی انگلیوں کو کھولدیتے تھے اور ترمذی کی ایک روایت

الباب الخامس في كيفية الصلوٰة وأركانها

پانچواں باب

نماز کی کیفیت اور اس کے ارکان کے بیان میں

(١) عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلوٰة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم يكبر فإذا أراد أن يركع فعل مثل ذلك وإذا رفع رأسه من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حين يرفع رأسه من السجود أخرجه الستة وفي أخرى لا يفعله حين يسجد وفي أخرى إذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك وقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد وهذا لفظ الشيخين وللبخاري في أخرى أن ابن عمر رضي الله عنهما كان إذا دخل في الصلوٰة كبر ورفع يديه وعند مالك ولأبي داود أن ابن عمر كان إذا افتتح الصلوٰة يرفع يديه حذو منكبيه وإذا رفع من الركوع رفعهما دون ذلك ولمالك في أخرى كان يكبر كلما خفض ورفع قال ابن جريج قلت لنافع أكان يجعل الأولى أرفعهن قال لا سواء قلت أشر لي فأشار إلى الثديين أو أسفل من ذلك ولأبي داود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلوٰة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم كبر وهما كذلك ثم إذا أراد أن يرفع صلبه رفعهما حتى يكونا حذو منكبيه ثم قال سمع الله لمن حمده ولا يرفع يديه في السجود ويرفعهما في كل تكبيرة يكبرها قبل الركوع حتى تنقضي صلوٰته وله في أخرى وإذا رفع من الركوع وإذا انحط إلى السجود ولا يرفعهما بين السجدتين وللنسائي كان يرفع يديه إذا دخل في الصلوٰة وإذا أراد أن يركع وإذا رفع رأسه وإذا قام من الركعتين يرفع يديه كذلك حذو المنكبين۔ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے پھر جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ایسے ہی کرتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو ایسے ہی کرتے تھے اور پھر اس طرح دونوں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے یہانتک کہ سجدہ سے سر اٹھاتے تھے۔ چھؤں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کرتے تھے[1] . . . .

اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور سمع اللہ لمن حمدہ[2] ربنا ولک الحمد[3] کہتے تھے اور یہ شیخین کے الفاظ ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عمرؓ جب نماز میں داخل ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ابن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں تک اٹھاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس سے کم دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ اور مالک کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ اکبر کہتے تھے جب جھکتے تھے اور جب سر اٹھاتے تھے ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا ابن عمر پہلی دفعہ زیادہ[4] بلند کرکے ہاتھ اٹھاتے تھے انہوں نے کہا کہ نہیں ہر دفعہ ایکساں ہاتھ اٹھاتے تھے میں نے ان سے کہا کہ آپ اشارہ کرکے بتلائیے تو انہوں نے سینہ تک یا اس سے نیچے تک ہاتھ اٹھا کر بتلایا

---

[1] یعنے رفع یدین نہیں کرتے تھے ۱۲ [2] خدا سنتا ہے جو اسکی حمد کرتا ہے ۱۲ [3] اے ہمارے پروردگار حمد تیرے ہی لیے ہے ۱۲ [4] یعنے مونڈھوں تک ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے بلکہ اس سے کم سینہ تک ہاتھ اٹھاتے تھے ۱۲ [5] یعنے پہلے تکبیر کے وقت بہت اونچا ہاتھ اٹھاتے تھے اور پھر اس سے کم ۱۲

اللہ اکبر کے ساتھ ہی دونوں ہاتھ اوٹھائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں انگوٹھے اپنے دونوں کانوں کی لو تک اٹھائے۔

(۶) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** سعید بن الحارث ابن المعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہکو ابو سعید خدری نے نماز پڑہائی تو انہوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا جبکہ سجدے سے سر اوٹھایا اور جبکہ سجدہ کیا اور جبکہ دو رکعت سے (التشہد کے بعد) اٹھا اور کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی (کرتے) دیکھا ہے۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَيُتِمُّ الرُّكُوعَ **ترجمہ** مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے اور عمران بن حصین نے علی بن ابو طالب کے پیچھے نماز پڑہی جب وہ سجدہ کرتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب (رکوع سے یا سجدے سے) سر اوٹھاتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب دو رکعت سے (التشہد کے بعد) اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور نسائی کی ایک روایت میں یہ ہے کہ جب جھکتے تھے اور اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور رکوع کو پورا ادا کرتے تھے۔

(۸) وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز پڑہنے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور آپ ایسی ہی کرتے تھے جب قرات کے ختم کرنیکے بعد آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تھے اور ایسے ہی کرتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور آپ نماز کے کسی ایسے حصہ[۱] میں جو آپ بیٹھکر ادا کرتے تھے دونوں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور جب آپ دو رکعت سے (التشہد کے بعد) اٹھتے تھے تو اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرٰى وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ **ترجمہ** ابو قلابہ سے روایت ہے کہ مالک بن حویرث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ اللہ اکبر کہتے تھے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے یہانتک کہ آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کی جڑ تک پہنچاتے تھے بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور نسائی نے دوسری روایت میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے اور جب آپ سجدہ میں جاتے اور جب سجدہ سے (فارغ ہوکر) سر اٹھاتے تو ایسی ہی تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے)

---

[۱] جیسے دونوں سجدہ کے مابین یا دوسرے سجدہ سے فارغ ہوکر تشہد کے لیے بیٹھنے کے وقت ۱۲

میں ہے کہ وہ جھکتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو آپ کے دونوں بغل کو دیکھ لیتا۔ اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ مسجد بنی زریق میں آ کر کہنے لگے کہ تین باتیں ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور لوگوں نے انکو چھوڑ دیا ہے (ایک تو) آپ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ بہت بلند کر کے اٹھاتے تھے اور (دوسرے) آپ تھوڑی دیر چپ رہتے تھے (تیسرے) آپ جب سجدہ کرتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

(۵) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ قَالَ اَحَدُ الرُّوَاةِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّاللَّفْظُ لَهٗ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ فِيْ اُخْرٰى قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ بَعْدُ فَرَاَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلٰى صُدُوْرِهِمْ فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَاَكْسِيَةٌ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاَدْخَلَ يَدَيْهِ فِيْ ثَوْبِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهٗ بَيْنَ كَفَّيْهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَفِيْ اُخْرٰى اَنَّهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَفِيْ اُخْرٰى رَاٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيْرَةِ وَفِيْ اُخْرٰى رَفَعَ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ۔ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہا کسی راوی نے یہ بیان کیا ہے کہ دونوں کانوں کے برابر پھر اپنے کپڑے میں دونوں ہاتھ چھپا لیتے پھر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے پھر جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے میں سے باہر نکال لیتے تھے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ان دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے پھر رکوع کرتے تھے پھر جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر جب آپ سجدہ کرتے تھے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے مابین سجدہ کرتے تھے مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ پھر میں اسکے بعد مدینہ آیا تو میں نے انکو دیکھا کہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھاتے ہیں اور وہ جبہ پہنے ہیں اور کمبل اوڑھے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وائل بن حجر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ جب تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر کپڑے میں چھپا لیتے تھے پھر اپنے بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ کپڑے میں چھپا لیتے تھے پھر جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے باہر نکال لیتے تھے پھر دونوں کو اٹھاتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھانے کا ارادہ فرماتے تھے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر سجدہ کرتے تھے اور اپنے چہرے مبارک کو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں رکھتے تھے (ایسے ہی کرتے تھے) تا آنکہ آپ نماز سے فارغ ہوتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھاتے تھے کہ آپ کے دونوں مونڈھوں تک پہونچ جاتے تھے اور آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے برابر پہونچ جاتے تھے پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے

۱؎ ابو ہریرہ کہتے ہیں ۱۲ ۲؎ یعنے اتنا بلند کر کے آپ ہاتھ اوٹھاتے تھے ۱۲ ۳؎ یعنے دونوں کانوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ۴؎ قول وائل بن حجر ۱۲ ۵؎ یعنے اللہ اکبر ۱۲

پڑھے تو اسکو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملیگا اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اسکو بیٹھکر نماز پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملیگا۔ خطابی کہتے ہیں کہ اگرچہ بعض راویوں نے لیٹ کر نماز پڑھنے کا بعض راویوں نے حدیث میں درج نہو تو ہم بیٹھکر نماز پڑھنے پر اور بیمار کی نماز پر جبکہ وہ بیٹھ نہ سکتا ہو یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ لیٹ کر نماز ہوسکتی ہے جس کے بعد نفل نماز باوجود قدرت کے لیٹ کر جائز ہوگی۔ واللہ اعلم۔

(۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ[1] وَقَالَ اَسْنَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي اُخْرٰى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَضٰى صَلٰوتَهُ فَاِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِيَ وَاِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ وَفِي اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا قَالَ النَّسَائِيُّ وَلَا اَحْسِبُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا خَطَاً[2] ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہو وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں (پڑھتے تھے) اس کے بعد جب لوگوں نے آپکو بڑھا کر دیا یا آپ بڈہے ہوگئے۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تھے پھر جب آپکی قرأت میں سے تقریبًا تیس یا چالیس آیت باقی رہجاتی تھی اس وقت آپ کھڑے ہوجاتے تھے اور بقیہ قرأت کھڑے ہوکر پوری کرتے تھے پھر آپ رکوع کرتے تھے پھر سجدہ کرتے تھے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے تھے پھر آپ جب اپنی نماز پڑھ چکتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو میرے ساتھ بات چیت کرتے اور اگر میں سوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو بیٹھکر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ نسائی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو خطا خیال کرتا ہوں۔

(۱۴) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَيْهِ اَدْوَمَهُ وَاِنْ قَلَّ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہیں فرمایا۔ یہانتک کہ بجز فرض نماز کے آپ اکثر نماز بیٹھکر پڑھنے لگے اور آپ کو سب کاموں میں وہ کام پسند تھا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو نسائی اسکے راوی ہیں

(۱۵) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يُصَلِّي بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا اَلْمُرَادُ بِالسُّبْحَةِ هُنَا النَّافِلَةُ خَاصَّةً وَتَرْتِيْلُ الْقُرْاٰنِ تَبْيِيْنُهَا وَتَرْكُ الْعَجَلَةِ فِيْهَا ترجمہ حفصہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل نماز بیٹھکر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہانتک کہ آپکے انتقال سے ایک سال قبل آپ نفل نماز بیٹھکر پڑھا کرتے تھے اور آپ نماز میں ایک سورہ اتنا ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے کہ بڑی سے بڑی سورہ ہوجاتی تھی۔ سبحہ سے یہاں خاصکر نفل نماز مراد ہے اور ترتیل قرآن سے اسکا صاف صاف ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا مراد ہے۔

---

[1] یعنے لوگوں کے فکروں نے ۱۲ [2] صحیح نہیں ہے ۱۲

(۱۰) وَعَنِ النَّضْرِ بْنِ كَثِيْرٍ السَّعْدِيِّ قَالَ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاؤُسٍ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْاُوْلٰى فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ وُهَيْبٌ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ تَرَ اَحَدًا صَنَعَهٗ فَقَالَ ابْنُ طَاؤُسٍ رَاَيْتُ اَبِيْ يَصْنَعُهٗ وَقَالَ اَبِيْ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهٗ وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے پہلو میں عبداللہ بن طاؤس نے مسجد خیف میں نماز پڑھی تو جب وہ پہلا سجدہ کرتے اور سجدہ سے سر اوٹھاتے تھے اُس وقت اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے اُٹھاتے تھے میںنے اسکو برا خیال کیا اور وہیب بن خالد سے میں نے اسکا تذکرہ کیا تو وہیب نے ان سے کہا کہ تم ایک ایسا فعل کرتے ہو جو ہم نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو ابن طاؤس نے کہا کہ میںنے اپنے والد کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور انہوں نے کہا کہ میںنے ابن عباس کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں بجز اسکے کچھ نہیں جانتا کہ انہوں نے[1] فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيِّ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَصَلّٰى بِهِمْ يُشِيْرُ بِكَفَّيْهِ حِيْنَ يَقُوْمُ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَسْجُدُ وَحِيْنَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُوْمُ فَيُشِيْرُ بِيَدَيْهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَصَفْتُ لَهٗ هٰذِهِ الْاِشَارَةَ فَقَالَ اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلٰوةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ میمون مکّی سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو دیکھا کہ اُنہوں نے نماز پڑھائی تو وہ اپنی دونوں ہتھیلیوں (ہاتھوں) سے اشارہ کرتے تھے جس وقت کہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور جس وقت کہ رکوع کرتے تھے اور جس وقت کہ سجدہ کو جاتے تھے اور جس وقت کہ کھڑے ہونے کے لیے اٹھتے تھے تو کھڑے ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے[2] میمون کہتے ہیں کہ میں ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے میںنے اس اشارہ کی کیفیت بیان کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنی پسند منظور ہو تو عبداللہ بن زبیر کی نماز کی پیروی کرو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا وَفِيْ اُخْرٰى اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَفْظَةُ نَائِمًا مُدْرَجَةً فِي الْحَدِيْثِ مِنْ بَعْضِ الرُّوَاةِ يُقَاسُ ذٰلِكَ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ وَصَلٰوةُ الْمَرِيْضِ اِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقُعُوْدِ فَتَكُوْنُ صَلٰوةُ الْقَادِرِ الْمُتَطَوِّعِ نَائِمًا جَائِزَةً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی تو میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارہ میں پوچھا تو آپنے فرمایا کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکو تو بیٹھکر پڑھو اور اگر بیٹھکر بھی نہ پڑھ سکو تو کروٹ لیٹ کر پڑھو بجز مسلم کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کی متعلق دریافت کیا جو بیٹھکر نماز پڑھے تو آپنے فرمایا کہ اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو وہ افضل اور بہتر ہے اور جو شخص بیٹھکر نماز

[1] ابن عباس نے ۱۲ [2] یعنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے ۱۲

وہ نماز پڑھ رہے تھے تو بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپ نے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔ ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

(۱۹) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲۰) وَعَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُشَبِّكٌ يَدَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ذَكَرَهَا رَزِيْنٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأٰى رَجُلًا يَتَّكِئُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِهِ الْيُسْرٰى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ لَا تَجْلِسْ هٰكَذَا فَإِنَّ هٰكَذَا يَجْلِسُ الَّذِيْنَ يُعَذَّبُوْنَ ترجمہ اسمٰعیل بن امیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے ایسے شخص کے بارہ میں پوچھا جو دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر نماز پڑھے[1] تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ اُن لوگوں کی نماز ہے جن پر غضب (الٰہی) نازل ہوا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں جس کو رزین نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے کسی شخص کو دیکھا کہ نماز میں بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر تکیہ لگائے بیٹھا ہے تو انہوں نے اس شخص سے کہا کہ اس طرح مت بیٹھو اسلئے کہ اس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں جن کو عذاب ہوگا[2]۔

(۲۱) وَعَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ وَيَضَعُهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ أَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ نماز میں ہتھیلی کا رکھنا اور ان دونوں کا ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے رزین اسکو راوی ہیں۔

(۲۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ أُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ يَدَهٗ فِيْ خَاصِرَتِهٖ وَتَقُوْلُ إِنَّ الْيَهُوْدَ تَفْعَلُهٗ وَفِيْ أُخْرٰى ذَكَرَهَا رَزِيْنٌ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت عائشہ اسکو ناپسند فرماتی تھیں کہ کوئی شخص کمر پر ہاتھ رکھے اور فرماتی تھیں کہ یہود ایسا کیا کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں جسکو رزین نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اور سوا نماز کے اور حالت میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى خَاصِرَتِيْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلٰوةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ زیاد بن صبیح حنفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھا تو جب وہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ یہ سولی ہے نماز میں[3] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

(۲۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهٗ رَأٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَتِ السُّنَّةَ أَوَ أَوْحَتْ

سلہ یعنے اس ہاتھ کی انگلیاں اُس ہاتھ کی انگلیوں کے بیچ کی جگہ میں اور اس ہاتھ کی انگلیاں اس ہاتھ کی انگلیوں کے بیچ کی جگہ میں ڈالکر نماز پڑھتے ۱۲

سلہ میں کہتا ہوں کہ ابوداؤد میں بھی انہیں الفاظ سے یہ روایت موجود ہے جو اسمٰعیل بن امیہ کی حدیث کے بعد ہی ہے ۱۲ مترجم

سلہ یعنے یہ سولی کی شکل ہے جس کو سولی دیجاتی ہے اسکا ہاتھ کمر پر رکھا جاتا ہے ۱۲

(١٦) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَأْسِهٖ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ اَخْرَجَهُمَا مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے لوگوں نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کی نماز (کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے شخص کے) نصف نماز کے برابر ہے وہ کہتے ہیں کہ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بیٹھکر نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں نے اپنا ہاتھ آپکے سر پر رکھا تو آپ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو کیا ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے لوگوں نے یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کی نماز (کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے شخص کے) نصف نماز کے برابر ہے حالانکہ آپ بیٹھکر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں (حدیث صحیح ہے) لیکن میں تم میں سے کسی کے جیسا نہیں ہوں[1] مسلم اور مالک اور ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(١٧) وَعَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ نَظَرَ حُذَيْفَةُ اِلٰى رَجُلٍ يُصَلِّيْ وَلَا يُقِيْمُ ظَهْرَهٗ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهٗ اَبِكَ اَلَمُ ظَهْرِكَ قَالَ لَا قَالَ لَوْ اَنَّكَ مُتَّ عَلٰى حَالَتِكَ هٰذِهٖ مُتَّ مُخَالِفًا لِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ بِلَفْظِ رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** محارب بن دثار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہؓ نے کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو (رکوع میں) اپنی پیٹھ برابر نہیں کرتا تھا جب وہ شخص نماز پڑھ چکا تو حذیفہ نے اس شخص سے کہا کہ کیا تمہاری پیٹھ میں درد ہے[2] اس نے کہا کہ نہیں[3] تو انہوں نے کہا کہ اگر تم اس حالت میں مر گئے تو ایسی حالت میں مروگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف کرنیوالے ہوگے رزین اسکے راوی ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث بخاری میں بدیں لفظ مذکور ہے کہ حذیفہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے رکوع اور سجود کو پورے طور پر نہیں ادا کرتا تھا تو جب وہ شخص نماز پڑھ چکا تو حذیفہ نے اس سے کہا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی[4] اور اگر تم مر گئے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف مروگے۔ واللہ اعلم۔

(١٨) وَعَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے کہ سہل بن سعد نے کہا کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ ہر شخص نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے پہونچے پر رکھے ابو حازم کہتے ہیں کہ میں یہی جانتا ہوں کہ سہل بن سعد حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرتے تھے[5] بخاری اور مالک اسکے راوی ہیں۔

(١٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ

---

[1] یعنی میرے لیے بعض باتیں خاص ہیں جو میرے سوا کسی اور کے لیے جائز نہیں ہیں ۱۲ [2] جسکی وجہ سے برابر نہیں کر سکتے ۱۲ [3] درد نہیں ہے ۱۲ [4] یعنی یہ پڑھنا نہ پڑھنے میں داخل ہے ۱۲ [5] یعنے منجانب رسول اللہ ۖ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا ۱۲

(۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ نِصْفُهَا لِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰهُ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ هٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ وَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُجْ فَنَادِ فِی الْمَدِیْنَةِ اَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقُرْاٰنٍ وَّلَوْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَمَا زَادَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ذَکَرَهَا رَزِیْنٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ فَمَا اَعْلَنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَنَّا لَکُمْ وَمَا اَخْفٰی عَنَّا اَخْفَیْنَا عَنْکُمْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِنْ لَّمْ اَزِدْ عَلٰی اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ قَدْ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِ انْتَهَیْتَ اِلَیْهَا اَجْزَاَتْكَ وَاِنْ زِدْتَ عَلَیْهَا فَهُوَ خَیْرٌ وَّاَفْضَلُ اَلْخِدَاجُ الْمُنْقَصُ وَاُمُّ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ لِاَنَّهَا اَوَّلُهٗ وَعَلَیْهَا مَبْنَاهُ وَاُمُّ الشَّیْءِ اَصْلُهٗ وَمُعْظَمُهٗ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ اَیِ الْقِرَاءَةَ لِتَفْسِیْرِهٖ اِیَّاهَا فِی الْحَدِیْثِ وَالتَّمْجِیْدُ التَّعْظِیْمُ وَالتَّشْرِیْفُ

ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے[1] تین دفعہ آپ نے یہ فرمایا پوری نہیں ہے تو ابو ہریرہؓ سے دریافت کیا گیا کہ ہم (کبھی) امام کے پیچھے الحمد پڑھتے ہیں[2] تو انہوں نے کہا کہ آہستہ سے پڑھ لیا کرو اسلیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان نماز آدھوں آدھ تقسیم ہو گئی ہے پس نصف نماز میری ہے اور نصف میرے بندہ کی ہے اور میرے بندے کو وہی ملیگا جو وہ مانگے گا جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ[3] کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد کی اور جب بندہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ[4] کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا کی اور جب بندہ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ[5] کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری بندی نے میری عظمت اور بزرگی کی اور جب بندہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ[6] کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندی کے درمیان مشترک ہے اور میرے بندی کو وہی چیز ملے گی جو چیز وہ مانگے گا۔ اور جب بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ[7] کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندی ہی کے لیے ہے اور میرے بندی کو وہی ملیگا جو وہ مانگیگا بجز بخاری کے چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جاؤ مدینہ میں باواز بلند یہ کہدو[8] کہ بغیر قرآن پڑھے نماز درست ہی نہیں ہے اگرچہ سورہ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ ہو اور ایک روایت میں جس کو رزین نے بیان کیا ہے[9] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر قرآن پڑھے نماز درست ہی نہیں ہے پھر رسول اللہ

۱؎ کہ وہ نماز ناقص ہے ۱۲ ۲؎ تو کیا اس وقت بھی الحمد پڑھا کریں ۱۲ ۳؎ سب تعریف خدا کے لیے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے ۱۲ ۴؎ بہت مہربان نہایت رحم والا ۱۲ ۵؎ مالک انصاف کے دن کا ۱۲ ۶؎ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۱۲ ۷؎ دکھا ہمکو سیدھی راہ راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے فضل کیا نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو غصہ ہوا اور نہ راستہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہیں ۱۲ ۸؎ یعنے یہ مشتہر کردو ۱۲

۹؎ میں کہتا ہوں کہ اسی کے قریب قریب مسلم نے بھی روایت کی ہے پھر اسکا ذکر کرنا اولی تھا ۱۲ واللہ اعلم۔ مترجم

بَيْنَهُمَا كَانَ اَفْضَلَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں پاؤں کو ملا کر نماز پڑھ رہا ہے[1] تو انہوں نے کہا کہ تم نے سنت کی مخالفت کی اگر دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ[2] رکھتے تو بہتر ہوتا۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔

(٢٥) وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَنَّ وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُوْدًا فِيْ مُصَلَّاهُ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف زیادہ ہوگیا اور گوشت بڑھ گیا تو آپ نے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں ایک ستون کھڑا کر لیا نماز پڑھتے وقت اسپر تکیہ کرتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْقِرَاءَةُ
نماز میں قرآن پڑھنے کا بیان

(١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ قِرَاءَتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے قرارت شروع کرتے تھے[3]۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان (سب کے) پیچھے نماز پڑھی لیکن میں نے انہیں سے کسی کو (نماز میں پکار کر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔

(٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا اَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقُوْلُهَا فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالنَّسَائِيُّ اَلْحَدَثُ الْاَمْرُ الْحَادِثُ الَّذِيْ لَمْ تَاْتِ بِهِ سُنَّةٌ **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے (نماز میں) مجھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے سنا تو انہوں نے کہا کہ اے میرے بیٹے یہ نئی بات ہے (بدعت ہے) اور نئی بات (بدعت) سے بچتے رہو میں نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان (سب کے) پیچھے نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا[4] پس تم بھی یہ مت کہا کرو[5] جب تم نماز پڑھا تو الحمد للہ رب العالمین پڑھا کرو[6]۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں حدث وہ نئی بات جس کی بابت سنت وارد نہ ہوئی ہو۔

(٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تھے تو الحمد للہ رب العالمین سے قرارت شروع کرتے تھے اور چپ نہیں رہتے تھے[7]۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

---

[1] یعنے دونوں پاؤں کے درمیان کچھ جگہ نہیں چھوڑی ہے ١٢ [2] یعنے ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے جدا رکھتے ١٢ [3] یعنی بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے تھے ١٢ [4] یعنے بسم اللہ بآواز بلند پڑھتے ہوئے نہیں سنا ١٢ [5] یعنے بسم اللہ بآواز بلند مت پڑھا کرو ١٢ [6] یعنے الحمد للہ آخر تک سے قرارت شروع کیا کرو ١٢ [7] جیسا کہ پہلی رکعت میں تحریمہ کے بعد سبحانک الخ پڑھنے کی غرض سے چپ رہتے تھے ١٢

اَلسُّوْرَۃُ

سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ ملانیکا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَۃِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ آیت سے سو آیت تک پڑھتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صبح کی نماز میں (سورہ) اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ پڑھ رہے تھے مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَکَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی جَآءَ ذِکْرُ مُوْسٰی وَهَارُوْنَ اَوْ ذِکْرُ عِیْسٰی شَکَّ الرَّاوِیْ اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَکَعَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ لٰکِنَّهٗ اَخْرَجَهٗ تَعْلِیْقًا **ترجمہ** عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی تو آپنے سورہ مومنین شروع فرمائی یہانتک کہ موسیٰ اور ہارون کا ذکر آیا یا عیسیٰ کا ذکر۔ راوی کو شک ہے تو آپکو کھانسی شروع ہوگئی تو آپ نے رکوع کردیا۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں لیکن بخاری نے اسکو تعلیقاً روایت کیا ہے۔

(۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَنَحْوِهَا وَکَانَتْ صَلٰوتُهٗ اِلَی التَّخْفِیْفِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں (سورہ) قٓ والقرآن المجید اور اسی کے جیسی کوئی طویل سورہ) پڑھتے تھے حالانکہ آپ ہلکی نماز پڑھا کرتے تھے مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سُوْرَۃَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَةِ سُوْرَۃَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِیْنَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَلَمْ یَذْکُرِ التِّرْمِذِیُّ الْفَصْلَ الْاَخِیْرَ مِنْهُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورہ الٓمّٓ تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقین پڑھتے تھے بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں لیکن ترمذی نے اخیر حصہ حدیث کا نہیں بیان کیا ہے[1]۔

(۶) وَعَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقَ صَلَّی الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِیْهِمَا بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْهِمَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے صبح کی نماز پڑھی تو اسکی دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ پڑھا۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَیْرٍ الْحَنَفِیِّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَۃِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِیَّاهَا

---

[1] یعنے یہ حصہ نہیں بیان کیا ہے کہ جمعہ کی نماز میں آپ سورہ منافقین پڑھتے تھے ۱۲

صلے اللہ علیہ وسلم نے جس زمانہ میں ہمکو سنا کر زور سے پڑھا ہمنے بھی اس میں تمکو زور سے پڑھا اور جس زمانہ میں آپنے آہستہ پڑھا ہمنے بھی آہستہ پڑھا تو کسی شخص نے ان سے پوچھا کہ اے ابوہریرہ یہ فرمائیے کہ اگر میں صرف سورہ فاتحہ ہی پڑھوں تو کیا نماز درست ہوگی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ مسئلہ پوچھا گیا تھا تو آپنے فرمایا کہ اگر تم صرف سورہ فاتحہ ہی پڑھو تو کافی ہو جائیگا اور اگر اس سے زیادہ پڑھو تو بہتر اور فضل ہے خِدَاج بمعنے نقصان اُمُّ الْقُرْآنِ سورہ فاتحہ ہے اسلیے کہ قرآن کا اول ہے اور اسپر قرآن کی بنیاد ہے اور اُمُّ الشَّیْءِ ہر شے کی اصل اور بڑی چیز کو کہتے ہیں تقسیم نماز سے تقسیم قرأت مراد ہے اسلیے کہ حدیث میں قرأت ہی کے ساتھ اسکی تفسیر کیگئی ہے تَمْجِیْدٌ بمعنے تعظیم اور تشریف ہے۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَمَرَنَا اَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَمَا تَیَسَّرَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمکو حکم دیا گیا کہ ہم سورہ فاتحہ اور جس حصۂ قرآن کا ہمکو پڑھنا آسان ہو وہ پڑھا کریں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَّ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص ایک رکعت نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اسکی نماز ہی نہیں ہوتی مگر امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ پڑھنا ضرور نہیں ہے) مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَہٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ خَفَضَ بِهَا صَوْتَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپنے جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آپنے آمین کہا اور آپنے اسکے ساتھ اپنی آواز کو کھینچا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے پست آواز سے آمین کہا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ بِلَالٍ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بلالؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھ سے پہلے آمین نہ کہا کیجیے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

فَضْلُهَا
آمین کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو اسلیے کہ جس کی آمین کی آواز فرشتوں کی آمین کی آواز سے ملجائیگی تو اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ جب قرآن پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اسلیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پھر جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

---

۱ یعنے قرأت قرآن کی فرضیت ساقط ہو جائے گی ۱۲ ۲ یعنے کوئی سورہ اسکے ساتھ ملاؤ ۱۲ ۳ یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ۴ یعنے اسکی نماز ہی درست نہیں ہوئی ۱۲ ۵ یعنے بلند آواز سے آمین کہا ۱۲ ۶ یعنے اتنی مہلت [illegible] سورہ فاتحہ پڑھکر آپکے ساتھ ہی آمین کہہ سکوں ۱۲

(۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں سورہ واللیل اذا یغشٰے پڑھتے تھے اور عصر کی نماز میں بھی اسی طرح کی سورت پڑھتے تھے اور صبح کی نماز میں اس سے زیادہ طویل سورہ پڑھتے تھے مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ لُقْمَانَ وَالذَّارِيٰتِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو کئی آیتوں کے بعد ہم آپ سے سورہ لقمان اور سورہ والذاریات کی ایک آدھ آیت سن لیتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا أَنَّهُ قَرَأَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہو گئے پھر (کھڑے ہوکر) آپنے رکوع کیا تو اصحاب نے یہ خیال کیا کہ آپنے الم تنزیل السجدہ پڑھی ابوداؤد اسکی راوی ہیں

صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں قراءت کا بیان

(۱) عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا طُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ قُلْتُ وَالثَّانِيَةُ قَالَ الْأَنْعَامُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ مروان بن حکم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے مجھ سے کہا کہ تم مغرب کی نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں کیوں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو لمبی سے لمبی سورتیں پڑھتے سنا ہے بخاری اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ میں نے پوچھا کہ دو لمبی سی لمبی سورتیں کون سی ہیں انہوں نے کہا کہ ایک تو سورہ اعراف ہے کہا اور دوسری انہوں نے کہا کہ سورہ انعام واللہ اعلم۔

(۲) وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلّٰى لَنَا بَعْدَهَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ام فضل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں (سورہ) والمرسلات عرفا پڑھتی ہوئے سنا پھر اسکے بعد آپنے ہمکو نماز پڑھائی یہانتک کہ آپنے انتقال فرمایا۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ اعراف پڑھی دو رکعتوں میں اسکو تقسیم کر دیا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھتے ہوئے سنا بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں۔

فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ کَثْرَۃِ مَا کَانَ یُرَدِّدُھَا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ فرافصہ بن عمیر حنفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سورہ یوسف صرف حضرت عثمان بن عفان ہی کے پڑھنے سے یاد کی اسلیے کہ وہ اس سورہ کو صبح کی نماز میں بکثرت پڑھا کرتے تھے۔ مالک اسکو راوی ہیں۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَرَءَ فِی الْاُوْلٰی مِنَ الصُّبْحِ بِاَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً مِّنَ الْاَنْفَالِ وَفِی الثَّانِیَۃِ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے صبح کی پہلی رکعت میں سورہ انفال کی چالیس آیت پڑھی اور دوسری رکعت میں مفصل سے ایک سورہ پڑھی۔ رزین اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ صَلَّیْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِیْھِمَا بِسُوْرَۃِ یُوْسُفَ وَسُوْرَۃِ الْحَجِّ قِرَاءَۃً بَطِیْئَۃً قِیْلَ لَہٗ اِذًا لَّقَدْ کَانَ یَقُوْمُ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ اَجَلْ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انہوں نے صبح کی نماز میں سورہ یوسف اور سورہ حج پڑھی اور نہایت آہستگی سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھی تو ان سے دریافت کیا گیا کہ جب اتنا پڑھتے تھے پھر تو صبح صادق کے نمودار ہوتے ہی (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے ہونگے اونہوں نے کہا کہ ہاں۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُھَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ جُھَیْنَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِی الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَمْ قَرَءَ ذٰلِکَ عَمْدًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ معاذ بن عبداللہ جہنی سے روایت ہے کہ کسی جہنی شخص نے ان سے بیان کیا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں سورہ اذا زلزلت پڑھتے ہوئے سنا پھر میں نہیں جانتا کہ آپ بھول گئے یا آپ نے عمداً (دونوں رکعتوں میں) یہ سورہ پڑھی۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

صَلٰوۃُ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ
ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَیُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی مَا لَا یُطِیْلُ فِی الثَّانِیَۃِ وَکَذَا فِی الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَظَنَنَّا اَنَّہٗ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ اَنْ یُّدْرِکَ النَّاسُ الرَّکْعَۃَ الْاُوْلٰی ترجمہ ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور بعض وقت آپ ہمکو ایک آدہ آیت سنا دیا کرتے تھے اور بہ نسبت دوسری رکعت کی پہلی رکعت کو زیادہ طویل اور لمبی کر دیتے تھے اور اسی طرح عصر اور صبح کی نماز میں آپ کیا کرتے تھے۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ابو داؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ (آپ کے پہلی رکعت کے طول دینے سے) ہمنے یہ خیال کیا کہ آپکا مقصود یہ ہے کہ لوگونکو پہلی رکعت ملجائے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَدْرِیْ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ اَمْ لَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر (کی نماز) میں قرآن پڑھتے تھے یا نہیں۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

سلہ یعنے عامر بن ربیعہ سے ۱۲ ؎۲ صبح صادق کے نمودار ہوتے ہی کھڑے ہو جاتے تھے ۱۲ ؎۳ یعنے آپنے پہلی اور دوسری دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھی ۱۲ ؎۴ یعنے ذرا زور سے پڑھ دیتے تھے جو ہم سن لیتے تھے جس سے ہمکو معلوم ہو جاتا تھا کہ آپ فلاں سورہ پڑھ رہے ہیں ۱۲

اور تین سورتین پڑہتے تہے

(۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ أَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مفصلات[1] مین جتنی چہوٹی اور بڑی سورتین ہین ان مین سے کوئی نہ کوئی سورہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرض نماز مین پڑہتے ہوے سنا ہے جسکو ساتہہ آپ لوگون کی امامت کرتے تہے ان دونون حدیث کو مالک[2] راوی ہین

(۵) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا سَرِيَّةً وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يُحِبُّهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک چہوٹے لشکر پر افسر بنا کر بہیجا اور وہ اپنے ساتہیون (فوجیون) کو نماز پڑہاتے تہے تو اپنی قرارت کو قل ہو اللہ پر ختم کرتے تہے[3] جب وہ لشکر واپس آیا تو لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا تذکرہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص سے دریافت کرو کہ وہ ایسا کیون کرتا ہے تو لوگون نے اس شخص سے پوچہا تو اس نے جواب دیا کہ قل ہو اللہ (مین) رحمن (اللہ) کی صفت ہے لہذا مین اسکو پڑہنے کو دوست رکہتا ہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص سے کہدو کہ خدا تعالی اس کو دوست رکہتا ہے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

(۶) عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ لٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ الرَّحْمٰنَ وَالنَّجْمَ فِي رَكْعَةٍ وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةَ فِي رَكْعَةٍ وَالطُّورَ وَالذَّارِيَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَإِذَا وَقَعَتْ وَنُونَ فِي رَكْعَةٍ وَسَأَلَ سَائِلٌ وَالنَّازِعَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَعَبَسَ فِي رَكْعَةٍ وَالْمُدَّثِّرَ وَالْمُزَّمِّلَ فِي رَكْعَةٍ وَهَلْ أَتٰى وَلَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فِي رَكْعَةٍ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَالْمُرْسَلَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَالدُّخَانَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فِي رَكْعَةٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا تَأْلِيفُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَذَكَرَهُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَاقُونَ السُّوَرَ وَالْمُرَادُ بِالْهَذِّ سُرْعَةُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَجَلَةُ فِيهَا وَالدَّقَلُ رَدِيُّ التَّمْرِ فَلَا يَجْتَمِعُ لِيُبْسِهِ وَرَدَاءَتِهِ وَالنَّظَائِرُ جَمْعُ نَظِيرَةٍ وَهِيَ الْمِثْلُ وَالشِّبْهُ **ترجمہ** شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابن مسعود کے پاس آکر کہنے لگا کہ مین سب مفصل سورتون کو ایک رکعت مین پڑہ لیا کرتا ہون تو انہون نے کہا کہ اس طرح جلدی جلدی پڑہ گئے ہوگے جیسے اشعار جلدی جلدی پڑہے جاتے ہین اور جس طرح خشک کہجور جلدی جلدی درخت سے جہڑ جاتے ہین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسی دو دو سورتین جو ایک دوسرے کے مشابہ ہین ایک رکعت مین پڑہا کرتے تہے (جیسے) سورہ اَلرَّحْمٰنُ اور سورہ وَالنَّجْمِ ایک رکعت مین اور سورہ اِقْتَرَبَتْ اور سورہ اَلْحَاقَّةُ ایک رکعت مین اور سورہ الطُّور اور سورہ الذَّارِيَات ایک رکعت مین اور سورہ اِذَا وَقَعَتْ اور سورہ نون ایک رکعت مین اور سورہ سَاَلَ سَائِلٌ اور سورہ وَالنَّازِعَات ایک رکعت مین اور سورہ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ اور سورہ عَبَسَ ایک رکعت مین اور سورہ اَلْمُدَّثِّرُ اور سورہ اَلْمُزَّمِّلُ ایک رکعت مین اور سورہ هَلْ اَتٰى اور سورہ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ایک رکعت مین اور سورہ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ اور سورہ اَلْمُرْسَلَات ایک رکعت مین اور سورہ اَلدُّخَان اور سورہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ایک رکعت مین پڑہا کرتے تہے پانچون اسکے راوی ہین اور

---

[1] یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک ۱۲ [2] پہلی حدیث تو بیشک موطا امام مالک مین موجود ہے لیکن دوسری حدیث معلوم نہ ہوئی البتہ دوسری حدیث ابن الفاظ ابو داود مین موجود ہے عجب نہین کہ سہو کاتب اس غلطی کا باعث ہو واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مترجم عفا اللہ عنہ [3] یعنی ہر رکعت مین قل ہو اللہ سورہ پڑہتے تہے ۱۲ [4] کہ یہ شخص اپنی ہر رکعت قل ہو اللہ پر ختم کرتا ہے یعنی ہر رکعت مین قل ہو اللہ ضرور پڑہتا ہے ۱۲

(۵) وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوعثمان نہدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میںنے ابن مسعود کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی انہوں نے سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھی ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ حٰم الدخان پڑھی۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلَّيْتُ وَرَاءَهُ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ مِّنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّالِثَةِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنَّ ثِيَابِيْ لَتَكَادُ اَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهُ فَسَمِعْتُهُ قَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهٰذِهِ الْاٰيَةِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابوعبداللہ صنابحی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے خلافت کے زمانہ میں مدینے آیا تو میںنے ان کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی تو انہوں نے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور چھوٹی چھوٹی دو سورتیں پڑھیں پھر وہ تیسری رکعت پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں انکے اتنا قریب ہوگیا حتی کہ قریب تھا کہ میرے کپڑے انکے کپڑے سے لگ جائیں تو میںنے انکو سنا کہ انہوں نے سورہ فاتحہ اور یہ آیت پڑھی۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ مالک اسکے راوی ہیں۔

صَلٰوةُ الْعِشَاءِ

عشا کی نماز میں قراءت کا بیان

(۱) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں سورہ والشمس وضحٰہا اور اسی طرح کی سورہ پڑھتے تھے ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَقَرَأَ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَزَادَ الشَّيْخَانِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا اَوْ قِرَاءَةً مِّنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو ایک رکعت میں آپنے سورہ والتین والزیتون پڑھی چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور شیخین کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ براء کہتے ہیں کہ میںنے آپ سے بڑھکر کسی کی خوش آواز نہیں سنی یا آپ سے بڑھکر کسی کو عمدہ قرآن پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔[1]

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ يَقْرَأُ فِي الْاَرْبَعِ جَمِيْعًا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ يَقْرَأُ اَحْيَانًا بِالسُّوْرَتَيْنِ وَالثَّلٰثِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر جب تنہا نماز پڑھتے تھے تو چاروں رکعت میں قرآن پڑھتے تھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور قرآن کی ایک سورہ پڑھتے تھے اور بعض وقت فرض نماز کی ایک ہی رکعت میں دو

[1] یعنے آپ بہت ہی خوش آواز تھے اور قرآن نہایت اچھی طرح پڑھتے تھے ۱۲

تھا۔ ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں اور ابوداؤد نے یہ بیان کیا ہے کہ حسن نے اپنی حدیث میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم کسی قدر بلند آواز سے پڑھا کرو اور آپنے عمر سے ارشاد فرمایا کہ تم کسی قدر پست آواز سے پڑھا کرو۔ ۲ومن هذه السورة

(۳) وعن ابی هریرة لم یذکر مثل هذه القصة ولم یذکر فقال لابی بکر ارفع شیئا وقال لعمر اخفض شیئا وزاد وقد سمعتک یا بلال وانت تقرء من هذه السورة فقال کلام طیب یجمعه الله بعضه الی بعض فقال النبی صلی الله علیه وسلم کلکم قد اصاب اخرجه ابوداود **ترجمہ** اور ایک روایت میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہی قصہ مذکور ہے لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ آپنے ابوبکر سے ارشاد فرمایا کہ تم کسی قدر بلند آواز سے پڑھا کرو اور عمر رض سے کہا کہ تم کسی قدر پست آواز سے پڑھا کرو اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ ای بلال میں نے سنا کہ تم (کچھ آیت) اس سورت سے پڑھتے تھے اور کچھ اس سورہ سے پڑھتے تھے تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ سب کلام پاک ہے خدا تعالی ایک کو دوسرے کے ساتھ ملاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب نے ٹھیک کیا ابوداؤد ہی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وعن البیاضی ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج علی الناس وهم یصلون وقد علت اصواتهم بالقراءة فقال ان المصلی یناجی ربه فلینظر بما یناجیه ولا یجهر بعضکم علی بعض بالقران اخرجه مالک **ترجمہ** بیاضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس برآمد ہوئے اور سب لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور انکی قرآن پڑھنے کی آوازیں بہت ہی بلند ہو گئیں تھیں تو آپنے فرمایا کہ نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے پس اسکو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز کے ساتھ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اور تم لوگ قرآن پڑھتے وقت ایک دوسرے پر بلند آواز مت کیا کرو مالک اس کے راوی ہیں۔

(۵) وعن ابی هریرة قال کانت قراءة النبی صلی الله علیه بالیل یرفع طورا ویخفض طورا اخرجه ابوداود **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رات کی نماز میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے اور کبھی پست آواز سے قرآن پڑھتے تھے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۶) وعن عبد الله بن شداد قال سمعت نشیج عمر وانا فی اخر الصفوف یقرء انما اشکوا بثی وحزنی الی الله تعالی اخرجه البخاری والنشیج صوت یتردد فی الحلق والصدر **ترجمہ** عبداللہ بن شداد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کی سسک کر رونیکی آواز سنی حالانکہ میں آخر صف میں تھا اور وہ یہ آیت پڑھ رہے تھے انما اشکوا بثی وحزنی الی الله میں اپنی بیقراری اور غم کی شکایت خدا کی جناب میں کرتا ہوں بخاری اسکے راوی ہیں

لہ در اصل ابوداؤد کے یہ الفاظ نہیں ہیں جو مؤلف نے بیان کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے عمداً الفاظ میں کچھ رد و بدل کیا لیکن رد و بدل کسیطرح قابل اعتراض نہیں ہے اسلیے کہ اس سے اصل مطلب میں کچھ فتور واقع نہیں ہوا اگرچہ میں نے حسب بیان مؤلف ترجمہ کر دیا ہے لیکن مناسب ہے کہ میں اس اختلاف کو بھی بتا دوں جو اصل حدیث اور اس حدیث میں پایا جاتا ہے یہ اشک تو متفق ہے کہ آپنے دونو حضرات کو نماز پڑھتے دیکھا لیکن اس موقعہ پر مؤلف نے کچھ عبارت ترک کر دی ہے وہ یہ کہ جب دونو حضرات رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اکٹھے ہوئے تو آپنے ابوبکر سے پوچھا کہ تمہارے پاس سے گذر ہوا تو تم نماز پڑھ رہے تھے اور قرآن بہت آہستہ پڑھ رہے تھے تب انہوں نے عرض کیا کہ میں اسکو سناتا تھا جس سے سرگوشی کرتا تھا پھر آپنے عمر سے پوچھا کہ تمہارے پاس سے گذر ہوا تو تم نماز پڑھ رہے تھے اور بہت زور سے قرآن پڑھ رہے تھے تب انہوں نے عرض کیا کہ میں سوتوں کو جگاتا تھا اور شیطان کو بھگاتا تھا مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ بعض عبارتیں کے ترک کر دینے سے کوئی مطلب میں فتور نہیں ہوا لہذا مؤلف پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا نہ ہماری ہی مجال ہے کہ مؤلف علیہ الرحمۃ پر کوئی اعتراض کر سکیں ۱۲ مترجم ٢ہ یعنے تہجد کی نماز میں ۱۲ ٣ہ یعنی حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کے فراق میں فرمایا تھا ۱۲

سے ابوداؤد کے الفاظ مین انہون نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ ابن مسعود کی تالیف اور ترتیب ہے اور انہون نے اس حدیث کو علقمہ اور اسود سے روایت کیا ہے اور دوسرے راویون نے سورتین نہین بیان کی ہین[1]

(۷) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَامَ حَتّٰی اَصْبَحَ بِاٰیَۃٍ وَالْاٰیَۃُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے کھڑے ہوئے حتی کہ آپنے ایک آیت مین صبح کردی[2] اور وہ یہ آیت ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ[3] یعنے اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہین اور اگر ان کو بخشدے تو تو غالب حکمت والا ہے ۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ عُمَرَ صَلّٰی بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ فَلَمْ یَقْرَاْ فِیْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قِیْلَ لَہٗ مَا قَرَاْتَ قَالَ كَیْفَ كَانَ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ قَالُوْا حَسَنًا قَالَ لَا بَاْسَ اِذًا اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ **ترجمہ** ابوسلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت عمر نے لوگون کو مغرب کی نماز پڑہائی اور اس مین انہون نے قرآن نہین پڑہا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے یہ کہا گیا کہ آپنے نماز مین قرآن نہین پڑہا تو انہون نے پوچھا کہ رکوع اور سجود کیسا تہا لوگون نے کہا کہ اچھا تہا تو انہون نے کہا کہ پہر کچھ مضائقہ نہین رزین اس کے راوی ہین ۔

(۴ پکار کر قرآن پڑہنے کا بیان)

الجھر

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ فِیْ كُلِّ الصَّلٰوۃِ نَقْرَاُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰی عَلَیْنَا اَخْفَیْنَا عَلَیْكُمْ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہر نماز مین ہم قرآن پڑہتے ہین پہر جس نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سنایا (پکار کر پڑہا) ہم بہی تمکو سناتے ہین (پکار کر پڑہتے ہین) اور جس نماز مین آپنے ہم سے چہپایا (آہستہ پڑہا) ہم بہی تم سے چہپاتے ہین (آہستہ پڑہتے ہین) ابوداؤد ونسائی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ خَرَجَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ یُصَلِّیْ یَخْفِضُ مِنْ صَوْتِہٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ یُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَہٗ فَسَاَلَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَاَلَ عُمَرَ فَقَالَ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَقَالَ وَزَادَ الْحَسَنُ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَا اَبَا بَكْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَیْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَیْئًا **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شب کو باہر نکلے اتنے مین آپنے ابوبکر کو دیکہا کہ وہ نماز پڑہ رہے ہین اور آہستہ قرآن پڑہ رہے ہین اور عمر رض کے پاس آپ کا گذر ہوا تو دیکہا کہ وہ نماز پڑہ رہے ہین اور قرآن بلند آواز سے پڑہ رہے ہین تو آپ نے ابوبکر سے پوچہا کہ تم آہستہ کیون پڑہ رہے تہے تو انہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اس ذات کو سنا تا تہا جس سے سرگوشی کر رہا تہا اور آپنے عمر سے پوچہا کہ تم اتنے زور سے کیون پڑہ رہے تہے ، انہون نے عرض کیا کہ مین سوتون کو جگاتا تہا اور شیطان کو بہگا

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ابوداؤد نے جو روایت علقمہ اور اسود سے اس طرح روایت کی ہے کہ یہ دونون ابن مسعود سے روایت کرتے ہین اس مین تو سورتون کی تفصیل ہے جیسا کہ اس حدیث مین مذکور ہے اور علقمہ اور اسود کے سوا باقی اشخاص جو ابن مسعود سے اس حدیث کو روایت کرتے ہین انہون نے سورتون کی تفصیل نہین بیان کی ہے بلکہ عام طور پر یہ بیان کیا ہے کہ آپ دو دو سورتین جو ایک دوسری کے مساوی ومشابہ ہین ایک ایک رکعت مین پڑہتے تہے ۱۲ مترجم

[2] یعنے شب سے صبح تک ایک ہی آیت پڑہتے رہے ۱۲ [3] یہ حضرت عیسی اپنی امت کی بارہ مین خدا سے عرض کرینگے ۱۲ [4] یعنے خدا کو سنا رہا تہا جو پست اور بلند سب آوازین یکسان سنتا ہے کسی اور کو سنانا مقصود نہ تہا ۱۲ [5] یعنی بلند آواز سے پڑہنے سے میرا مقصود یہ تہا کہ میری آواز سنکر سوئے ہوئے اشخاص بیدار ہو کر یاد الٰہی مین مصروف ہون اور شیطان بہی وہان تک بہاگ جائے اسلیے کہ شیطان قرآن کی آواز سے بہاگ جاتا ہے

رکہا اور بہی انگلیون کواس سے نیچے رکہا اور اپنی دونون کہنیون کو اپنے دونون پہلوسے دور اور جدا رکہا … اَلسَّبِيحِ وَاَنْ
ایک عضو اپنی اپنی جگہ پر اچہی طرح برابر ہو گیا پہر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا اور کہڑے ہو گئے یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر
برابر سیدہا ہو گیا۔ ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ ٹہیک طور پر کرو اور تم مین سے کوئی شخص اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچہاوے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** انس ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ رکوع اور سجود ٹہیک طور پر کیا کرو پس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنی پیٹہہ کے پیچہے سے تم کو دیکہتا ہون جب تم رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ تُصَلِّيْ بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا اَبِيْ يَزِيْدَ فَكَانَ اَبُوْ يَزِيْدَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ انہون نے اپنے اصحاب سے کہا کہ کیا مین تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤن ابوقلابہ کہتے ہین کہ پہر انہون نے ہم کو اس طرح کی نماز پڑہائی جیسے ہمارے استاذ امام ابو یزید نماز پڑہاتے ہین اور ابو یزید جب پہلی اور تیسری رکعت کی اخیر سجدے سے سر اٹہاتے تہے تو سیدہے بیٹہہ جاتے تہے پہر کہڑے ہوتے تہے بخاری اور ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہین

مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجود کے مقدار کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ مِثْلَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن جبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے انس بن مالک سے سنا کہ وہ فرماتے تہے کہ مینے بجز اس جوان یعنے عمر بن عبدالعزیز کے اور کسی ایسے شخص کے پیچہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز نہین پڑہی جسکی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی نسبت مشابہ تہی۔ ابن جبیر کہتے ہین کہ ہمنے انکے رکوع کا اندازہ کیا تو دس دفعہ تسبیح رکہنے کی برابر تہا اور انکا سجدہ بہی ایسے ہی تہا ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ عَمِّهٖ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ قَدْرَ مَا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** سعدی اپنے والد یا چچا سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے تہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکہا تو آپ رکوع اور سجود مین اتنی دیر ٹہیرتے تہے کہ کوئی شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ تین دفعہ کہہ سکے ابوداؤد اسکے راوی ہین

---

۱ یعنے بانہیں زمین پر نہ بچہاوے جیسا کتا بیٹہتا بلکہ زمین سے بلند رکہے اور کہنی کو بہی بلند رکہے پسلی سے نہ ملاوے غرض کہ ہتہیلی کو زمین پر رکہدے باقی ہاتہ کو زمین اور پسلی سے جدا رکہے ۱۲ ۲ یعنے مالک بن حویرث سے ۱۲ ۳ جسکو جلسہ استراحت کہتے ہین ۴ یعنے سبحان ربی العظیم دس دفعہ پڑہنے لیکن اتنی دیر رکوع مین رہتے تہے علی ہذا اتنی ہی دیر سجدے مین رہتے تہے ۱۲

(۷) وعن سمرة بن جندب قال حفظت سكتتين في الصلوٰة سكتة إذا كبر الإمام وسكتة إذا فرغ من فاتحة الكتاب وسورة عند الركوع قال فأنكر ذلك عليه عمران بن حصين فكتبوا في ذلك إلى أبي فصدق سمرة أخرجه أبو داود واللفظ له والترمذي وفي أخرى وسكتة إذا فرغ من القراءة وفي أخرى إذا استفتح وإذا فرغ من القراءة ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مجھے نماز مین دو[1] سکتے یاد ہین ایک سکتہ تو اُس وقت جبکہ امام تکبیر تحریمہ[2] کہے اور دوسرا سکتہ جبکہ امام سورہ فاتحہ اور سورہ کے پڑہنے سے فارغ ہوجائے رکوع کے وقت تو عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اس بارہ مین حضرت ابی بن کعب کو لکہا تو اُنہون نے سمرہ کی تصدیق[3] کی ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ ابو داؤد کے الفاظ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ دوسرا سکتہ جبکہ امام قرارت سے فارغ ہوجائے اور ایک روایت مین ہے کہ جب امام نماز شروع کرے اور جب کہ قرارت سے فارغ ہو۔

الاعتدال

(۱) عن أبي مسعود البدري أن رسول الله صلى الله عليه قال لا تجزئ صلوٰة أحد حتى يقيم ظهره في الركوع والسجود أخرجه أصحاب السنن ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کسی ایسے شخص کی نماز درست نہین ہوتی جو رکوع و سجود مین اپنی پیٹہ کو برابر سیدہی نہین رکہتا اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۲) وعن النعمان بن مرة أن رسول الله صلى الله عليه قال ما ترون في الشارب والزاني والسارق وذلك قبل أن تنزل فيهم الحدود قالوا الله ورسوله أعلم قال هن فواحش وفيهن عقوبة وأسوء السرقة الذي يسرق صلوته قالوا وكيف يسرق صلوته يا رسول الله قال لا يتم ركوعها ولا سجودها أخرجه مالك ترجمہ نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اصحاب سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ تم لوگ شراب پینے والے اور زنا کرنیوالے اور چوری کرنیوالے کے باب مین کیا خیال کرتے ہو اور یہ اس سے قبل کا واقعہ ہے کہ انکے بارہ مین سزای شرعی نازل ہوئی۔ اصحاب نے عرض کیا کہ خدا اور اُسکا رسول زیادہ عالم اور دانا ہے آپنے فرمایا یہ سب گناہ کبیرہ ہین اور ان مین سزا ہے اور بدترین چور وہ شخص ہے جو اپنی نماز مین سے چوراتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنی نماز مین سے کیونکر چوراتا ہے آپنے فرمایا کہ رکوع اور سجود پوری طور پر نہین کرتا۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن سالم البراد قال أتينا أبا مسعود فقلت له حدثنا عن صلوٰة رسول الله صلى الله عليه فقام بين أيدينا فكبر فلما ركع وضع راحتيه على ركبتيه وجعل أصابعه أسفل من ذلك وجافى مرفقيه حتى استوى كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استوى كل شيء منه أخرجه أبو داود والنسائي والتجافاة أن يرفع يديه عن جنبيه ولا يلصقهما ترجمہ سالم براد سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم ابو مسعود کے پاس آئے تو مین نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت ہم سے بیان فرمائیے تو وہ ہمارے سامنے (نماز پڑہنے) کہڑے ہوگئے تو اُنہون نے اللہ اکبر کہا پہر جب اُنہون نے رکوع کیا تو اپنی دو ہتہیلیون کو اپنے دونون گہٹنون پر

---

[1] یعنے دو مقام ایسے ہین جہان چپ رہنا چاہیے ۱۲ [2] اس وقت آہستہ سے سبحانک اللہم پڑہنا چاہیے ۱۲ [3] یہ سکوت غالبا اس مقام کے دفع کرنیکی غرض ہوگا جو قرآن پڑہنے سے ہوا ہو ۱۲ [4] یعنے وہ پہلی ہی سکتہ جانتے تہے دوسرے سکتہ کے قائل نہ تہے ۱۲ [5] کہ دراصل وہ سکتے صحیح ہین [6] رکوع سجود قومہ جلسہ وغیرہ نماز کے تمامی ارکان کو پوری طور سے ادا کرنا ۱۲ [7] کہ یہ کتنا بڑا گناہ ہے یا اسکی کیا سزا ہے ۱۲ [8] ہمکو پوری طور پر نہین معلوم کہ یہ گناہ کبیرہ ہے اصغیرہ یا اسکی کیا سزا ہے ۱۲ [9] لیکن ایسا شخص سب چورون سے برا ہے جو نماز مین چوری کرتا ہے موجودہ دنیا مین ایسے چور بکثرت ہین جو نماز کے کسی رکن کو پورے طور سے ادا نہین کرتے صرف برائے نام نماز پڑہتے ہین ۱۲

(۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ بِالْمَكَانِ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَقْرَةُ الْغُرَابِ الْمُتَابَعَةُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ طُمَانِيْنَةٍ بَيْنَهُمَا وَافْتِرَاشُ السَّبُعِ اَنْ يَّضَعَ سَاعِدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ فِي السُّجُوْدِ كَالْكَلْبِ وَغَيْرِهٖ مِنَ السِّبَاعِ وَقَوْلُهٗ وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ بِالْمَكَانِ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ مَعْنَاهُ اَنْ يَّاْلِفَ مَكَانًا مَعْلُوْمًا مِّنَ الْمَسْجِدِ يُصَلِّيْ فِيْهِ لَا يَعْدُوْهُ كَالْبَعِيْرِ لَا يَاْوِيْ مِنْ عَطَنِ الْاِبِلِ اِلَّا اِلٰى مَكَانٍ قَدِ اعْتَادَهٗ **ترجمہ** عبدالرحمٰن بن شبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز میں) کوے کیطرح چونچ مارنے سے منع فرمایا اور (نماز میں) درندوں کیطرح ہاتھ بچھانے سے منع فرمایا اور آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص مسجد میں نماز کے لیے ایک خاص جگہ (ہمیشہ کے لیے) مقرر کرلے (اور ہمیشہ وہیں نماز پڑھا کرے اور دوسری جگہ نہ پڑھے) جس طرح کہ اونٹ (اپنے واسطے) ایک خاص جگہ مقرر کرلیتا ہے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں کوے کیطرح چونچ مارنے سے یہ مراد ہے کہ جھٹ جھٹ دونوں سجدے کرے اور ان دونوں کے درمیان میں ذرا بیٹھے تک نہیں اور درندوں کیطرح ہاتھ بچھانے کے یہ معنے ہیں کہ سجدے میں دونوں پہونچے زمین پر رکھدے جس طرح کہ کتے وغیرہ[1] درندے بیٹھتے ہیں اور مسجد میں خاص جگہ قرار دینے کے یہ معنے ہیں کہ مسجد میں کوئی خاص مقام مقرر کرکے وہیں نماز پڑھا کرے وہاں کے سوا کہیں اور جگہ نماز نہ پڑھے جیسکہ اونٹ کسی اور اونٹ کی بندش کی جگہ پر نہیں آتا وہ وہیں جائیگا جہاں ہمیشہ بندھنے کی اسکو عادت ہے

هَيْئَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجود کی ہیئت اور شکل کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْاِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکھلائی پھر آپ کھڑے ہوے اور اللہ اکبر کہا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب آپ نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھ ملاکر آپنے دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیے جب یہ حدیث سعد کو پہونچی تو انہوں نے کہا کہ میرے بھائی نے سچ کہا پہلے ہم لوگ ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر ہمکو یہ حکم دیا گیا یعنے دونوں گھٹنوں کے پکڑنے کا (حکم دیا گیا) ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَاَمْسِكُوْا بِالرُّكَبِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم لوگوں کے لیے (رکوع میں) گھٹنے (پر ہاتھ رکھنا) سنت قرار دیا گیا ہے پس تم لوگ رکوع میں گھٹنے کو پکڑ لیا کرو۔ ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ وَفِيْ اُخْرٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى جَخّٰى اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَمَعْنٰى جَخّٰى اَيْ جَافَاهُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فَصَارَ لَهٗ مِثْلُ الْجَنَاحِ **ترجمہ**

---

[1] یعنے یوں سجدہ کیا فوراً ہی سر اٹھا لیا پھر دوسرا سجدہ کیا ۱۲ [2] یعنے سجدہ میں دونوں ہاتھ زمین پر بچھا کر سجدہ نکرے جیسا کہ کتا وغیرہ بیٹھتا ہے بلکہ دونوں ہاتھ زمین سے بلند رکھنا چاہیے اور پسلی سے علیحدہ رکھنا چاہیے ۱۲

(۳) وَعَنْ غُنْدَرٍ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوْفَةِ زَمَنَ ابْنِ الْاَشْعَثِ مَطَرُ بْنُ نَاجِيَةَ فَاَمَرَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ قَدْرَ مَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامُهٗ وَرُكُوْعُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهٗ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَلَمْ تَكُنْ صَلٰوتُهٗ هٰكَذَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ **ترجمہ** غندر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن اشعث کے زمانہ میں مطر بن ناجیہ کوفہ پر غالب آگیا تو اُس نے ابو عبیدہ بن عبداللہ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کریں تو جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے تھے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا تھا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ[۱] حکم کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا قیام اور رکوع اور سجود اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے (اس وقت کا قیام) اور دونوں سجدوں کے مابین (کا جلسہ) یہ سب قریب قریب برابر تھا شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو (خود) ابن ابی لیلے کو دیکھا ہے لیکن انکی نماز تو ایسی[۲] نہیں تھی پانچوں اس کے راوی ہیں اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور سجدوں کے مابین کا جلسہ) اور جبکہ آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے (اس وقت کا قیام) بجز قیام[۳] اور قعود[۴] کے قریبا سب ساوی ہوتا تھا۔

(۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا يُّصَلِّيْ فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ قَالَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَوْ مِتَّ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عَلٰى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ **ترجمہ** زید ابن وہب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے نماز پڑھی اور اس میں کمی کر دی[۵] تو حذیفہ نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تم کتنے زمانہ سے اس طرح کی نماز پڑھتے ہو اُس نے کہا کہ چالیس برس سے تو انہوں نے کہا کہ تم[۶] چالیس برس سے نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر تم ایسی ہی ناقص نماز پڑھتے ہوئے مر گئے اور کوئی اصلاح نہیں کی تو تمہاری موت[۷] دین محمدی کے برخلاف ہوگی۔ پھر حذیفہ نے فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں تخفیف[۸] کرتا ہے لیکن اس کے ارکان کو عمدگی کے ساتھ پورے طور پر ادا کرتا ہے بخاری اور نسائی اس کے راوی ہیں اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں۔

---

[۱] ترجمہ ای اللہ اے ہمارے پروردگار آسمان اور زمین بھر کر اور جو چیز تو اس کے بعد چاہے اسکو بھی بھر کر حمد و ثنا تیری ہی لیے ہے تو ہی تعریف اور بزرگی کے سزاوار ہے جو تو دے اسکا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جو تو روکے اسکا کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی دولتمند کو دولت تیرے سامنے نفع بخش نہیں ہے [۲] غرضکہ انہوں نے اس حدیث کو ناقابل اعتبار قرار دیا ۱۲ [۳] قیام سے وہ قیام مراد ہے جس میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھا جاتا ہے [۴] قعود سے وہ بیٹھنا مراد ہے جس میں پہلا صرف التحیات اور اخیر میں التحیات مع درود پڑھی جاتی ہے ۱۲ [۵] یعنی اسکے ارکان پوری طور پر ادا نہیں کیے ۱۲ [۶] یعنی ایسی ناقص کالعدم ہے [۷] اور تم مسلمان نہیں مرو گے ۱۲ [۸] نماز میں تخفیف کے یہ معنی ہیں کہ بجائے بڑی بڑی سورتوں کے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھے لیکن رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ وغیرہ ارکان کو پوری طور پر ادا کرے یہ نہیں کہ نہ رکوع میں پورے طور پر جھکا نہ رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر فوراً سجدہ میں چلا جائے سجدہ میں ابھی پیشانی پہونچی ہی نہیں کہ جھٹ اٹھ کر ذرا سا سر اٹھایا اور بغیر بیٹھنے کے فوراً پھر دوسرے سجدہ میں چلا گئے ایسی ناقص نماز کالعدم ہے عمر بھر کوئی شخص

يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر اچھی طرح جما دیتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی دونوں پسلیوں سے جدا رکھتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں مونڈھوں کے مقابل رکھتے تھے ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح تسلیم کرتے ہیں

(۱۰) **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَفِي أُخْرَى لِأَبِي دَاوُدَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذَيْهِ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو دونوں ہاتھوں کے رکھنے سے قبل دونوں گھٹنے (زمین پر) رکھتے تھے اور جب (دوسری یا تیسری رکعت کے لیے) اٹھتے تھے تو گھٹنے سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنی پیشانی اپنے دونوں ہتھیلیوں کے مابین رکھتے تھے اور جب (دوسری یا تیسری رکعت کے لیے) اٹھتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنوں کے بل اٹھتے تھے اور اپنی دونوں رانوں پر ٹیکا دیتے تھے۔

(۱۱) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے (یعنی سجدہ کے لیے) اس طرح نہ بیٹھے جس طرح کہ اونٹ بیٹھتا ہے کہ دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھدیتا ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

(۱۲) **وَعَنْ** عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي فَلَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْإِقْعَاءُ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يُلْصِقَ أَلْيَتَيْهِ بِالْأَرْضِ وَيَنْصِبَ سَاقَيْهِ وَيَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ كَمَا يَقْعُدُ الْكَلْبُ فِي بَعْضِ حَالَاتِهِ وَالْإِقْعَاءُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ أَنْ يَضَعَ أَلْيَتَيْهِ عَلَى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے علی میں تمہارے لیے وہی کام پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہی کام ناپسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں پس تم دونوں سجدوں کے مابین اقعا مت کیا کرو ترمذی اس کے راوی ہیں۔ نماز میں اقعا یہ ہے کہ دونوں سرین زمین پر رکھدے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی رکھے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھدے جیسا کہ بعض وقت کتا بیٹھتا ہے اور فقہا کے نزدیک اقعا یہ ہے کہ دونوں سجدوں کے مابین دونوں سرین دونوں ٹخنوں پر رکھے۔

(۱۳) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي أُخْرَى نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ مِنَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں دونوں ہاتھ پر تکیہ لگا کر بیٹھے ابو داؤد اس کے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز سے اٹھے

[illegible]

ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ براء بن عازب نے ہمکو سجدہ کر کے بتلایا تو اُنھوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنے دونوں گھٹنوں پر ٹیکا لگایا اور سرین (زمین سے) بلند کر دی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی سجدہ کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو سجدہ میں دونوں ہاتھوں کو اپنی پسلیوں سے جدا رکھتے تھے ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ اَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ قَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو دونوں ہتھیلی (زمین پر) رکھو اور اپنی دونوں کہنیوں کو (زمین سے) بلند رکھو مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے براء سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کیوقت اپنا چہرہ (مبارک) کہاں رکھتے تھے تو اُنھوں نے کہا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں رکھتے تھے

(۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو سجدہ میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے اس قدر کشادہ (اور جدا) رکھتے تھے کہ آپ کی بغل مبارک کی سفیدی نمودار ہو جاتی تھی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ الْكَلْبِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو (سجدہ میں) اپنے دونوں پہونچوں کو (زمین پر) اس طرح نہ بچھاوے جس طرح کہ کتا بچھاتا ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

(۷) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ میں) دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھنے کا اور دونوں پاؤں کو کھڑا رکھنے کا حکم دیا ترمذی اس کے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ وَلَمْ يُصَبِّ رَاْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاِذَا اَهْوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تھے تو اعتدال کرتے تھے اور نہ سر کو بہت نیچے جھکا دیتے تھے نہ بہت بلند کر دیتے تھے (بلکہ پیٹھ کے برابر رکھتے تھے) اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے اور جب سجدہ کے لیے زمین کی جانب جھکتے تو اپنے دونوں بازوؤں کو اپنی دونوں بغلوں سے جدا رکھتے تھے اور پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے تھے نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ وَجَافٰى

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا کہ ہم سات عضو پر سجدہ کیا کریں اور بال اور کپڑے کو نہ سمیٹا کریں[1] (وہ سات عضو یہ ہیں[2]) پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر (عضو) پر سجدہ کیا کروں (ایک تو) پیشانی اور آپ نے اپنے دست مبارک سے اپنے ناک مبارک تک اشارہ فرمایا[3] اور (دوسرے تیسرے) دونو ہاتھ اور (چوتھے پانچویں) دونوں گھٹنے اور (چھٹے ساتویں) دونوں پاؤں کے کنارہ[4] اور ہم کپڑے اور بال نہ سمیٹا کریں شیخین کے الفاظ ہیں

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ يَرْفَعُهُ قَالَ اِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَاِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْهُمَا وَاِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں ہاتھ اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح کہ چہرہ سجدہ کرتا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص (سجدہ کے لیے) چہرہ (زمین پر) رکھے تو دونوں ہاتھوں کو بھی (زمین پر) رکھنا چاہیے اور جب (سجدہ سے) چہرہ اٹھائے تو دونوں ہاتھوں کو بھی اٹھانا چاہیے۔ ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں

اَلْقُنُوْتُ

دعاء قنوت کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكُمْ اَرَدْنَا اِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِيْ حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ فَسَاَلَ الرَّجُلُ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغِ الْقِرَاءَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِيْ اُخْرٰى قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَلِمُسْلِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَلِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ

ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر اشخاص کو کسی ضرورت سے بھیجا جنکو قرار کہتے تھے[5] تو بنی سلیم کے قبیلہ رعل اور ذکوان نے انکو رستہ میں ایک کوئیں کے پاس گھیر لیا جسکو بئر معونہ کہتے تھے تو ان لوگوں[6] نے کہا کہ ہم لوگ تمہارے (قتل کے) ارادہ سے نہیں آئے ہیں ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کام کو جا رہے ہیں (انہوں نے نہ مانا) اور ان سب (قاریوں) کو قتل کر ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر صبح کی نماز میں ان پر بددعا کی اور یہی قنوت کی ابتدا کا زمانہ ہے اور اس سے قبل ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے تو کسی شخص نے انس سے پوچھا کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھنا چاہیے یا قراءت سے فارغ ہونے کے بعد تو انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ قراءت سے فارغ ہونے کے بعد بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھنا چاہیے) اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں مہینہ بھر تک رکوع کے بعد

---

[1] یعنے بال اور کپڑوں کو اس طرح نہ سمیٹا کریں کہ بال کا گرد وغبار سے بچنے کے لیے جوڑا باندھ لیں اور رکوع اور سجود کی وقت کپڑوں کو ایک جگہ ہاتھ سے اکٹھا کر لیا کریں تاکہ مٹی نہ لگ جائے ۱۲ [2] جس میں ناک بھی شامل ہے جیسا کہ روایت مابعد سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ [3] یعنے پیشانی میں ناک بھی شامل ہے ۱۲ [4] یعنے وہ رخ جو انگلیوں سے ملا ہوا ہے ۱۲ [5] یعنے یہ ستر اشخاص قاری تھے [6] یعنی قاریوں نے کہا

تو دونوں ہاتھ پر ٹیکا دیکر اٹھے۔

(۱۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یَنْهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب) نماز میں (دوسری یا تیسری رکعت کو لیے) اٹھتے تھے تو دونوں پاؤں کے ابتدائی حصہ کے بل اٹھتے تھے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو جب آپ طاق نماز (یعنے پہلی یا تیسری رکعت) پڑھ کر اٹھتے تھے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے تھے جب تک آپ پورے بیٹھ نہ جاتے تھے بجز مسلم کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۱۶) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ کَفَّیْهِ عَلَی الَّذِیْ یَضَعُ عَلَیْهِ وَجْهَهٗ وَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْبَرْدِ وَاِنَّهٗ لَیُخْرِجُ کَفَّیْهِ مِنْ تَحْتِ بُرْنُسٍ لَهٗ حَتّٰی یَضَعَهُمَا عَلَی الْحَصْبَاءِ اَخْرَجَهُ مَالِکٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر جب سجدہ کرتے تھے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں بھی اسی پر رکھتے تھے جس پر اپنا چہرہ رکھتے تھے اور میں نے انکو ایک دن سخت سردی کے زمانہ میں دیکھا کہ وہ اپنے جبہ میں سے اپنی دونوں ہتھیلیاں باہر نکال لیتے تھے یہاں تک کہ انکو سنگریزہ پر رکھتے تھے مالک اس کے راوی ہیں۔

(۱۷) وَعَنْ مُجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اِسْمُهٗ اُهْبَانُ بْنُ اَوْسٍ وَکَانَ یَشْتَکِیْ رُکْبَتَیْهِ وَکَانَ اِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُکْبَتَیْهِ وِسَادَةً اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ مجزاہ بن زاہر اصحاب شجرہ میں سے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں جنکا نام اہبان بن اوس ہے کہ انکے دونوں گھٹنوں میں کچھ شکایت تھی (درد وغیرہ کی) تو جب وہ سجدہ کرتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنوں کے نیچے تکیہ رکھ لیتے تھے۔ بخاری اس کے راوی ہیں

(۱۸) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا لَمْ یَسْتَطِعِ الْمَرِیْضُ السُّجُوْدَ اَوْمٰی بِرَاْسِهٖ اِیْمَاءً وَّلَمْ یَرْفَعْ اِلٰی جَبْهَتِهٖ شَیْئًا اَخْرَجَهُ مَالِکٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر فرماتے تھے کہ جب کوئی بیمار سجدہ نہ کر سکے تو سر کے اشارہ سے سجدہ کرے ایسا نہ کرے کہ کوئی چیز (مٹی وغیرہ) اٹھا کر پیشانی کے پاس لیجائے اور اسپر سجدہ کرے مالک اس کے راوی ہیں۔

اَعْضَاءُ السُّجُوْدِ

سجدے کے اعضا کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَّلَا نَکُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا اَلْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِیْ اُخْرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ اَلْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلٰی اَنْفِهٖ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکُفَّ الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ اَلْکَفُّ جَمْعُ الثَّوْبِ بِالْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

لہ سجدہ یا تشہد کے بعد اٹھے ۱۲ ؎ یعنی پاؤں کی انگلیوں پر زور دیکر اٹھتے تھے جلسہ استراحت نہیں فرماتے تھے ۱۲ ؎ مترجم کہتا ہے کہ موجودہ ابوداؤد میں یہ حدیث موجود نہیں ہے البتہ ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے حالانکہ ترمذی کی معیت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سہو کتابت سے بجائے ترمذی کے ابوداؤد لکھدیا گیا ہے واللہ اعلم ۱۲ ؎ یعنے پورے بیٹھکر پھر اٹھتے تھے یعنے جلسہ استراحت فرماتے تھے ۱۲ ؎ جس سنگریزہ پر وہ سجدہ کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سجدہ کرتے وقت چہرہ کے قریب ہونا چاہیے ؎ یعنی وہ شخص جنھوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی

تب وہ اپنی بہاگ گئے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۶) وَعَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ أَخْرَجَهُ أَهْلُ السُّنَنِ **ترجمہ** حسن بن علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات سکھائے کہ میں انکو نماز وتر میں پڑھا کروں (جو یہ ہیں) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ[1] اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

(۷) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے اخیر میں یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ[2] اصحاب سنن اس کے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُولُ الْقُنُوتِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْمُرَادُ بِالْقُنُوتِ هُنَا الْقِيَامُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ افضل اور بہتر نماز وہی ہے جس میں قنوت طویل ہو مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں یہاں قنوت سے قیام مراد ہے ۔

اَلتَّشَهُّدُ
التحیات کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ بَعْدَ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ تَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو بِهِ وَلِأَبِي دَاوُدَ فِي أُخْرٰى وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هُنَّ أَيْ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ الْإِسْلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَ

---

[1] یا اللہ ہدایت کر میری زمرہ ان لوگوں کے جنکو تو نے ہدایت کی ہے اور عافیت دے مجھے زمرہ ان لوگوں کے جنکو تو نے عافیت دی ہے اور حفاظت کر میری زمرہ ان لوگوں کے جنکی تو نے حفاظت کی ہے اور برکت دے مجھے اس میں جو تو نے دیا ہے اور مجھکو بچا اس برائی سے جو تو نے تقدیر میں مقرر کیا ہے اسلیے کہ تو حاکم ہے کوئی شخص تجھ پر حکومت نہیں کرسکتا ہے جسکا تو والی اور دوست ہو وہ ذلیل نہیں ہوسکتا تو ہمارا پروردگار بڑی برکت والا ہے اور برتر ہے ۔

[2] یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی بدولت تیرے غصہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی بدولت تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے میں تیری تعریف کرنے کی قدرت نہیں ہے تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے ۔۔

قنوت پڑہا اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز مین مہینہ بہر تک رکوع کے
بعد قنوت پڑہا آپ (قبیلہ) عصیہ پر بددعا کرتے تہے اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ مغرب اور صبح کی نماز
مین قنوت تہا اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت مین ہی کہ آپنے مہینہ بہر تک قنوت پڑہا اسکو بعد چہوڑ دیا
(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ
الْاٰخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل (ملا تار) مہینہ بہر تک ظہر اور عصر اور
مغرب اور عشا اور صبح کی نماز مین قنوت پڑہا ہر نماز کے بعد جب اخیر رکعت مین سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے
تہے تو رعل اور ذکوان اور عصیہ بنی سلیم کے قبیلون پر بددعا کرتے تہے اور آپکے پیچہے والے (مقتدی)
آمین کہتے تہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔
(۳) وَعَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ
غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ
رِعْلًا وَّذَكْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ خفاف بن ایما غفاری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پہر اپنے (رکوع سے) سر اٹہایا تو آپ نے فرمایا کہ (قبیلہ) غفار کی خدا مغفرت کرے
اور قبیلہ اسلم کو خدا تعالی صحیح و سالم رکہے۔ اور (قبیلہ) عصیہ نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اے اللہ
بنی لحیان پر لعنت کر اے اللہ رعل اور ذکوان پر لعنت کر پہر آپ سجدہ مین گئے مسلم اسکے راوی ہین
(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي
الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ
الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ اَخْرَجَهُ
الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہ انہون نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب صبح کی نماز کی اخیر رکعت کے رکوع سے سر اٹہاتے تہے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد آپ فرماتے تہے
کہ اے اللہ فلان اور فلان پر لعنت بہیج تو آپ پر یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ
يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ یعنے اے محمد تم کو کچہ سروکار نہین چاہے خدا انکی توبہ قبول کرے یا انہین عذاب کرے
اسلیے کہ وہ ظالم ہین) اسکے بعد آپنے بددعا کرنی چہوڑ دی) بخاری۔ ترمذی۔ نسائی اس کے راوی ہین
(۵) وَعَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً
وَّلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ
اَبَقَ اُبَيٌّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حسن سے روایت ہی کہ عمر بن خطاب نے لوگون کو ابی بن کعب کے پاس جمع کر دیا (یعنی
تراویح پڑہانے کی غرض سے انکو امام مقرر کیا) تو وہ بیس رات تک انکو نماز پڑہاتے تہے اور نصف باقی مین
قنوت پڑہتے تہے جب اخیر دس دن باقی رہجاتے تو چلے جاتے اور اپنے گہر مین نماز پڑہا کرتے تہے اور لوگ کہتے

نَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی عَنْ جَابِرٍ قَالَ یُعَلِّمُنَا التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰہِ وَ
بِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ بَعْدَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِہٖ مِنَ النَّارِ ترجمہ
بن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح سکہاتے تہے جس طرح قرآن کی سورۃ
سکہلاتے تہے پس آپ فرماتے تہے اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ مسلم کے الفاظ ہین اور ترمذی کی روایت مین سَلَامٌ
عَلَیْکَ سَلَامٌ عَلَیْنَا بغیر الف ولام کے مذکور ہے اور نسائی کی روایت مین جو ابو موسی سے مروی ہے مذکور ہے اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور نسائی ہی کی روایت مین جو جابر
سے مروی ہے مذکور ہے کہ ہمکو تشہد اس طرح سکہاتے تہے جسطرح قرآن کی سورہ سکہاتے تہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ
اور پوری حدیث بیان کی اور اس مین عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کے بعد یہ ہے کہ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِہٖ مِنَ النَّارِ

(٣) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی التَّشَھُّدِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُّ فِیْھَا بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُّ فِیْھَا وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَفِی الْمُوَطَّا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَتَشَھَّدُ بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصّٰلِحِیْنَ شَھِدْتُّ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یَقُوْلُ ھٰذَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ
وَیَدْعُوْ اِذَا قَضٰی تَشَھُّدَہٗ بِمَا بَدَا لَہٗ فَاِذَا جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ تَشَھَّدَ کَذٰلِکَ اَیْضًا اِلَّا اَنَّہٗ یُقَدِّمُ
التَّشَھُّدَ ثُمَّ یَدْعُوْ بِمَا بَدَا لَہٗ فَاِذَا قَضٰی تَشَھُّدَہٗ وَاَرَادَ اَنْ یُّسَلِّمَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ثُمَّ یَرُدُّ عَلَی
الْاِمَامِ وَاِنْ سَلَّمَ عَلَیْہِ اَحَدٌ عَنْ یَّسَارِہٖ رَدَّ عَلَیْہِ زَادَ رَزِیْنٌ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَمَرَہٗ
بِذٰلِکَ وَلِمَالِکٍ فِیْ اُخْرٰی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَۃَ کَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا تَشَھَّدَتْ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ
الصَّلَوَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ وہ تشہد کے بارہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کرتے ہین اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ابن عمر کہتے ہین کہ مینے اس مین بَرَکَاتُہٗ
بڑہا دیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ابن عمر کہتے ہین کہ مین نے
اس مین وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ بڑہا دیا وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مالک اور ابوداؤد اسکے راوی
ہین اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین اور موطا مین مذکور ہے کہ ابن عمر رض اس طرح تشہد پڑہتے تہے بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ

لہ سب نیکیان عبادت برکت والی ۱۲ سہ مین خدا سے جنت مانگتا ہون اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہون

اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا
قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا وَلَهُ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى بَعْدَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا قُلْتَ هٰذَا
اَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلٰوتَكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ وَفِيْ
اُخْرٰى لِلنَّسَائِيْ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الْحَدِيْثَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو اس طرح تشہد (التحیات) سکھایا ایسی حالت میں کہ میرا ہاتھ آپکے دونو ہاتھوں میں تھا جس طرح
آپ مجھے قرآن کی سورہ سکھاتے تھے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اور ایک روایت میں عباد اللہ الصالحین کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ جب تم نے ایسا کیا تو آسمان
اور زمین میں جتنے نیک بندے ہیں سب کو سلام کیا اور اسکے آخر میں یہ مذکور ہے کہ پھر اس کے بعد جونسا چاہے اختیار
کرے یا جونسی اسکے راوی ہیں اور یہ شیخین کے الفاظ ہیں اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر جو دعا اسکو اچھی معلوم ہو اسکو اختیار کرے اور اس سے دعا مانگے اور ابو داؤد کی ایک روایت
میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح تشہد (التحیات) سکھاتے تھے
اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ الْاِسْلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَ
تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا
اور ابو داؤد ہی کی ایک روایت میں وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کے بعد مذکور ہے کہ جب تم نے یہ کہا یا
اسکو پورا کیا تو تم نے اپنی نماز پوری کی اگر کھڑے ہونا چاہتے ہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہتے ہو تو بیٹھو
اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم کہتے تھے اَلسَّلَامُ
عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مت کہا
کرو اسلیے کہ خدا تو خود ہی سلام ہے لیکن یہ کہا کرو التحیات للہ آخر تک

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ
عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَلِلنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ

لہ زبان کی سب عبادت اور بدن کی سب عبادت خدا ہی کے لیے ہیں اے نبی آپ پر سلام اور خدا کی رحمت اور برکت ہو سلام ہے ہم پر اور خدا کے سب نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں ۱۲ سے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندہ اور اسکے رسول ہیں ۱۲ سے سلام ہو اللہ پر اور سلام ہے جبریل اور میکائیل پر ۱۲ سے پھر سلام پر سلام ہونے کے کیا معنے ہونگے ۱۲

تہے اور ایک روایت مین جو انہین سے مروی ہے یہ ہے کہ آپ داہنا ہاتھ اپنے داہنے گھٹنے پر رکھتے تہے اور [illegible]
عقد انامل (ترپن کی شکل بناتے تہے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے تہے اور نسائی کی ایک روایت مین جو علی بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے یہ ہے کہ مینے ابن عمر کے پہلو مین نماز پڑہی تو مینے کنکریون کو الٹ پلٹ کیا تو مجہ سے کہا کہ کنکریون کو الٹ پلٹ مت کرو اسلیے کہ (نماز مین) کنکریون کا الٹ پلٹ کرنا شیطانی حرکت ہے اور تم اس طرح کیا کرو جیسا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوے دیکہا ہے مینے کہا کہ آپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کرتے ہوے دیکہا ہے تو انہون نے فرمایا کہ اس طرح اور انہون نے دہنا پاؤن کھڑا کر دیا اور بایان پاؤن بچہا دیا اور داہنا ہاتہ داہنی ران پر رکہا اور بایان ہاتہ بائین ران پر رکہا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے اس انگلی سے قبلہ کی جانب اشارہ کیا جو انگوٹہے سے ملی ہوئی اور اپنی نظر وہین لگا رکہی

(۲) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى تَحْتَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَفِيهِ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا وَفِي أُخْرٰى لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹہتے تہے تو اپنا بایان پاؤن اپنی ران اور پنڈلی کے نیچے رکہہ لیتے تہے اور داہنا پاؤن بچہا دیتے تہے اور اسی حدیث مین یہ بہی ہے کہ آپ دعا (تشہد) پڑہتے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تہے اور اسکو ہلاتے نہ تہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اپنی نگاہ اشارہ کی طرف سے نہین ہٹاتے تہے اور آپ بایان ہاتہ اپنی بائین ران پر رکہتے تہے۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ افْتَرَشَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَرَفَعَ يَدَهُ يَعْنِي عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهُ وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُو **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایان پاؤن بچہا دیا اور اپنا بایان ہاتہ اپنی بائین ران پر رکہا اور داہنا پاؤن کہڑا کر دیا۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین اور نسائی کی روایت مین یہ ہے کہ آپنے اپنے دونو پہونچے اپنے دونون ران پر رکہے اور دعا (تشہد) کیوقت کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا۔

(۴) وَعَنْ أَبِي يَعْفُورَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ وَوَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ابو یعفور سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے مصعب بن سعد سے سنا وہ کہتے تہے کہ مینے اپنے والد کے پہلو مین نماز پڑہی تو مینے دونون ہتھیلیون[1] کو باخود ہا ملا کر دونون ران کے بیچ مین رکہہ لیا اور میرے والد نے مجہے (ایسا کرنے سے) منع کیا اور یہ کہا کہ ہم پہلے ایسے ہی کیا کرتے تہے پہر ایسا کرنے سے روک دیے گئے اور ہمکو یہ حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتہ گہٹنون پر رکہین بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَاسْمُهُ شِهَابُ بْنُ الْمَجْنُونِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى

[1] مترجم کہتا ہے کہ رکوع کے بارہ مین ہے پہلے اسیطرح رکوع کیا جاتا تہا پہر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور موجودہ رکوع قرار پایا اس موقع پر یہ حدیث میرے خیال مین بے موقع ہے ۱۲ واللہ اعلم بمراد المولف ۱۲ مترجم

اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پہلی دو رکعت یعنی (قعدہ اولیٰ) میں یہ تشہد پڑہتے تہے پہر تشہد کے ختم کے بعد جو انکا جی چاہتا تہا وہ دعا مانگتے تہے اور جب اخیر نماز (یعنے قعدہ اخیرا) میں بیٹہتے تہے تو اسی طرح تشہد پڑہتے تہے لیکن تشہد (یعنے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ) کو پہلے پڑہتے تہے پہر جو انکا جی چاہتا تہا وہ دعا مانگتے تہے پہر جب تشہد کو ختم کرتے تہے اور سلام پہیرنے کا ارادہ کرتے تہے تو یہ کہتے تہے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ پہر داہنے جانب اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہتے تہے پہر امام کے سلام کا جواب دیتے تہے پہر بائین جانب سے اگر کوئی سلام کرتا تہا تو اُسکا بہی جواب دیتے تہے اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایسا ہی حکم دیا ہے اور مالک کی ایک روایت میں جو قاسم بن محمد سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت عائشہ جب تشہد پڑہتی تہین تو یہ کہتی تہین اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰہِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے تہے کہ تشہد کا آہستہ پڑہنا سنت ہے ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

اَلْجُلُوْسُ
نماز مین تشہد کے لیے بیٹہنے کا بیان

(۱) **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَاٰنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ اُخْرٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطًا عَلَيْهَا وَفِيْ اُخْرٰى عَنْهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثًا وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصٰى فَقَالَ لِيْ لَا تُقَلِّبِ الْحَصٰى فَاِنَّ تَقْلِيْبَ الْحَصٰى مِنَ الشَّيْطَانِ وَافْعَلْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ اُخْرٰى بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهٖ اِلَيْهَا **ترجمہ** علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مجھے ابن عمر نے دیکہا اور مین نماز مین کنکریون سے کہیل رہا تہا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے منع کیا اور فرمایا کہ اس طرح کیا کر جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تہے آپ جب نماز مین بیٹہتے تہے تو اپنی داہنی ہتیلی اپنی داہنی ران پر رکہتے تہے اور سب انگلیان بند کرلیتے تہے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے تہے جو انگوٹہے سے ملی ہوئی ہے اور اپنی بائین ہتیلی اپنے بائین ران پر رکہتے تہے بجز بخاری کے چہیون اسکے راوی ہین اور مسلم کے الفاظ ہین اور ایک روایت مین جو نافع ابن عمر سے روایت کرتے مین یہ ہے کہ آپ بایان ہاتہہ اپنے بائین گہٹنے پر بچہا دیتے

لے کہ نماز مین کنکریون سے مت کہیلو ۱۲ کے یعنے پہیلا کر رکہتے تہے انگلیان بند نہ ...

(۸) وعن ابن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس في الركعتين الأوليين كأنه على الرضف حتى يقوم أخرجه أصحاب السنن الرضف بسكون الضاد المعجمة جمع رضفة وهي الحجارة المحماة ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی دو رکعت کے بعد بیٹھتے تھے تو گویا کہ گرم پتھر پر بیٹھتے تھے یہاں تک کہ آپ اٹھ جاتے تھے اصحاب سنن اسکو راوی ہیں۔

السلام

سلام کا بیان

(۱) عن عامر بن سعد عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم عن يمينه وعن يساره حتى أرى بياض خده أخرجه مسلم والنسائي ترجمہ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے یہانتک کہ آپکے رخسارہ مبارک کی سفیدی میں دیکھ لیتا تھا مسلم نسائی اس کے راوی ہیں

(۲) وعن ابن مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله أخرجه أصحاب السنن وزاد أبو داود وبعد قوله شماله حتى يرى بياض خده وزاد النسائي حتى يرى بياض خده من ههنا وبياض خده من ههنا وفي أخرى لأبي داود عن وائل بن حجر كان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله وله في أخرى عن سمرة بن جندب سلموا على قارئكم وعلى أنفسكم ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے جانب اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ یہانتک کہ آپکے رخسارہ مبارک کی سفیدی ہم دیکھ لیتے تھے اور نسائی نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے یہانتک کہ آپکے رخسارہ مبارک کی سفیدی ہم ادھر سے اور ادھر سے دیکھ لیتے تھے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو وائل بن حجر سے مروی ہے یہ ہے کہ آپ داہنی جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے تھے اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت میں جو سمرہ بن جندب سے مروی ہے یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ تم اپنے قاری اور اپنے آپ کو سلام کرو

(۳) وعن جابر بن سمرة قال كنا إذا صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا بأيدينا السلام عليكم ورحمة الله وأشار بيده إلى الجانبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم علام تومؤن بأيديكم ما لي أرى أيديكم كأنها أذناب خيل شمس اسكنوا في الصلوة وإنما يكفي أحدكم أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من عن يمينه وشماله أخرجه مسلم وأبو داود والنسائي الشمس بضم المعجمة وسكون الميم جمع شموس بفتح الشين وهي النفور من الدواب التي لا تستقر لنفورها وحدتها ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو اپنے ہاتھوں سے دونوں طرف اشارہ کرکے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے ہاتھوں سے کس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہو میں کیوں تمہارے ہاتھوں کو ایسا دیکھتا ہوں گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں نماز میں سکون اختیار کرو تم میں سے ہر شخص کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنی ران پر اپنا ہاتھ رکھے پھر سلام کرے اپنے بھائی کو جو اسکی داہنی جانب اور بائیں جانب ہیں مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں

ے یعنی میں سجدتین جب بیٹھتے ہیں اس وقت دونوں پاؤں کے ایڑیوں پر بیٹھنے کے بارہ میں پوچھا ۱۲ ے یعنی بہت جلد اٹھ جاتے تھے ۱۲

عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَہٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَۃَ وَھُوَ یَقُوْلُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ
اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ جَلَسَ یَعْنِیْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی
وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِہٖ وَلِلنَّسَائِیِّ اِذَا کَانَ فِی الرَّکْعَۃِ الَّتِیْ تَنْقَضِیْ فِیْهَا الصَّلٰوۃُ اَخْرَجَ رِجْلَہُ
الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی شِقِّہٖ مُتَوَرِّکًا ثُمَّ سَلَّمَ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی رَافِعًا اِصْبَعَہُ السَّبَّابَۃَ قَدْ حَنَاهَا شَیْئًا
ترجمہ عاصم بن کلیب جرمی اپنے والدسے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جنکا نام شہاب بن مجنون ہے
کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے بایاں ہاتھ اپنی
بائیں ران پر رکھا تھا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور سب انگلیاں بند کرلیں تھیں اور کلمہ کی انگلی کو
ران پر بچھا دیا تھا اور آپ فرماتے تھے[1] یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ ترمذی اس کے راوی ہیں
اور ترمذی ہی کی ایک روایت میں جو ابوحمید ساعدی سے مروی ہے یہ ہے کہ آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو آپنے بایاں
پاؤں بچھا دیا اور داہنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب کردیا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب آپ اس
رکعت میں ہوتے جس میں نماز ختم ہو جاتی ہے (اور آپ بیٹھتے) تو بایاں پاؤں (داہنے جانب) باہر نکال دیتے
تھے اور اپنے ایک پہلو پر بیٹھتے تھے پھر سلام پھیرتے تھے اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ اپنی کلمہ کی انگلی کو
اٹھائے رکھتے تھے اور اسکو کسیقدر ٹیڑھی رکھتے تھے
(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَتَرَبَّعُ فِی الصَّلٰوۃِ
اِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُہٗ یَوْمَئِذٍ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ فَنَهَانِیْ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّۃُ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ
الْیُمْنٰی وَتَثْنِیَ الْیُسْرٰی فَقُلْتُ اِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَیَّ لَا تَحْمِلَانِیْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ
وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْیُمْنٰی وَاسْتِقْبَالُہٗ بِاَصَابِعِهَا الْقِبْلَۃَ وَ
الْجُلُوْسُ عَلَی الْیُسْرٰی ترجمہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہو وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر جب نماز میں بیٹھتے تھے
تو چار زانو بیٹھتے تھے تو میں بھی ایسا ہی کیا اور میں ان دنوں نوجوان تھا تو مجھے انہوں نے منع کیا اور فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے
کہ تم داہنے پاؤں کو کھڑا رکھو اور بائیں پاؤں کو بچھا دو تو میں نے کہا کہ آپ جو ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میرے
دونو پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے بخاری۔ مالک نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور نسائی
کی روایت میں ہے کہ تم داہنے پاؤں کو کھڑا رکھو اور اسکی انگلیوں کو قبلہ کی جانب کرو اور بائیں پاؤں پر بیٹھو
(۷) وَعَنْ طَاؤُسٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاِقْعَاءِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ فَقَالَ ھِیَ السُّنَّۃُ فَقُلْنَا لَہٗ اِنَّا
لَنَرَاہُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ بَلْ ھِیَ سُنَّۃُ نَبِیِّكُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ بَعْدَ عَلَی الْقَدَمَیْنِ فِی السُّجُوْدِ ترجمہ طاؤس سے روایت ہو وہ کہتے
ہیں کہ میں نے ابن عباس سے اقعا[2] یعنے دونوں پاؤں پر بیٹھنے کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سنت ہو
تو ہم نے ان سے کہا کہ ہم تو اس نشست کو انسان پر ظلم (تکلیف دہ) خیال کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا بلکہ یہ تو
تمہارے نبی کی سنت ہے مسلم۔ ابوداؤد ترمذی اس کے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور ابوداؤد نے اتنا
زیادہ بیان کیا ہے کہ سجدہ میں دونوں پاؤں پر بیٹھنے کے بارہ میں پوچھا)

[1] یعنے وہ کھلی تھی ۱۲ [2] اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دلکو اپنے دین پر قائم رکھ ۱۲ [3] اسکی تفسیر پہلے گذرچکی ہے

تھے پھر اللہ اکبر کہتے تھے یہانتک کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال سے آجاتی پھر قرآن پڑھتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے
اور دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے پھر رکوع کرتے تھے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر
رکھتے تھے پھر (رکوع میں) اعتدال کرتے تھے نہ سر کو جھکاتے تھے[ل] نہ بلند رکھتے تھے پھر سر اٹھاتے تھے پھر سمع اللہ
لمن حمدہ کہتے تھے پھر دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے پھر اللہ اکبر کہتے تھے پھر زمین کیطرف (سجدہ کیلئے)
جھکتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلو سے جدا رکھتے تھے پھر آپ (سجدے سے) سر اٹھاتے تھے اور بایاں
پاؤں بچھا دیتے تھے اور اسپر بیٹھ جاتے تھے اور جب آپ سجدہ کرتے تھے تو پاؤں کی انگلیوں کو کھولدیتے تھے
اور سجدہ کرتے تھے پھر اللہ اکبر کہتے تھے اور سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے تھے اور اسپر بیٹھ
جاتے تھے یہانتک کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر آجائے پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے تھے پھر جب دو رکعت
پڑھکر اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے جس طرح کہ تکبیر تحریمہ کہی تھی پھر بقیہ
نماز میں ایسے ہی کرتے تھے یہانتک کہ جب اس سجدہ سے فارغ ہوجاتے جس میں سلام ہے تو بایاں پاؤں (داہنی
طرف) باہر نکالدیتے تھے اور بائیں پہلو پر زور دیکر بیٹھتے تھے بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلَّى فَأَخَفَّ صَلٰوتَهُ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَفَعَلَ ذٰلِكَ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونَ مَنْ أَخَفَّ
صَلٰوتَهُ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِي اٰخِرِ ذٰلِكَ فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ فَقَالَ أَجَلْ إِذَا
قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ
اللّٰهَ تَعَالٰى وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ وَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ
اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَإِذَا انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَدِ
انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ قَالَ فَكَانَ أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهِ وَلَمْ تَذْهَبْ
كُلُّهَا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے استنے میں ایک
دیہاتی آدمی کاسا ایک شخص آیا اور اُس نے نماز پڑھی اور اپنی نماز میں بہت ہی تخفیف کی پھر (نماز پڑھ کر) واپس ہوا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو بھی سلام لوٹو اور نماز پڑھو اسلیے کہ تم نے نماز نہیں
پڑھی وہ شخص واپس ہوا اور نماز پڑھی پھر واپس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا
اور فرمایا کہ تم لوٹو اور نماز پڑھو اسلیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی تو آپ نے دو دفعہ یا تین دفعہ ایسا ہی کیا ہر دفعہ آپ یہی فرماتے
تھے کہ لوٹو اور نماز پڑھو اسلیے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی تو لوگ خوف زدہ ہوگئے اور انپر یہ بات گراں گذری کہ جس شخص نے
اپنی نماز میں تخفیف کی تو گو یا اُس نے نماز ہی نہیں پڑھی پھر بالآخر اس شخص نے عرض کیا کہ مجھکو بتلایے اور سکھلایے اسلیے
کہ میں انسان ہوں اور سستی سے بھی کام کرتا ہوں اور خطا بھی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے جب تم نماز
پڑھنا چاہو تو وضو کرو جس طرح کہ خدا نے تمکو حکم دیا ہے پھر اذان و اقامت کہو پھر اگر تمکو قرآن یاد ہو تو پڑھو ورنہ خدا کی

[ل] بلکہ پیٹھ کے برابر رکھتے تھے ۱۲

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذَا سَلَّمَ لَمْ یَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو سلام پھیرنے کے بعد) آپ صرف اتنی ہی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں آپ یہ دعا پڑھ لیں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَنْ نَرُدَّ عَلَی الْاِمَامِ وَاَنْ نَتَحَابَّ وَاَنْ یُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم امام کے سلام کا جواب دیں اور باہم محبت رکھیں اور ہم میں سے ایکدوسرے کو سلام کرے[۱] ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

اَحَادِیْثُ جَامِعَۃٌ لِلْاَوْصَافِ مِنْ اَعْمَالِ الصَّلٰوۃِ

وہ حدیثیں جنمیں نماز کے افعال اور حالات پوری طور پر درج ہیں

(۱) عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ وَکَانَ قَاعِدًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالُوْا فَلِمَ فَوَاللّٰہِ مَا کُنْتَ بِاَکْثَرِنَا لَہٗ تَبَعًا وَلَا اَقْدَمِنَا لَہٗ صُحْبَۃً قَالَ بَلٰی قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ حَتّٰی یَقِرَّ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِہٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ وَلَا یُصَوِّبُ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَھْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ فَیُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَیَقْعُدُ عَلَیْھَا وَیَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ اِذَا سَجَدَ وَیَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلٰوتِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخْرَجَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ قَالُوْا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ مُخْتَصَرًا وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ

ابوحمید ساعدی سے روایت ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید نے کہا کہ میں تم سب سے بڑھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں سب نے کہا کہ یہ کیوں کر قسم خدا کی نہ تو تم نے ہم سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور نہ ہم سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں آئے انہوں نے کہا کہ ہاں (یہ صحیح ہے) پھر سب نے کہا کہ اچھا بیان کرو انہوں نے کہا کہ آپ جب نماز کیلیے کھڑے ہوتے تھے تو دونوں ہاتھ دونوں مونڈھوں کے برابر تک اٹھاتے

[۱] یعنے اپنے سلام میں امام کی اور دوسرے لوگوں کی نیت کرے

بیٹھ جاؤں اور آپ کو چھوڑ دوں شیخین اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَمَسْكَنُ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ تَعَالٰى مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَهِيَ خِدَاجٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہے ہر دو رکعت میں تشہد (التحیات) ہے اور عاجزی اور مسکینی سے خدا کی درگاہ میں اور تم اپنے دونوں ہاتھ اٹھاؤ راوی کا بیان ہے کہ تم دونوں ہاتھ اپنے پروردگار کے سامنے اٹھاؤ اس طرح کہ ہتھیلیاں تمہارے منہ کے سامنے ہوں اور تم یہ کہو کہ یارب یارب یارب اور جو شخص ایسا نہ کرے اسکی نماز ناقص ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَمَا كُتِبَ لَهٗ مِنْهَا اِلَّا عُشْرُهَا تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبْعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے حالانکہ اس کے واسطے (کبھی) دسواں حصہ (کبھی) نواں حصہ (کبھی) آٹھواں حصہ (کبھی) ساتواں حصہ (کبھی) چھٹا حصہ (کبھی) پانچواں حصہ (کبھی) چوتھا حصہ (کبھی) تیسرا حصہ (کبھی) نصف حصہ ثواب کا لکھا جاتا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

شَرَائِطُ الصَّلٰوةِ وَهِيَ ثَمَانِيَةٌ

نماز کے شرائط جو آٹھ ہیں

اَحَدُهَا طَهَارَةُ الْحَدَثِ

ایک تو نجاست حقیقی اور حکمی سے طہارت حاصل کرنا

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ الطَّهُوْرُ بِفَتْحِ الطَّاءِ الْمَاءُ وَبِضَمِّهَا الْمَصْدَرُ وَكَذَا الْوَضُوْءُ وَالْوُضُوْءُ وَالْغُلُوْلُ الْخِيَانَةُ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالسَّرِقَةُ مِنْهَا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں فرماتا اور مال غنیمت سے چوری کرکے خیرات کرنے کو خدا تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ طہور بفتح طا پانی (طہارت کرنیکا) اور بضم طا مصدر ہے (یعنے طہارت کرنا) اور اسیطرح وضوء بفتح واو وضو کا پانی) اور وضوء بضم واو وضو کرنا اور غلول مال غنیمت میں (قبل تقسیم) خیانت کرنا یا چوری کرنا

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تم میں سے کسی کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتا جبکہ وہ بے وضو ہو تاآنکہ وہ وضو نہ کرے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے شخص کی نماز ہی (درست) نہیں ہے جسکو وضو نہ ہو اور ایسے شخص کا وضو ہی (درست) نہیں جو وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے (بسم اللہ نہ پڑھے) ابوداؤد اس کے راوی ہیں ٭

حمد کرو (یعنے الحمدللہ کہو) اور اللہ اکبر کہو اور لاالٰہ الااللہ کہو پہر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو پہر اطمینان کے ساتھ سیدہے کہڑے ہو پہر سجدہ کرو اور برابر سجدہ کرو پہر بیٹہو اور اطمینان سے بیٹہو پہر کہڑے ہو جاؤ پس جب تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور جب تم نے اس میں سے کچہ گہٹایا تو اسیقدر تم نے اپنی نماز مین نقصان کیا راوی کا بیان ہے کہ اصحاب کو یہ بات آسان معلوم ہوی کہ جو شخص اپنی نماز مین سے کچہ گہٹائیگا اسکی نماز مین اسیقدر نقصان ہوگا اور ساری نماز نہین جاتی رہیگی۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَ تَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طہارت نماز کی کنجی ہے اور تکبیر (اللہ اکبر) اسکی تحریم ہے اور سلام اسکی تحلیل ہے۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکو راوی ہین

فِي طُوْلِ الصَّلٰوةِ وَقِصَرِهَا

نماز کے طول اور قصر کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ الٓمّٓ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تہے تو ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتون مین لقدر پڑہنے الم السجدہ کے آپکے قیام کا اندازہ کیا اور پچہلی دو رکعتون مین بقدر اسکے نصف کے ہمنے آپکے قیام کا اندازہ کیا اور ہمنے عصر کی پہلی دو رکعتون مین ظہر کی پچہلی دو رکعتون کے مقدار آپکے قیام کا اندازہ کیا اور عصر کی پچہلی دو رکعتون مین بقدر اسکے نصف کے۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْهُ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ تُقَامُ صَلٰوةُ الظُّهْرِ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَاْتِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِمَّا يُطَوِّلُهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوسعید ہی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ظہر کی نماز کہڑی ہو جاتی تہی پہر کوئی جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ہی رکعت مین ہوتے اتنا طویل قیام آپ کرتے تہے مسلم نسائی اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيْلَةً فَاَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز پڑہی تو آپنے اتنا طویل قیام فرمایا کہ مین ایک بری بات کا ارادہ کیا ان سے دریافت کیا گیا کہ آپنے کیا ارادہ کیا انہون نے کہا کہ مینے یہ ارادہ کیا کہ مین

لہ یعنے بغیر طہارت کی نماز نہین ہوسکتی اور تکبیر تحریمہ سے نماز مین داخل ہوجاتا ہے اور نماز کے منافی افعال حرام ہوجاتے ہین اور سلام پہیرنے سے وہ سب افعال جو بحالت نماز ناجائز تہے حلال ہوجاتے ہین ۱۲

ثَانِيْهَا طَهَارَةُ اللِّبَاسِ

نماز کی دوسری شرط کپڑے کی طہارت ہے یعنی

(۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ مَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْمُرَادُ بِالْأَذَى هٰهُنَا الرُّطُوبَةُ مِنَ الْجِمَاعِ **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن حضرت ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جس میں آپ ان سے جماع کرتے تھے انہوں نے کہا کہ ہاں (پڑھتے تھے) جب تک آپ اس میں کوئی ناپاکی (رطوبت) نہیں دیکھتے تھے ابوداؤد ونسائی اس کے راوی ہیں اذی سے یہاں رطوبت مراد ہے جو جماع کرنے سے نکلتی ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يُصَلِّي فِي مَلَاحِفِنَا۔ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے صحاب سنن اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ انکو جنابت کی حالت میں جس کپڑے میں پسینہ آتا تھا پھر اسی کپڑے میں وہ نماز پڑھتے تھے مالک اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ فِي نَعْلَيْهِ إِذْ خَلَعَهُمَا فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى صَلٰوتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى خَلْعِ نِعَالِكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا فَقَالَ إِنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ قَالَ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالْمُرَادُ بِالْأَذَى النَّجَاسَةُ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنے اصحاب کو دونوں جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھاتے تھے اتنے میں یکایک آپ نے اپنے دونوں جوتے اتار کر اپنے بائیں جانب رکھ لیے جب آپکے اصحاب نے آپ کو ایسا کرتے دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار ڈالے پھر جب آپ نماز پڑھا چکے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کے جوتے اتارنے کا کیا باعث ہے اصحاب نے عرض کیا کہ ہم نے آپکو اتارتے ہوئے دیکھکر ہمنے بھی اتار ڈالے تو آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے یہ خبر دی کہ ان دونو جوتوں میں نجاست لگی ہوئی ہے پھر تم میں سے جب کوئی شخص نماز کے لیے (مسجد میں) آئے تو اسکو دیکھ لینا چاہیے پس اگر وہ اپنے جوتے میں نجاست دیکھے تو اسکو پونچھ ڈالنا چاہیے اور پھر جوتے پہنکر نماز پڑھنی چاہیے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

ثَالِثُهَا سَتْرُ الْعَوْرَةِ

تیسری شرط نماز کی ستر عورت ہے یعنے شرمگاہ کا ڈھانپنا ہے

(۱) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ الرَّجُلُ يَكُونُ خَالِيًا قَالَ اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے تو اُن سے دریافت کیا گیا کہ آپ لوگ کیا کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کے لیے ایک ہی وضو کافی ہوتا تھا جبتک وہ[1] بے وضو نہ ہو جائے بجز مسلم کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَعَلْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ فَقَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سب نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں تو حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (آج) آپ نے ایسا کام کیا جو آپ کبھی نہیں کیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر میں نے عمدًا ایسا کیا (تاکہ امت کو آسانی ہو) بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَإِنْ كَانَ فِيْ صَلٰوةِ جَمَاعَةٍ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ وَلْيَنْصَرِفْ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَإِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِأَنْفِهِ لِيُوْهِمَ الْقَوْمَ أَنَّ بِهِ رُعَافًا وَهُوَ مِنْ نَوْعِ الْأَدَبِ فِيْ سَتْرِ الْعَوْرَةِ وَإِخْفَاءِ الْقَبِيْحِ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کی حالت میں بے وضو ہو جائے تو اس کو لوٹ جانا چاہیے پس اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو اسکو اپنی ناک پکڑ کر لوٹ جانا چاہیے ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور آپ نے ناک پکڑ کر واپسی کا اس وجہ سے حکم دیا کہ لوگوں کو یہ خیال ہو کہ اسکی نکسیر پھوٹ گئی ہے اور یہ شرمگاہ کو چھپانے اور برے کام کے عدم اظہار کے لیے ایک قسم کا ادب ہے۔

(۷) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَرْعُفُ فِي الصَّلٰوةِ فَيَخْرُجُ وَيَغْسِلُ الدَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَبْنِيْ عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى وَلَهُ فِيْ أُخْرٰى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت ابن عباس کی نماز میں نکسیر پھوٹتی تھی تو وہ (نماز سے) الگ ہو جاتے تھے اور خون دھو ڈالتے تھے پھر واپس آکر پڑھی ہوئی نماز پر بنا کرتے تھے اور مالک کی ایک روایت میں جو ابن مسیب سے مروی ہے اسیطرح مذکور ہے

(۸) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ الرَّجُلُ وَقَدْ جَلَسَ آخِرَ صَلٰوتِهِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ إِسْنَادِهِ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص (نماز میں) بے وضو ہو جائے اور وہ اپنی آخر نماز میں بیٹھ چکا ہے (یعنے قعدہ اخیر کر چکا ہے) لیکن سلام ابتک نہیں پھیرا ہے تو ایسے شخص کی نماز جائز ہو گئی ترمذی اسکے راوی ہیں اور بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے مضطرب الاسناد ہے

---

[1] یعنے ہم لوگ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے تاآنکہ وہ وضو ٹوٹ نہ جائے ۱۲ [2] یعنے پڑھی ہوئی نماز نہیں پڑھتے تھے بقیہ نماز پڑھتے تھے

عَاتِقِهِ أَوْ قَالَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا کوئی حصہ اس کے دونوں کندھے پر نہ ہو۔ بجز ترمذی کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَعِنْدَهُ فَلْيُخَالِفْ بِطَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اس کو اس کے دونوں کناروں کو (کاندھے پر) مخالف طور پر ڈال لینا چاہیے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف دونوں کاندھے پر ڈال لینا چاہیے۔

(۹) وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں چھیوں اس کے راوی ہیں

(۱۰) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ عمر بن ابوسلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور آپ نے اس کے دونوں کنارے مخالف طور پر اپنے دونوں کاندھے پر ڈال لیے تھے بجز ترمذی کے چھیوں اس کے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى صَلٰوةَ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کسی حیض والی یعنی جوان عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے نہیں قبول فرماتا۔ ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ وَكَانَ فِي حِجْرِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ تُصَلِّي فِي الدِّرْعِ الْوَاحِدِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عبیداللہ خولانی سے روایت ہے جو حضرت میمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے پروردہ تھے کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ صرف ایک (کرتے) کرتے اور اوڑھنی میں نماز پڑھتی تھیں جس پر تہبند نہیں ہوتا تھا۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاذَا تُصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَتْ تُصَلِّي فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ إِذَا غَيَّبَ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ محمد بن زید بن قنفذ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ سے پوچھا کہ عورت کتنے کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک اوڑھنی اور کرتے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ کرتہ اتنا بڑا اور نیچا ہو کہ

لـه اگر تہمد کا کوئی حصہ کاندھے پر نہ ہوگا تو تہمد کے کھل جانے کا احتمال ہوگا اور نہ کھل جانے کا اندیشہ ہے اس وجہ سے آپ نے منع فرمایا ۱۲ لـه مخالف طور پر کناروں کا ڈالنے کے یہ معنے ہیں کہ داہنا کنارہ داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لے اور بایاں بائیں بغل کے نیچے سے داہنے کاندھے پر ڈال لے اسمیں کپڑے کے گر پڑنے کا احتمال نہیں رہتا ۱۲ لـه کہ ایک کپڑے میں نماز جائز ہے یا نہیں ۱۲ لـه یعنی نہیں ہیں پھر ایک کپڑے والے کی نماز کیونکر جائز نہ ہوگی ۱۲ لـه جیسا کہ حدیث آیندہ سے پورے طور پر معلوم ہوتا ہے ۱۲

دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اپنی شرمگاہیں[1] کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں آپ نے فرمایا کہ تم اپنی شرمگاہ بجز اپنی بی بی اور لونڈی (مدخولہ) کے سب سے چھپاؤ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص دوسرے[2] شخص کے ساتھ رہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم حتے الوسع ایسا کرو کہ کوئی تمہاری شرمگاہ نہ دیکھ سکے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض وقت کوئی شخص تنہا خالی مکان میں ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ خدا تعالی بہ نسبت لوگوں کے اسکا زیادہ مستحق ہے کہ اس[3] سے شرم کیا جاوے ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهٖ لَا يُفْضِي اِلٰى اٰخِرِهٖ اَيْ يَلْصِقُ جَسَدَهٗ بِجَسَدِهٖ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں ننگا نہ لیٹے اور کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں برہنہ نہ لیٹے مسلم. ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ التَّعَرِّيْ اَلتَّجَرُّدُ مِنَ الثِّيَابِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ برہنہ ہونے سے بچتے رہو[4] اسلیے کہ تمہارے ساتھ ایسے لوگ ہیں[5] جو تم سے جدا نہیں ہوتے بجز پاخانے کے وقت[6] کے اور بجز اس وقت کے کہ کوئی شخص اپنی بی بی سے مجامعت کرتا ہو پس تم ان سے شرم کرو اور انکی تعظیم کرو. ترمذی اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ اَمَتَهٗ عَبْدَهٗ اَوْ اَجِيْرَهٗ فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى عَوْرَتِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی لونڈی کا نکاح اپنے غلام کے ساتھ یا اپنے مزدور کے ساتھ کر دے تو پھر اس لونڈی کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی تم اپنی ران کو ظاہر مت کرو اور تم کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف دیکھو. ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفَخِذَ عَوْرَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ران کو عورت (شرمگاہ) شمار فرمایا ترمذی اسکے راوی ہیں

(۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى

---

[1] اس موقع پر اور آئندہ موقع پر شرمگاہ کا لفظ جہاں استعمال کیا جائیگا اس سے مراد وہ حصہ جسم کا ہے جسکا چھپانا فرض ہے جو مرد کے لیے زیر ناف سے لیکر گھٹنے تک ہے شرمگاہ سے خاص کر قبل و دبر مراد نہیں ہے ۱۲ [2] ایسے موقع پر کیا کریں ۱۲ [3] یعنے تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور خداوند تعالی سے شرم کرنی چاہیے ۱۲ [4] یعنے برہنہ مت ہو ۱۲ [5] یعنے فرشتے ہیں ۱۲ [6] یعنے پاخانہ اور جماع کے وقت فرشتے علیحدہ ہو جاتے ہیں ۱۲ [7] یعنے ران بھی عورت یعنے شرمگاہ ہے جیسا کہ حدیث مابعد سے صاف معلوم ہوتا ہے ۱۲

ہوگئے اور بڑہیا ایکہ ہمارے پیچھے تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دو رکعت نماز پڑہائی پہر آپ نے سلام
پہیرا چہیون اس کے راوی ہین۔
(۲) وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ اَلْخُمْرَةُ هِيَ مَا يَصْنَعُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَجْهَهُ فِي سُجُودِهِ مِنْ حَصِيرٍ أَوْ نَسِيجَةِ خُوصٍ وَنَحْوِهِ مِنَ الثِّيَابِ وَقَدْ يُطْلَقُ عَلَى الْكَبِيرِ مِنْ نَوْعِهَا ترجمہ
میمونہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا کرتے تہے اور مین آپ کے مقابل رہتی تہی اور حیض کی حالت مین ہوتی تہی اور بعض وقت جب آپ سجدہ کرتے تہے تو آپ کا کپڑا مجہکو لگ جاتا تہا اور آپ بوریے پر نماز پڑہتے تہے بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین
(۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم لوگ سخت گرمی کے زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز پڑہتے تہے تو جب ہم مین سے کوئی شخص اپنی پیشانی زمین پر نہین رکہہ سکتا تو وہ اپنا کپڑا بچہا کر اسپر نماز پڑہتا تہا۔ پانچون اس کے راوی ہین
(۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَإِنَّهَا مُبَارَكَةٌ وَلَا تُصَلُّوا فِي عَطَنِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریون کے باندہنے کی جگہ مین نماز پڑہا کرو اسلیے کہ وہ برکت کی جگہ ہے اور اونٹ کے باندہنے کی جگہ مین نماز مت پڑہا کرو اسلیے کہ وہ شیطانی مقام[1] ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین
(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقام مین نماز پڑہنے سے منع فرمایا۔ پاخانہ پیشاب کے مقامات مین اور اونٹ (وغیرہ جانور) کے ذبح کرنے کے مقام مین اور قبرستان مین اور بیچ (آمد رفت کے) رستہ مین اور حمام مین اور اونٹ باندہنے کی جگہ مین اور خانہ کعبہ کی چہت پر ترمذی اس کے راوی ہین
(۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ زَادَ غَيْرُ أَبِي دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاری پر خدا کی لعنت کہ انہون نے اپنے انبیا علیہم السلام کی قبرون کو مسجد بنا لیا (سجدہ گاہ قرار دیا) بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور بجز ابوداؤد کے بقیہ حضرات کی ایک روایت مین جو حضرت عائشہ سے مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر آپ کو اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ آپ کی قبر مبارک کو مسجد بنائینگے) تو آپ کی قبر مبارک ظاہر کہلی جگہ مین ہوتی۔
(۷) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ

---

[1] کوئی چوٹ چپیٹ لگ جائے تو مشکل ہے

اسکے دونون پاؤن اس سے جیب جائین مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۱۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَقَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَالِكٍ وَاَبِيْ دَاوُدَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِيْ الْاَنْبِجَانِيَّةُ كِسَاءٌ لَهٗ خَمْلٌ وَقِيْلَ هُوَ الْغَلِيْظُ مِنَ الصُّوْفِ وَمَعْنٰى اَلْهَتْنِيْ شَغَلَتْنِيْ قَوْلُهٗ اٰنِفًا اَيْ اَلْاٰنَ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑہی جس مین بیل بوٹے تہے تو آپ اس کے بیل بوٹے کو دیکھنے لگے (جب آپ نماز پڑہ چکے) تو آپ نے فرمایا کہ یہ میری چادر[1] ابوجہم کے پاس لیجاؤ اور انکے پاس سے کمبل لے آؤ اسلیے کہ اس نے ابہی مجہ کو نماز سے غافل کردیا بجز ترمذی کے چہون اس کے راوی ہین۔ اور مالک اور ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ (آپ نے فرمایا کہ) مین نماز کی حالت مین اس کیطرف دیکہہ رہا تہا تو مجہے خوف ہوا کہ کہین میری نماز نہ جاتی رہے

(۱۵) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ الْفَرُّوْجُ بِالتَّخْفِيْفِ الْقَبَاءُ الَّذِيْ لَهٗ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهٖ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی قبا جس کے پیچہے چاک تہا (فراکوٹ) بطور تحفہ دی گئی تو آپ نے اسکو پہنکر نماز پڑہی پہر نماز سے فارغ ہوتے ہی آپ نے جہٹ پٹ زور سے اتار کر اسکو پہینکدیا گویا کہ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا پہر آپ نے فرمایا کہ پرہیزگارون کے لیے یہ (ریشمی قبا) زیبا نہین ہے۔ نسائی اس کے راوی ہین

(۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ ثَوْبٍ بَعْضُهٗ عَلَيَّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَهٗ عَنْ مَيْمُوْنَةَ مِثْلُهٗ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے مین نماز پڑہی جس کا کچہ حصہ میرے اوپر بہی تہا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت مین جو حضرت میمونہ سے مروی ہے اسیطرح مذکور ہے۔

رَابِعُهَا اَمْكِنَةُ الصَّلٰوةِ وَمَا يُصَلّٰى فِيْهِ

چوتھی شرط نماز کی نماز کے مقامات ہین کہ کہان نماز نہین پڑہنی

(۱) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ انکی دادی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانے کی دعوت دی جو انہون نے پکایا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مین سے کہایا پہر آپ نے فرمایا کہ کہڑے ہوجاؤ تو مین تمہاری (خیر و برکت کے) لیے نماز پڑہ دون۔ انس کہتے ہین کہ مین اٹہہ کر اپنا ایک بوریا لے آیا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہوگیا تہا مینے اسپر پانی چہڑک دیا (مختصر طور پر دہو ڈالا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (بوریے) پر (نماز پڑہنے) کہڑے ہوگئے اور مین اور ایک یتیم (لڑکا) آپکے پیچہے صف باندہ کر کہڑے

[1] اس لیے کہ یہ چادر ابوجہم نے آپ کو بطور تحفہ دی تہی جب آپنے اس مین یہ خرابی دیکہی تو آپ نے واپس بہیجکر اس کے بدلہ مین کمبل منگوا بہیجی تاکہ انکے دل مین کوئی رنج و ملال نہ پیدا ہو۔

عَلَیْہِ عَنْ اَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ عَلَی الْاَرْضِ فَقَالَ اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ فَقُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ
کَانَ بَیْنَہُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَکَ مَسْجِدٌ فَحَیْثُ مَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ فَاِنَّ الْفَضْلَ فِیْہِ
اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مین (مقام) سُدہ[1] مین اپنے
والد کو قرآن پڑہ کر سنایا کرتا تہا تو جب مین سجدہ کی کوئی آیت پڑہتا تو وہ سجدہ کرتے تہے تو مینے کہا کہ یا باجان
آپ راستہ مین سجدہ کرتے ہین تو اُنہون نے فرمایا کہ مینے ابوذر سے سُنا وہ کہتے تہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے پہلے زمین مین کونسی مسجد بنائی گئی ہے تو آپنے فرمایا کہ مسجد حرام (خانہ کعبہ) تو مین
نے عرض کیا کہ پہر کونسی (مسجد) تو آپ نے فرمایا کہ مسجد اقصی (بیت المقدس) مینے عرض کیا کہ ان دونون کے درمیان
مین کتنا فرق تہا آپنے فرمایا کہ چالیس برس کا[2] پہر تمام زمین تمہارے لیے مسجد ہے جہان کہین تمکو نماز کا وقت آجائے
وہین نماز پڑہ لو کیونکہ فضیلت اسی مین ہے شیخان اور نسائی اس کے راوی ہین

(۱۲) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ
مِنْ صَلٰوتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ
بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز کا کچھ
حصہ اپنے گہرون مین پڑہنے کے لیے بہی رکہو اور گہرون کو قبرستان مت بناؤ پانچون اسکے راوی ہین ۔ اور مسلم
کی ایک روایت مین جو جابر سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص مسجد
مین نماز پڑہے تو اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گہر مین پڑہنے کے لیے بہی باقی رکہے اسلیے کہ خدا تعالی اُسکی نماز
کی وجہ سے اس کے گہر مین خیر و برکت دیگا ۔

(۱۳) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِی الْحِیْطَانِ یَعْنِیْ
الْبَسَاتِیْنَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغون مین نماز پڑہنے
کو پسند فرماتے تہے ۔ ترمذی اس کے راوی ہین

خَامِسُہَا تَرْکُ الْکَلَامِ

پانچوین شرط نماز کی ترک کلام ہے یعنے
نماز مین بات چیت نہ کرنی چاہیے

(۱) **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ یُکَلِّمُ الرَّجُلُ
مِنَّا صَاحِبَہٗ وَھُوَ عَلٰی جَنْبِہٖ حَتّٰی نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ
فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ وَنُہِیْنَا عَنِ الْکَلَامِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ **ترجمہ**
زید بن ارقم سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم لوگ نماز مین بات چیت
کیا کرتے تہے ہم مین سے ہر شخص اپنے پہلو والے سے بات چیت کرتا تہا یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ
قانتین (خدا کے سامنے چپ چاپ کہڑے ہو) تو ہمکو چپ رہنے کا حکم دیا گیا اور بات چیت کرنے سے ہم لوگ
روک دیے گئے پانچون اسکے راوی ہین

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا
رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فِی الصَّلٰوۃِ

[1] سدہ وہ مقام ہے جو مسجد سے خارج ہو جہان بیٹہکر لوگ خرید و فروخت وغیرہ کرتے ہین ۱۲ [2] یعنے خانہ کعبہ بیت المقدس سے قبل چالیس

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ میری قبر کو بت مت بنادے جسکی پرستش کیجائے خدا کا سخت غضب ہے اس قوم پر جس قوم نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَقْبَرَۃِ وَاَنْ اُصَلِّیَ فِیْ اَرْضِ بَابِلَ فَاِنَّھَا مَلْعُوْنَۃٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ رَحِمَہُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ اِسْنَادِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَقَالٌ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ الْعُلَمَاءِ حَرَّمَ الصَّلٰوۃَ بِاَرْضِ بَابِلَ فَاِنْ صَحَّ فَیَکُوْنُ عَلَی الْخُصُوْصِ لِعَلِیٍّ اِنْذَارًا لَّہٗ بِمَا لَقِیَ مِنَ الْمِحْنَۃِ بِالْکُوْفَۃِ وَھِیَ مِنْ اَرْضِ بَابِلَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور آپ نے مجھے سرزمین بابل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اسلیے کہ وہ مقام ملعون ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ خطابی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے اور میں نہیں جانتا کہ کسی عالم نے سرزمین بابل میں نماز پڑھنے کو حرام کیا ہو اور بحالت صحت حدیث یہ ممانعت خاصکر حضرت علی کے لیے انکو اس مصیبت سے خوف دلانے کی غرض سے ہوگی جو مصیبت انکو کوفہ میں پہونچی جو سرزمین بابل سے ہے۔

(۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَبِّحُ عَلٰی ظَھْرِ رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ کَانَ وَجْھُہٗ وَیُوْمِیْ بِرَاْسِہٖ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُہٗ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ زَادَ فِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَبِّحُ عَلٰی ظَھْرِ الرَّاحِلَۃِ وَیُوْتِرُ عَلَیْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْھَا الْمَکْتُوْبَۃَ زَادَ اَبُوْدَاؤدَ فِیْ اُخْرٰی کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَطَوَّعَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ بِنَاقَتِہٖ ثُمَّ کَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰی حَیْثُ وَجَّھَہٗ رِکَابُہٗ اَلتَّسْبِیْحُ ھٰھُنَا صَلٰوۃُ النَّافِلَۃِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھے ہوے نفل نماز پڑھتے تھے جدہر اسکا رخ ہوتا تھا اور آپ سر مبارک سے رکوع سجود کا اشارہ فرماتے تھے اور ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر بیٹھے ہوے پڑھتے تھے جس طرف سواری کا رخ ہوتا اور وتر بھی اسی پر پڑھتے تھے بجز اسکے کہ آپ فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے تھے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں سواری پر) نفل نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنی اونٹنی کا رخ قبلہ کی جانب[۱] کر لیتے تھے پھر تکبیر تحریمہ کہتے تھے پھر آپ نماز پڑہا کرتے جس طرف وہ اونٹنی جاتی۔

(۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا اَیْنَمَا اَدْرَکَ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِی الصَّلٰوۃُ صَلّٰی اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لیے سب زمین مسجد اور پاک کر دی گئی ہے میری امت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے نسائی اس کے راوی ہیں

(۱۱) وَعَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ یَزِیْدَ التَّیْمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَقْرَاُ عَلٰی اَبِیْ الْقُرْاٰنَ فِی السِّکَّۃِ فَاِذَا قَرَاْتُ السَّجْدَۃَ سَجَدَ فَقُلْتُ یَا اَبَتِ اَتَسْجُدُ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

[۱] یعنے قبلہ کی پابندی نہ تھی جس طرف سواری چلتی تھی اسی جانب آپ نماز پڑھتے تھے ۱۲ یعنے ابتدا نماز قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر کرتے تھے پھر قبلہ کا خیال نہ فرماتے تھے جدہر اونٹنی جاتی آپ نماز پڑھتے جاتے تھے ۱۲

تے ہین[لہ] آپنے فرمایا کہ یہ انکے دلون کی ایک خیالی بات ہی پس یہ خیالی بات انکو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے سے نہ روکے
ہینے عرض کیا کہ ہم مین بعض اشخاص لکیرین کہینچتے ہین (رمل جانتے ہین) آپنے فرمایا کہ منجملہ انبیاکے کوئی نبی لکیر
ہینچتے تہے پس جس شخص کی لکیران کی لکیر کے موافق ہو پس[لہ] وہ وہی ہے مینے عرض کیا کہ میری ایک لونڈی احد اور
اینہ کی طرف بکریان چرالی تہی تو ایک دن مین وہان آنکلا تو دیکہا کہ بہیڑیا ایک بکری کو لے گیا ہے آخر مین انسان
ن مجہے بہی غصہ آتا ہے جس طرح اور انسانون کو غصہ آتا ہے تو مین نے اسکو خوب تہپڑ مارے تو مجہ پر یہ بہت ہی گران
ا مینے عرض کیا کہ کیا مین اسکو آزاد نہ کردون آپ نے فرمایا کہ تم اسکو میرے پاس لیکر اؤ تو مین اسکو آپکے پاس
لے آیا تو آپنے اس سے پوچہا کہ خدا کہان ہے اس نے کہا کہ آسمان مین پہر آپنے پوچہا کہ مین کون ہون اس نے کہا کہ
آپ خدا کے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ اسکو آزاد کردو اسلیے کہ یہ مسلمان ہے مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اس کے
راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ
ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ
اللهِ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللهِ اِبْلِيْسَ
جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهٗ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ
بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَتَاَخَّرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهٗ فَوَاللهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْ سُلَيْمَانَ
لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ اَرَادَ بِدَعْوَةِ سُلَيْمَانَ قَوْلَهٗ
رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ اَلْاٰيَةَ وَمِنْ جُمْلَةِ مُلْكِهٖ تَسْخِيْرُ الْجِنِّ لَهٗ وَانْقِيَادُهُمْ ترجمہ
ابوالدردا سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے کہڑے ہوے تو ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوے
سنا کہ مین تجہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون پہر آپنے تین دفعہ یہ فرمایا کہ مین تجہ پر لعنت کرتا ہون جس طرح خدا نے تجہ پر
لعنت کی اور آپنے اپنا ہاتہ بڑہایا گویا کہ آپ کوئی چیز لیتے ہین جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو ہم نے عرض کیا کہ
یارسول اللہ آج ہم نے آپ کو (نماز مین) ایسی باتین کرتے ہوے سنا جو اس سے قبل آپ کو ہم نے ایسی باتین کرتے
نہین سنا تہا اور ہم نے آپ کو دیکہا کہ آپنے ہاتہ بڑہایا آپنے فرمایا کہ خدا کا دشمن ابلیس آگ کی چنگاری لیکر
آیا تہا تا کہ میرے چہرے پر ڈالدے تو مینے تین دفعہ اعوذ باللہ منک[لہ] کہا پہر مینے تین دفعہ العنک بلعنۃ اللہ التامۃ[لہ]
کہا تو وہ تین دفعہ کہنے پر بہی پیچہے نہ ہٹا تو مینے اسکو پکڑ لینا چاہا قسم خدا کی اگر میرے بہائی سلیمان کی یہ دعا
نہ ہوتی تو وہ صبح کو بندہا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کہیلتے مسلم نسائی اس کے راوی ہین سلیمان کی دعا
سے انکا یہ قول مراد ہے رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ اے میرے پروردگار تو مجہ کو ایسا ملک
دے جو میرے بعد کسیکو میسر نہ ہو اور منجملہ انکے ملک کے یہ بہی تہا کہ جن انکے مسخر اور تابع بہی تہے۔

[لہ] جیسے کسی کام کو جاتے وقت خالی گھڑا یا بلی سامنے آجائے تو بدشگونی خیال کرتے ہین اور اسیطرح اور باتین عرب ہین جانور اڑاتے تہے
اور اس سے شگون لیتے تہے ۱۲ [لہ] جو وہ نبی کیا کرتے تہے لیکن چونکہ وہ علم صحیح طریقہ سے ہمکو نہین پہونچا اسلیے ہم یقینًا نہین کہہ سکتے
کہ موجودہ علم رمل وہی ہے جو ایک نبی کو تہا پس رمل کے ذریعہ سے جو باتین معلوم ہون وہ ہرگز یقینی نہین ہین ۱۲ [سہ] مین پناہ
مانگتا ہون خدا کی تجہ سے ۱۲ [لہ] مین تجہ پر خدا کی پوری لعنت کرتا ہون ۱۲

فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز مین ہوتے تھے تو آپ (نماز ہی مین) ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے اور ہم نے آپکو سلام کیا تو آپنے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا تو ہمنے (بعد نماز کے) عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز مین ہوتے تھے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے (اب آپنے جواب کیون نہین دیا) تو آپنے فرمایا کہ نماز مین ایک قسم کی مصروفیت (استغراقی کیفیت) ہوتی ہے[1] بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ يُصَمِّتُونَنِي فَلَمَّا قَضَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي وَلٰكِنْ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قُلْتُ وَإِنَّهُ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً قَالَ فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الْكَهْرُ الزَّبْرَةُ وَالنَّهْرُ وَالتَّطَيُّرُ التَّشَاؤُمُ بِالشَّيْءِ وَالْخَطُّ هُوَ الَّذِي يَفْعَلُهُ الْمُنَجِّمُ فِي الرَّمَلِ بِأَصَابِعِهِ يَحْكُمُ عَلَيْهِ وَيُخْرِجُ بِهِ الضَّمِيرَ وَالْأَسَفُ الْغَضَبُ وَالصَّكُّ الضَّرْبُ وَاللَّطْمُ ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ناگاہ ہم مین سے ایک شخص چھینکا مینے یرحمک اللہ کہا تو سب لوگ مجھے گھور گھور کر دیکھنے لگے مینے کہا ہائے میری ماں کا لڑکا مرنا[2] تم لوگ کیون مجھ کو گھور رہے ہو تو سب اپنے ہاتھون کو اپنی رانون پر مارنے لگے انکا مقصود اس سے میرا چپ کرنا تھا غرض کہ مین چپ ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو قسم ہے میرے باپ کی مینے آپ سے بڑھکر آپ سے قبل اور آپ کے بعد کوئی عمدہ تعلیم دینے والا نہین دیکھا جسکی تعلیم عمدہ ہو پس قسم ہے خدا کی کہ نہ آپنے مجھے جھڑکا نہ مارا اور نہ گالی دی لیکن اتنا فرمایا کہ نماز مین اہل دنیا کی بات چیت درست نہین ہے نماز تو تسبیح اور تکبیر اور قراءت قرآن کا نام ہے تو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری جاہلیت (کفر) کا زمانہ ابھی گذرا ہے اور خدا نے اسلام نصیب کیا ہے اور ہم مین بعض اشخاص ایسے ہین جو کاہنون (نجومیون) کے پاس جاتے ہین (اور ان سے غیب کی باتیں پوچھتے ہین) آپنے فرمایا کہ تم ان کے پاس مت جاؤ مینے عرض کیا کہ ہم مین بعض اشخاص ایسے ہین جو بدشگونی

---

[1] اور کلام کرنے سے وہ استغراق باقی نہین رہ سکتا اسلیے نماز مین کلام منسوخ ہو گیا ۱۲
[2] یعنی ہائے میرا مرنا یہ کلمہ عرب لوگ تعجب کے وقت کہا کرتے ہین ۱۲

بچتے رہو اسلیے کہ یہ ہلاک اور برباد کرنے والی حرکت ہی اگر تم کو ادہر ادہر دیکھنا ضرور ہے ہو تو نفل نمازمین ایسا کیا کرو
فرض نمازمین ایسا مت کیا کرو۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ وَكَانَ أَرْسَلَ فَارِسًا إِلَى الشِّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ يَحْرُسُ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے لگے اور آپ گہاٹی کی طرف دیکھتے جاتے تہے اور آپ نے رات کو ایک سوار گہاٹی کی طرف حفاظت کی غرض سے بہیجا تہا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ رَأَيْتَهُ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ هٰكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ وَجَعَلَ بَطْنَهُ أَسْفَلَ وَظَهْرَهُ إِلَى فَوْقٍ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین نماز پڑہنے کی غرض سے تشریف لے گیے تو انصار آکر آپ کو سلام کرنے لگے اور آپ نماز پڑہ رہے تہے تو مینے بلال سے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح انکا جواب دیتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ آپ کو سلام کرتے تہے اور آپ نماز مین تہے انہون نے کہا اس طرح اور انہون نے اپنی ہتہیلی پہیلادی اور اس کے باطنی حصہ کو نیچے رکہا اور ظاہری حصہ کو اوپر کی جانب رکہا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تسبیح مردون کے لیے ہے اور دستک عورتون کے لیے ہے پانچون اس کے راوی ہین

(۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَ أَبِيْ دَاوُدَ فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَدَلَكَ بِنَعْلِهِ وَلَهُ فِيْ أُخْرٰى عَنْ أَبِيْ بَصْرَةَ بَزَقَ فِيْ ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ تَنَخَّمَ الْإِنْسَانُ إِذَا رَمٰى بِنُخَاعَتِهِ وَهِيَ النُّخَامَةُ الَّتِيْ تَخْرُجُ مِنْ أَصْلِ الْحَلْقِ ترجمہ عبداللہ بن شخیر سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز پڑہی تو مینے آپ کو دیکہا کہ آپنے تہوکا پہر آپنے اسکو اپنے بائین جوتے سے ملدیا مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ آپنے اپنے بائین پاؤن کے نیچے تہوکا اور اپنے جوتے سے ملدیا۔ اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت مین جو ابوبصرہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپ نے اپنے کپڑے مین تہوکا اور اس حصہ کو کپڑے کے دوسرے حصہ سے ملدیا تنخم الانسان اس وقت کہا جاتا ہے جبکہ انسان نخار پہینکے اور وہ نخاسہ (بلغم) ہے جو حلق کی جڑ مین سے نکلتا ہے

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جِئْتُ يَوْمًا مِنْ خَارِجٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَاسْتَفْتَحْتُ فَتَقَدَّمَ فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى إِلَى مُصَلَّاهُ

سلہ مترجم کہتا ہے کہ ابوداؤد مین بہی بعینہ یہی روایت موجود ہے ۱۲ سلہ ادہر سے دشمن کے آنیکا اندیشہ تہا اسی وجہ سے آپ نماز مین ادہر دیکہتے تہے ۱۲ سلہ یعنے نماز مین کوئی حادثہ پیش ہو تو مرد سبحان اللہ کہین اور عورتین دستک دین ۱۲

سادسها ترک الافعال

چھٹی شرط نماز کی یہ ہے کہ جو افعال نماز کو منافی ہیں انکو ترک کرنا چاہیے

(۱) عن معیقیب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ عن تسویۃ التراب حیث یسجد المصلی وفی روایۃ الترمذی عن مسح الحصی فی الصلوۃ فقال ان کنت ولا بد فاعلا فواحدۃ اخرجہ الخمسۃ وفی روایۃ للاربعۃ عن ابی ذر اذا قام احدکم الی الصلوۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ ترجمہ معیقیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جگہ کی مٹی کے برابر کرنے کی نسبت دریافت کیا جہاں نمازی سجدہ کریگا اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ نماز میں سنگریزہ کے برابر کرنے کی نسبت (آپسے دریافت کیا گیا) تو آپنے فرمایا اگر کرنا ہی ضرور ہے تو ایک دفعہ (برابر کرلو) اور چاروں کی ایک روایت میں جو ابی ذر سے مروی ہے مذکور ہے کہ (آپنے فرمایا کہ) جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو (اپنے سامنے سے) کنکریاں نہ ہٹائے اسلیے کہ رحمت الہی اس کے مقابل ہوتی ہے۔

(۲) وعن ابی ذر ایضا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا یزال اللہ مقبلا علی العبد وھو فی صلوتہ ما لم یلتفت فاذا التفت انصرف عنہ اخرجہ ابوداود والنسائی ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب نماز میں ہوتا ہے تو خدا تعالی ہمیشہ اسکی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ ادھر ادھر نہ دیکھے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے تو خدا تعالی اسکی جانب سے منہ پھیر لیتا ہے ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں

(۳) وعن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت سألت النبی صلی اللہ علیہ عن الالتفات فی الصلوۃ فقال ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلوۃ العبد اخرجہ الشیخان والنسائی الاختلاس الاخذ بسرعۃ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے متعلق دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ یہ اچک ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ما بال اقوام یرفعون ابصارہم الی السماء فی الصلوۃ فاشتد قولہ فی ذلک ثم قال لینتھن عن ذلک او لتخطفن ابصارھم اخرجہ البخاری وابوداود والنسائی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا جو نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں اور آپنے اس بارہ میں سختی سے فرمایا پھر آپنے فرمایا کہ لوگوں کو اس حرکت سے باز آنا چاہیے ورنہ انکی آنکھیں اچک لی جائینگی بخاری اور ابوداؤد نسائی اس کے راوی ہیں

(۵) وعنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ یا بنی ایاک والالتفات فی الصلوۃ فانہ ھلکۃ فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے میرے چھوٹے بیٹے تم نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے

؎ بار بار ایسا مت کرو ۱۲ ؎ مترجم کہتا ہے کہ ابوداؤد میں بھی بعینہ یہی روایت موجود ہے ۱۲

مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حِمَارٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي فَنَزَلَ فَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ أَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالَا ذٰلِكَ وَفِي أُخْرٰى لَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِيْ عَنْهُ إِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفِهِ بِحَجَرٍ وَفِي أُخْرٰى يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کی) نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان آڑی لیٹی رہتی تھی جیسا کہ جنازہ سامنے رکھا جاتا ہے پھر آپ جب وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی بجز ترمذی کے چھیوں اس کے راوی ہیں اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کے پاس ان چیزوں کا تذکرہ ہوا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو ذکر کیا گیا کہ کتے اور گدہے اور عورت (کے سامنے گذرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے تو ہمکو گدہے اور کتے کے مشابہ بنا دیا قسم خدا کی میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور میں تخت پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوئی تہی جب کسی حاجت کی وجہ سے مجھے اٹھنے کی ضرورت ہوتی تو میں اس بات کو ناپسند کرتی کہ میں آپ کے سامنے بیٹھکر آپ کو تکلیف دوں تو میں آہستہ آپ کے پاؤں کی طرف سے کھسک جاتی تہی اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو ابن عباس سے مروی ہے مذکور ہے ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اور عبد المطلب کی اولاد سے ایک لڑکا ایک گدہے پر سوار آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو وہ لڑکا اترا اور میں بہی اترا اور گدہے کو صف کے آگے چھوڑ دیا تو آپ نے اس کی کچھ پروا نہ کی اور عبد المطلب کی اولاد سے دو لڑکیاں آئیں اور وہ دونوں صف کے اندر چلی آئیں تو آپ نے اسکی بہی کچھ پروا نہ کی اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو اسکی نماز گدہے اور سور اور یہودی اور پارسی اور عورت کی سامنے گذرنے سے ٹوٹ جاتی ہے اور اگر یہ چیزیں پتھر کی مار کے فاصلے سے سامنے سے گزریں تو نماز جائز ہوگی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حائضہ عورت اور کتے کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۲) وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ زَارَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جنگل (کہیت) میں ہم سے ملنے تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک چھوٹی کتیا اور ایک گدہی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تہی نہ انکو کسی نے ڈانٹا اور نہ انکو ہٹایا ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِمَّا يَلِيْ بَابَ بَنِيْ سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ سُتْرَةٌ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** کثیر بن ابو وداعہ اپنے کسی عزیز قریب سے روایت کرتے ہیں اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بنی سہم کے دروازہ کے پاس (کعبہ میں) نماز پڑھ

لہ یعنی جن کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ۱۲ لہ مارنا چاہیے ۱۲

وَوُصِفَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں ایک دن باہر سے آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوٹھری میں نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا تو میں نے آپ سے دروازہ کھلوایا تو آپ نے آگے بڑھ کر میرے لیے دروازہ کھولدیا پھر پچھلے پاؤں آپ اپنی جائے نماز پر واپس تشریف لے گئے اور حضرت عائشہ نے بیان فرمایا کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ اصحاب سنن اس کے راوی ہیں

(۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کو مار ڈالو اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جسکا نام افلح تھا جب وہ سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے افلح تو اپنے چہرے کو خاک سے آلودہ کر ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ السَّدْلُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَلْتَحِفَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ وَيُدْخِلَ يَدَيْهِ مِنْ دَاخِلِهِ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَكَانَتِ الْيَهُودُ تَفْعَلُهُ فَنُهِيَ عَنْهُ وَقَوْلُهُ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ يَعْنِي التَّلَثُّمَ بِالْعِمَامَةِ عَلَى الْفَمِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَفْعَلُهُ فَنُهُوا فَإِنْ تَثَاءَبَ الْمُصَلِّيْ فَلْيُغَطِّ فَاهُ فَقَدْ جَاءَ فِيهِ حَدِيثٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سدل کرنے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں اپنا مونہ ڈہانپ لے۔ ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں نماز کی حالت میں جس سدل سے ممانعت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص ایک کپڑا اوڑہ لے اور اپنے دونوں ہاتھ اسکے اندر رکھے اور اسی حالت سے رکوع اور سجدہ کرے اور یہود ایسا ہی کیا کرتے تھے لہذا مسلمانوں کو اس سے ممانعت کر دی گئی اور نماز کے اندر منہ ڈہانپنے سے یہ مراد ہے کہ عمامہ سے مونہ پر ڈھاٹا باندھے جیسا کہ عرب کیا کرتے تھے تو نماز میں ایسا کرنے سے انکو ممانعت کر دی گئی اور اگر نمازی کو جمائی آئے تو اسکو تو ضرور منہ ڈہانپنا چاہیے کیونکہ اس کے متعلق حدیث وارد ہے۔

سَابِعُهَا قِبْلَةُ الْمُصَلِّيْ

ساتویں شرط نمازی کا قبلہ ہے

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِيْ فَأَوْتَرْتُ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي أُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَذَكَرُوا الْكَلْبَ وَالْحِمَارَ وَالْمَرْأَةَ فَقَالَتْ لَقَدْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوْذِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ وَفِيْ أُخْرٰى لِأَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ

---

۱ پھر آگے بڑھکر دروازہ کھولدیا میں آپ رو بقبلہ ہی رہے ۱۲ ۲ یعنے انکے مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲ ۳ تاکہ چہرہ کو مٹی نہ لگے ۱۲

پیچھے نماز ست پڑہا کرو۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین ۔

(۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ شَیْئًا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَنْصِبْ عَصًا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَخُطَّ خَطًّا ثُمَّ لَا یَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ قَالُوْا اَلْخَطُّ بِالطُّوْلِ وَقَالُوْا بِالْعَرْضِ مِثْلَ الْهِلَالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص نماز پڑہنے لگے تو اپنے سامنے کوئی چیز آڑ کرلے اگر کچھ نہ ملے تو لکڑی کھڑی کرلے اگر وہ بھی نہ ملے تو لکیر کھینچ لے پھر جو چیز اس کے آگے سے گزرے گی اسکو نقصان نہین پہونچائیگی ابوداؤد اس کے راوی ہین اور کہتے ہین کہ بعض علمائنے طولا خط کھینچنے کے لیے فرمایا ہے اور بعض نے عرضاً ہلال کی طرح خط کھینچنے کو فرمایا ہے ۔

(۹) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِیْ مَا مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو پھر نماز پڑہا کرے اور جو چیز اس لکڑی کے ادہر سے گذرے اس کی کچھ پروا نہ کرے مسلم ابوداود ترمذی اس کے راوی ہین ۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ وَلَیْسَ بَیْنَ یَدَیْهِ کَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ قِیْلَ لِاَبِیْ ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَالْاَبْیَضِ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ سَاَلْتَنِیْ کَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فَقَالَ اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑہے اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اسکی نماز کالے کتے اور عورت اور گدہے کے سامنے گزرنے سے لوٹ جاتی ہے ۔ ابوذر سے دریافت کیا گیا کہ بنسبت سرخ اور سفید کے سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے تو انہون نے کہا کہ اے میری بھتیجے تم نے مجھ سے اسی طرح پوچھا جس طرح مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان (شریر) ہوتا ہے ۔ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهٗ وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَآءُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن (نماز پڑہنے) باہر نکلتے تھے تو آپ برچھا گاڑنے کا حکم دیتے تھے اور حسب الحکم آپ کے سامنے برچھا گاڑ دیا جاتا پھر آپ اسکی جانب نماز پڑہتے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور آپ سفر مین ایسا کیا کرتے تھے اسیوجہ سے اب حکام (وقت) نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۔ یا چالیس سال کھڑے رہنا اسکے لیے سامنے جانے سے بہتر ہے انکو شاگرد اسکی نسبت اپنی لاعلمی بیان کرتے ہین ۱۲ ؎ ایسے شخص سے دور ہٹکر نماز پڑہا کرو تاکہ انکی بات چیت کیطرف تمہاری طبیعت متوجہ نہ ہو جائے اور سویا ہوا شخص نہ معلوم کہ نیند مین کیا حرکت کرے جس سے نماز مین کوئی خلل آجائے ۱۲ حوشی صفحہ ۲۱۲ ؎ کہ برچھا ضرور اپنے ساتھ رکھتے ہین حالانکہ جہان عیدگاہ ہو وہان برچھا گاڑنیکی ضرورت نہین ہے اور آپنے سفر مین ایسا کیا

حاشیہ نسبت بجانب متن ۱۲

رہی تھی اور لوگ آپکے سامنے سے آتے جاتے تھے اور آپکے اور خانہ کعبہ کے درمیان میں کوئی سترہ نہ تھا ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤدَ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَحُوْلَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ اَحَدٌ فَلْیَفْعَلْ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی اور حتی الامکان اپنے سامنے سے گذرنے والے کو روکو اسلیے کہ وہ شیطان ہے بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ تم میں سے جس شخص کو اتنی قدرت ہو کہ وہ اپنے اور قبلہ کے درمیان کسی شخص کو نہ جانے دے تو اسکو ایسا کرنا چاہیے (یعنے کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دینا چاہیے) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص ایسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے جو اسکو لوگوں سے چھپالے پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے جانے کا ارادہ کرے تو اسکو روکنا چاہیے پھر اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑنا چاہیے اسلیے کہ وہ شیطان ہے۔

(۵) وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَہٗ اِلٰی اَبِیْ جُھَیْمٍ یَسْاَلُہٗ مَاذَا سَمِعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَھْرًا اَوْ سَنَۃً اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ ترجمہ بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد نے انکو ابوجہیم کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان سے یہ دریافت کریں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے شخص کے بارہ میں کیا سنا ہے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنیوالے شخص کو وہ عذاب معلوم ہو جو اسپر ہوگا تو چالیس تک کھڑا رہنا سامنے گذرنے سے اسکے لیے بہتر ہے ابو النضر کہتے ہیں کہ نہ معلوم چالیس دن یا چالیس برس یا چالیس مہینے چھیوں اس کے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ رَاَیْتُ رَجُلًا بِتَبُوْکَ مُقْعَدًا فَذَکَرَ اَنَّہٗ مَرَّ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ وَّھُوَ یُصَلِّیْ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اقْطَعْ اَثَرَہٗ قَالَ فَمَا مَشَیْتُ عَلَیْھَا بَعْدُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَطَعَ صَلٰوتَنَا قَطَعَ اللّٰہُ اَثَرَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ ترجمہ یزید بن نمران سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مقام تبوک میں ایک لنجے شخص کو دیکھا جب اسکی کیفیت پوچھی تو اس شخص نے بیان کیا کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپنے فرمایا کہ اے اللہ اسکا پاؤں کاٹ دے پھر میں اسکے بعد سے پاؤں سے نہ چل سکا (لنجا ہو گیا) اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز قطع کر دی ہے خدا اس کے پاؤں کو قطع کر دے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النِّیَامِ وَلَا الْمُتَحَلِّقِیْنَ وَلَا الْمُتَحَدِّثِیْنَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوتے ہوئے اور حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوئے اور بات چیت کرتے ہوئے اشخاص کے

۱؎ شیطان حرکت کرتا ہے بری کام سے باوجود ممانعت کی باز نہیں آتا ۲؎ لہرنے چالیس کے بعد کہا کیا چالیس روز یا چالیس مہینے۔ باقی صفحہ ۲۱۵

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کے سر میں پیچھے جوڑا بندہا ہوا
ہے تو حضرت ابن عباس کھڑے ہوکر اسکو کھولنے لگے جب عبداللہ بن حارث نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباس کیطرف متوجہ
ہوکر کہنے لگے کہ آپ نے سر کو کیوں ہاتھ لگایا تو انہوں نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ جو شخص جوڑہ باندہ کر نماز پڑہے اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ایسی حالت میں نماز پڑہے کہ اسکی مشکیں بندہی
ہوں مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں عقص مضبوطی کے ساتھ بالوں کے گوندہنے اور انکی اطراف کو جوڑوں
کے ساتھ باندہنے کو کہتے ہیں

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَھُوَ یُصَلِّیْ
وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَہٗ فِیْ قَفَاہُ فَحَلَّھَا اَبُوْ رَافِعٍ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ مُغْضَبًا فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ رَافِعٍ اَقْبِلْ عَلٰی صَلٰوتِکَ
وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ کِفْلُ الشَّیْطَانِ یَعْنِیْ مَقْعَدَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوسعید مقبری سے روایت ہے کہ ابورافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی (غلام آزاد شدہ) کا حسن
بن علی کے پاس گزر ہوا اور وہ نماز پڑہ رہے تھے اور انہوں نے اپنے سر کے بالوں کا جوڑا اپنی گردن پر باندہ لیا تھا
تو ابورافع نے اس جوڑے کو کھولدیا تو حضرت حسن نے انکی طرف غصہ سے دیکھا تو ابورافع نے انسے کہا کہ آپ اپنی نماز کیطرف
متوجہ ہو جایئے اور غصہ نہ فرمایئے اسلیے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ یہ جوڑا شیطان
کی نشستگاہ ہے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں

مدافعۃ الاخبثین

پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہوکر نماز پڑہنی چاہیے

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عَائِشَۃَ
فَجِیْءَ بِطَعَامِھَا فَقَامَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ یُصَلِّیْ فَقَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا
لِمَنْ یُّدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ اَلْاَخْبَثَانِ اَلْبَوْلُ وَالْغَائِطُ **ترجمہ** عبداللہ
ابن محمد بن ابوبکر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس تھے اتنے میں ان کا کھانا آیا تو قاسم بن محمد
نماز پڑہنے کے لیے کھڑے ہوگئے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ
فرماتے تھے کہ جب کھانا سامنے آجائے اس وقت نماز نہیں پڑہنی چاہیے اور نہ اس وقت نماز پڑہنی چاہیے جب
پاخانہ یا پیشاب کی ضرورت ہو مسلم ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْاَرْقَمِ وَکَانَ یَؤُمُّ قَوْمًا فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَخَذَ بِیَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَہٗ وَقَالَ سَمِعْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَاْ بِہٖ قَبْلَ صَلٰوتِہٖ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ
وَھٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِیِّ **ترجمہ** عبداللہ بن ارقم سے روایت ہے اور وہ ایک قوم کی امامت کرتے تھے اتنے میں نماز کی تکبیر
ہوئی تو انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر انکو آگے بڑہا دیا اور کہنے لگے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ
فرماتے تھے کہ جب نماز کی تکبیر ہو اور تم میں سے کسی شخص کو پاخانہ جانے کی ضرورت ہو تو اسکو قبل از نماز پاخانہ سے فارغ
ہولینا چاہیے چاروں اسکے راوی ہیں اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں

فَصْلٌ فِی السَّجَدَاتِ

فصل سجدوں کے بیان میں

(۱۲) وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعرض راحلتہ فیصلی الیہا وفی روایۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الی بعیرہ اخرجہ الستۃ الا النسائی ولم یرفعہ مالک وابوداود ترجمہ ابن عمر ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو سامنے کرکے اسکی طرف نماز پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھتے تھے بجز نسائی کے چھیوں اسکو راوی ہیں لیکن مالک اور ابوداؤد نے اسکو مرفوع نہیں بیان کیا ہے۔

(۱۳) وعن المقداد بن الاسود قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الی عود ولا عمود ولا شجرۃ الا جعلہ عن جانبہ الایمن او الایسر ولا یصمد لہ صمدا الصمد القصد للشیء والتوجہ الیہ ترجمہ مقداد بن اسود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف نماز پڑھتے تھے تو اسکو داہنے یا بائیں ابرو کی طرف کر لیتے تھے بالکل اس کے طرف متوجہ نہیں ہوجاتے تھے

(۱۴) وعن سهل بن ابی حثمۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی سترۃ فلیدن منہا لا یقطع الشیطان علیہ صلوتہ اخرجہما ابوداود ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی سترہ کی جانب نماز پڑھے تو اسکو بالکل اس سترہ کے قریب ہوجانا چاہیے تاکہ شیطان اسکی نماز کو توڑ نہ ڈالے ان دونوں حدیث کے ابوداؤد راوی ہیں

ثامنہا فی احادیث متفرقۃ
آٹھویں شرط نماز کی متفرق حدیثیں ہیں

(۱) عن ابی قتادۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس وھو حامل امامۃ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا سجد وضعہا واذا قام حملہا اخرجہ الستۃ الا الترمذی ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی اپنی نواسی) کو گود میں لیے ہوئے تھے جب آپ سجدہ میں جاتے تو اسکو گود سے اتار دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر گود میں اٹھا لیتے۔ بجز ترمذی کے چھیوں اسکو راوی ہیں

من نعس فی الصلوۃ
جو شخص نماز میں اونگھنے لگے وہ کیا کرے

(۱) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذہب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یذہب یستغفر فیسب نفسہ اخرجہ الستۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں اونگھنے لگے تو اسکو سو رہنا چاہیے یہانتک کہ اسکی نیند جاتی رہے اسلیے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتے وقت اونگھنے لگے تو اسکو خبر نہیں ہوتی شاید وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور (بجائے اسکے) اپنے تئیں گالیاں دینے لگے چھیوں اسکے راوی ہیں

عقص الشعر
بالوں کا جوڑہ باندھنے کا بیان

(۱) عن ابن عباس انہ رای عبد اللہ بن الحارث یصلی وراسہ معقوص من ورائہ فقام یحلہ فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال ما لک ولراسی فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا کمثل الذی یصلی وھو مکتوف اخرجہ مسلم وابوداود والنسائی العقص ضفر الشعر وشدہ وغرز طرفیہ فی اعلاہ ترجمہ

۱؎ تاکہ آڑ ہوجائے اور سترہ کا کام دے ۱۲ ۲؎ یعنے اونٹ کو سترہ بنا لیتے تھے ۳؎ یعنے بوجہ غنودگی کے کسی شے کی ماہیت کو نہیں سمجھ سکتا پس ممکن ہے کہ بجائے دعا کے بددعا کرنے لگے۔

الصلوة ام نسيت يا رسول الله فقال اصدق ذو اليدين فقالوا نعم فصلى اثنتين اخريين ثم سلم
ثم كبر ثم سجد سجدتين مثل سجوده او اطول ثم رفع اخرجه الستة وفي رواية صلى احدى صلوتي
العشي قال محمد واكثر ظني انها العصر ركعتين ثم سلم ثم قام الى خشبة في مقدم المسجد فوضع
يده عليها وفيهم ابو بكر وعمر فهاباه ان يكلماه وخرج سرعان الناس ورجل يدعوه رسول الله صلى
الله عليه وسلم ذا اليدين فقال يا رسول الله اقصرت الصلوة ام نسيت فقال لم انس ولم تقصر الصلوة
فقال بلى قد نسيت قال صدق ذو اليدين فقام فصلى ركعتين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل
سجوده او اطول ثم رفع راسه وكبر سرعان الناس اوائلهم ومتقدموهم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہی رکعت پڑھ کر پھر کر بیٹھ گئے تو ذوالیدین[1] نے آپ سے عرض کیا کہ کیا نماز
گھٹ گئی ہے یا آپ بھول گئے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہی تو صحابہ نے عرض کیا کہ جی ہاں تو آپ نے
پچھلی دو رکعت نماز پڑھا لی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور پھر دو سجدے کیے اپنے (معمولی سجدے) کی برابر
یا اس سے کسیقدر طویل پھر آپ نے سجدہ سی سر اٹھایا جیسیوں اسکے راوی ہیں (اور) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں میں سی جو دوپہر کے بعد پڑھی جاتی ہیں کوئی نماز دو ہی رکعت پڑھ کر سلام
پھیر دیا۔ محمد (راوی) کہتے ہیں کہ میرا گمان غالب ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی پھر آپ اس لکڑی کے پاس کھڑے ہوگئے
جو مسجد کے سامنے رکھی ہوئی تھی آپ نے اس لکڑی پر ہاتھ رکھا اور ان لوگوں میں حضرت ابوبکر اور عمر بھی تھے لیکن
یہ دونوں آپ کی ہیبت کی وجہ سی (اس بارہ میں) آپ سے کچھ عرض نہ کر سکے اور لوگ جھپٹ کر (مسجد کے اندر سی) یہ کہتے
ہوئے نکلے کہ نماز گھٹ گئی اور (وہاں) ایک شخص تھے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہکر پکارتے تھے
انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے تو آپ نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں نہ نماز کم ہوئی
ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں آپ بھول گئے ہیں آپ نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ جی ہاں
سچ کہتا ہے تو آپ کھڑے ہوگئے اور (باقی) دو رکعت نماز آپ نے پڑھا دی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہا پھر
سجدہ کیا اور سجدوں کی طرح یا اس سے کسیقدر طویل پھر آپ نے سجدہ سی سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔

(٦) وعن ابن مسعود قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم فزاد او نقص فقيل يا رسول الله احدث
في الصلوة شيء قال وما ذاك قالوا صليت كذا وكذا فثنى رجليه واستقبل القبلة وسجد سجدتين
ثم سلم ثم اقبل علينا بوجهه فقال انه لو حدث في الصلوة شيء انبأتكم به ولكن انما انا بشر انسى
كما تنسون فاذا نسيت فذكروني واذا شك احدكم في صلوته فليتحر الصواب وليبن عليه ثم ليسجد
سجدتين اخرجه الخمسة **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے زیادتی
یا کمی کی تو عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز کے بارہ میں کوئی نیا حکم آیا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا صحابہ نے عرض کیا کہ
آپ نے ایسی ایسی نماز پڑھی تو آپ نے اپنے دونوں پاؤں جھکائے اور قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا
اسکے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ اگر نماز کے باب میں کوئی نیا حکم ہوتا تو وہ میں تم کو بتلا دیتا
لیکن میں بھی انسان ہوں جس طرح اور انسان بھول جاتے ہیں میں بھی بھول جاتا ہوں تو جب میں بھول جایا کروں تو

[1] ذوالیدین کے معنے دو ہاتھوں والا ہے انکے ہاتھ چونکہ کسیقدر لمبے تھے اسوجہ سے آپ نے انکا لقب ذوالیدین رکھدیا ١٢

سُجُودُ السَّهْوِ
سجدہ سہو کا بیان

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَاللَّفْظُ لِلشَّيْخَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعت سے کھڑے ہو گئے اور بیچ میں بیٹھے نہیں تو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دو سجدے کیے پھر آپ نے اس کے بعد سلام پھیرا چھیوں اس کے راوی ہیں اور شیخین کے الفاظ ہیں

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتَ فِيْ صَلٰوةٍ فَشَكَكْتَ فِيْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ وَاَكْثَرُ ظَنِّكَ عَلٰى اَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَاَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ اَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز میں ہو اور تم کو اس بات کا شک ہو کہ تم نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اور تمہارا غالب گمان چار رکعت پڑھنے پر ہو تو التحیات پڑھ کر بیٹھے ہوئے قبل سلام پھیرنے کے دو سجدے کر لو پھر مکرر التحیات پڑھو پھر سلام پھیرو ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور بیان کرتے ہیں کہ اور طریق سے جو حدیث ابن مسعود سے روایت کی گئی ہے وہ مرفوع نہیں ہے (بلکہ موقوف ہے)

(۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ تَرْغِيْمُ الشَّيْطَانِ اِلْصَاقُ اَنْفِهٖ بِالرَّغَامِ وَهُوَ التُّرَابُ ذُلًّا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو اور اسکو یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تین پڑھی ہیں یا چار پڑھی ہیں تو اسکو شک رفع کر دینا چاہیے اور جتنی رکعت کا یقین ہو اسپر اپنی بنیاد قائم کرنی چاہیے پھر سلام پھیرنے سے قبل دو سجدہ کر لے تو اگر اس شخص نے پانچ رکعت نماز پڑھی تو یہ (دو سجدے) اسکی نماز کو جفت چھ رکعت کر دینگے اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کے ناک کو خاک آلود کر دینگے بجز بخاری کے چھیوں اس کے راوی ہیں ترغیم الشیطان یعنے شیطان کی ناک خاک آلود ہو جائیگی یعنے وہ ذلیل ہوگا

(۴) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَهٰى اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوِ اثْنَتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَدْرِ اثْنَتَيْنِ صَلّٰى اَمْ ثَلٰثًا فَلْيَبْنِ عَلَى اثْنَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَدْرِ ثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلٰثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں بھول جاوے اور اسکو معلوم نہ ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعت تو اسکو ایک ہی رکعت ثابت قرار دینا چاہیے اور اگر معلوم نہ ہو دو رکعت پڑھی ہیں یا تین رکعت تو اُس کو دو رکعت ثابت قرار دینا چاہیے اور اگر اسکو معلوم نہ ہو کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار رکعت تو اسکو تین رکعت ثابت قرار دینا چاہیے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے ترمذی اس کے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ

النّارُ اخرجہ مسلم۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان سجدہ کی آیت پڑھکر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہٹ کر روتا ہے کہتا ہے کہ ہائے افسوس انسان کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا تو اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدہ کرنیکا حکم ہوا تو میں نے انکار کیا تو میرے لیے دوزخ ہے مسلم اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ الْھُجَیْمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَقُصُّ بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَاَسْجُدُ فِیْھَا فَنَھَانِیْ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَقَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ فَلَمْ یَسْجُدُوْا حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اخرجہ ابوداود۔ ترجمہ ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں صبح کی نماز کے بعد وعظ کہا کرتا تھا اور اس میں سجدہ تلاوت کیا کرتا تھا تو مجھے ابن عمر نے منع فرمایا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو یہ حضرات سجدہ نہیں کرتے تھے تا آنکہ آفتاب طلوع نہ ہو جائے ابوداود اس کے راوی ہیں

تَفْصِیْلُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کے سجدوں کی تفصیل

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَجْدَۃً فِی الْقُرْاٰنِ مِنْھَا ثَلٰثٌ فِی الْمُفَصَّلِ وَفِیْ سُوْرَۃِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ اخرجہ ابوداود۔ ترجمہ عمرو بن عاص سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھکر بتلائے منجملہ انکے تین مفصل میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔ ابوداود اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَیْسَتْ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَسْجُدُ فِیْھَا وَیَقُوْلُ سَجَدَھَا دَاوٗدُ عَلَیْہِ السَّلَامُ تَوْبَۃً وَنَسْجُدُھَا شُکْرًا اخرجہ الخمسۃ الا مسلما۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ سورہ صٓ کا سجدہ ضروری سجدوں میں نہیں ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (سورہ صٓ) میں سجدہ کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ داؤد نے یہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا اور ہم یہ سجدہ شکر کے لیے کرتے ہیں بجز مسلم کے پانچوں اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِیْھَا وَسَجَدَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ غَیْرَ اَنَّ شَیْخًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَخَذَ کَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَرَفَعَہٗ اِلٰی جَبْھَتِہٖ وَقَالَ یَکْفِیْنِیْ ھٰذَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ بَعْدُ قُتِلَ کَافِرًا وَّھُوَ اُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی وھذا لفظ البخاری۔ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ کیا اور جتنے اشخاص آپ کے ساتھ تھے سب نے سجدہ کیا بجز ایک بڈھے قریشی کے کہ اس نے ایک مٹھی مٹی کو اٹھا کر اپنی پیشانی سے لگا دیا اور کہنے لگا کہ مجھے یہی کافی ہے ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد اس شخص کو دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا اور وہ امیہ بن خلف تھا۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں

(۴) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْھَا اخرجہ الخمسۃ۔ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ والنجم پڑھ کر سنائی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں

ف سورہ نجم سورہ انشقت سورہ اقرء ۱۳

مجھے یاد دلا دیا کرو اور جب تم میں کسیکو اپنی نماز میں شک ہو تو اسکو سوچ سمجھ کر صحیح بات معلوم کرنی چاہیئے اور اسی پر بنیاد قایم کرنی چاہیئے پھر دو سجدے کرے پانچوں اس کے راوی ہیں +

(۷) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام (تیسری) رکعت پڑھنے کھڑا ہونے لگے اور التحیات) بھول جائے تو اگر سیدھے کھڑے ہونے سے قبل اسکو یاد آجاوے تو اسکو بیٹھ جانا چاہیئے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے لیکن دو سجدہ سہو کر لینا چاہیئے - ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي لَأَنْسَى أَوْ أُنَسَّى لِأَسُنَّ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھولجاتا ہوں یا میں بھلا دیا جاتا ہوں تاکہ امت کے لیے سنت اور طریقہ مقرر کروں

سُجُودُ التِّلَاوَةِ

تلاوت (قرآن) کے سجدوں کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت کے سوا ایسی سورہ پڑھتے تھے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی تھی تو آپ سجدہ کرتے تھے اور ہم لوگ بھی سجدہ کرتے تھے یہانتک کہ ہم میں سے بعض اشخاص کو پیشانی رکھنے کو جگہ نہیں ملتی تھی شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ سُورَةَ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا نُؤْمَرُ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضْ عَلَيْنَا السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ ترجمہ ربیعہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے جمعہ کے روز منبر پر سورہ نحل پڑھی یہانتک کہ جب سجدہ کی آیت آئی تو منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا حتی کہ جب دوسرا جمعہ آیا تو انہوں نے وہی سورہ پڑھی تا آنکہ جب سجدہ کی آیت آئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو بیشک ہمکو سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے پس جس شخص نے سجدہ کیا اس نے اچھا کیا اور جس شخص نے سجدہ نہیں کیا اسپر کچھ گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا بخاری اور مالک اسکے راوی ہیں - اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ خدا نے ہم پر سجدہ (تلاوت) فرض نہیں کیے مگر یہ کہ ہم خود چاہیں

(۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَتِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ

لہ التحیات پڑھنی چاہیئے ۱۲ سہ اگر آپکو سہو نہ ہوتا تو سہو کے مسائل کیونکر معلوم ہوتے اور جب مسائل سہو معلوم نہ ہوتے تو سہو کے وقت آیندہ امت کو کسقدر دشواری اور مشکل کا سامنا ہوتا پس اس سہو میں بھی حکمت ہے ۱۲ سہ تو سجدہ کریں یہ قول حضرت عمر کا ہے ۱۲

بات پہونچتی یا آپ کو کوئی خوشخبری دی جاتی تو آپ خدا کا شکر کرنے کے لیے سجدہ مین گر پڑتے۔ ابوداود
ی اس کے راوی ہین

(۲) وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من مکة نرید المدینة فلما کنا ببعض الطریق رفع یدیه فدعا الله وخر ساجدا ثم مکث طویلا ثم قام فرفع یدیه ساعة ثم خر ساجدا افعل ذلک ثلثا ثم قال انی سالت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت لربی ساجدا شکرا ثم رفعت راسی فسالت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت لربی ساجدا شکرا ثم رفعت راسی فسالت ربی لامتی فاعطانی الثلث الآخر فخررت لربی ساجدا شکرا اخرجه ابوداود ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے نکلے مدینہ جانے کا ہمارا ارادہ تھا تو ہمنے تھوڑی مسافت طے کی تھی کہ آپنے اپنے دونون ہاتھ اٹھائے اور خدا سے دعا کی اور آپ سجدہ مین گر پڑے پھر آپ دیر تک سجدہ ہی مین ٹھیرے رہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور تھوڑی دیر تک اپنے دونون ہاتھ اٹھائے پھر آپ سجدہ مین گر پڑے ایسا ہی تین بار آپ نے کیا پھر آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور اپنی امت کی شفاعت چاہی تو خدا نے میری ایک ثلث امت مجھے دیدی تو مینے اپنے پروردگار کا سجدہ شکر ادا کیا پھر مینے (سجدہ سے) اپنا سر اٹھایا اور اپنی امت کے لیے دعا مانگی تو خدا نے ایک ثلث میری امت مجھے دیدی تو مینے اپنے پروردگار کا سجدہ شکر ادا کیا پھر مینے (سجدہ سے) سر اٹھایا اور اپنی امت کے لیے دعا مانگی تو خدا نے بقیہ ایک ثلث میری امت مجھے دیدی تو مینے اپنے پروردگار کا سجدہ شکر بجا لایا۔ ابوداود اس کے راوی ہین

الباب السادس فی صلوة الجماعة وفیه خمسة فصول

چھٹا باب

جماعت کی نماز کے بیان مین جس مین پانچ فصلین ہین

الفصل الاول فی فضلها

پہلی فصل

جماعت کی فضیلت کے بیان مین

(۱) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الرجل فی جماعة تضعف علی صلوته فی بیته وسوقه خمسا وعشرین ضعفا وذلک انه اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجه الا الصلوة لم یخط خطوة الا رفعت له بها درجة وحطت عنه بها خطیئة فاذا صلی لم تزل الملئکة علیهم السلام تصلی علیه ما دام فی مصلاه اللهم صل علیه اللهم ارحمه ولا یزال احدکم فی صلوة ما انتظر الصلوة اخرجه الستة الا النسائی وهذا لفظ البخاری وفی اخری للشیخین عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الجماعة افضل من صلوة الفذ بسبع وعشرین درجة الفذ الفرد

(۵) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَرَأَ سُورَةَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَسْجُدُ لَمْ أَسْجُدْ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابوسلمہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی تو اس میں سجدہ کیا تو میں نے کہا کہ اے ابوہریرہ کیا میں آپکو سجدہ کرتے نہیں دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔ بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنْهُ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سورہ) اذا السماء انشقت اور (سورہ) اقرأ باسم ربک الذی خلق میں سجدہ کیا بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مفصل میں سجدہ نہیں کیا جب سے آپ مدینہ تشریف لائے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ زَادَ فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا أَجْرًا وَحُطَّ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ قَرَأَ سَجْدَةً فَقَالَ فِيهَا مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرآن کے سجدہ میں یہ فرماتے تھے سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ[۱] اصحاب سنن اس کے راوی ہیں اور ترمذی کی روایت میں جو ابن عباس سے مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں تو میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی میرے ساتھ ہی سجدہ کیا تو میں نے سنا کہ وہ درخت یہ دعا پڑھ رہا ہے اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا أَجْرًا وَحُطَّ بِهَا عَنِّي وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ[۲] ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کی آیت پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے اس میں وہی دعا پڑھی جیسا اس شخص نے اس درخت کی دعا آپ سے بیان کی تھی

سُجُودُ الشُّكْرِ
شکر کے سجدے کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالَى أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب آپ کو کوئی خوشی

[۱] ترجمہ میری چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اپنی قدرت اور قوت سے اسکو پیدا کیا اور صورت بنائی اور کان اور آنکھ دی ۱۲
[۲] ترجمہ یا اللہ میری لیے اس سجدہ کا ثواب لکھ اور اسکی وجہ سے میرے گناہ معاف کردے اور میرے لیے اپنے پاس اس سجدہ کو ذخیرہ بنادے اور میری سجدہ کو قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندہ داؤد کے سجدہ کو قبول فرمایا ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ وُجُوْبِهَا وَالْمُحَافَظَةِ عَلَیْهَا

دوسری فصل

جماعت کے واجب ہونے اور اسکی نگہداشت کے بیان میں

(۱) عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُرَخِّصَ لَهٗ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک نابینا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو مجھ کو میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لیجائے اور اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی درخواست کی کہ آپ اسکو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں تو آپ نے اُسکو اجازت دی پھر جب وہ شخص واپس چلا تو آپ نے اسکو بلوایا اور اُس سے پوچھا کہ کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو اُس نے عرض کیا کہ جی ہاں (سنتا ہوں) تو آپ نے فرمایا کہ پھر قبول کرو۔ مسلم نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ صَلّٰهَا قِیْلَ وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص موذن کی آواز سنے اور اسکی اتباع (یعنی مسجد میں آنے) کے لیے اُسکو کوئی عذر مانع نہ ہو تو اُس کی وہ نماز قبول نہ ہوگی جو اُس نے گھر میں پڑھی ہے عرض کیا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ کچھ خوف ہو یا کوئی مرض ہو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِیْ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ الخمسۃ الا الترمذی عَلَی الْاَلْفَاظِ وَالتَّرْکِیْبِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نمازیں منافقوں پر بہت ہی بھاری ہیں عشا کی نماز اور صبح کی نماز اور اگر ان دونوں نمازوں کا ثواب اُنکو معلوم ہوتا تو وہ گھٹنے کے بل ہی چلکر آتے اور میں نے ارادہ کیا کہ نماز کی تکبیر کہنے کا حکم دوں پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں چند اشخاص کو ساتھ لیکر جنکے ساتھ لکڑی کے گٹھے ہوں اُن لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز کے لئے نہیں آتے ہیں اور اُنکے سمیت اُنکے گھر جلا دوں۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِیْضٌ اِنْ کَانَ الْمَرِیْضُ لَیَمْشِیْ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَسْجِدَ الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰی وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَی الصَّلٰوةُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ

---

۵۳ یعنی موذن جو نماز کے لئے بلاتا ہے اسکو قبول کرو اور یہ ہے مراد اگرچہ موذن کی اتباع یہ ہے کہ جب وہ نماز کے لئے بلائے تو مسجد میں جا حاضر ہو اگر کوئی عذر نہ ہو ۱۲

یعنی وہ کمال اندھیرے اور ہوا ہوتی ہے بلکہ یعنے اگر چلنے کی طاقت نہ ہوتی تو گھٹنے کے بل چل کر آتے اور ان دونوں نمازوں میں ضرور شریک ہوتے ۱۲

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کی نماز جماعت کی ساتھ اسکے گھر اور بازار مین نماز پڑہنے سے پچیس گنے بڑہائی جاتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جب وہ شخص وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرتا ہے پہر مسجد کی طرف جاتا ہے اور نماز ہی اسکے باہر نکلنے کا باعث ہوتی ہے تو جو قدم وہ اٹھاتا ہے اسکی وجہ سے اسکا درجہ بلند ہوتا ہے اور اسکے گناہ معاف ہوتے ہین پہر جب وہ نماز پڑہتا ہے تو ہمیشہ فرشتے اسپر رحمت بہیجتے ہین جب تک وہ اپنی جائے نماز پر رہتا ہے (فرشتے کہتے ہین) یا اللہ اسپر رحمت بہیج یا اللہ اسپر رحم کر اور تم مین سے شخص اس وقت تک نماز ہی مین رہتا ہے جبتک وہ نماز کا انتظار کرتا رہے - بجز نسائی کے چہون اسکے راوی ہین اور یہ بخاری کے الفاظ ہین اور شیخین کی ایک روایت مین جو ابن عمر سے مروی ہے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑہنے سے ستائیس درجہ افضل ہے

(۲) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ أَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَهُوَ فِي صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَاللهُ أَعْلَمُ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون مین بڑہکر نماز کا ثواب پانیوالا وہ شخص ہے جو دور سے چلکر آئے پہر وہ شخص جو اس سے بہی زیادہ دور سے چلکر آئے اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے تاکہ امام کے ساتھ نماز پڑہے تو اسکا ثواب بہ نسبت اس شخص کے بہت ہی زیادہ بڑہا ہوا ہے اور جو نماز پڑہ کر سو جاتا ہے رزین اسکے راوی ہین مین کہتا ہون کہ یہ روایت صحیح بخاری مین موجود ہے واللہ اعلم

(۳) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تہے کہ جس شخص نے عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑہی تو گویا کہ وہ شخص آدہی رات تک نماز پڑہتا رہا اور جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑہی تو گویا وہ شخص رات بھر نماز پڑہتا رہا مسلم - مالک - ابو داؤد ترمذی اس کے راوی ہیں -

(۴) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْعَدَ مِنْهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ لَا يُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ فَقِيْلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا فَرَكِبْتَهُ فِي الظَّلْمَاءِ أَوْ فِي الرَّمْضَاءِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ أُرِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِي إِلٰى أَهْلِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ قَدْ جَمَعَ اللهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ ایک شخص تہا مین نہین جانتا کہ اس سے زیادہ مسجد سے دور کسی اور کا مکان ہوگا اور کبہی کوئی نماز اسکی نہین جاتی تہی تو اس شخص سے کہا گیا کہ کاش تم ایک گدہا خرید لو اور اندہیری رات اور سخت دہوپ مین اس پر سوار ہو کر نماز کے لیے آیا کرو تو اس شخص نے کہا کہ مجھے اسکی خوشی نہین ہے کہ میرا گھر مسجد کے پہلو مین ہو مین چاہتا ہون کہ مسجد مین میرا چل کر آنا اور پہر گھر کو واپس جانا یہ سب قدم میرے لکہے جائین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے تمہارے واسطے یہ سب جمع کر رکہا ہے مسلم ابو داؤد اس کے راوی ہین

سلہ یعنے مسجد گھر سے دور ہو لیکن جسقدر دور ہوگی اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا ۱۲ سلہ قول مولف ہے ۱۲ سلہ یعنے باوجود مکان کے دور ہونے کے ہر نماز مین حاضر رہتا تہا ۱۲ سلہ تم کو قدم قدم کا ثواب ملیگا ۱۲

تم کہاں چاہتے ہو (کہ میں وہاں نماز پڑھوں) تو انہوں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے اور ہم بھی آپ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہوگئے تو آپ نے دو رکعت نماز ہمکو پڑھائی۔ تینوں اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوْذَاتِ الْمَطَرِ فِي السَّفَرِ اَنْ يَّقُوْلَ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سردی یا بارش کی رات کو موذن کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ یہ کہدے اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ خبردار تم لوگ اپنی فرودگاہوں میں نماز پڑھو۔ بجز ترمذی کے چھوں اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ صِفَةِ الْاِمَامِ

چوتھی فصل

امام کی کیفیت کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى...... فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَجْلِسْ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ اَلتَّكْرِمَةُ مَوْضِعُ جُلُوْسِ الرَّجُلِ الْخَاصِّ مِنْ فِرَاشٍ اَوْ سَرِيْرٍ ترجمہ ابومسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو سب سے بہتر قرآن شریف پڑھتا ہو اور اگر قرات قرآن میں سب برابر ہوں تو جو شخص ان سب سے بڑھ کر سنت (حدیث نبوی) جانتا ہو وہ امامت کرے اور اگر علم سنت (حدیث) میں سب مساوی ہوں تو جس شخص نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو وہ امامت کرے اور اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو جسکی عمر سب سے زیادہ ہو وہ امامت کرے اور کوئی شخص کسی کی حکومت کی جگہ میں جاکر امامت نہ کرے اور نہ اس کے صدر جانشین (مسند) پر بیٹھے بغیر اسکی اجازت کے بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اَلتَّكْرِمَةُ کسی شخص کے خاص بیٹھنے کی جگہ فرش ہو یا تخت۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین شخص ہوں تو ان میں ایک شخص امامت کرے اور امامت کا مستحق وہ شخص ہے جو ان سب میں بہتر قرآن پڑھتا ہو۔ مسلم نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب میں جو اچھا آدمی ہو وہ اذان کہے اور امامت وہ شخص کرے جو تم سب میں بہتر قرآن پڑھتا ہو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ اَمَمْتُ قَوْمِيْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكُنْتُ [illegible] اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

۵۱ اجازت کے بعد جو لوحائز ہیں ۵۲ اسیکا ترجمہ صدر جانشین در مسند کیا گیا ہے ۱۲

يُؤَذَّنُ فِيهِ زَادَ اَبُو دَاوُدَ وَمَا مِنكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَكَفَرْتُمْ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ نماز جماعت میں وہی شخص حاضر نہیں ہوتا تھا جس کا نفاق ظاہر ہوتا تھا یا بیمار (بلکہ) بیمار بھی دو شخص کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر چلتا تھا اور مسجد میں نماز کے لئے آتا تھا مسلم ابوداؤد اسکو راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ (ابن مسعود فرماتے ہیں کہ) ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کے طریقے سکھلائے اور منجملہ طریقہ ہدایت کے ایک بات یہ بھی ہے کہ نماز ایسی مسجد میں پڑھنی چاہئے جہاں اذان ہوتی ہو۔ اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ تم میں ہر شخص کے گھر میں مسجد ہے اور اگر اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے اور اپنی مسجدوں کو چھوڑ دوگے تو گویا کہ تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دوگے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دوگے تو تم کافر ہوجاؤ گے۔

(۵) وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ وَلَا يَشْهَدُ الْجَمَاعَةَ وَلَا الْجُمُعَةَ فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اون سے ایسے شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے لیکن نماز جماعت اور جمعہ میں شریک نہیں ہوتا تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا شخص دوزخی ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ام الدرداؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ابوالدرداؓ میرے پاس غصہ کی حالت میں آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں غصہ میں آئے تو انہوں نے کہا کہ قسم خدا کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کام سے میں بجز اسکے کچھ نہیں جانتا تھا کہ لوگ اکٹھے (جماعت سے) نماز پڑھتے تھے (تو اب لوگ اسکو بھی ترک کرتے ہیں) بخاری اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَرْكِهَا لِلْعُذْرِ

تیسری فصل

عذر کی وجہ سے ترک جماعت کے بیان میں

(۱) عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَاُحِبُّ اَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ مِنْ بَيْتِي اَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَفْعَلُ فَلَمَّا اَتَاهُ قَالَ اَيْنَ تُرِيدُ فَاَشَارَ اِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عتبان بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نالہ کی طغیانی میرے اور میری قوم کی مسجد کے مابین حائل ہوجاتی ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لاکر میرے مکان میں کسی جگہہ نماز پڑھ دیں تاکہ میں اسی مکان کو مسجد بنالوں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا عنقریب ایسا ہی کریں گے پھر جب آپ عتبان کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے اُن سے پوچھا

عـــہ ترجمہ غلط ہے۔ کہ حدیث کا مطلب اسطرح ہے نہ اب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام میں صرف یہی باقی ہے کہ لوگ با جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں اور بس ۱۲ (ان کے شوہر)

لَہٗ اَنَافَقْتَ یَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰہِ وَلَاٰتِیَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَلَاُخْبِرَنَّہٗ فَاَتَاہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنَّا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّہَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰی مَعَکَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتَانَا فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَاَقْبَلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَلٰی مُعَاذٍ فَقَالَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ یَا مُعَاذُ اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰہَا وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ
اِذَا یَغْشٰی وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ اَلنَّاضِحُ اَلْبَعِیْرُ الَّذِیْ یُسْتَقٰی عَلَیْہِ **ترجمہ**
جابرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پھر واپس آکر اپنی قوم
کی امامت کرتے تھے تو ایک شب انہوں نے رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی پھر اپنی قوم کے پاس آئے
اور انکی امامت کی تو انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کی تو ایک شخص سلام پھیر کر جماعت سے الگ ہوگیا پھر اس نے
اکیلے نماز پڑھ لی اور چلا گیا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ اے فلان شخص تو منافق ہوگیا تو اس نے کہا کہ نہیں
قسم ہے خدا کی اور میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے یہ واقعہ بیان کروں گا غرضیکہ
وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ اونٹوں پہ پانی بھرنے والے ہیں دن بھر
پانی بھرا کرتے ہیں اور معاذ آپکے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر ہمارے پاس آئے تو انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کردی
تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کی جانب متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ کیا تم فتنہ انگیز ہوا ہے معاذ تم
وَالشَّمْسِ وَضُحٰہَا اور وَالضُّحٰی اور وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھا کرو بجز ترمذی کے پانچوں اسکے
راوی ہیں

(۱۲) **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْہِمُ الضَّعِیْفَ
وَالسَّقِیْمَ وَالْمَرِیْضَ وَذَا الْحَاجَۃِ وَاِذَا صَلّٰی لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَاءَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسکو ہلکی نماز پڑھانی چاہیے اسلئے
کہ ان میں ضعیف اور ناتوان اور بیمار اور کام والے سب شریک ہیں اور جب اکیلے نماز پڑھے تو جتنی لمبی چاہے
پڑھے چھیوں اسکے راوی ہیں

(۱۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُطِیْلَہَا
فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ لِمَا اَعْلَمُ مِنْ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَائِہٖ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ اَلْوَجْدُ
اَلْحُزْنُ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور میرا
ارادہ ہوتا ہے کہ اسکو طویل کروں اتنے میں بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو میں اپنی نماز میں تخفیف کردیتا
ہوں اسلیئے کہ مجھ کو وہ صدمہ معلوم ہے جو بچے کی ماں کو اسکے رونے سے ہوگا بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی
ہیں

(۱۴) **وَعَنِ** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَقُوْمُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی
مِنَ الظُّہْرِ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ وَقْعَ قَدَمٍ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ کَانَ اِذَا قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
فِی الْمَسْجِدِ اِذَا رَاٰہُمْ قَلِیْلًا جَلَسَ وَاِذَا رَاٰہُمْ جَمَاعَۃً صَلّٰی **ترجمہ** ابن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی رکعت میں اتنی دیر تک کھڑے ہوتے تھے کہ آپ کسی آنیوالے شخص کے قدم کی

---

[1] اسلیئے کہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوگیا [2] پھر اگر اسیطرح بڑی بڑی سورہ پڑھو گے تو لوگ بتدریج تم سے متنفر ہوجائینگے اور دین میں نیا

وابوداؤد والنسائی ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی امامت کرتا حالانکہ میری عمر چھ یا سات
برس کی تھی اور ان سب لوگوں سے میں قرآن زیادہ پڑھا ہوا تھا۔ بخاری۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ فَنَزَلُوْا مَوْضِعًا بِقُبَاءَ قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل جب مہاجرین مدینہ میں
آئے تو وہ قبا میں کسی مقام پر اترے تو انکی امامت سالم کیا کرتے تھے جو ابو حذیفہ کے مولی تھے اور سب سے زیادہ قرآن
پڑھے ہوئے تھے۔ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ
ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انکے غلام مسمی ذکوان قرآن دیکھکر انکی امامت کرتے تھے۔ بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو ذکر کیا ہے

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰى اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ
ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے
حالانکہ وہ نابینا تھے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ
فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر اپنی قوم کے پاس واپس آکر انکو وہی (عشا کی) نماز پڑھاتے تھے۔ بجز نسائی کے
پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوتَهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ
قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهُ وَمَنِ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهُ
اَيِ اسْتَرَقَّهُ بَعْدَ اَنْ حَرَّرَهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَهُ اَيِ اسْتَرَقَّهُ بَعْدَ اَنْ حَرَّرَهُ اَيْ اَعْتَقَهُ ترجمہ
ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص ہیں جنکی نماز خدا تعالی قبول نہیں
فرماتا (ایک تو) ایسا امام جس کی امامت سے لوگ ناراض ہوں (دوسرے) وہ شخص جو نماز کا وقت گزر جانیکے بعد نماز کے لئے
آئے (تیسرے) وہ شخص جو اپنے غلام کو آزاد کرنے کے بعد پھر اسکو غلام بنائے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَ
امْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو امامہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص ہیں جنکے کانوں سے انکی نماز آگے نہیں بڑھتی (ایک) بھاگے
ہوئے غلام کی جبتک (مالک کے پاس) واپس نہ آجائے۔ (دوسرے) ایسی عورت کی جس نے ایسی حالت میں رات بسر کی
کہ اسکا شوہر اس سے رنجیدہ ہو اور (تیسرے) ایسے امام کی جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهُ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا

ملہ اسی وجہ سے باوجود کم سنی کے یہ امامت کرتے تھے ۱۲ ملہ یعنی قرآن دیکھکر سورہ پڑھتے تھے انکو قرآن زبانی یاد نہ ہوگا ۱۲

وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ

ابو مسعود بدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر کھڑے ہو آگے پیچھے مت کھڑے ہو تو تمہارے دلوں میں پھوٹ ۔ چاہئے مجھ سے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو بہت ہی سمجھدار اور عقلمند ہوں پھر وہ لوگ کھڑے ہوں جو انکے قریب ہیں ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ تم لوگوں میں بہت ہی پھوٹ پڑ گئی ہے ۔ مسلم ۔ ابو داؤد ۔ نسائی اسکے راوی ہیں ۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ النُّهَى الْعُقُولُ وَالْأَلْبَابُ وَهَيْشَاتُ الْأَسْوَاقِ الْاِخْتِلَاطُ وَكَثْرَةُ اللَّغَطِ ۔ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے قریب تر وہ لوگ کھڑے ہوں جو زیادہ سمجھدار اور عقلمند ہیں پھر وہ لوگ جو انکے قریب قریب ہیں ۔ اور تم لوگ بازاری جھگڑے بکھیڑوں سے احتراز کرو ۔ مسلم ۔ ابو داؤد ترمذی اس کے راوی ہیں ۔

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ نے میری چوٹی پکڑ کر اپنے دائیں جانب کر لیا چھیوں اسکے راوی ہیں ۔

(۴) وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا قَالَا أَتَيْنَا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَأَذِنَ لَنَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم دونوں ابن مسعودؓ کے پاس گئے اور ان سے (اندر آنیکی) اجازت مانگی اور انہوں نے اجازت دی پھر ابن مسعود کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہم دو نوں کے بیچ میں نماز پڑھی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے مسلم ۔ ابو داؤد ۔ نسائی اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری اخیر صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سب سے بہتر اخیر صف ہے اور سب سے بری پہلی صف ہے بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں ۔

(۶) وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ أَوْ قَالَ وُجُوهِكُمْ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ؔ عقل اور سمجھ میں ۔ ؔ اسلئے کہ صف بندی کا بالکل خیال ہی نہیں رکھتے ہو ۔ ؔ یعنی علقمہ اور اسود کو ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا اور خود دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے ۔ ؔ اسلئے کہ عورتوں سے دور ہے ۔ ؔ اسلئے کہ عورتوں کو مردوں سے قریب ہے ۔ ؔ اسلئے کہ مردوں سے دور ہے

اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد وہی کی ایک روایت میں جو سالم ابو النضر سے مروی ہے
یہ ہے کہ جس وقت مسجد میں نماز کی تکبیر ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے کہ لوگ کم آئے ہیں تو آپ بیٹھ جاتے اور جب
آپ دیکھتے کہ لوگ پوری جماعت کے آگئے ہیں تو آپ نماز شروع کر دیتے۔

۱۵) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَهُ فِي أُخْرَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ امام فرض نماز پڑھائے اس مقام پر (نفل) نماز نہ پڑھے تاکہ اس جگہ سے ہٹ نہ جائے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد وہی کی ایک روایت میں جو ابوہریرہؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) کیا تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھ جانے یا پیچھے ہٹ جانے یا دائیں یا بائیں جانب ہٹ جانے سے عاجز ہے (نفل نماز پڑھنے کی غرض سے)

۱۶) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مَكَثَ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَتْ نَرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذٰلِكَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ الرِّجَالُ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو تھوڑی دیر اسی جگہ ٹھہرے رہتے تھے تو ہمارا خیال ہے واللہ اعلم (بالصواب) کہ آپ کا مقصود اس سے یہ تھا کہ عورتیں مردوں سے قبل چلی جائیں بخاری ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں

۱۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الْحَقْنُ الْحَاقِنُ وَهُوَ الَّذِي بِهِ بَوْلٌ ترجمہ ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین کام کسی کو کرنا جائز نہیں ہے (ایک یہ کہ) ایسا شخص جو لوگوں کی امامت کرے تو خاص کر اپنے ہی واسطے مقتدیوں کو چھوڑ کر دعا مانگے پس اگر کسی امام نے ایسا کیا تو گویا مقتدیوں کی اس نے خیانت کی (دوسرے) کسی کے گھر کے اندر اجازت مانگنے سے قبل جھانکنا پس اگر کسی شخص نے ایسا کیا تو گویا اس نے صاحب خانہ کی خیانت کی (تیسرے) ایسی حالت میں کسی شخص کا نماز پڑھنا جبکہ اسکو پاخانہ پیشاب کی ضرورت ہو تا آنکہ حاجت سے فارغ نہ ہو جائے۔ ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي أَحْكَامِ الْمَأْمُومِ وَتَرْتِيبِ الصُّفُوفِ وَشَرَائِطِ الْاِقْتِدَاءِ وَآدَابِ الْمَأْمُومِ

پانچویں فصل

مقتدی کے احکام اور صفوں کی ترتیب اور اقتدا کرنے کے شرائط اور مقتدی کے آداب کے بیان میں

۱) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ يَقُولُ اسْتَوُوا

ك نماز میں شریک ہونے والے اشخاص سب آجاتے کوئی باقی نہ رہتا ۱۲ ك یعنے جہاں فرض نماز پڑھی ہے اس مقام سے ہٹ کر نفل پڑھنے چاہیئے

صف بستہ کہڑے ہوتے ہین آپ نے فرمایا کہ پہلے اول صف پوری کرتے ہین اور ایک دوسرے سے خوب ملکے کہڑے ہوتے ہین اندونون حدیث کو مسلم ابوداود و نسائی راوی ہین التراص سیسہ ملکر کہڑے ہو نا خدا تعالی فرماتا کانھم بنیان مرصوص (گویا کہ وہ مضبوط عمارت ہین) یعنے ایک دوسرے سے خوب ملے ہوئے ہین۔

(۱۳) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما فی الصف الاول لکانت قرعۃ اخرجہ مسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمکو معلوم ہوتا جو اول صف مین (فضیلت اور ثواب) ہے تو تم (اس مین شرکت کے لیے) قرعہ ڈالتے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد وفی روایۃ ولک الحمد واذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس غرض سے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اسکی پیروی کیجائے تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بہی اللہ اکبر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بہی رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اور جب کہڑے ہو کر نماز پڑہے تو تم بہی کہڑے ہو کر نماز پڑہو اور جب وہ بیٹھکر نماز پڑہے تو تم بہی بیٹھکر نماز پڑہو بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اما یخشی احدکم اذا رفع رأسہ من رکوع او سجود قبل الامام ان یجعل اللہ رأسہ رأس حمار او صورتہ صورۃ حمار اخرجہ الخمسۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم مین سے وہ شخص جو امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے اپنا سر اٹہاتا ہے اس سے نہین ڈرتا کہ خدا تعالی اسکے سر کو گدہے کا سر کردے یا اسکی صورت کو گدہے کی صورت کی سی کردے پانچون اسکے راوی ہین

(۱۶) وعنہ قال الذی یرفع رأسہ ویخفضہ قبل الامام انما ناصیتہ بید شیطان اخرجہ مالک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہتے ہین کہ جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹہاتا ہے یا جہکاتا ہے اسکی پیشانی شیطان کے ہاتہہ مین ہے۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(۱۷) وعن البراء قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ لم یحن احد منا ظہرہ حتی یضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبھتہ علی الارض اخرجہ الخمسۃ ترجمہ براء سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہتے تہے تو جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم مین سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہین جہکاتا تہا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی مبارک زمین پر رکہدیتے تہے۔ پانچون اسکے راوی ہین

(۱۸) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ مع الامام فقد ادرک الصلوۃ کلھا اخرجہ الثلثۃ وابوداود ولفظ مالک من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القرآن فقد فاتہ خیر کثیر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو امام کے ساتہہ ایک رکعت نماز مل گئی اسکو ساری نماز مل گئی تینون اور ابوداود اسکے راوی ہین اور مالک کے الفاظ یہہ ہین کہ جس شخص کو رکوع مل گیا اسکو سجدہ بہی مل گیا اور جس شخص سے سورۂ فاتحہ کی قرارت فوت ہوگئی اس سے بہت نیکی فوت ہوگئی۔

؎۱ پہر دوسرے تیسرے ؎۲ جس طرح عمارت مین ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملی ہوتی ہے ؎۳ یہ قرعہ مین جسکا نام نکلتا وہی ہر ایک ہوتا ؎۴ یعنے مسخ کردے

نے فرمایا کہ صفون کو برابر کرو نہیں تو خدا تعالیٰ تمہارے دلون مین اختلاف ڈالدیگا یا آپ نے فرمایا کہ
خدا تعالیٰ تمہارے چہرون مین اختلاف پیدا کردیگا پانچون اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوۃ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفون کو برابر کرو اسلیے کہ صف کا برابر کرنا بھی منجملہ تکمیل نماز کے ایک کام ہے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۸) وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ اخرجہ ابو داود بطولہ والنسائی من قولہ وصل الی اخرہ فرجات الشیطان ھی الخلل التی تکون بین المصلین فی الصفوف ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفون کو سیدھی کرو اور مونڈھون کو برابر رکھو اور خالی جگہون کو بند کرو اور اپنے بھائیون کے ہاتھون مین نرم ہوجاؤ اور شیطان کے واسطے صفون کے بیچ مین جگہہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملاویگا خدا تعالیٰ بھی اسکو اپنی رحمت سے ملاویگا اور جو شخص صف کو قطع کریگا خدا تعالیٰ بھی اسکو اپنی رحمت سے قطع کردیگا۔ ابو داؤد نے پوری حدیث کو روایت کیا ہے اور نسائی نے بعض حصہ روایت کیا ہے فرجات شیطان سے وہ خالی جگہہ مراد ہے جو نمازیون کی صفون کے بیچ مین ہوتی ہے۔

(۹) وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ اخرجہ ابو داود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین بہتر لوگ وہ ہین جو نماز مین مونڈھون کو نرم رکھتے ہین ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وعن وابصۃ بن معبد قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ باعادۃ الصلوۃ اخرجہ ابو داود والترمذی ترجمہ وابصہ بن معبد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھ رہا ہے تو آپ نے اسکو نماز کے لوٹانیکا حکم دیا۔ ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وعن ابی سعید قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ تاخرا فقال تقدموا فأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرهم اللہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری پیروی کرین اور ایک قوم پیچھے ہٹتی رہے گی حتے کہ خدا تعالیٰ اسکو اپنی رحمت سے پیچھے کردیگا۔

(۱۲) وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما تصف الملائکۃ علیہم السلام عند ربہم تعالیٰ قلنا وکیف تصف الملائکۃ قال یتمون الصفوف المقدمۃ ویتراصون فی الصف اخرجہ مسلم وابو داود والنسائی التراص الاجتماع والانتظام قال اللہ تعالیٰ کانهم بنیان مرصوص ای متصل بعضہ ببعض ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طرح کیون نہین کھڑے ہوتے جسطرح فرشتے اپنے پروردگار کے نزدیک صف بستہ کھڑے ہوتے ہین تو ہم نے عرض کیا کہ فر

۵۱ ایسا ہی ہوا آجکل مطلقاً لوگون نے صف کا برابر کرنا چھوڑ دیا جسکا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ بھائی بھائی اور باپ بیٹے مین بھی اتفاق باقی نہ رہا ۵۲ یعنے اگر کوئی شخص نگاہ کرے تو صورتین مسخ کردیگا ۵۳ یعنے صف کا برابر کرنا کوئی زائد اور فضول کام نہین ہے بلکہ تکمیل نماز کے لیے ایک ضروری امر ہے ۵۴ یعنے [illegible] ۵۵ جسطرح [illegible] ہین پاکسیکو تکلیف نہ دینی ہے ۵۶ یعنے اول صف مین سے کسیکے ہوتے انہون نے انہیں [illegible] توبہ [illegible] سخت کرو ۱۲

رات کو اپنے حجرہ میں نماز پڑھا کرتے تھے اور حجرہ کی دیوار چھوٹی تھی تو لوگوں نے آپ کے جسم مبارک کو دیکھ لیا۔ تو چند اشخاص آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے پھر جب صبح ہوئی تو لوگوں سے انھوں نے بیان کیا پھر آپ دوسرے دن نماز کے لیئے کھڑے ہوئے تو اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے غرضکہ تین رات تک لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر اس کے بعد (چوتھی شب کو) آپ (اندر ہی) بیٹھے رہے اور برآمد نہیں ہوئے جب صبح ہوئی تو لوگوں نے آپ سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں ڈر گیا کہ رات کی نماز تہجد تم پر فرض نہ ہو جائے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۲۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تکبیر سنو تو نماز کے لیے نہایت اطمینان اور تسکین سے چلکر آؤ دوڑ کر مت آؤ پھر جتنی نماز مل جاے اسکو پڑھ لو اور جس قدر فوت ہو جائے اُس کو پورا کر لو۔ چھیوں اس کے راوی ہیں۔

(۲۴) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ مَنْ كَانَتْ مِنْكُنَّ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُؤُوْسَهُمْ كَرَاهَةَ اَنْ تَرَيْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو عورت خدا اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتی ہو وہ اپنا سر رکوع اور سجود میں اُس وقت تک نہ اُٹھائے جب تک مرد سر نہ اُٹھالیں اس غرض سے کہ عورتوں کی نظر مردوں کی شرمگاہ پر نہ پڑے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۲۵) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِیْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ الَّتِیْ يُجْهَرُ فِيْهَا اِلْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ اِذَا جَهَرْتُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اَنَا اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَیْءٍ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی نماز میں جس میں قرآن مجید بآواز بلند پڑھا جاتا ہے قرآن پڑھ رہے تھے تو قرات آپ پر ملتبس اور مشتبہ ہوگئی تو جب آپ فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہ کیا تم لوگ بھی قرآن پڑھتے ہو جب میں بلند آواز سے قرآن پڑھتا ہوں بعض لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک ہم ایسا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کیا کرو میں بھی کہتا تھا کہ مجھے کیا ہوگیا کہ کوئی قرآن مجھ سے چھین رہا ہے تو جب میں بلند آواز سے پڑھوں تو تم لوگ بجز سورہ فاتحہ کے اور کچھ مت پڑھا کرو اصحاب سنن اس کے راوی ہیں۔

(۲۶) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ قَالَ الرَّجُلُ اَنَا قَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص آپ کے پیچھے (سورۂ) سبح اسم ربک الاعلی پڑھنے لگا تو جب آپ

---

۵۱ کہ شب کو آپ کیوں برآمد نہیں ہوئے ۱۲ ۵۲ جو مسلمان ہو ۱۲ ۵۳ اس لیئے کہ عرب کا لباس عموماً تہ بند تھا جس میں رکوع میں کم اور سجدے میں بہت زیادہ اندیشہ ستر دیکھنے کا ہے ۱۲

(۱۹) وعن علي ومعاذ قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم والإمام على حال فليصنع كما يصنع الإمام أخرجه الترمذي ترجمہ علی اور معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور امام کسی حالت میں ہو تو اسکو بھی کرنا چاہیے جیسا کہ امام کر رہا ہو[1]۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۰) وعن همام بن الحارث أن حذيفة أمّ الناس بالمدائن على دكان فأخذ أبو مسعود بقميصه فجبذه فلما فرغ من صلوته قال ألم تعلم أنهم كانوا ينهون عن ذلك قال تذكرت حين جبذتني أخرجه أبو داود ترجمہ ہمام بن حارث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے مدائن میں ایک دکان پر لوگوں کی امامت کی تو ابو مسعودؓ نے انکا کرتا پکڑ کر انکو کھینچا پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ابو مسعودؓ نے کہا کہ کیا تمکو معلوم نہیں ہے کہ لوگوں کو اس سے ممانعت کی جاتی تھی حذیفہؓ نے کہا کہ جسوقت آپ نے مجھکو کھینچا اسوقت مجھکو یاد آیا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وعن أبي حازم بن دينار أن نفرا جاؤوا إلى سهل بن سعد قد تماروا في المنبر من أي عود هو فقال أما والله إني لأعرف من أي عود هو ومن عمله وأتى يوم جلس عليه أرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى امرأة من الأنصار أن مري غلامك النجار يعمل لي أعوادا أكلم الناس عليها فعمل هذه الثلث الدرجات ثم أمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم أن توضع هذا الموضع فهي من طرفاء الغابة فقام عليه صلى الله عليه وسلم فكبر وكبر الناس وراءه وهو على المنبر ثم ركع فنزل القهقرى حتى سجد في أصل المنبر ثم عاد حتى فرغ من صلوته ثم أقبل على الناس فقال إنما صنعت هذا لتأتموا بي ولتعلموا صلوتي أخرجه الخمسة إلا الترمذي ترجمہ ابو حازم بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ چند اشخاص سہل بن سعد کے پاس آئے جو منبر (نبوی) کے باب میں جھگڑ رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا تو سہل نے کہا کہ ..... خدا کی[2] مجھے معلوم ہے جس لکڑی کا وہ تھا اور جس نے اسکو بنایا اور جس دن آپ اسپر بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی انصاری عورت کو کہلا بھیجا کہ تو اپنے لڑکے کو جو بڑھئی ہے حکم دے کہ وہ میرے لیے چند لکڑیاں بنا دے جس پر بیٹھکر میں لوگوں کو وعظ کروں تو اس لڑکے نے تین سیڑھیوں کا ممبر بنا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اس مقام پر رکھدیا جائے اور وہ (سیڑھیں یعنی منبر) غابہ کی لکڑی کا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ اکبر کہا لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے اللہ اکبر کہا اور آپ منبر پر ہی تھے پھر آپ پچھلے پاؤں منبر سے نیچے اترے یہانتک کہ منبر کی جڑ میں آپنے سجدہ کیا پھر آپ منبر پر لوٹ گئے[3] یہانتک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے اس غرض سے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھو بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲۲) وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل في حجرته وجدار الحجرة قصير فرأى الناس شخص النبي صلى الله عليه وسلم فقام أناس يصلون بصلوته فأصبحوا فتحدثوا فقام الثانية وقاموا فصنعوا ذلك ثلثا فلما كان بعد ذلك جلس فلم يخرج فلما أصبح ذكروا له ذلك فقال إني خفت أن تكتب عليكم صلوة الليل أخرجه البخاري وأبو داود ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱ یعنی امام رکوع میں ہو تو یہ بھی رکوع کرے امام سجدہ میں ہو تو یہ بھی سجدہ کرے علی ہذا اور افعال ۱۲ ۲ یہ قسم تاکید ہے یعنی مجھے معلوم ہے
۳ یعنی سجدہ کے بعد پھر آپ منبر پر چڑھ گئے غرضیکہ سجدے کے لیے منبر سے اترتے پھر منبر پر چڑھ جاتے تھے ایسا ہی کرتے رہے تا آنکہ آپ نماز سے فارغ ہوئے

(۳۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہوجائے تو بجز فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہے بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۳۴) **وَعَنْ** رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَاءَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّی النَّاسُ بَدَءَ بِالْمَکْتُوْبَةِ وَلَمْ یُصَلِّ قَبْلَهَا شَیْئًا اَخْرَجَهُ مَالِکٌ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب مسجد میں آتے تھے تو لوگ نماز پڑھ چکتے تو فرض نماز پڑھنی[1] شروع کرتے تھے اور اس کے قبل کچھ نہیں پڑھتے تھے مالک اس کے راوی ہیں۔

(۳۵) **وَعَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَی الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ وَقَعَدَ فَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَصَلٰوةُ مَنْ خَلْفَهٗ مِمَّنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام نماز پوری کر چکے اور (واخیر) التحیات کے لیے بیٹھے پھر وہ بات کرنے سے قبل بے وضو ہوجائے تو اسکی نماز پوری ہوگئی اور مقتدیوں کی نماز بھی پوری ہوچکی جو اپنی نماز کو پوری[2] کر چکے ہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۳۶) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَؤُا فَلَکُمْ وَعَلَیْهِمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تمکو نماز پڑھاتے ہیں تو اگر انہوں نے پورے طور پر نماز پڑھی تو تمہارے (اور انکے) لئے مفید ہے اور اگر انہوں نے خطا اور غلطی کی تو تمہارے لیے مفید ہے اور انکے لئے مضر ہے بخاری اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَفِیْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

ساتواں باب

نماز جمعہ کے بیان میں جسمیں پانچ فصلیں ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِهَا وَوُجُوْبِهَا وَاَحْکَامِهَا

پہلی فصل

جمعہ کی فضیلت اور اسکے واجب ہونے اور اسکے احکام کے بیان میں

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَّمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا وَّمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰٓئِکَةٌ یَّکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ۔ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن جنابت کا غسل[3] کرے پھر اول وقت نماز جمعہ کے لیے (مسجد میں) چلا جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی[4] کی اور جو شخص دوسری ساعت میں جائے تو گویا اس نے ایک گائے کی قربانی کی اور جو شخص تیسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے ایک دنبہ کی قربانی کی اور جو شخص چوتھی ساعت میں جائے

[1] فرض نماز پڑھنی چاہیئے سنت وغیرہ نہیں پڑھنا چاہیئے ۱۲ - [2] مسبوق نہیں ہیں شروع سے شریک ہیں ۱۲ - [3] یعنی اپنی بی بی سے جماع کرکے غسل کرے ۱۲
[4] سب فرقوں سے مقدار ثواب مراد ہے ۱۲

نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے قرآن پڑھا تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے آپ نے فرمایا کہ میں نے خیال کیا کہ کوئی تم میں سے قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے مسلم ابوداؤد۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۲۷) وَعَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ يَزِيدَ الْمَالِكِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصَّلوٰةِ فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهَلَّا أَذْكَرْتَنِيهَا زَادَ فِي رِوَايَةٍ كُنْتُ أُرَى أَنَّهَا نُسِخَتْ

ترجمہ مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے تو آپ نے کچھ چھوڑ دیا اس کو نہیں پڑھا تو ایک شخص نے بعد نماز کے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی آپ نے فرمایا کہ تم نے مجھ کو کیوں یاد نہ دلائی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس شخص نے کہا کہ میں خیال کرتا تھا کہ شاید وہ آیت منسوخ ہو گئی ہو۔

(۲۸) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْتَحُ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلوٰةِ أَخْرَجَهُمَا أَبُو دَاوُدَ

ترجمہ علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو نماز میں مت بتاؤ ان دونوں حدیث کو ابوداؤد راوی ہیں

(۲۹) وَعَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِّنَ بِالصَّلوٰةِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ أَهْلِي فَقَالَ لَهُ إِذَا جِئْتَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَأُقِيمَتِ الصَّلوٰةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ بسر بن محجن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو نماز کی اذان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور واپس آئے اور محجن اسی جگہ بیٹھے ہی رہے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے کیوں لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے کہا کہ ہاں میں مسلمان ہوں لیکن میں نے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ جب تم مسجد میں آؤ اور نماز کی تکبیر ہو تو لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ اگرچہ تم نماز پڑھ چکے ہو۔ مالک نسائی اس کے راوی ہیں

(۳۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أُصَلِّي فِي بَيْتِي ثُمَّ أُدْرِكُ الصَّلوٰةَ مَعَ الْإِمَامِ أَفَأُصَلِّي مَعَهُ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ فَأَيَّتَهُمَا أَجْعَلُ صَلوٰتِي فَقَالَ وَذٰلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذٰلِكَ إِلَى اللهِ يَجْعَلُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے ان سے دریافت کیا کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں پھر امام کے ساتھ مجھے وہی نماز ملتی ہے تو کیا میں امام کے ساتھ وہی نماز پھر پڑھ لوں انہوں نے کہا کہ ہاں پڑھ لو، اس شخص نے کہا کہ پھر ان دونوں میں سے کس کو اپنی فرض، نماز قرار دوں اور کس کو نفل، تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ کیا یہ قرار دینا تمہاری طرف سے ہے یہ تو خدا کی طرف سے ہے ان دونوں میں سے جس کو چاہے فرض، قرار دے اور جس کو چاہے نفل، مالک اس کے راوی ہیں

(۳۱) وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوا صَلوٰةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز کو دن میں دو دفعہ مت پڑھا کرو۔ ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہیں

(۳۲) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ جو شخص مغرب اور صبح کی نماز پڑھ چکے پھر یہ دونوں نمازیں امام کے ساتھ اس کو ملیں تو مکرر یہ دونوں نمازیں نہ پڑھے۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

۵۱ جب ہی آپ اٹھیں لوٹے ۱۲ ۵۲ محجن ۱۲ ۵۳ یعنی جب ایک دفعہ ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھ چکے۔ تو پھر اسی نماز کو مکرر مت پڑھا ہو۔ ۱۲

ترجمہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں تین قسم کے لوگ آتے ہیں ایک تو وہ شخص جو وہاں آکر بیہودہ بک بک کرتا ہے ایسے شخص کا تو جمعہ میں سے یہی حصہ ہے دوسرا وہ شخص جو محض دعا کے لیے آتا ہے تو ایسا شخص ہے جس نے خدا سے دعا کی[1] اب خدا چاہے اسکی دعا قبول کرے چاہے قبول نہ کرے خدا کو اختیار ہے تیسرا وہ شخص جو جمعہ میں آکر نہایت ... خاموش اور چپ رہتا ہے اور کسی مسلمان کی گردن نہیں پھاندتا اور کسی کو ایذا اور تکلیف نہیں دیتا ہیں ایسا شخص کے آیندہ جمعہ بلکہ تین[2] روز اور زیادہ تک کے گناہ کے لیے[3] کفارہ ہے اور یہ اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنے جو شخص ایک نیکی کرے اُس کو دس گنا ثواب ملتا ہے

(۴) **وعن** عَلِيٍّ رض اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْكُوفَةِ يَخْطُبُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِرَايَاتِهَا اِلَى الْاَسْوَاقِ وَيَرْمُوْنَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيْثِ اَوْ قَالَ بِالرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُوْنَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ فَاِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ نَاٰى حَيْثُ لَا يَسْمَعُ فَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْاَجْرِ وَاِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنْ وِزْرٍ فَاِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ يُنْصِتُ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهُ ثُمَّ قَالَ فِي اٰخِرِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْ دَاؤُدَ التَّرَابِيْثُ اَوِ الرَّبَائِثُ جَمْعُ رَبِيْثَةٍ وَهِيَ مَا يَحْبِسُ الْاِنْسَانَ عَنْ مُهِمَّاتِهِ وَيَشْغَلُهُ عَنْهَا وَيُثَبِّطُهُ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَالتَّرَابِيْثُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَوْلُهُ يَرْمُوْنَ النَّاسَ كَذَا رُوِيَ لَنَا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْكِفْلُ النَّصِيْبُ وَقِيْلَ الضِّعْفُ وَالْوِزْرُ اِنَّمَا هُوَ فِيْمَا بَيْنَ الْاِثْمِ الْمُثْقِلِ لِلظَّهْرِ

ترجمہ علیؓ سے روایت ہے اور وہ کوفہ میں منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے انہوں نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو صبح شیطان اپنے جھنڈے لیکر بازاروں میں چلے جاتے ہیں اور لوگوں کو کاموں میں پھنسا دیتے ہیں اور انکو جمعہ میں آنے سے روکتے ہیں اور فرشتے صبح ہی سے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور آنیوالوں کو لکھنا شروع کر دیتے ہیں کہ فلاں شخص پہلی ساعت میں آیا اور فلاں شخص دوسری ساعت میں آیا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھنے کے لیے برآمد ہو اپھر جو شخص ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے خطبہ اچھی طرح سن سکتا ہے اور امام کو بھی دیکھ سکتا ہے پھر وہ چپکا بیٹھا رہا اور کوئی لغویت نہیں کی تو ایسے شخص کو ثواب کے دو حصے ملیں گے اور جو شخص دور بیٹھا جہاں سے خطبہ نہیں سن سکتا ہے پھر وہ چپکے بیٹھا رہا اور کوئی لغویت نہیں کی تو ایسے شخص کو ثواب کا ایک حصہ ملیگا اور جو شخص ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے خطبہ اچھی طرح سن سکتا ہے اور امام کو دیکھ سکتا ہے پھر اس نے لغویت کی اور چپکے نہ بیٹھا تو ایسے شخص پر گناہ کے دو حصے لادے جاویں گے اور جو شخص ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے خطبہ نہیں سن سکتا اور نہ امام کو دیکھ سکتا ہے اور چپکے نہ بیٹھا تو ایسے شخص پر گناہ کا ایک حصہ لادا جائیگا اور جو شخص اپنے پاس والے سے یہ کہے کہ چپ رہو تو اُس نے لغویت کی اور جس نے لغویت کی اسکو جمعہ کا کچھ بھی ثواب نہیں ملتا پھر اخیر میں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی فرماتے ہوئے سنا ہے ان دونوں حدیثوں کے ابو داؤد راوی ہیں الترابیث یا ربائث ربیثۃ کی جمع ہے اور ربیثہ کے یہ معنی ہیں جو انسان کو اُس کے کاموں سے روک دے اور دوسرے کاموں میں مشغول کر دے۔ خطابی کا قول ہے کہ ترابیث کچھ نہیں ہے یرمون دراصل

[1] کہ بک بک کیا کرے اُس کو کچھ ثواب نہیں ۱۲ [2] اس لیے کہ جمعہ کی ایک ساعت میں دعا مقبول ہوتی ہے اس شخص کا اصل مقصود دعا ہوتا ہے ضمناً نماز میں بھی شریک رہتا ہے ۱۲ [3] یعنے دس روز آئندہ سے اُس کے گناہ معاف ہو جائیں گے ۱۲ پس اس شخص نے ایک روز نیکی کی لہذا اُسکے دس روز کے گناہ معاف ہو گئے ۱۲

تو گویا اُس نے ایک مرغی کی قربانی کی - اور جو شخص پانچویں ساعت میں جائے تو گویا اُس نے ایک انڈے کی قربانی کی پھر جب امام نکل آیا (اور خطبہ پڑھنے لگا) تو فرشتے مسجد میں آکر خطبہ سننے لگتے ہیں - جیسوں اس کے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر ایک دروازہ پر فرشتے متعین رہتے ہیں جو پہلے آنے والے کو پہلے لکھتے ہیں پھر اُس کے بعد کے آنے والے کو اس کے بعد لکھتے ہیں - پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے بیٹھ گیا تو فرشتے اپنی کتابیں (رجسٹر) لپیٹ دیتے ہیں[۱] اور خطبہ سننے چلے جاتے ہیں -

(۲) **وَعَنْ** اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ وَاسْتَمَعَ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ اَجْرُ عَمَلِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَقَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَسُئِلَ مَكْحُوْلٌ عَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ فَقَالَ غَسَّلَ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَكَذٰلِكَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَوْلُهٗ اَيْ جَامَعَ اِمْرَأَتَهٗ فَاَحْوَجَهَا اِلَى الْغُسْلِ وَذٰلِكَ يَكُوْنُ اَغَضَّ لِطَرْفِهٖ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ هُوَ بَعْدَ الْجِمَاعِ وَقِيْلَ غَسَّلَ اَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَاَكْمَلَهٗ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَهٗ لِلْجُمُعَةِ وَبَكَّرَ اَتَى الصَّلٰوةَ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَابْتَكَرَ اَدْرَكَ اَوَّلَ الْخُطْبَةِ **ترجمہ** اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن خود نہائے اور (اپنی بی بی) کو نہلائے اور سویرے نماز کے لیئے چلا جائے اور خطبہ کا اول وقت پائے اور پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام کے قریب ہو جائے اور چپ رہے کوئی لغو بات نہ کرے اور خطبہ سنتا رہے تو اُس کے ہر ایک قدم پر[۳] سال بھر کی ایسی عبادت کا ثواب ملے گا کہ اُس نے سال بھر دن بھر روزے رکھے ہوں اور رات بھر نماز پڑھی ہو - اصحاب سنن اس کے راوی ہیں ابو داؤد کہتے ہیں کہ مکحول سے غسّل و اغتسل (نہلائے اور نہائے) سے متعلق دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے کہا کہ اپنا سر اور جسم دھوئے اور ایسا ہی سعید بن عبد العزیز نے بھی بیان کیا ہے غسّل (نہلائے) یعنی اپنی بی بی سے جماع کرے تا کہ اُس کو غسل کی ضرورت ہو جائے اور یہ اُس کی آنکھ کی حفاظت[۴] کے لیئے بہت مناسب ہوگا جب وہ جمعہ کی نماز کو لیے جائے گا اور اغتسل یعنے جماع کے بعد وہ خود نہائے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ غسل سے یہ مراد ہے کہ پورے طور پر کامل وضو کرے پھر اُس کے بعد نماز جمعہ کے لیے غسل کرے اور بکّر یعنے اول وقت نماز کے لیئے چلا جائے اور ابتکر یعنے خطبہ کا اول وقت پائے -

(۳) **وَعَنْ** ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُوْ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُوْ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ لَهٗ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

---

[۱] یعنے وہ فرشتے جو مسجد کے دروازوں پر حاضری لکھتے تھے اب مسجد میں آگئے اس وقت جو شخص آئے گا اسکی حاضری نہیں لکھی جائے گی صرف نماز کا ثواب ملے گا ۱۲ [۲] اس کے بعد جو شخص آیا اس کی حاضری نہیں لکھی جاتی ۱۲ - [۳] یعنی اگر گھر سے مسجد تک مثلاً سو قدم ہو تو سو برس کی ایسی عبادت کا ثواب ملے گا کہ اُس نے سو برس تک دن بھر روزے رکھے اور رات بھر نماز پڑھی ۱۲ [۴] کسی عورت پر نظر بد نہ پڑے گی ۱۲

عذر کے ترک کردے تو خدا تعالیٰ اسکے دل پر مہر کردیتا ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۱) وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة من غير عذر فليتصدق بدينار فإن لم يجد فبنصف دينار أخرجه أبو داود والنسائي ترجمہ سمرہ بن جندب رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی نماز بغیر کسی عذر کے ترک کردے تو اسکو ایک دینار خیرات کرنی چاہیے اگر دینار نہ مل سکے تو نصف دینار خیرات کرنی چاہیے۔

(۲) وعن أبي المليح عن أبيه واسمه عمير بن عامر الهذلي أنه شهد مع النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية يوم الجمعة وقد أصابهم مطر لم يبل أسفل نعالهم فأمرهم أن يصلوا في رحالهم أخرجه أبو داود ترجمہ ابو الملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جنکا نام عمیر بن عامر ہذلی تھا کہ وہ (صلح) حدیبیہ میں جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دن اتنی بارش ہوئی کہ لوگوں کے جوتے کے تلے بھی نہیں بھیگے تو آپ نے ازراہ شفقت و ترحم سب لوگوں کو یہ حکم دیا کہ سب لوگ اپنی اپنی فرودگاہ ہی میں نماز پڑھ لیں۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثاني في الوقت والنداء

دوسری فصل

نماز جمعہ کے وقت اور اذان کے بیان میں

(۱) عن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الجمعة حين تميل الشمس أخرجه البخاري وأبو داود والترمذي وفي أخرى للبخاري كان صلى الله عليه وسلم إذا اشتد البرد بكر بالصلوة وإذا اشتد الحر أبرد بالصلوة يعني الجمعة ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا بخاری و ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ سخت سردی کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سویرے نماز پڑھ لیتے تھے اور سخت گرمی کے زمانہ میں تاخیر فرماتے تھے یعنی نماز جمعہ میں۔

(۲) وعن سهل بن سعد قال كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم تكون القائلة أخرجه الخمسة إلا النسائي وفي أخرى ما كنا نقيل ولا نتغدى إلا بعد الجمعة وفي أخرى للخمسة إلا الترمذي عن سلمة بن الأكوع ثم ننصرف وليس للحيطان ظل نستظل به ترجمہ سہل بن سعد رض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر اسکے بعد قیلولہ ہوتا تھا بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ہم لوگ جمعہ کی نماز کے بعد ہی قیلولہ کرتے تھے اور صبح کا کھانا بھی کھاتے تھے اور بجز ترمذی کے پانچوں کی ایک روایت میں جو سلمہ بن اکوع سے مروی ہے مذکور ہے کہ پھر ہم لوگ نماز جمعہ پڑھ کر واپس ہوتے تھے کہ دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا جسکے سایہ میں ہم چلتے

(۳) وعن السائب بن يزيد قال كان النداء يوم الجمعة أوله إذا جلس الإمام على المنبر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء فثبت الأمر على ذلك أخرجه الخمسة إلا مسلما ترجمہ سائب بن یزید رض سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رض اور عمر رض کے زمانہ میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے منبر پر بیٹھتا تھا اور دوسری

ے یعنی آفتاب ڈھلتے ہی پڑھ لیتے تھے ۱۲ ے قیلولہ دوپہر کے وقت تھوڑی دیر سونے کو کہتے ہیں ۱۲ ے یعنی دیوار پر سے نیچے سایہ اترتا تھا غرض کہ آفتاب ڈھلتے ہی نماز پڑھ لیتے تھے ۱۲ ے حاجب سے پہلے کہی جاتی ہے ۱۲

فرماتے ہیں اور بعض کہتے ہیں وعید آئی ذہبی کا گناہ پھیر
تارک ہوتے ہیں جیسا کہ اس حدیث کے سوا ہم کو روایت پہنچی ہے الکفل کے معنی حصہ کے ہیں

(۵) وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ
اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوِ امْرَأَةٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ طَارِقٌ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعَدُّ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نماز جمعہ حق ہے ہر مسلمان پر جماعت سے بجز چار اشخاص کے کہ ان پر فرض نہیں ایک تو غلام پر جو کسی کا مملوک ہو دوسرے عورت پر تیسرے
بچے پر چوتھے بیمار پر ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور کہتے ہیں طارق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور وہ آپ کے اصحاب میں
شمار کیے جاتے ہیں لیکن انہوں نے آپ سے کچھ نہیں سنا

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ اَخْرَجَهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ اس شخص پر
واجب ہے جو اذان سنے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ
رَوَاحٌ اِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ
حفصہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بالغ مرد پر نماز جمعہ واجب ہے اور
جو شخص نماز جمعہ کے لیے جائے اس پر غسل واجب ہے ابو داؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَةُ عَلٰى كُلِّ مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ
اِلٰى اَهْلِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جمعہ ہر ایسے شخص پر واجب ہے جو رات کو اپنے گھر پہنچ جائے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو ضعیف
قرار دیا ہے۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ اَوْ
غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز
جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت مل جائے تو اس کی نماز پوری ہو گئی۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ
اَدْرَكَ اَخْرَجَهُمَا النَّسَائِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جس شخص کو نماز جمعہ کی ایک رکعت مل جائے تو اس کو پوری نماز مل گئی ان دونوں حدیثوں کے نسائی راوی ہیں

(۱۱) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ قُبَاءَ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْهَدَ
الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ قبا کے رہنے والے ایک شخص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابی تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ ہم قبا سے جمعہ کی نماز کیلئے آیا کریں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۲) وَعَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
قَلْبِهٖ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابو الجعد ضمری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعہ سستی سے

سلہ بلا واسطہ ۱۲ سلہ شہر سے اتنی دور رہتا ہو کہ اس کو اذان کی آواز آسکے سلہ یعنے شہر سے اس کا مکان اتنا دور ہو کہ شہر میں نماز جمعہ پڑھ کر رات کو
اپنے گھر پہنچ جائے تو ایسے شخص پر جمعہ واجب ہے ۱۲ سلہ یعنے اس حدیث کے اسناد میں ضعف ہے صحیح نہیں ۱۲

پھر پڑھتے تھے تو آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ
ہے لشکر سے ڈرانے والے تھے جو صبح شام کو آنے والا ہو اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت اسطرح بھیجا گیا ہوں اور آپ
کی اور بیچ کی انگلیوں کو ملا دیتے تھے اور آپ فرماتے تھے اَمَّا بَعْدُ سب سے اچھی بات خدا کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریق
محمد کا طریق ہے اور سب سے بری بات وہ نئی بات ہے (جو دین میں نکالی جائے) اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے پھر آپ نے فرمایا
میں ہر ایک مسلمان کا اسکی جان سے بڑھکر دوست ہوں پس جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے وہ اسکے وارثوں کا ہے
اور جو شخص قرضہ یا بال بچے چھوڑ کر مر جائے تو اسکی ادا اور پرورش میرے ذمہ ہے مسلم نسائی اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهُ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ اِذَا تَشَهَّدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تھے تو یہ کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهُ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا (سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں اسی سے مغفرت چاہتے ہیں ہم اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں جسکو خدا ہدایت کرے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسکو خدا گمراہ کرے اسکی کوئی ہدایت نہیں کر سکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ بجز خدا کے کوئی برحق معبود نہیں ہے اور محمد ص اسکے بندہ اور رسول ہیں جنکو خدا نے سچا پیغمبر بنا کر قیامت سے پہلے خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بھیجا ہے جس شخص نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی اُسنے سیدھی راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تو وہ اپنا ہی نقصان کریگا خدا کو کچھ نقصان نہیں پہونچا سکے گا) ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جب آپ جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے اور وہی حدیث بیان کی جو ابھی گذری)۔

(۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ اَلْقَصْدُ الْعَدْلُ اَيِ السَّوَاءُ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اوسط درجہ کی تھی اور آپ کا خطبہ بھی اوسط[1] درجہ کا تھا بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَاَوْجَزَ وَاَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَاَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَكَسْرِ الْيَاءِ مَهْمُوْزَةً وَّنُوْنٍ مُّشَدَّدَةٍ اَيْ عَلَامَةٌ مِّنْ فِقْهِ الرَّجُلِ **ترجمہ** ابو وائل رض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عمار رض نے خطبہ پڑھا تو انہوں نے بہت ہی مختصر اور بلیغ خطبہ پڑھا جب وہ منبر سے اترے تو ہمنے اُنسے کہا کہ اے ابو الیقظان آپنے بہت ہی بلیغ اور مختصر خطبہ پڑھا کاش کہ آپ خطبہ لمبا کرتے تو عمار رض نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ کسی شخص کا طویل نماز پڑھنا اور مختصر خطبہ پڑھنا اسکے دین میں سمجھدار ہونے کی علامت ہے پس تم لوگ خطبہ مختصر پڑھا کرو اور نماز طویل پڑھا کرو مسلم ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

[1] نہ بہت طویل نہ بہت مختصر ۱۲ نہ بہت طویل نہ بہت مختصر ۱۲

اذان تکبیر) پہر جب حضرت عثمان رض (کی خلافت) کا زمانہ آیا اور
بڑہادی اور یہہ (تیسری اذان پہلے پہل بمقام) زوراء کہی گئی پہر

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْخُ

تیسری فصل

خطبہ اور اسکے متعلق امور کے

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْ
لِلنَّسَائِیِّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ قَائِمًا وَ
ابْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ
يَخْطُبُ قَاعِدًا وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِانْفَ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبہ پڑہتے تہے جب آپ ممبر پر چڑہتے
فارغ ہوا سکے بعد آپ کھڑے ہو جاتے تہے پہر خطبہ پڑھتے تہے پہر بیٹہتے
تہے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ ابو داؤد کے الفاظ ہین اور نسائی
ہو کر دو خطبہ پڑہتے تھے اور دونون خطبون کے بیچ مین بیٹہکر دونون
جو کعب بن عجرہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ کعب بن عجرہ مسجد مین آئے
اونہون نے کہا کہ اس خبیث کو دیکہو کہ بیٹہے بیٹھے خطبہ پڑہ رہا ہے
انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا (جب لوگ کوئی تجارت یا کہیل دیکہتے ہین تو

(۲) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ اَنَّهُ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُ
الْقَصِيْرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَزِ
الْمُسَبِّحَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ عمارہ بن رویبہ
دونو ہاتہہ اوٹہائے ہوئے منبر پر خطبہ پڑہ رہا ہے تو انہون نے کہا کہ خدا ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے کہ آپ اپنے ہاتہہ سے اس سے بڑہ
انگلی سے اشارہ کرکے بتلایا۔ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا
الْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ
الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰى
تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَیَّ وَعَلَیَّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ

... الحمد سورة الجمعة في الاولى واذا جاءك المنٰفقون في [الثانية] ... ه وسلم يقرأ بهما اخرجه مسلم وابوداؤد والترمذي ترجمہ عبید اللہ بن ابو رافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ... ان نے ابوہریرہ رض کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کیا تو ابوہریرہ رض نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو انہوں نے الحمد کے بعد پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سورہ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے مسلم ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(٢) وعن سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية اخرجه ابوداود والنسائي ترجمہ سمرہ بن جندب رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

(٣) وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر يوم الجمعة الم تنزيل في الاولى وفي الثانية هل اتى وفي صلوة الجمعة بسورة الجمعة والمنٰفقون اخرجه الخمسة الا البخاري ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں (سورہ) الم تنزیل (السجدہ) اور دوسری رکعت میں (سورہ) ہل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھا کرتے تھے بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(٤) وعن ام هشام بنت حارثة بن النعمان قال ما اخذت ق والقرآن المجيد الا من لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرؤها على المنبر في كل جمعة اخرجه مسلم وابوداود والنسائي ترجمہ ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سورہ ق والقرآن المجید کو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جمعہ کے دن سنکر یاد کیا ہے[1] اسلئے کہ آپ اسکو ہر جمعہ کو منبر پر پڑھتے تھے مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں

(٥) وعن يعلى بن امية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنابر ونادوا يا مالك اخرجه الخمسة الا النسائي ترجمہ یعلے بن امیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ منبر پر وَنَادَوْا یَا مَالِكُ[2] پڑھ رہے تھے بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

الفصل الخامس في آداب الدخول في الجامع والجلوس فيه

پانچویں فصل

جمعہ مسجد میں جانے اور اس میں بیٹھنے کے آداب کے بیان میں

(١) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يصلي احدكم بظهر الحرة خير له من ان يقعد حتى اذا قام الامام يخطب يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة اخرجه مالك وللترمذي عن معاذ بن انس مرفوعاً من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسراً الى جهنم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص گرم پتھریلی زمین میں نماز پڑھے تو یہ اسکے لیے بہ نسبت اسکی بہتر ہے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے یہانتک کہ جب امام جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اس وقت لوگوں کی گردنیں اپنے پاؤں سے پھاندتے ہوئے نماز کے لیے آئے۔ مالک اسکے راوی ہیں اور ترمذی کی روایت میں جو معاذ بن انس رض سے مرفوعاً مروی ہے مذکور ہے کہ (آپ نے فرمایا کہ) جو شخص

[1] یعنے آپ سے سنتے سنتے مجھے یہ سورہ یاد ہوگئی ١٢ [2] قرآن کی آیت سے مطلب ہے کہ آپ خطبہ میں کچھ قرآن ضرور پڑھتے تھے

(۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ خُطْبَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ کُلُّ کَلَامٍ لَا یُبْدَأُ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَهُوَ اَجْذَمُ وَمَعْنٰی اَجْذَمُ اَیْ مَقْطُوْعٌ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس خطبہ میں تشہد[1] نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جو کلام الحمد للہ سے نہ شروع کیا جائے تو کٹے ہوئے (ہاتھ کی طرح) ہے

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّکْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ یَتَبَاعَدُ حَتّٰی یُؤَخَّرَ فِی الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خطبہ میں حاضر ہو اور امام سے قریب ہو اسلیے کہ انسان ہمیشہ دور رہتے رہتے جنت میں داخل ہوتے وقت بھی تاخیر کریگا اگرچہ جنت میں داخل تو ہو جائیگا ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ اَبِیْ رِفَاعَةَ الْعَدَوِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِیْبٌ یَسْاَلُ عَنْ دِیْنِهٖ لَا یَدْرِیْ مَا دِیْنُهٗ فَاَقْبَلَ عَلَیَّ وَتَرَکَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیَّ فَاُتِیَ بِکُرْسِیٍّ مِنْ خَشَبٍ قَوَائِمُهٗ حَدِیْدٌ فَقَعَدَ عَلَیْهِ فَجَعَلَ یُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَتَی الْخُطْبَةَ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابو رفاعہ عدوی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مسافر شخص ہے اپنے دین کو متعلق دریافت کرنے کی غرض سے آیا ہے وہ نہیں جانتا کہ اسکا کیا دین ہے تو آپ میری جانب متوجہ ہو گئے اور آپنے خطبہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ میرے پاس پہونچ گئے تو ایک لکڑی کی کرسی لائی گئی جسکے پایہ لوہے کے تھے آپ اسپر بیٹھ گئے اور مجھ سے بات چیت کرنے لگے جو خدا نے آپکو تعلیم دی تھی پھر آپ خطبہ پڑھنے واپس آئے اور باقی خطبہ کو پورا کیا۔ مسلم نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ اِسْمَعُوْا وَاَنْصِتُوْا فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِیْ لَا یَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ اَخْرَجَهُ مَالِکٌ ترجمہ عثمان رضہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے خطبہ میں یہ کہا کرتے تھے کہ سنو اور چپ چاپ بیٹھے رہو اس لیے کہ ایسے چپ چاپ بیٹھے رہنے والے کو جو خطبہ نہیں سن سکتا اتنا ہی ثواب کا حصہ ہے جتنا ایسے چپ چاپ بیٹھے رہنے والے کے لیے ہے جو خطبہ سنتا ہے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوداؤد رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جمعہ کے دن مسجد میں ہو جبکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو اپنے کسی ہمراہی سے یہ کہو کہ چپ ہو تو تم نے لغو بات کی چھیوں اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الْقِرَاءَةِ فِی الصَّلٰوةِ وَالْخُطْبَةِ

چوتھی فصل

نماز (جمعہ) اور خطبہ میں قرآن پڑھنے کے بیان میں

(۱) عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ فَصَلّٰی اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْجُمُعَةَ وَقَرَ

[1] اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ ۱۲ [2] اور جس نے لغو بات کہی ہوگی اسکو جمعہ کا ثواب کچھ بھی نہیں ملیگا جیساکہ مذکور ہو چکا ہے

لہ علیہ وسلم قال اذا النعس احدکم یوم الجمعۃ
مہ ابن عمر رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
) اونگھنے لگے تو اسکو وہ اپنی وہ نشستگاہ بدل دینی
راوی ہین اور اسکو صحیح تسلیم کرتے ہین -
ت جمعۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
و ابوداود ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی وہ کہتے
مین قایم کیا گیا پہلا جمعہ عبد القیس کی مسجد مین قایم کیا گیا جو دمقام) ہے اسکے
ہی ہین -

سافر وفیہ ثلثۃ فصول

ب
ہین تین فصلین ہین

القصر

ں
مین
صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ اربعا وخرج یرید مکۃ
ترجمہ انس رض سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ہمنے رسول اللہ
ی نماز پڑہی اور آپ مکہ جانے کے ارادہ سے نکلے تو آپ نے
ن اسکے راوی ہین -
ول اللہ صلی اللہ علیہ اذا خرج مسیرۃ ثلثۃ امیال او ثلثۃ فراسخ شک
جمہ انس سے روایت ہی کہ ان سے قصر کے متعلق دریافت کیا گیا تو
میل یا تین فرسخ مسافت طے کرتے تہے تب دو رکعت پڑہتے تہے
ہین -
اللہ عنہما کان یقصر الصلوۃ فی مثل ما بین مکۃ والطائف
مکۃ وجدۃ قال مالک وذلک اربعۃ برد الترجمۃ برید و
جمہ مالک سے روایت ہی کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت ابن عباس انتی
طائف کو ما بین ہے اور اتنی مسافت مین جتنی مسافت مکہ او عسفان کے

ی کی روایت بیان کی ہی حالانکہ ابوداود بھی اسکے راوی ہین ۱۲ ۔ کہ کب قصر کرنا چاہیے ۱۲ اسکا یعنے
جب تین میل یا تین فرسنح کا سفر کرتے اسوقت قصر کرتے تہے فرسخ تین میل کا ہوتا ہے ۱۲

جمعہ کے دن لوگون کی گردنین پہاندے گا وہ دوزخ کا پل بنایا جائیگا (لوگ اسپر سے دوزخ سے عبور کرینگے۔

(۲) وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقيمن احدكم اخاه يوم الجمعة ثم يخالف الى مقعده فيقعد فيه ولكن يقول افسحوا اخرجه مسلم ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بہائی مسلمان کو جمعہ کے دن (اسکی جگہہ سے) نہ اٹہائے (اس غرض سے کہ) پہر یہہ شخص اسکی نشستگاہ مین جائے اور وہان بیٹہہ جائے لیکن (جب جگہہ تنگ ہو تو) یہہ کہدے کہ جگہہ کشادہ کرو مسلم اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن نافع قال سمعت ابن عمر رضى الله عنهما يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقيم الرجل الرجل من مجلسه ويجلس فيه قيل لنافع في الجمعة قال في الجمعة وغيرها اخرجه الشيخان ترجمہ نافع رح سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے ابن عمر رض سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی کو اسکی نشستگاہ سے اٹہاکر اسکی جگہہ خود بیٹہہ جائے نافع سے دریافت کیا گیا کہ یہہ (ممانعت خاص) جمعہ ہی ہے انہون نے کہا کہ جمعہ اور غیر جمعہ (سب مجلس) مین ہے شیخان اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن معاذ بن انس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحبوة يوم الجمعة والامام يخطب اخرجه ابو داود والترمذي ترجمہ معاذ بن انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ایسے موقعہ پر کہ امام خطبہ پڑہ رہا ہو احتباء سے منع فرمایا۔ ابو داود و ترمذی اسکے راوی ہین

(۵) وعن شداد بن اوس قال شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمع بنا فنظرت فاذا جل من في المسجد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم محتبون والامام يخطب اخرجه ابو داود ترجمہ شداد بن اوس رض سے روایت ہے کہتے ہین کہ مین معاویہ کے ساتہہ بیت المقدس گیا تو وہان انہون نے ہمکو جمعہ کی نماز پڑہائی تو مینے دیکہا کہ مسجد مین جتنے اشخاص ہین ان مین اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہین اور وہ بہیئت احتبا بیٹہے ہوئے ہین اور امام خطبہ پڑہ رہا ہے ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحلق يوم الجمعة قبل الصلوة اخرجه رزين ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل حلقہ باندہکر بیٹہنے سے منع فرمایا رزین اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على المنبر قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعود وهو بباب المسجد فجلس فراه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تعال يا عبد الله بن مسعود اخرجه ابو داود ترجمہ جابر رض سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر اچہی طرح بیٹہہ گئے اور آپنے لوگون سے ارشاد فرمایا کہ تم سب بیٹہہ جاؤ تو ابن مسعود رض نے آپ کا یہہ ارشاد سن لیا اور وہ مسجد کے دروازہ مین ہی تو وہین بیٹہہ گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن مسعود یہان آؤ۔ ابو داود اس کے راوی ہین۔

سلہ احتبا یہہ ہے کہ اکڑوں بیٹہہ کر سرین کو زمین سے لگا دے اور دونو زانو کہڑے کر کے ہاتہہ سے حلقہ کر کے بیٹہہ جائے یا کسی کپڑے سے پیٹہ اور دونو زانو رانون کو پیٹ کی طرف کر کے باندہ لے جیسا کہ اہل عرب کی کہ نشست سے ایسی نشست کے ہین ایک قسم کا تکیہ ہوتا ہے جس سے انسان کو آرام ملتا ہے اور نیند آنے لگتی ہے اسوجہ سے خطبہ کے موقعہ پر ایسی نشست سے آپنے منع فرمایا ورنہ اور حال اوقات مین جائز بلکہ سنت ہے ۱۲ سلہ مترجم کہتا ہے کہ انہین الفاظ اور اسی روایت سے ابو داود نے بہی اس حدیث کو روایت کیا ہے ہان اتنا البتہ فرق ہے کہ انہون نے اور دو تین باتین اس سے زیادہ بیان کی ہین کما لا یخفی علی ناظریہ ۱۲

(۱۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منی مین دو رکعت نماز پڑہائی اور آپ کے بعد ابوبکر رضہ نے (دو ہی رکعت پڑہائی) اور ابوبکر کے بعد عمر نے (دو رکعت پڑہائی) اور عثمان رضہ نے بہی اپنی ابتدائی خلافت مین (دو ہی رکعت پڑہائی) پہر عثمان نے اسکے بعد چار رکعت پڑہائی تو ابن عمر جب امام کے ساتہ نماز پڑہتے تہے تو چار رکعت پڑہتے تہے اور جب تنہا نماز پڑہتے تہے تو دو ہی رکعت پڑہتے شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ لَمَّا اتَّخَذَ الْاَمْوَالَ بِالطَّائِفِ وَاَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا صَلّٰى بِمِنًى اَرْبَعًا ثُمَّ اَخَذَ الْاَئِمَّةُ بَعْدَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّمَا صَلّٰى اَرْبَعًا لِاَجْلِ الْاَعْرَابِ لِاَنَّهُمْ كَثُرُوْا عَامَئِذٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ اَرْبَعًا يُعَلِّمُهُمْ اَنَّ الصَّلٰوةَ اَرْبَعٌ وَفِيْ اُخْرٰى اَنَّهٗ اَجْمَعَ عَلَى الْاِقَامَةِ بَعْدَ الْحَجِّ وَلَهٗ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا فَقِيْلَ لَهٗ عِبْتَ عَلٰى عُثْمَانَ ثُمَّ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا فَقَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ وَالْاِجْمَاعُ الْعَزْمُ وَالنِّيَّةُ عَلَى الشَّيْءِ ترجمہ عثمان رضہ سے روایت ہے کہ جب انہون نے (مقام) طائف مین مال لے لیا اور وہین قیام کا ارادہ کیا تو انہون نے منے مین چار رکعت نماز پڑہائی پہر انکے بعد اماموں نے یہی طریقہ اختیار کیا۔ ابوداود اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہو کہ حضرت عثمان نے اسوجہ سے چار رکعت نماز پڑہائی کہ اس سال دیہاتی لوگ بکثرت آئے تہے تو انہون نے لوگون کو چار رکعت نماز پڑہائی (. . . . .) تاکہ ان کو سکہلائین کہ در اصل نماز چار رکعت ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت عثمان رضہ نے حج کے بعد اقامت کی نیت کر لی تہی (اسوجہ سے چار رکعت پڑہائی) اور ابوداود ہی کی ایک روایت مین جو ابن مسعود رضہ سے مروی ہو مذکور ہے کہ ابن مسعود نے چار رکعت نماز پڑہی تو ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے تو عثمان پر (چار رکعت پڑہنے کی وجہ سے) اعتراض و طعن کیا تہا پہر آپ ہی نے اب چار رکعت پڑہی تو انہون نے کہا کہ اختلاف ایک شر اور فساد ہے الاجماع کسی شئی پر نیت اور قصد کرنا۔

(۱۲) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ عمر رضہ سے روایت ہو کہ انہون نے مکہ مین لوگون کو دو رکعت نماز پڑہائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے مکہ والو تم اپنی نماز پوری (چار رکعت) پڑہ لو اسلیئے کہ ہم تو مسافر قوم ہین (اور تم مقیم ہو) مالک اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

دوسری فصل

دو نمازون کے جمع کرنیکے بیان مین

(۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ارْتَحَلَ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا ارْتَحَلَ

لہ چار رکعت پڑہنے لگے

درمیان ہے اور اتنی مسافت میں جتنی مسافت کہ مکہ اور جد
کی ہے اور ایک برید (۱۲) میل کا ہوتا ہے اور بعض
(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰ
الْعٰلَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ تشریف لیجد
آپنے دو دو رکعت نماز پڑہی ترمذی اور نسائی اسکے را
(۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰ
رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَ
سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
ہے تا آنکہ ہم مدینہ واپس آئے انس رضہ سے دریافت کیا گ
مکہ میں ٹہیرے تہے - پانچوں اسکے راوی ہیں -
(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ ع
فَاَقَمْنَا تِسْعَ عَشْرَةَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا اَخْرَجَهُ الْ
خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روا
روز ٹہیرے آپ نماز میں قصر کرتے تہے اور ہم لوگ جب سفر ک
زیادہ روز ٹہیرتے تہے تو پوری نماز پڑہتے تہے بخ مسلم کے ی
ہے اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مکہ میں جس
(۷) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ شَهِدْتُ عَامَ ا
ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ وَيَقُوْلُ يَا اَهْ
الْمُسَافِرُوْنَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے وہ
کے ساتہ مکہ میں حاضر ہوا تو آپنے مکہ میں اٹہارہ رات قیا
(مکہ) والوں سے فرماتے تہے کہ تم لوگ پوری چار رکعت
(۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے
نماز میں قصر فرماتے تہے - ابوداؤد اسکے راوی ہیں -
(۹) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْ
مِنًى رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ حارثہ بن وہب
نے ہم کو منا میں دو ہی رکعت نماز پڑہائی حالانکہ اس وق
ہے کہ کبہی اتنی کثیر جماعت اور اتنا اطمینان اور امن نہ تہا -

۵۱ رستہ میں لیا کسی شمر کا خوف نہ تہا پہر آپنے قصر کیا ۵۲ یعنی آپنے

مین اور اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔

(۷) وَعَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ قَالَ أَيُّوبُ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ عَسَى أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ لِلشَّيْخَيْنِ قِيلَ لِلرَّاوِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَقَالَ مَالِكٌ أُرَى ذَلِكَ فِي الْمَطَرِ ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین سات رکعت (ایک وقت) اور آٹھ رکعت (ایک وقت) پڑہی ظہر اور عصر اکٹھی پڑہی (یہ آٹھ رکعت ایک وقت ہوئی) اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑہی (یہ سات رکعت ایک وقت ہوئی) ابو ایوب نے کہا کہ شاید یہ بارش کی شب ہوگی جابر نے کہا کہ ہوسکتا ہے (کہ ایسا ہی ہو) چھیون اسکے راوی ہین شیخین کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اس راوی سے جو ابن عباس رضی سے روایت کرتے ہین دریافت کیا گیا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آپ نے ظہر مین تاخیر فرمائی اور عصر مین جلدی کی اور مغرب مین تاخیر فرمائی اور عشاء مین جلدی کی اور اس طرح دو دو نمازین ملا کر پڑہین) انہون نے کہا کہ مین بھی یہی خیال کرتا ہون۔ اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ آپ نے ظہر اور عصر کی نماز اور مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ملا کر بغیر کسی خوف اور سفر کے پڑہی۔ مالک کہتے ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ ایسا بارش مین ہوا ہوگا۔

الفصل الثالث في صلوة النوافل في السفر

تیسری فصل

سفر مین نفل وغیرہ پڑہنے کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (سفر مین) رہا ہون تو مینے انکو سفر مین نفل پڑہتے ہوئے نہین دیکھا اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (تمہارے لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کی پیروی اچھی ہے) ابن عمر رضی کہتے ہین کہ اگر مین نفل پڑہنے والا ہوتا تو مین اپنی (فرض) نماز کو پوری (چار رکعت) پڑہتا۔ چھیون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ براء رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین اٹھارہ سفر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہون تو مینے آپ کو نہین دیکھا کہ آپ نے ظہر سے قبل جب آفتاب ڈھلی تا دو رکعت نماز کبھی ترک کی ہو۔ ابو داود۔ ترمذی اسکے راوی ہین

لہ یعنی سفر مین سوا کے فرض نمازون کو آپ سنت وغیرہ کچھ نہین پڑہتے تھے نفل مین سنت بھی شریک ہے لہ دو رکعت کیون پڑہتا اسلیے کہ فرض کی تکمیل نسبت نوافل کے زیادہ اولی اور بہتر ہے ۱۲ سہ یعنے بعد زوال قبل ظہر آپ ہمیشہ دو رکعت نماز پڑہتے تھے ۱۲

عَلَيْهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ وَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھلنے سے قبل کوچ فرماتے تھے تو آپ ظہر کی نماز مین عصر کیوقت تک تاخیر فرماتے تھے پھر آپ اترکر دونون نمازین اکٹھی پڑھ لیتے تھے اور اگر آپ کے کوچ سے قبل آفتاب ڈھلجاتا تو آپ ظہر کی نماز پڑھ کر کوچ فرماتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ جب آپ کو کوچ مین جلدی ہوتی تو آپ ظہر کی نماز مین عصر کیوقت تک تاخیر فرماتے تھے پھر دونون نمازین اکٹھی پڑھ لیتے تھے اور مغرب کی نماز مین تاخیر فرماتے تھے یہانتک کہ مغرب اور عشا ملاکر پڑھتے تھے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاتَيِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب برسر سفر ہوتے تھے تو ظہر اور عصر دونون نمازین ملاکر پڑھتے تھے اور مغرب اور عشا اکٹھی پڑھتے تھے شیخین اوسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا إِثْرَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمر رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (مقام) مزدلفہ مین مغرب اور عشا کی نماز اکٹھی پڑھی ایک ہی اقامت سے اور آپ نے ان دونون کے مابین کوئی نفل نہ پڑھی اور نہ ان دونون مین سے کسی ایک کے بعد کوئی نفل پڑھی (صرف فرض ہی نماز پڑھی) چھیوں اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی کوئی نماز بیوقت پڑھتے ہوے نہین دیکھا مگر دو نمازین (ایک تو) آپ نے مزدلفہ مین مغرب اور عشا کی نماز ملاکر پڑھی اور (دوسری) اسکی صبح کو صبح کی نماز (معمولی) وقت سے قبل پڑھی۔ بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ جعفر بن محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامت (تکبیر) سے ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھی اور ان دونون نمازون کے مابین کوئی اور نفل نماز نہین پڑھی اور آپ نے مزدلفہ مین ایک اذان اور دو تکبیر سے مغرب اور عشا کی نماز ملاکر پڑھی اور ان دونون کے درمیان کوئی نفل نماز نہین پڑھی۔ ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ ترجمہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ جو شخص دو نمازون کو بغیر عذر کے ملاکر اکٹھی پڑھے تو وہ شخص کبیرہ گناہون کے دروازون مین سے ایک دروازہ پر پہونچ گیا ترمذی اسکے راوی

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَ فَقَالَ تَخَافُنِيْ فَقَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ اِخْتَرَطَ السَّيْفَ اِذَا سَلَّهٗ مِنْ غِمْدِهٖ ۔ ترجمہ جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جنگ ذات الرقاع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو جب ایک سایہ دار درخت پر ہمارا گذر ہوا تو ہم نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوڑ دیا[۵۱] تنے میں ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار درخت سے لٹکی تھی تو جھٹ اسنے تلوار میان سے باہر کر لی اور (آپ سے مخاطب ہو کر) کہنے لگا کہ کیوں تم مجھ سے ڈرتے ہو آپ نے فرمایا کہ نہیں اس نے کہا کہ پھر کون شخص تم کو مجھ سے بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ خدا (بچا سکتا ہے) پھر آپ کے اصحاب نے اس کو دھمکایا اور نماز کی تکبیر ہوئی پھر آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر وہ لوگ پیچھے چلے گئے اور آپ نے دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز چار رکعت ہوئی اور لوگوں کی دو دو رکعت ہوئی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ اَصَبْنَا غَفْلَةً لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُوْنَ اَمَامَهٗ فَصَفَّ خَلْفَهٗ صَفٌّ وَصَفَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ اٰخَرُ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا وَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَامَ الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى هٰؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ وَقَامُوْا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ اِلٰى مَقَامِ الْاٰخَرِيْنَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْاٰخَرُ اِلٰى مَقَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَامَ الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ جَلَسُوْا جَمِيْعًا فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيْعًا ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ۔ ترجمہ ابو عیاش زرقی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (مقام) عسفان میں تھے اور مشرکین کے سردار اس وقت خالد بن ولید تھے تو ہمنے ظہر کی نماز پڑھی تو مشرکوں نے کہا کہ ہم سے چوک ہو گئی کاش ہم ان پر حملہ کرتے اور وہ نماز میں ہوتے (تو بہتر ہوتا) تو قصر کی آیت ظہر اور عصر کے مابین نازل ہوئی پھر جب عصر کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر کھڑے ہوئے اور مشرکین آپکے سامنے تھے تو آپ نے اپنے پیچھے ایک صف کھڑی کی اور اس صف کے پیچھے ایک اور دوسری صف کھڑی کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا اور آپکے ساتھ سب نے رکوع کیا[۵۲] اور آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے قریب کے صف والوں نے آپکے ساتھ سجدہ کیا اور دوسری (پچھلی) صف والے لوگ کھڑے ہو کر ان کی حفاظت اور نگہبانی کرنے لگے پھر جب پہلی صف والوں نے دو سجدے پورے کیے اور کھڑے ہو گئے تو پھر ان لوگوں نے سجدے کیے جو انکے پیچھے تھے[۵۳] پھر آپکے قریب والی صف دوسری صف والوں کی جگہ پیچھے ہٹ گئی اور پچھلی صف پہلی صف کی جگہ آگے بڑھ گئی پھر آپ نے رکوع کیا اور آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ آپکے قریب کی صف والوں نے سجدہ کیا اور دوسری (پچھلی) صف والے کھڑے رہے تو انکی حفاظت کرتے رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے قریب کی صف والے بیٹھ گئے تو پچھلی صف والوں نے سجدے کیے اور پھر سب کے سب بیٹھ گئے پھر آپنے سب کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرا - ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

---

۵۱ تاکہ آپ اسکے سایہ میں آرام لیں ۱۲ ۵۲ یعنے دونوں صف والوں نے رکوع کیا ۱۲ ۵۳ یعنے پچھلی صف والوں نے دو سجدے کر لیے ایسی حالت میں کہ اول صف کے لوگ دوسری رکعت میں کھڑے تھے ۱۲

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى وَلَدَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ۔ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ۔ ترجمہ نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر اپنے بیٹے عبداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے ہوتے دیکھتے تھے اور انپر انکار نہیں کرتے تھے (یعنے ان پر اعتراض نہیں کرتے تھے)، مالک اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَمَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ وَأَفْطَرْتَ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيَّ۔ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ۔ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے عمرہ کرنے (کے ارادہ سے مکہ) چلی یہانتک کہ جب میں مکہ پہونچ گئی تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان میں نے نماز میں قصر بھی کیا اور پوری بھی پڑھی اور افطار بھی کیا اور روزے بھی رکھے آپ نے فرمایا اے عائشہ تمنے اچھا کیا اور آپ نے مجھہ پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

بَابٌ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ

باب
خوف کی نماز کے بیان میں

(۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ۔ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ۔ وَفِي أُخْرٰى لِمَالِكٍ صَلٰوةُ الْخَوْفِ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ وَمَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِالَّذِينَ مَعَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا اسْتَوٰى قَائِمًا ثَبَتَ وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُونَ وَيَنْصَرِفُونَ وَالْإِمَامُ قَائِمٌ فَيَكُونُونَ وِجَاهَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يُصَلِّي الْآخَرُونَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُكَبِّرُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُونَ۔ ترجمہ سہل بن ابو حثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دشمن سے) خوف کے وقت میں اپنے اصحاب کو (اس طرح) نماز پڑھائی اور آپ نے اپنے پیچھے اصحاب کی دو صفیں کر دیں پھر آپنے اپنے قریب کی صف والونکو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کھڑے رہے یہانتک کہ آپ کے پیچھے والوں[۱] نے (اپنی بقیہ) ایک رکعت نماز پڑھ لی پھر پچھلی صف والے آگے بڑھ گئے اور اگلی صف والے پیچھے ہٹ گئے پھر آپنے اس صف والونکو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ بیٹھ گئے یہانتک کہ آپ کے پیچھے والوں نے اپنی بقیہ ایک رکعت پڑھ لی پھر آپ نے سلام پھیرا[۲] چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور مالک کی ایک روایت میں خوف کی نماز اس طرح مذکور ہے کہ امام (نماز پڑھانے کو) کھڑا ہو اور اسکے ہمراہیونکا ایک گروہ اس کے ساتھ (نماز میں شریک) ہو اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں ہو پھر امام اپنے ساتھ والوں کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھے اور انہیں کے ساتھ سجدہ کرے پھر امام کھڑا ہو جائے پھر جب امام سیدھا کھڑا ہو جائے تو کھڑا ہی رہے اور اسکے ساتھ والے اپنی بقیہ ایک رکعت پوری کر لیں پھر سلام پھیر دیں اور نماز سے فارغ ہو جائیں اور امام (اس وقت تک) کھڑا ہی رہے پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلہ ہو جائیں اور جن لوگوں نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ انکی جگہہ آ جائیں اور امام کے پیچھے اللہ اکبر کہیں (اور نماز میں شریک ہو جائیں) پھر امام انکے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور انہیں کے ساتھ سجدہ کرے پھر امام (بعد تشہد کے) سلام پھیر دے اور یہ گروہ انکی اپنی بقیہ ایک رکعت پڑھ لیں پھر سلام پھیر دیں۔

---

[۱] جن کے ساتھ آپ نے ایک رکعت نماز پڑھی تھی ۱۲ [۲] اس صورت میں سلام میں سب شریک رہے ۱۲

بعد المغرب وفي الركعتين قبل الفجر قل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد۔ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی دو رکعت (سنت) میں (سے پہلی رکعت میں) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور (دوسری رکعت میں) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑہا۔ مسلم ابو داؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی روایت میں جو ابن مسعودؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہینہ بہر دیکہتا رہا آپ صبح کی نماز سے قبل دو رکعت (سنت) میں سے پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور (دوسری رکعت میں) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑہتے تہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ مین نے بیس دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آپ مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) میں اور فجر سے قبل دو رکعت (سنت) میں (سے پہلی رکعت میں) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور (دوسری رکعت میں) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑہتے تہے۔

(۱۰) **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى ركعتي الفجر فإن كنت مستيقظة حدثني وإلا اضطجع حتى يؤذن بالصلوة۔ أخرجه الخمسة إلا النسائي۔ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم صبح کی دو رکعت سنت پڑہ لیتے تو اگر مین جاگتی ہوتی تو مجہہ سے باتین کرتے ورنہ لیٹ جاتے تا آنکہ نماز کی اذان (تکبیر) ہوتی بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى أحدكم الركعتين قبل الصبح فليضطجع على يمينه۔ أخرجه أبو داود والترمذي۔ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص قبل نماز صبح کے دو رکعت سنت پڑہ چکے تو اسکو داہنے کروٹ لیٹ جانا چاہیئے۔ ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) **وعن** محمد بن إبراهيم عن جده قيس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقيمت الصلوة فصليت معه الصبح ثم انصرف فوجدني أصلي فقال مهلا يا قيس أصلوتان معا قلت إني لم أكن ركعت ركعتي الصبح قال فلا إذا۔ أخرجه أبو داود والترمذي۔ ترجمہ محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے اور نماز کی تکبیر ہوئی تو مینے آپکے ساتہ صبح کی نماز پڑہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز پڑہ کر) واپس ہوئے تو مجہے اپنی نماز پڑہتے ہوئے دیکہا تو آپ نے فرمایا کہ اے قیس ٹہیر جاؤ کیا دو نمازیں اکٹہی پڑہتے ہو تو مین نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مین نے صبح کی دو رکعت سنت نہین پڑہی تہی (وہی پڑہ رہا ہون) تو آپنے فرمایا کہ پہر کوئی مضایقہ نہین۔ ابو داود۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وعن** عبد الله بن مالك ابن بحينة رضي الله عنهم قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا وقد أقيمت الصلوة يصلي ركعتين قال له الصبح أربعا۔ أخرجه الشيخان والنسائي۔ ترجمہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو دو رکعت نماز پڑہتے ہوئے دیکہا حالانکہ تکبیر ہو چکی تہی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم صبح کی چار رکعت پڑہتے ہو۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) **وعن** عبد الله بن سرجس قال دخل رجل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة الغداة فصلى ركعتين في جانب المسجد ثم دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما انصرف قال يا فلان بأي الصلوتين اعتددت بصلوتك وحدك أم بصلوتك معنا۔ أخرجه مسلم وأبو داود والنسائي۔ ترجمہ عبد اللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز مین تہے تو اس نے مسجد کے ایک گوشہ مین دو رکعت نماز پڑہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ جماعت مین شریک ہو گیا جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو آپنے فرمایا اے فلان شخص تم نے

سلہ یعنے جب تکبیر ہو جائے تو نفل سنت کچہہ نہ پڑہنا چاہیئے ۱۲

(۴) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ اِثْرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ۔ ترجمہ علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز صبح اور عصر کی نماز کے باقی ہر ایک فرض نماز کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلْعَم عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّأَبِيْ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا تَدَعُوْهُمَا وَلَوْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ وَفِيْ أُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا۔ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی دو رکعت (سنت) سے بڑھ کر کسی اور سنت کا اتنا خیال اور التزام نہیں فرماتے تھے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ صبح کی دو رکعت (سنت) ست چھوڑو اگرچہ تمکو گھوڑے روندڈالیں اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ فجر کی دو رکعت (سنت) تمامی دنیا سے بہتر ہے۔

(۶) وَعَنْهَا رضہ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ أُخْرٰى كَانَ يُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى أَقُوْلَ هَلْ قَرَءَ فِيْهِمَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ أُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَّسْتَبِيْنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے مابین دو رکعت ہلکی نماز پڑھتے تھے بجز ترمذی کے چھوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ دو رکعت سنت فجر اسقدر خفیف پڑھتے تھے کہ میں کہتی تھی کہ آپ نے ان دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی کہ نہیں۔ اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جب صبح کی اذان اول کہکر موذن خاموش ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر نماز صبح سے قبل صبح کے نمودار ہونے کے بعد دو رکعت (سنت) بہت ہی ہلکی پڑھتے تھے پھر آپ اپنے کروٹ لیٹ جاتے تھے۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا مَّا يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْاٰيَةَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر صبح کی دو رکعت (سنت) میں سے پہلی رکعت میں قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا آخر آیت تک پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں وہ آیت پڑھتے جو سورہ آل عمران میں ہے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ آخر آیت تک مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا مَّا يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْاٰيَةَ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر صبح کی دو رکعت (سنت) میں سے پہلی رکعت میں قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا آخر آیت تک پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھتے تھے رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا وَّكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَلِلنَّسَائِيِّ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

ترجمہ عبد اللہ ابن سائب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے بعد ظہر کے قبل چار رکعت سنت پڑھتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ یہ ایسی ساعت ہے کہ اسوقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے نیک عمل اوپر جائیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ اللّٰہَ تَعَالٰی تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَءَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰہِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلتَّفَيُّؤُ التَّحَوُّلُ مِنْ جِهَةٍ اِلٰی اُخْرٰی ترجمہ حضرت عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ چار رکعت ظہر کے قبل آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز سحر (یعنے تہجد یا صبح کی چار رکعت) کے برابر ہے اور کوئی شئے ایسی نہیں جو اسوقت خدا کی تسبیح نہ کرتی ہو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ آخر آیت تک یعنی اسکا سایہ داہنے بائیں پھر جاتا ہے درحالیکہ وہ خدا کا سجدہ کرتے ہیں حالانکہ وہ ذلیل وخوار ہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

وَرَاتِبَةُ الْعَصْرِ

عصر کی سنتوں کا بیان۔

(۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے قبل دو رکعت (سنت) پڑھتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَءًا صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے اس شخص پر رحم کرے جو عصر کے قبل چار رکعت (سنت) پڑھے۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے قبل چار رکعت پڑھتے اور انکے بیچ میں آپ سلام سے فرق کر دیتے تھے اور یہ سلام آپ مقرب فرشتوں اور مسلمانوں اور مومنوں میں سے جو انکے تابع ہیں انپر بھیجتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فِيْ يَوْمِيْ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ۔ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم میری باری کے روز جب عصر کے بعد تشریف لاتے تھے تو دو رکعت نماز ضرور پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرے پاس عصر کے بعد دو رکعت نماز کبھی ترک نہیں فرمائی بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا صَلَّی النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهٗ اشْتَغَلَ بِقِسْمَةِ مَالٍ اَتَاهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعت نماز اس وجہ سے پڑھی کہ آپ پاس کچھ مال آگیا تھا جس کی تقسیم میں آپ مصروف ہوگئے اور آپ کو فرصت نہ ملی اور ظہر کے بعد کی دو رکعت آپ نہ پڑھ سکے تو آپ نے وہ دونوں رکعت عصر کے بعد پڑھ لی اور پھر دوبارہ آپ نے ایسا نہیں کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰی

---

۱ ثواب اور فضیلت میں ۱۲ ۲ یعنے دو دو رکعت پڑھتے تھے ۱۲ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم ۱۲

ان دونوں نمازوں میں سے فرض کس کو شمار کیا آیا اُس نماز کو جو تم نے اکیلے پڑھی یا اُس نماز کو جو تم نے ہمارے ساتھ پڑھی۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَمِعَ قَوْمٌ الْاِقَامَۃَ فَقَامُوْا یُصَلُّوْنَ فَخَرَجَ عَلَیْھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلٰوتَانِ مَعًا اَصَلٰوتَانِ مَعًا وَذٰلِکَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ۔ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ۔ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قوم نے تکبیر سنی پھر (سنت) پڑھنے کھڑے ہوگئے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا دو نمازیں اکٹھی (پڑھتے ہو) کیا دو نمازیں اکٹھی (پڑھتے ہو) اور یہ صبح کی نماز کا واقعہ ہے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّھِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کی دو رکعت سنت نہ پڑھی ہو وہ طلوع آفتاب کے بعد دو رکعت پڑھ لیوے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ فَاتَتْہُ رَکْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاھُمَا بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ بَلَاغًا۔ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ انکی صبح کی دو رکعت سنت قضا ہوگئی تھی تو انہوں نے آفتاب نکلنے کے بعد دونوں رکعت پڑھ لی۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

رَاتِبَۃُ الظُّھْرِ

ظہر کی سنتوں کا بیان۔

(۱) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ یُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ صَلَّاھَا بَعْدَھَا۔ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ظہر چار رکعت اور بعد ظہر دو رکعت پڑھتے تھے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں جو حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کے قبل چار رکعت نہیں پڑھتے تھے تو ظہر کے بعد اسکو پڑھ لیتے تھے۔

(۲) وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا اَرْبَعًا حَرَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّارِ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّھْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَھَا حَرَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّارِ۔ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ظہر کے قبل چار رکعت سنت اور ظہر کے بعد چار رکعت سنت پڑھا کرے تو خدا تعالیٰ اسکو دوزخ پر حرام کر دیگا اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا کہ) جو شخص ظہر سے قبل چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت سنت کی حفاظت و نگہداشت کریگا تو خدا تعالیٰ اسکو دوزخ پر حرام کر دے گا۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّھْرِ لَیْسَ فِیْھِنَّ تَسْلِیْمٌ تُفْتَحُ لَھُنَّ اَبْوَابُ السَّمَآءِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ۔ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کے قبل چار رکعت سنت جنکے بیچ میں سلام نہیں ہے انکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّھْرِ وَیَقُوْلُ اِنَّھَا سَاعَۃٌ تُفْتَحُ فِیْھَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ یَّصْعَدَ لِیْ فِیْھَا عَمَلٌ صَالِحٌ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

۱؎ گویا کہ آپ نے فرض کے وقت سنت پڑھنے کو اس طریقہ سے منع فرمایا ۱۲ ۲؎ اسمیں بھی آپ نے فرض کے وقت سنت پڑھنے سے منع فرمایا ۱۲ ۳؎ یعنی ایسا شخص کبھی دوزخ میں نہیں جاویگا ۱۲ ۴؎ یعنی ہمیشہ بالالتزام پڑھا کریگا ۱۲ ۵؎ یعنی پوری چار رکعت کے بعد سلام پھیرے ۱۲۔

(۵) وَعَنْ مَكْحُولٍ يَرْفَعُهُ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أَرْبَعًا رُفِعَتْ صَلٰوتُهُ فِي عِلِّيِّيْنَ-
ترجمہ مکحول سے روایت ہے وہ اسکو مرفوع روایت کرتے ہیں کہ جو شخص مغرب کے بعد بات چیت کرنے سے قبل دو رکعت پڑھے اور ایک روایت میں ہے کہ چار رکعت پڑھے تو اسکی یہ نماز علیین میں اٹھالیجاتی ہے۔

(۶) وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ أَخْرَجَهُمَا رَزِيْنٌ- ترجمہ اور حذیفہ سے بھی ایسی ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مغرب کے بعد دو رکعت جلد پڑھ لو اسلیے کہ یہ دو رکعت فرض کے ساتھ ہی اٹھائی جاتی ہے۔ ان دو حدیث کے رزین راوی ہیں۔

رَاتِبَةُ الْعِشَاءِ
عشاء کی سنتوں کا بیان

(۱) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا صَلَّى الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً مِّنَ اللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهُ نِطْعًا فَلَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى ثُقْبٍ فِيْهِ يَنْبُعُ مِنْهُ الْمَاءُ وَمَا رَأَيْتُهُ مُتَّقِيًا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ مِّنْ ثِيَابِهِ قَطُّ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ- ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ آپ عشاء کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے ہوں اور آپ نے چار رکعت یا چھ رکعت نماز نہ پڑھی ہو۔ ایک دفعہ رات کو پانی برسا تو ہمنے آپ کے واسطے چمڑا بچھا دیا تو گویا کہ میں اسکے سوراخ کو دیکھ رہی ہوں جس میں سے پانی ابل رہا تھا اور میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ اپنے کپڑے کے کسی حصہ کو زمین (کے گرد وغیرہ) سے بچاتے ہوں ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

رَاتِبَةُ الْجُمُعَةِ
جمعہ کی سنتوں کا بیان۔

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ- ترجمہ جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص (مسجد میں) آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے نماز پڑھی انہوں نے کہا کہ جی نہیں۔ آپنے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا کہ) اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھ لو۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ- ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اسکے بعد چار رکعت نماز پڑھ لو اور ایک روایت میں ہے کہ اگر کسی وجہ سے تمکو (واپسی) کی جلدی ہو تو دو رکعت مسجد میں پڑھ لو اور دو رکعت گھر میں واپس آکر پڑھ لو۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ مَقَامِهِ فَدَفَعَهُ وَقَالَ أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا وَكَانَ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ دَاوُدَ- ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن (نماز جمعہ کے بعد) اپنے اسی مقام میں جہاں اس نے فرض نماز پڑھی تھی) دو رکعت (سنت) پڑھ رہا ہے تو انہوں نے اس شخص کو دھکیل دیا اور فرمایا کہ کیا تم جمعہ کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو اور ابن عمر جمعہ کے دن (بعد نماز جمعہ) اپنے گھر میں دو رکعت پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

۵۱ یعنی آپ جب کبھی عشاء پڑھ کر تشریف لاتے تھے تو ضرور چار رکعت یا چھ رکعت پڑھتے تھے ۱۲ ۵۲ سنت یا تحیۃ المسجد ۱۲-۱۲۱۲

صَلٰوۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَکُنَّا نُصَلِّی عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ وَکَانَ یَرَانَا نُصَلِّیْھِمَا فَلَمْ یَأْمُرْنَا وَلَمْ یَنْھَنَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ۔ ترجمہ مختار بن فلفل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رض سے عصر کے بعد نفل پڑھنے کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر عصر کے بعد نماز پڑھنے والے کے ہاتھ پر مارتے تھے[1] اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانہ میں غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو یہ دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے تو نہ ہمکو اسکے پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور نہ اسکے پڑھنے سے ہمکو منع فرماتے تھے۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

رَاتِبَۃُ الْمَغْرِبِ
مغرب کی سنتوں کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ حَتّٰی یَخْرُجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ کَذٰلِکَ یُصَلُّوْنَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِیْبَ لَیَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَیَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوۃَ قَدْ صُلِّیَتْ مِنْ کَثْرَۃِ مَنْ یُّصَلِّیْھِمَا۔ ترجمہ انس رض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب مؤذن نماز مغرب کی اذان دیتا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ بہت لوگ اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور جلدی کرتے ستونوں کی آڑ میں آجاتے تھے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوتے اور وہ لوگ دہیں رہتے اور قبل مغرب کے دو رکعت نماز پڑھتے تھے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ لوگ اس کثرت سے یہ دو رکعت پڑھتے تھے کہ اگر کوئی مسافر شخص مسجد میں آتا تو وہ یہ خیال کرتا کہ (فرض) نماز ہو چکی (اور لوگ مغرب کی بعد کی دو رکعت سنت پڑھ رہے ہیں)

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ لِمَنْ شَآءَ خَشْیَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَھَا النَّاسُ سُنَّۃً اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ بِھٰذَا اللَّفْظِ وَفِیْ اُخْرٰی لِلشَّیْخَیْنِ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَآءَ کَرَاھِیَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَھَا النَّاسُ سُنَّۃً۔ ترجمہ عبداللہ بن مغفل مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑھا کرو پھر آپ نے فرمایا کہ نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑھا کرو جس کا جی چاہے اس خوف سے کہ لوگ اسکو سنت قرار دیدیں۔ ابوداؤد نے انہیں الفاظ سے روایت کی ہے۔ اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑھا کرو پھر آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے۔ اس خیال سے کہ لوگ اسکو کہیں سنت نہ قرار دیدیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ۔ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۴) وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَھُمْ رَاٰھُمْ یُسَبِّحُوْنَ بَعْدَھَا فَقَالَ ھٰذِہٖ صَلٰوۃُ الْبُیُوْتِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَہٗ عَلَیْکُمْ بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فِی الْبُیُوْتِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ۔ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدالاشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی تو جب لوگ نماز پڑھ چکے تو آپ نے دیکھا کہ لوگ مغرب کے بعد نفل (سنت) پڑھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو گھروں میں پڑھنے کی نماز ہے (گھر میں پڑھنی چاہیے) ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو لازم ہے کہ یہ نماز گھر میں پڑھا کرو۔

---

[1] یعنے منع کرتے تھے ۱۲۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین آمین ثم آمین

پانچون اسکے راوی ہین۔ یہ ابو محمد انصاری شخص ہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہین اور عبادہ کا انکے بارہ مین یہ فرمانا
کذب ابو محمد یعنے ابو محمد نے جھوٹ بیان کیا اسکا مطلب یہ ہر کہ ابو محمد نے غلطی اور خطا کی اور یہ جائز نہین ہر کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی حدیث کے روایت کرنے مین جھوٹ بیان کرین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا اَخْرَجَہُ
الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَلِمَالِکٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا۔ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہر کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی رات کی نماز مین آخری نماز وتر کو قرار دو۔ بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور مالک رح
کی روایت مین جو ابن مسعود رض سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا تم رات کو اپنی آخری نماز وتر کو قرار دو۔[لہ]

(۵) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ
اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَھٰذَا لَفْظُہُ وَالنَّسَائِیُّ۔ ترجمہ ابو ایوب سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وتر ہر ایک مسلمان پر حق (لازم) ہے جس کا جی یہ چاہے کہ وہ وتر کی پانچ رکعت پڑھے تو
وہ پانچ ہی رکعت وتر پڑھے اور جو شخص تین رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ تین رکعت وتر پڑھے اور جو شخص ایک رکعت وتر پڑھنے چاہے
وہ ایک ہی رکعت وتر پڑھے۔ ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین۔ اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین۔

(۶) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشَرَۃَ فَلَمَّا کَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ
وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ فَقَالَ وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ مَعْنٰی مَا رُوِیَ اَنَّہُ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشَرَۃَ اَنَّہُ
کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً مَعَ الْوِتْرِ فَنُسِبَتْ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ اِلَی الْوِتْرِ۔ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہر وہ
فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے پھر جب آپ بوڑھے اور ضعیف ہوگئے تب آپ سات
رکعت وتر پڑھنے لگے۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہر کہ اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ یہ جو
روایت ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے اسکا مطلب یہ ہر کہ آپ رات کو تہجد کی نماز وتر سمیت تیرہ رکعت
پڑھتے تھے تو رات کی نماز (تہجد) وتر کی جانب منسوب کردی گئی۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ وَھٰذَا
لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْکَعْ رَکْعَۃً تُوْتِرُ لَکَ مَا قَدْ صَلَّیْتَ۔ ترجمہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وتر آخر شب مین ایک رکعت ہر بجز ابوداؤد کے چھیون اسکے
راوی ہین۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہین۔ اور بخاری کی ایک روایت مین ہر کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعت ہر پھر جب تم
نماز ختم کرنا چاہو تو ایک رکعت پڑھ لو یہ ایک رکعت تمہاری پڑھی ہوئی نماز کو وتر (طاق) کردے گی۔

(۸) وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَۃَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی
بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ
ترجمہ عبد العزیز بن جریج سے روایت ہر وہ کہتے ہین کہ ہمنے حضرت عائشہ رض سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر مین کیا
پڑھتے تھے تو انہون نے فرمایا کہ پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری رکعت مین قل یا ایہا الکفرون اور تیسری رکعت مین قل ہو
اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

لہ یعنے وتر سب کے اخیر میں پڑھا کرو ۱۲۔

(۴) وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ - ترجمہ عطا سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ابن عمرؓ جب مکہ مین نماز جمعہ پڑہتے تھے تو (بعد نماز جمعہ اسی جگہہ سے جہان فرض پڑہے تہے) آگے بڑہ جاتے اور دو رکعت نماز پڑہتے پہر اُس جگہہ سے بہی اور آگے بڑہ جاتے تہے اور چار رکعت نماز پڑہتے تہے اور جب مدینہ مین ہوتے تو نماز جمعہ پڑہکر اپنے گہر واپس آتے تہے اور دو رکعت گہر مین پڑہتے تہے مسجد مین (سنت) نہین پڑہتے تہے تو اس بارہ مین اُن سے دریافت کیا گیا تو اُنہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسا ہی کیا کرتے تہے - ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین -

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

دوسری فصل

نماز وتر کے بیان مین -

(۱) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَهَا ثَلٰثًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ - ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وتر حق (لازم) ہے پس جو شخص وتر نہ پڑہے وہ ہم مین سے نہین ہی یہ آپ نے تین بار فرمایا - ابو داؤد اسکے راوی ہین -

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ - ترجمہ علیؓ سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ وتر فرض نماز کی طرح ضروری اور حتمی نہین ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے وتر (طاق) ہے وتر کو عزیز رکہتا ہے تو لے قرآن (پر ایمان لانے) والو وتر پڑہا کرو اصحاب سنن اس کے راوی ہین -

(۳) وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ يَّقُوْلُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْكِنَانِيُّ فَسَاَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَالَ كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يَاْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ هٰذَا مِنَ الْاَنْصَارِ لَهٗ صُحْبَةٌ وَقَوْلُ عُبَادَةَ فِيْهِ كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَيْ اَخْطَاَ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّكَذِّبَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَخْبَارِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ترجمہ ابن محیریزؓ سے روایت ہی کہ (قبیلہ) بنی کنانہ کے ایک شخص نے جسکو مخدجی کہتے ہین شام مین ایک شخص سے جس کی کنیت ابو محمد تہی یہ سنا کہ وتر واجب (فرض) ہی کنانی کا بیان ہی کہ مین نے عبادہ بن صامتؓ سے دریافت کیا تو اُنہون نے کہا کہ ابو محمد نے غلط بیان کیا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے ہیے کہ پانچ نمازین ہین جو خدا نے اپنے بندون پر فرض کی ہین پس جو شخص اُنکو ادا کریگا اور اُنکو حقیر سمجہکر ضائع اور ناغہ نہین کریگا تو اُسکے لیے خدا کے نزدیک یہ عہد اور پیمان ہی کہ خدا تعالی ضرور اُسکو جنت مین داخل فرمائے گا اور جو شخص اُنکو نہ ادا کریگا تو اس کے لیئے خدا کے نزدیک کوئی عہد و پیمان نہین ہی اگر خدا چاہے اُسکو عذاب دیوے اور اگر چاہے اُسکو جنت مین داخل فرمائے بجز ترمذی کے

۱؎ یعنے ہمارے تابعدارون سے نہین ہے ۱۲ ۲؎ پس اسمین آپ صرف پانچ نمازیں فرض بیان فرمائیں اگر وتر فرض ہوتا تو آپ ضرور بیان فرماتے

(۱۶) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمُ فَرَاى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ۔ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں مکہ میں حضرت ابن عمر کے ساتھ تھا اور آسمان پر ابر گھرا ہوا تھا تو انکو خوف ہوا کہ کہیں صبح نہ ہوجاتے تو انہوں نے وتر کی ایک رکعت پڑھ لی اسکے بعد ابر صاف ہوگیا تو انہوں نے دیکھا کہ ابھی رات باقی ہے تو انہوں نے ایک رکعت اور پڑھ کر اسکو ایک دوگانہ کردیا پھر دو دو رکعت نماز پڑھنے لگے پھر جب صبح ہوجانیکا خوف ہوا تو ایک رکعت وتر پڑھ لی۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی دو رکعتوں میں سلام[1] نہیں پھیرتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَلَهُ فِيْ أُخْرٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ۔ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی دو رکعتوں میں سلام پھیرتے تھے اور اپنی کسی ضرورت کے لیے ارشاد فرماتے تھے۔ بخاری اور مالک اسکے راوی ہیں۔ اور مالک کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مغرب کی نماز دن کی وتر ہے۔

(۱۹) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ۔ ترجمہ علی رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وتر میں یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ۔

تیسری فصل

رات کی نماز یعنے تہجد کے بیان میں۔

(۱) عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَقُرْبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْآثَامِ وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ ترجمہ بلال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمپر شب بیداری لازم ہے اسلیے کہ تم سے قبل جو نیک لوگ تھے انکا یہ طریقہ ہے اور تمہارے پروردگار کی قربت کا باعث ہے اور گناہوں سے روکنے والی ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے اور جسم سے بیماری کو دفع اور دور کرنیوالی ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلَهُ فِيْ أُخْرٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ۔ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دس آیتیں (تہجد کی نماز میں) کھڑے ہوکر پڑھیگا وہ غفلت کرنیوالوں میں نہیں لکھا جائیگا اور جو شخص سو آیت (تہجد) میں کھڑے ہوکر پڑھیگا وہ فرمانبردار اور اطاعت گذاروں میں لکھا جائیگا اور جو شخص ہزار آیتیں (تہجد) میں کھڑے ہوکر پڑھیگا وہ بہت زیادہ ثواب جمع کرنیوالوں میں لکھا جائیگا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

[1] تیسری رکعت میں سلام پھیرتے تھے ۱۲—

(۹) وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَدَّکُمُ اللّٰہُ بِصَلٰوۃٍ ھِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ حُمُرِ النَّعَمِ وَھِیَ الْوِتْرُ فَجَعَلَھَا اللّٰہُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ حُمُرُ النَّعَمِ خِیَارُ الْاِبِلِ وَاَعْلَاھَا قِیْمَۃً۔ ترجمہ خارجہ بن حذافہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی ہو ایک ایسی نماز سے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے جو وتر کی نماز ہی تو خدا تعالیٰ نے اسکو تمہارے واسطے مقرر کیا ہی عشاء کے بعد سے لیکر صبح صادق کی نمودار ہونے تک ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین سرخ اونٹ عرب مین عمدہ اور بیش بہا خیال کیے جاتے ہین۔

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ وَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ۔ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہو کہ انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کی ہر حصہ مین وتر پڑہی ہو رات کی پہلے حصہ مین آپ نے وتر پڑہی ہے اور رات کی درمیانی حصہ مین بہی آپ نے وتر پڑہی ہو اور رات کی آخری حصہ مین بہی آپ نے وتر پڑہی ہے یہانتک کہ آپکا وتر صبح[1] تک پہونچ گیا ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَہٗ ثُمَّ لْیَرْقُدْ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ مَّحْضُوْرَۃٌ وَذٰلِکَ اَفْضَلُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ خوف ہو کہ وہ رات کی آخری حصہ مین نہ اٹھہ سکیگا تو اسکو رات کی پہلے ہی حصہ مین وتر پڑہ لینا چاہیے پہر سو جانا چاہیے اور جس شخص کو یہ امید ہو کہ وہ رات کی آخری حصہ مین اٹہیگا تو اخیر حصہ شب کی نماز ایسی ہے کہ اس مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور یہ بڑی فضیلت والی نماز ہی مسلم ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَّتٰی تُوْتِرُ فَقَالَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتٰی تُوْتِرُ فَقَالَ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَقَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَخَذَ ھٰذَا بِالْحَذْرِ وَاَخَذَ ھٰذَا یَعْنِیْ عُمَرَ بِالْقُوَّۃِ۔ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ۔ ترجمہ ابو قتادہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر سے دریافت فرمایا کہ تم کس وقت وتر پڑہتے ہو تو انہون نے عرض کیا کہ رات کی پہلے حصہ مین (پڑہتا ہون) اور آپنے عمر سے دریافت فرمایا کہ تم کسوقت وتر پڑہتے ہو تو انہون نے عرض کیا کہ رات کی اخیر حصہ مین (پڑہتا ہون) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کی نسبت ارشاد فرمایا کہ انہون نے تو احتیاط کا سہل فعل اختیار کیا ہی اور عمر کی نسبت آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ انہون نے تو مشکل اور قوت کا کام اختیار کیا ہی۔ مالک۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ۔ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعت ہی۔ اصحاب سنن اس کے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنْ وِتْرِہٖ اَوْ نَسِیَہٗ فَلْیُصَلِّ اِذَا ذَکَرَ اَوْ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر پڑہنے سے پہلے سو جائے یا وتر پڑہنا بہول جائے تو جب اسکو یاد آجائے یا نیند سے بیدار ہو اسوقت وتر پڑہ لے۔ ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وَعَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ ھَلْ یُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ مِنْ اَوَّلِہٖ فَلَا تُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِہٖ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ۔ ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ مین نے عائذ بن عمروؓ سے دریافت کیا جو اصحاب شجرہ سے ہین کہ کیا وتر دوبارہ پڑہنے چاہیئے تو انہون نے کہا کہ جب تم اول شب مین وتر پڑہ چکے ہو تو آخر شب مین وتر مت پڑہو۔ بخاری اسکے راوی ہین اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات مین دو وتر نہین ہین۔

---

[1] یعنی وتر کا وقت ہر ۱۲ اسلئے یعنی صبح ہونے کے تہوڑی ہی دیر قبل آپ نے وتر پڑہی ہے ۱۲ سلئے عشاء کے بعد ۱۲ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ۱۲

تو دوسری گرہ کھل گئی پھر اگر نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل گئیں پھر وہ صبح کو خوش مزاج بشاش اٹھتا ہے ورنہ نہایت بد مزاج سست اٹھتا ہے۔ بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں۔ قافیۃ الرأس سے سر کا آخری حصہ مراد ہے اور اسپر شعر کا قافیہ بنی ہے اور یہاں پورا سر مراد ہے تو بعض حصہ سے کل کیجانب اشارہ کیا ہے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنِهٖ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا اور کہا گیا کہ وہ شخص سوتا رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور نماز کے لیے نہ اٹھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جسکے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِءٍ تَكُوْنُ لَهٗ صَلٰوةٌ بِلَيْلٍ فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كُتِبَ لَهٗ أَجْرُ صَلٰوتِهٖ وَكَانَ نَوْمُهٗ عَلَيْهِ صَدَقَةً أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (ہمیشہ) رات کو (تہجد) کی نماز پڑھا کرتا ہو پھر ایک شب اُس پر نیند غالب آجائے (اور اٹھہ نہ سکے) تو خدا تعالے اسکو نماز کا ثواب عطا فرمایگا اور اسکی نیند اُس پر صدقہ ہوگی۔ بجز ترمذی کے چاروں اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُوْقِظُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ اللَّيْلِ فَمَا يَجِيْءُ السَّحَرُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حِزْبِهٖ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب خدا تعالی رات کو جگا دیتا تھا تو آپ صبح ہونے سے قبل ہی اپنے وظیفہ سے فارغ ہو جاتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ وَأَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ تَعْنِي الدِّيْكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کونسا کام زیادہ پسند تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جو (کام) ہمیشہ کیا جائے مینے کہا کہ آپ رات کو کس وقت اٹھا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ جب آپ مرغ کی بانگ کی آواز سنتے تھے اُس وقت (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تھے۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَأَبِيْ دَاوٗدَ۔ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رات کو (تہجد کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز دس رکعت تھی اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعت صبح کی (سنت) پڑھتے تھے تو یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئیں چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ مسلم اور ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَزَادَ ثُمَّ لِيُطَوِّلْ بَعْدُ مَا شَاءَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے رات کو (تہجد کی نماز) پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اسکو پہلے ہلکی دو رکعت سے اپنی نماز شروع کرنی چاہیے۔ مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ پھر اُس کے بعد جتنی لمبی چاہے پڑھے۔

ف۱ خدا تعالے نیند کو معاف فرمادے گا ۱۲

اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت ہیں جو عبداللہ بن حبشی سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا کام افضل اور بہتر ہے آپ نے فرمایا کہ نماز میں دیر تک قیام کرنا۔

(۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ تَعَارَّ اسْتَيْقَظَ ترجمہ عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر دعا مانگے اے اللہ مجھے بخشدے یا کوئی اور دعا کرے تو اسکی دعا قبول ہوگی پھر اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو اسکی نماز مقبول ہوگی شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ۔ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز شب یعنی تہجد میں) اتنی دیر کھڑے ہوئے کہ آپ کے دونوں پاؤں سوج گئے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں (پھر اتنی مشقت کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کہ کیا میں[1] خدا کا شکر گذار بندہ نہ ہوں بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ قِيَامَ اللَّيْلِ وَكَانَ اِذَا مَرِضَ اَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کی نماز (تہجد) ترک نہیں فرماتے تھے اور جب کبھی آپ بیمار ہو جاتے یا تھک جاتے تو بیٹھکر پڑھتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی رحم کرے اس شخص پر جو رات کو نماز کے لیے اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بی بی کو بھی اٹھائے اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور خدا تعالے رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھکر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی اٹھائے اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اسکے چہرہ پر پانی کے چھینٹے دے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ كُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ قَافِيَةُ الرَّاْسِ مُؤَخَّرُهٗ وَمِنْهُ قَافِيَةُ الشِّعْرِ وَقِيْلَ وَسَطُهٗ وَالْمُرَادُ جَمِيْعُ الرَّاْسِ فَكَنّٰى بِبَعْضِهٖ عَنْ كُلِّهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اسکے سر پر تین گرہ لگا دیتا ہے ہر ایک گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے کہ اپنی جگہہ پڑے رہو ابھی رات بہت ہے پھر اسکو سلا دیتا ہے پھر اگر وہ اٹھہ گیا اور خدا کو یاد کیا تو ایک گرہ کھل گئی پھر اگر وضو کیا

[1] یعنے مجھے تو اس وجہ سے کہ خدا نے میرے سب گناہ بخش دیے زیادہ تر شکر گذار ہونا چاہیے ۱۲

جسکو اسکا موقعہ پیش آئے تو اسکے لیئے چاشت کی دو رکعت نماز (سب بند کی طرف سے خیرات ہے) ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(٦) وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ وَّاَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ابْنَ اٰدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوَّلَ النَّہَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ بوذر اور ابو الدردا رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ اے انسان تو میرے واسطے دن کی شروع حصہ مین چار رکعت پڑھا کر مین دن کی آخری حصہ تک تیری واسطے کافی ہونگا یعنے تیری حاجت براری کرونگا) ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٧) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَۃِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ بو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی دو رکعت نماز کی حفاظت اور نگہداشت کریگا تو اسکے گناہ بخشدیئے جائینگے اگرچہ کف دریا کی برابر ہون۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ مِنْ ذَہَبٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ انس رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی بارہ رکعت نماز پڑھیگا خدا تعالی اُس کے واسطے جنت مین سونیکا محل تیار فرمائے گا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٩) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَّیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰہُ۔ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی چار رکعت نماز پڑہتے تہے اور چار رکعت سے زیادہ بھی پڑہتے تہے جتنا کہ خدا تعالے چاہتا۔

(١٠) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ مِنَ الضُّحٰی اَخْرَجَہُمَا مُسْلِمٌ۔ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی طرف رجوع ہونیوالونکی نماز کی وقت ہی جبکہ اونٹ کی بچے کے زمین کے گرم ہونیکی وجہ سے پاؤن جلنے لگین ان دونو حدیث کی مسلم راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ

پانچوین فصل

رمضان کی نماز کے بیان مین۔

صَلٰوۃُ التَّرَاوِیْحِ

نماز تراویح کا بیان

(١) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُہُمْ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَہُمْ بِعَزِیْمَۃٍ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ خِلَافَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ الْمَوْقُوْعَ مِنْہُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ وَقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

ا مطلب یہ ہی کہ چاشت کی دو رکعت پڑھ لینے سے ہر جوڑ وبند کا صدقہ اور شکر ادا ہو جاتا ہی ١٢ ٢ حدیث قدسی ہی ١٢ ٣ ابو داؤد مین بروایت نعیم بن ہماز رض یہ حدیث قدسی موجود ہے ١٢ ٤ ہمیشہ پڑھا کریگا ١٢ ٥ یعنے بکثرت ہون ١٢

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ صَلٰوةِ الضُّحٰى

چوتھی فصل۔

نماز چاشت کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّىْ لَاُسَبِّحُهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی چاشت کی نماز نہیں پڑھی اور میں پڑھا کرتی ہوں۔ بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ مَا حَدَّثَنَا اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى غَيْرُ اُمِّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِىْ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِىَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ۔ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے بجز ام ہانی کے کسی اور شخص نے نہیں بیان کیا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو (البتہ ام ہانی نے یہ) بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز (چاشت) پڑھی تو میں نے کبھی اس سے زیادہ ہلکی[1] نماز نہیں دیکھی بجز اسکے کہ آپ رکوع اور سجدہ[2] پورا کرتے رہتے۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَىِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے دوست یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (تین چیزوں کی) وصیت کی (ایک تو) ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے کی (دوسرے) دو رکعت نماز چاشت کی اور (تیسری) اسکی کہ سونے سے قبل وتر پڑھ لیا کروں۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْىٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّيُجْزِىْ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا الْعَبْدُ مِنَ الضُّحٰى۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوُدَ۔ ترجمہ ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو تم میں سے ہر شخص کے ہر جوڑ اور بند پر صدقہ واجب[3] ہوتا ہے پھر ہر ایک تسبیح (یعنے سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر ایک تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر ایک تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر ایک تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور اچھے کام کے کرنے کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب سے دو رکعتیں کافی ہیں جنکو بندہ چاشت کے وقت پڑھ لیتا ہے۔ مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصَلًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِّنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا مَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ النُّخَاعَةُ فِى الْمَسْجِدِ يَدْفِنُهَا وَالشَّىْءُ يُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَرَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ و بند ہیں پس انسان پر ہر ایک جوڑ کی طرف سے خیرات کرنا واجب ہے اصحاب نے عرض کیا کہ اتنی طاقت کس کو ہے کہ ہر ایک بند کی طرف سے خیرات کر سکے تو آپ نے فرمایا کہ تھوک جو مسجد میں ہو اسکو دفن کر دینا اور کسی موذی شے کا راستہ سے ہٹا دینا (یہ سب خیرات ہے) اور

---

[1] یعنے آپ بہت جلد جلد پڑھ رہے تھے ۱۲ [2] یعنے رکوع و سجدہ میں کوئی تخفیف نہیں کرتے تھے البتہ قراءت میں تخفیف فرماتے تھے ۱۲ [3] یعنے شکر واجب ہو جاتا ہے ۱۲-۱۲-

(٥) وعن أبي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على الناس في رمضان وهم يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فقيل أناس ليس معهم قرآن وأبي بن كعب يصلي بهم فقال أصابوا ونعم ما صنعوا أخرجه أبو داود وقال هذا الحديث ليس بالقوي۔ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک شب) رمضان مین لوگون کے پاس برآمد ہوئے دیکہا تو لوگ مسجد کے ایک گوشہ مین نماز پڑہ رہے تہے تو آپنے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہین عرض کیا گیا کہ یہ وہ لوگ ہین جنکو قرآن یاد نہین ہے۔ اور ابی بن کعب انکو نماز پڑہا رہے ہین تو آپنے فرمایا کہ بہت ٹہیک کیا اور بہت ہی اچہا کیا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور کہتے ہین کہ یہ حدیث قوی نہین ہے (ضعیف ہے)۔

(٦) وعن أبي ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يقم بنا حتى بقي سبع من الشهر فقام حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا في السادسة وقام في الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلنا له لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ثم لم يقم بنا حتى بقي ثلث من الشهر فصلى بنا في الثالثة ودعا أهله ونساءه وقام بنا حتى خشينا أن يفوتنا الفلاح قيل وما الفلاح قال السحور أخرجه أصحاب السنن وصححه الترمذي السحور بفتح السين ما يتسحر به وبالضم الفعل نفسه۔ ترجمہ ابوذر رض سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہمنے رسول اللہ صلعم کے ساتہ (رمضان کے) روزہ رکہے تو رسول اللہ صلعم نے ہمکو نماز (تراویح) نہین پڑہائی یہانتک کہ مہینے مین سات راتین باقی رہ گئین تب آپ نے (تیئیسوین شب کو) ثلث رات تک ہمکو نماز (تراویح) پڑہائی پہر جب چہہ راتین باقی رہین تب (چوبیسوین شب کو) آپنے ہمکو نماز نہین پڑہائی پہر جب پانچ راتین باقی رہ گئین تو (پچیسوین شب کو) آپنے ہمکو آدہی رات تک نماز (تراویح) پڑہائی تو ہمنے آپ سے عرض کیا کہ کاش آپ بقیہ (نصف) شب ہمکو نفل نماز پڑہاتے رہین (تو بہتر ہوتا) تو آپنے فرمایا کہ جو شخص امام کے ساتہ نماز پڑہے تا آنکہ امام نماز سے فارغ ہو جائے تو اسکو پوری رات بہر نماز پڑہنے کا ثواب لکہا جاتا ہے پہر آپنے ہمکو نماز نہ پڑہائی یہانتک کہ مہینہ مین تین ہی راتین رہ گئین تو آپنے ستائیسوین شب کو ہمکو نماز پڑہائی اور آپنے اپنے اہل وعیال اور بی بیون کو بلایا اور آپ ہمکو نماز پڑہاتے رہے یہانتک کہ ہمکو خوف ہوا کہ کہین فلاح کا وقت نہ جاتا رہے دریافت کیا گیا فلاح کیا چیز ہے انہون نے کہا کہ سحر کا کہانا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے سحور بفتح سین وہ چیز جو سحر کو کہاتے ہین اور بضم سین خود سحر (صبح) ہوتا ہے۔

(٧) وعن عبد الله بن أبي بكر قال سمعت أبي يقول كنا ننصرف في رمضان من القيام فنستعجل الخدم بالطعام مخافة فوت السحور أخرجه مالك۔ ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے ابی سے سنا کہ فرماتے تہے کہ ہم لوگ رمضان مین نماز سے فارغ ہوتے تہے تو ہم خادمونکو جلدی کہانا لانیکے لیے کہتے تہے اس خوف سے کہ کہین سحر کے کہانے کا وقت نہ جاتا رہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

الفصل السادس في صلوة العيدين

چہٹی فصل

عیدین (عید الفطر وعید الضحی) کی نماز کے بیان مین

(١) عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عيد فصلى ركعتين لم يصل قبلهما ولا بعدهما أخرجه الخمسة۔ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن نکلے تو آپنے دو رکعت نماز پڑہی نہ اسکے قبل نماز پڑہی نہ اسکے بعد نماز پڑہی۔ پانچون اسکے راوی ہین۔

ف ١ اس شب آپ نے رات بہر نماز پڑہائی حتی کہ لوگون کو یہ خیال ہوا کہ کہین سحر کا وقت نہ جاتا رہے ١٢ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کو رمضان میں نماز (تراویح) پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے بغیر اسکے کہ آپ اسکو تاکید او روجوب کے طور پر حکم دیں تو آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ماہ رمضان میں (بقائمی) ایمان وحصول ثواب کی غرض سے نماز پڑھے تو اسکے اگلے گناہ بخشدیے جائینگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا انتقال ہوا اور یہی طریقہ جاری رہا پھر حضرت ابوبکر رضہ کی خلافت میں اور حضرت عمر کے شروع خلافت کے زمانہ تک یہی طریقہ جاری رہا اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص شب قدر میں ایمان اور حصول ثواب کی غرض سے نماز پڑھے تو اسکے اگلے گناہ بخش دیے جائینگے۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور بخاری نے ابوہریرہ رضہ سے رمضان اور شبقدر میں قیام اور نماز پڑھنے کے بارہ میں مرفوعًا روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِيْ رَمَضَانَ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ وَفِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَشَدَّ وَكَانَ يُحْيِيْ لَيْلَهٗ وَيُوْقِظُ اَهْلَهٗ وَيَشُدُّ مِئْزَرَهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ شَدُّ الْمِئْزَرِ كِنَايَةٌ عَنِ اجْتِنَابِ النِّسَاءِ وَعَنِ الْجِدِّ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الْعَمَلِ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ماہ رمضان میں (عبادت میں) اتنی کوشش او رمحنت کرتے تھے کہ کسی اور مہینے میں ایسی کوشش نہیں کرتے تھے اور اخیر کے دس روز میں تو سب سے زیادہ کوشش کرتے تھے اور آپ رات بھر جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو جگا دیتے تھے اور تہ بند مضبوط باندھ لیتے تھے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں تہ بند مضبوط باندھنا اشارہ ہے اس جانب کہ آپ عورتوں سے پرہیز کرتے تھے اور عبادت میں کوشش اور محنت فرماتے تھے۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِيْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَامَ اَيْضًا حَتّٰى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا اَحَسَّ اَنَّا خَلْفَهٗ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهٗ فَصَلّٰى صَلٰوةً لَا يُصَلِّيْهَا عِنْدَنَا فَقُلْنَا لَهٗ حِيْنَ اَصْبَحْتُ اَفَطِنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ ذٰلِكَ الَّذِيْ حَمَلَنِيْ عَلٰى مَا صَنَعْتُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلتَّجَوُّزُ الْاِسْرَاعُ فِي الْعَمَلِ وَتَخْفِيْفُهٗ۔ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم رمضان میں نماز پڑھا کرتے تھے تو (ایک رات کو) میں آپ کے پہلو سے کھڑا ہو گیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور وہ بھی (آپ کے ساتھ) کھڑا ہو گیا یہانتک کہ ہماری ایک جماعت ہو گئی تو جب آپکو محسوس اور معلوم ہوا کہ ہم لوگ آپ کے پیچھے ہیں تو آپ نماز میں جلدی کرنے لگے پھر (جلدی سے نماز پڑھ کر) آپ اندر تشریف لے گئے پھر آپ نے وہاں ایسی نماز پڑھی جیسی کہ ہمارے سامنے نہیں پڑھی تھی۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ کیا رات کو آپ ہمکو پہچان گئے (کہ ہم پیچھے کھڑے ہیں) آپ نے فرمایا کہ ہاں یہی تو میرے اس فعل کا باعث ہوا جو میں نے کیا (یعنے جلدی نماز پڑھکر سیدھے اندر چلا گیا) مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ كَثِيْرٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرُوْا ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ صَنِيْعَكُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک شب) مسجد میں نماز (تراویح) پڑھی تو آپ کے ساتھ چند اشخاص نے نماز پڑھی پھر دوسری شب کو آپ نے نماز پڑھی تو لوگ بکثرت آپکے ساتھ شریک ہو گئے پھر تیسری شب کو تو لوگ بہت ہی کثرت کے ساتھ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد نہیں ہوئے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری حالت اور حرکت دیکھی (کہ تم سب جمع ہو) لیکن میرے نکلنے میں بجز اسکے کوئی اور سبب مانع نہ ہوا کہ میں ڈر گیا کہ کہیں تم پر (نماز تراویح) فرض ہو جائے (اور پھر نہ ادا کر سکو) اور یہ رمضان کا واقعہ ہے۔ بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں۔

ل راستہ سے لوگ آ کر شریک ہو گئے ۱۲ ۲ جلدی جلدی پڑھنے لگے ۱۲ ۳ یعنی لمبی نماز پڑھی اور ہمارے سامنے ہلکی پڑھی تھی ۱۲

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ابو واقد لیثی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید اضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں کونسی سورہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا کہ آپ دونوں عید کی نماز میں سورہ ق والقرآن المجید اور سورہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے تھے۔ بجز بخاری کے چھیوں اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَقَرَأَ بِهِمَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ۔ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونو عید اور جمعہ کی نماز میں (سورہ) سبح اسم ربک الاعلیٰ اور (سورہ) ہل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور جب کبھی جمعہ اور عید ایک ہی دن اکٹھے ہو جاتے تو آپ دونو نمازوں میں یہی دونو سورہ پڑھتے تھے بجز بخاری کے چھیوں اس کے راوی ہیں۔

اِجْتِمَاعُ الْعِيْدِ وَالْجُمُعَةِ

عید اور جمعہ کا ایک ہی دن جمع ہونا۔

(۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَاءَ اَجْزَاَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں پس جو شخص چاہے اُسکے لیے (عید کی نماز) نماز جمعہ (کی طرف[1]) سے کافی ہے۔ اور ہم تو جمعہ کی نماز پڑھیں گے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيْدَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِّنْ صِيَامِكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُّسُكِكُمْ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُّ مَعَ عُثْمَانَ فَصَلّٰى قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ لِاَهْلِ الْعَوَالِيْ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَقَدْ اَذِنْتُ لَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔ ترجمہ ابو عبید سعید بن عبید سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رض نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر لوگوں کو خطبہ پڑھکر سنایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو ان دونو عید والے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ان دونو میں سے ایک تو تمہارے روزہ سے افطار کرنے کا دن ہے اور دوسرا وہ دن ہے جس دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ ابو عبید کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے ساتھ بھی عید کی نماز میں حاضر ہوا تو انہوں نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی اور وہ جمعہ کا دن تھا تو انہوں نے (مدینہ کے) اطراف کے رہنے والوں سے فرمایا کہ جو شخص نماز جمعہ کی انتظار کو پسند کرتا ہے وہ منتظر رہے اور جو شخص اپنے گھر واپس جانے کو پسند کرتا ہے تو ہم اُسکو (واپسی کی) اجازت دیتے ہیں شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَ عِيْدٍ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ اَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رُحْنَا اِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا وَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا قَدِمَ ذَكَرْنَا لَهٗ فَقَالَ اَصَابَ السُّنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اجْتَمَعَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَيَوْمُ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عِيْدَانِ اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيْعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَيْنِ

---

[1] یعنے جمعہ کی نماز کی ضرورت نہیں ۱۲ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی فِی الْاُوْلٰی سَبْعَ تَکْبِیْرَاتٍ وَّفِی الثَّانِیَۃِ خَمْسَ تَکْبِیْرَاتٍ سِوٰی تَکْبِیْرَتَیِ الرُّکُوْعِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ۔ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہی فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید اضحی کی نماز مین علاوہ رکوع کی دو تکبیر کی پہلی رکعت مین سات تکبیر کہتے تھے اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیر کہتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَفِی الثَّانِیَۃِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونون عید کی نماز مین پہلی رکعت مین قرارت سے پہلے سات دفعہ تکبیر کہتے تھے اور دوسری رکعت مین قرارت سے پہلے پانچ تکبیر کہتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّۃٍ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ کئی بار دونون عید کی نماز بغیر اذان اور اقامت کے پڑہی۔ مسلم۔ ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَادَاؤُدَ۔ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمرؓ دونون عید کی نماز خطبہ سے قبل پڑہا کرتے تھے۔ بجز ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَہِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَکِّئًا عَلٰی بِلَالٍ فَاَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَحَثَّ عَلٰی طَاعَتِہٖ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَکَّرَہُمْ ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ فَوَعَظَہُنَّ وَذَکَّرَہُنَّ وَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ اَکْثَرَکُنَّ حَطَبُ جَہَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْ سِطَۃِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ فَقَالَتْ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِاَنَّکُنَّ تُکْثِرْنَ الشَّکَاۃَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ فَجَعَلْنَ یَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِیِّہِنَّ یُلْقِیْنَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ سِطَۃُ النِّسَاءِ اَوْسَاطُہُنَّ حَسَبًا وَّنَسَبًا وَالسَّفْعَۃُ سَوَادٌ فِی اللَّوْنِ وَالشَّکَاۃُ بِفَتْحِ الشِّیْنِ الشَّکْوٰی وَالْعَشِیْرُ الزَّوْجُ۔ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مین عید کی نماز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حاضر ہوا تو آپ نے خطبہ سے قبل بلا اذان اور اقامت کے نماز شروع کی پہر آپ بلال پر تکیہ لگا کر کہڑے ہوئے پہر آپنے لوگون کو خدا سے ڈرنیکا حکم دیا اور اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی رغبت دلائی اور وعظ و نصیحت فرمائی اور اُنکو موت یاد دلائی اُسکے بعد آپ عورتون کے پاس تشریف لائی اور اُنکو بہی وعظ و نصیحت فرمائی اور اُنکو آخرت اور موت یاد دلائی اور آپنے فرمایا کہ تم عورتین خیرات کرو اسلیے کہ تم مین سے اکثر عورتین دوزخ کی ایندہن ہین[1] تو اُن مین سے ایک وسط درجہ کی حسب و نسب کی کالی گالون والی عورت کہڑی ہو کر عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ یہ کیون آپ نے فرمایا کہ اسلیے کہ تم عورتین شکایت بکثرت کیا کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو تو عورتین اپنے زیورون مین سے خیرات کرنے لگین اور بلال کے کپڑے مین ڈالنے لگین بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین سِطَۃُ النِّسَاءِ وہ عورت جو حسب نسب مین اوسط درجہ کی ہو اَلسَّفْعَۃُ سیاہ رنگ اَلشَّکَاۃُ بفتح الشین شکایت اَلْعَشِیْرُ شوہر

(۷) وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلَ عُمَرُ اَبَا وَاقِدِ اللَّیْثِیَّ مَا کَانَ یَقْرَاُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ قَالَ کَانَ یَقْرَاُ فِیْہِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ

---

[1] یعنے اکثر عورتین دوزخ مین کیون جاوینگی ۱۲

(١٠) وعن ثعلبة بن زهدم ان عليا استخلف ابا مسعود على الناس فخرج يوم عيد فقال يا ايها الناس انه ليس من السنة ان يصلى قبل الامام اخرجه النسائي۔ ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے ابو مسعود کو لوگوں پر خلیفہ مقرر کیا تو وہ عید کے دن نماز کے لیے گئے تو فرمایا اے لوگو امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہیں ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

الباب الثاني في النوافل المقرونة بالاسباب وفيه اربعة فصول

دوسرا باب

ان نفل نمازوں کے بیان میں جو اسباب سے مقرون ہیں اور اس میں چار فصلیں ہیں

الفصل الاول في الكسوف

پہلی فصل

گہن کی نماز کے بیان میں۔

(١) عن عائشة قالت كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فصلى بالناس فاطال القراءة ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع راسه فاطال القراءة وهي دون قراءته الاولى ثم ركع فاطال الركوع وهو دون ركوعه الاول ثم رفع راسه ثم سجد سجدتين ثم قام فصنع في الركعة الثانية مثل ذلك ثم سلم وقد تجلت الشمس ثم قام فخطب الناس فقال ان الشمس والقمر لا يكسفان لموت احد ولا لحيوته ولكنهما آيتان من آيات الله تعالى يريهما عباده فاذا رأيتم ذلك فافزعوا الى الصلوة اخرجه الستة۔ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گہن ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپنے بڑی لمبی قرات پڑھی پھر آپنے رکوع کیا اور بڑا لمبا رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپنے بڑی لمبی قرات پڑھی لیکن یہ قرات بہ نسبت پہلی قرات کے کم تھی پھر آپنے رکوع کیا اور بڑا لمبا رکوع کیا لیکن یہ رکوع بہ نسبت پہلے رکوع کے کم تھا پھر آپنے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ نے دو سجدے کیے پھر آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی آپ نے ایسا ہی کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا) اسکے بعد آپنے سلام پھیرا اور آفتاب صاف ہو چکا تھا پھر آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا اور آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند گہن کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں ہوتا لیکن یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنکو خدا تعالے اپنے بندوں کو بتلاتا ہے پس جب تم ایسا دیکھو تو نماز کی طرف جھپٹو اور دوڑو۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثاني في الاستسقاء

دوسری فصل

نماز استسقاء کے بیان میں۔

(١) عن انس قال اصابت الناس سنة فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة قام

١ یعنے عید کے دن نفل وغیرہ بجز نماز عید کے نہیں پڑھنا چاہیے ١٢ **۲** یعنے جب کوئی سبب ظاہر ہو تو یہ نماز پڑھی جاتی ہے ١٢ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین آمین۔

بُكْرَةً ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيْهِمَا حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ - ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم کو ابن زبیر نے جمعہ کے دن عید کی نماز سویرے پڑھائی پھر ہم جمعہ کی نماز کے لیئے گئے تو ابن زبیر ہمارے پاس برآمد نہ ہوئے اور ہمنے اکیلے نماز پڑھ لی اور ابن عباس (اس زمانہ مین) طائف مین تھے جب وہ (واپس) آئے تو ہمنے اُن سے اسکا تذکرہ کیا تو اُنہون نے کہا کہ انہون نے سنت (نبوی) کے موافق کیا - اور ایک روایت مین ہے کہ ابن زبیر کے زمانہ (خلافت) مین جمعہ اور عید الفطر ایک ہی دن جمع ہوئے تو اُنہون نے فرمایا کہ دو عیدین ایک ہی دن جمع ہو گئی ہین پھر اُنہون نے دونون کو ملا کر صبح کے وقت دو رکعت نماز پڑھ لی اور دو رکعت سے زیادہ نماز نہین پڑھی یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی - ابوداود - نسائی اسکے راوی ہین -

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ - ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کی نماز کے لیئے اُسوقت تک تشریف نہین لیجاتے تھے جب تک آپ چند کھجورین کھا لیتے - اور آپ طاق کھجورین کھاتے تھے - بخاری - اور ترمذی اسکے راوی ہین -

(۵) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَّاَنْ تَاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ - ترجمہ علی رضہ سے روایت ہے فرماتے ہین کہ یہ سنت ہے کہ عید کی نماز کے لیئے پیدل جاؤ اور جانے سے پہلے کچھ کھا لو ترمذی اسکے راوی ہین -

(۶) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّیَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ - ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن اُسوقت تک نماز کے لیئے تشریف نہین لیجاتے تھے جب تک کہانا نہ لیتے تھے اور عید ضحی کے دن آپ نہین کہاتے تھے تاآنکہ نماز سے فارغ ہو جاتے - ترمذی اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ يَوْمَ الْعِيْدِ فِیْ طَرِيْقٍ ثُمَّ يَرْجِعُ فِیْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ - ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن (نماز کے لیئے) ایک رستہ سے تشریف لیجاتے تھے اور دوسرے راستے سے واپس آتے تھے - ابوداود اسکے راوی ہین -

(۸) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّخْرِجَ فِی الْعِيْدِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ - ترجمہ ام عطیہ رضہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو حکم دیا کہ عید کی نماز کے لیئے جوان کنواری اور پردہ نشین اور حیض والی عورتین جائین لیکن حیض والی عورتین مسلمانون کی جماعت اور دعا مین شریک رہین اور اُنکے مصلے یعنے جا کے نماز سے علیحدہ اور یکطرف رہین - پانچون اسکے راوی ہین -

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يَرْكُزُهَا فَيُصَلِّیْ اِلَيْهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ اَلْعَنَزَةُ شِبْهُ الْعُكَّازَةِ وَهِیَ مِثْلُ نِصْفِ الرُّمْحِ وَاَكْثَرُ قَلِيْلًا وَّلَهَا سِنَانٌ كَسِنَانِ الرُّمْحِ - ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید اضحی کے دن ایک برچھی نکالتے تھے اور اسکو گاڑ دیتے تھے پھر اُسکی طرف نماز پڑھتے تھے - نسائی اسکے راوی ہین - اَلْعَنَزَةُ برچھی دار لکڑی کی طرح ہوتا ہے جو نصف برچھی بلکہ اس سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور برچھی کی طرح اسکے بھی بھالا ہوتا ہے -

ف۵۱ اپنے زمانہ خلافت مین ۱۲ ف۵۲ کہ ابن زبیر نے جمعہ کے روز صرف عید کی نماز پڑھائی اور جمعہ کی نماز نہین پڑھائی ۱۲ ف۵۳ یعنے ابن زبیر نے ۱۲ ف۵۴ یعنے جمعہ اور عید دونون نمازون کو ملا کر صبح کو پڑھ لیا پھر اسکے بعد کوئی اور نماز نہین پڑھی یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی ۱۲ ف۵۵ یعنے تین کہائی یا پانچ یا سات ۱۲ ف۵۶ پھر نماز کے بعد کہاتے تھے ۱۲ ف۵۷ یعنے برچھی کو سترہ بنا لیتے تھے اب جہان کہین عیدگاہ کی دیوار سامنے موجود ہو وہان سترہ کی ضرورت نہین ہے میدان مین البتہ ضرورت ہے ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امساک باران کی شکایت کی تو آپ نے حکم دیا اور آپ کے حکم کے بموجب مصلے (عیدگاہ) مین منبر رکہا گیا اور آپ نے ایک دن مقرر فرمادیا تاکہ اُس دن سب لوگ وہان حاضر ہون حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دن جب آفتاب کا کنارہ نکلنا شروع ہوا اُسوقت نکلے اور آپ آکر منبر پر بیٹھ گئے اور آپ نے تکبیر کہی اور خدا کی حمد وثنا کی پہر آپ نے فرمایا کہ تم لوگون نے اپنے ملک مین خشک سالی کی بابت شکایت کی اور اپنے وقت مقررہ سے بارش کی تاخیر کرنے کی بابت شکایت کی حالانکہ خدا نے تمکو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور خدا نے تمہاری دعا کے قبول کرنے کا تم سے وعدہ فرمایا ہے پہر آپنے یہ دعا کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ - سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے جو تمام جہان کا پالنے والا ہے جو نہایت مہربان نہایت رحم والا ہے جو قیامت کے دن کا مالک ہے بجز خدا کے کوئی معبود نہین ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ تو ہی معبود ہے بجز تیرے کوئی معبود سچا نہین ہے تو بے نیاز بے پرواہے اور ہم نیازمند اور محتاج ہین ہمپر پانی اتار اور جس قدر پانی تو برسائے اُسکو ہماری قوت اور توانائی کا سبب کر دے اور ایک عرصہ دراز تک ہمکو اس سے مستفید فرما) پہر آپ نے دونو ہاتھ اُٹھائے یہانتک کہ آپکی دونون بغلون کی سفیدی نمایان ہونے لگی پہر آپ نے لوگون کی طرف اپنی پیٹھ پہیر دی اور چادر مبارک کو اُلٹا دیا اور آپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہی ہوئے تہے پہر آپ لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اُترکر آپ نے دو رکعت نماز پڑہائی پہر خدا تعالے نے ابر کو پیدا کر دیا جو گرجنے لگا اور بجلی چمکنے لگی پہر خدا تعالے کے حکم سے پانی برسا پہر آپ مسجد تک نہین تشریف لاتے تہے کہ نالے بہنے لگے پہر جب آپ نے دیکہا کہ لوگ جہپٹ کر (پانی سے بچنے کی غرض سے) گہرون مین گہس رہے ہین تو آپ ہنس پڑے حتے کہ آپ کی کچلیان[1] نمایان ہوگئین پہر آپ نے فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے اور مین خدا کا بندہ اور اُس کا رسول ہون ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا مَطَرٌ وَّنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَصَابَهٗ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهٗ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ - ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہمپر پانی برسنے لگا اور ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تہے تو آپ نے اپنے کپڑے کہول دیے حتے کہ پانی آپکے جسم مبارک پر پہونچ گیا تو ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے ایسا کیون کیا آپنے فرمایا کہ یہ اپنے پروردگار کے پاس سے تازہ وارد[2] ہوا ہے۔ ابو داؤد[3] اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِىْ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ۔

تیسری فصل

نماز جنازہ کے بیان مین۔

(۱) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِىِّ

---

[1] یہ ہنسی آپ کی غالبا اسی جیسی ہوگی کہ ابہی تو پانی پانی کر رہے تہے اور ابہی پانی سے بہاگنے لگے ۱۲ [2] اس سے برکت حاصل کرنی چاہیے ۱۲

[3] ابو داؤد کی روایت غالبا سہو کتابت سے لکہی گئی ہے ورنہ دراصل اس حدیث کے راوی مسلم ہین۔ کما لا یخفی ۱۲ مترجم ۱۲ - اللّٰهم اغفر لنا اجمعین۔

أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَضَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي
السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهُمَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ
مِنْ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَحَادَرُ عَنْ لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَ
مِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا
يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ
عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ
أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ اَلْقَزَعَةُ بِالتَّحْرِيْكِ قِطْعَةٌ مِّنَ الْغَيْمِ وَالْجَمْعُ قَزَعٌ۔ **ترجمہ**
انس رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ لوگ خشک سالی مین مبتلا ہوئے تو ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جمعہ کے دن خطبہ پڑہ رہے ہین کہ ایک دیہاتی شخص نے کہڑے ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ مال برباد ہوگئے اور بال بچے
ضائع ہوگئے تو آپ ہمارے واسطے دعا کیجیے تو آپ نے دونو ہاتہہ (دعا کے لیئے) اٹہائے اور آسمان مین ہم ابر کا کوئی
ٹکڑا بہی نہین دیکہتے تہے تو قسم ہے اُس ذات کی جسکے اختیار مین میری جان ہے کہ ہنوز آپنے دونون ہاتہہ نہین رکہے تہے کہ
ابر پہاڑ کی طرح (آسمان مین) پہیل گیا پہر ہنوز آپ منبر پر سے نہین اترے ہونگے مینے دیکہا کہ ابر سے آپکی ڈاڑہی مبارک پر
بوندین پڑرہی ہین غرض کہ اُس دن تمام روز پانی برستا رہا اور دوسرے روز بہی پانی برستا رہا اور تیسرے روز بہی
پانی برستا رہا حتی کہ دوسرے جمعہ تک پانی برستا ہی رہا پہر وہی دیہاتی شخص یا کوئی اور شخص کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ
یارسول اللہ مکانات گر گئے اور مال ڈوب گئے تو آپ ہمارے لیئے دعا کیجیے تو آپنے دونو ہاتہہ (دعا کے لیئے) اٹہائے اور کہنے
لگے یا اللہ ہمارے اطراف مین برسا اور ہم پر مت برسا پس آپ اپنے دست مبارک سے ابر کی جس جانب اشارہ فرماتے تہے ابر اُس
جانب سے پہٹ جاتا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے دعا کی کہ یا اللہ ہمارے اطراف پر برسا اور ہم پر مت برسا۔
یا اللہ ٹیلون اور بلندیون اور نالون اور درخت کے اُگنے کی جگہون پر برسا راوی کا بیان ہے کہ ابر بالکل صاف ہوگیا اور ہم
دہوپ مین واپس چلے بجز ترمذی کے چہیون اسکے راوی ہین۔
(۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي
الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ فَخَرَجَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ
اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ
اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ
أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ
ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
فَأَنْشَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى
سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَأٰى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنِّيْ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ لوگونے

(٨) وَعَنْهُ وَسُئِلَ كَيْفَ تُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ أَتْبَعُهَا مِنْ بَيْتِ أَهْلِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللهَ تَعَالٰے وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ إِحْسَانِهٖ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ أَخْرَجَهٗ مَالِكٌ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ اُن سے دریافت کیا گیا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑہتے ہین تو اُنہون نے کہا کہ مین مردہ کے گہر سے اُسکے جنازہ کے سات رہتا ہون پہر جب جنازہ (زمین پر) رکہا جاتا ہی تو مین اللہ اکبر کہتا ہون اور خدا تعالےٰ کی حمد کرتا ہون اور اُسکے پیغمبر پر درود بہیجتا ہون۔ پہر یہہ دعا کرتا ہون اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ إِحْسَانِهٖ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ اے اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے یہہ اس مضمون کی شہادت دیتا تہا کہ بجز تیرے کوئی معبود نہین ہے اور محمد صلعم تیرے بندہ اور رسول ہین اور تو اُسکے حال سے زیادہ عالم اور دانا ہی اے اللہ اگر یہہ نیکو کار تہا تو اس کی نیکی کو اور بڑہا دے۔ اور اگر بدکار تہا تو اس کی برائیون سے درگذر فرما[1] اے اللہ تو اسکے ثواب سے ہمکو محروم نہ فرما اور اسکے بعد ہمکو مفتون اور پریشان مت کر۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(٩) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْنَا مِنْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ أَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ کی نماز پڑہی تو مین نے آپکی دعا سے یہ الفاظ یاد کر لیے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ اے اللہ اس کو بخشدے اور اس پر رحم کر اور اسکو بعافیت رکہہ اور اس کے گناہ معاف کردے اور اسکی مہمانی اچہی کر اور اُسکی قبر کو کشادہ کردے اور پانی اور برف اور اولی سے (اسکے گناہ کو) دہو ڈال اور اس کو گناہون سے ایسا پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک صاف ہوجاتا ہے اور اسکے گہر کے بدلا مین اسکو اسکے گہر سے اچہا گہر مرحمت فرما اور اسکے لوگون سے اچہے لوگ اور اسکی بی بی سے اچہی بی بی عنایت فرما اور اس کو جنت مین داخل فرما اور اسکو قبر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکہہ۔ عوف کہتے ہین کہ حتے کہ مینے یہ آرزو کی کہ کاش یہ مردہ مین ہوتا۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہین۔

[1] اور آپ کی دعا کی بدولت میرا بیڑا پار ہو جاتا ۱۲ اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين ۱۲

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنے تک رہے اسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا اور جو شخص جنازہ کے ساتھ دفن ہونے تک رہے اسکو دو قیراط کی برابر ثواب ملیگا اور ایک قیراط احد کے برابر ہے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي أُخْرَى لِلشَّيْخَيْنِ وَالنَّسَائِيِّ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ لِأَخِيكُمْ وَلَمْ يَزِدْ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن نجاشی کا انتقال ہوا اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن کی موت کی خبر دی اور آپ اصحاب کو ساتھ لیکر مصلے (عیدگاہ) میں تشریف لے گئے اور اُن کو صف بستہ کھڑا کیا (اور نماز جنازہ پڑھائی) اور اُن پر چار تکبیریں کہیں۔ چھیوں اس کے راوی ہیں۔ اور شیخین اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جس دن نجاشی کا انتقال ہوا اسی دن آپ نے اصحاب کو اُن کی موت کی خبر دی اور فرمایا کہ اپنی بھائی (نجاشی) کے لیے خدا تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ۔ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم ہمارے جنازے کی (نمازوں میں) چار تکبیر کہتے تھے اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے اُنسے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پانچ تکبیر بھی کہتے تھے بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ صَلَّى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَكَبَّرَ ثَلَاثًا وَسَهَى فَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَتِهِ۔ ترجمہ حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انس بن مالک نے نماز (جنازہ) پڑھائی اور تین تکبیریں کہیں اور بھول گئے اور سلام پھیر دیا تو اون سے اس بارہ میں کہا گیا تو وہ قبلہ کی جانب متوجہ ہو گئے اور چوتھی تکبیر بھی کہی پھر سلام پھیرا بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا مُسْلِمًا وَهٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ۔ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور سورۃ الحمد پڑھی تو انکو اس بارہ میں کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ بجز مسلم کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ابو داؤد کے الفاظ ہیں۔

(۶) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ۔ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضہ نماز جنازہ میں قرآن نہیں پڑھتے تھے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میت پر نماز پڑھو تو نہایت ہی خلوص کے ساتھ اسکے لیے دعا کرو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

ف۱ نام بہار ۱۲ ف۲ شاہ حبش ۱۲ ف۳ کہ آج خلاف معمول پانچ تکبیریں آپنے کیوں کہیں ۱۲ ف۴ کہ آپ نے تین ہی تکبیریں کہیں ۱۲ ف۵ کہ آپنے سورۂ فاتحہ کیوں پڑھی ۱۲ ف۶ یعنی بے غرض بے ریا سچے دل سے اسکے لیے دعا کرو اسلیے کہ مردہ زندہ کی دعا کا محتاج ہے ۱۲ اللھم اغفر لنا اجمعین آمین ۱۲

(۱۷) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ إِذَا صَلَّيْنَا لِوَقْتِهِمَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ بِغَيْرِ إِسْنَادٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا وَلَا يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ - ترجمہ نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رض (نماز) صبح اور عصر کے بعد جنازہ کی نماز پڑہتے تہے جبکہ یہ دونوں نمازیں اپنے پورے وقت پر پڑہی جائیں مالک اسکے راوی ہیں - اور بخاری نے ترجمہ باب میں بغیر اسناد کے بیان کیا ہے کہ ابن عمر نماز (جنازہ) بغیر طہارت کے نہیں پڑہتے تہے اور نہ نماز جنازہ طلوع آفتاب کے وقت پڑہتے تہے نہ غروب آفتاب کے وقت اور (تکبیر کے وقت) دونو ہاتہ اٹہاتے تہے -

(۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ أَدْخِلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ وَاللهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ - ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ انکا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بہی انکے جنازہ کی نماز پڑہ سکوں تو لوگوں نے حضرت عائشہ کے اس قول کو ناپسند کیا تو حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ کیا جلد بہول گئے قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیضا کے دونوں بیٹے سہیل اور انکے بہائی کے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑہی بجز بخاری کے چہیوں اسکے راوی ہیں -

(۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صُلِّيَ عَلَى عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ - ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رض کے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑہی گئی - مالک اسکے راوی ہیں -

(۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ لَهُ وَفِي نُسْخَةٍ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ - ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کی نماز مسجد میں پڑہے اسکے لیے کچہ (ثواب) نہیں ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ اسپر کچہ (گناہ) نہیں ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں -

(۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا مَاتَتْ فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهَا فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّ الْإِعْلَامَ - ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک کالی عورت مسجد کی خدمت کیا کرتی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو نہ پایا تو آپ نے اسکی کیفیت دریافت فرمائی تو لوگوں نے عرض کیا کہ وہ مرگئی تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجہے کیوں اطلاع نہیں دی گویا کہ لوگوں نے اس کی موت کو حقیر سمجہا (اور آپ کو اطلاع نہ دی) تو آپ نے فرمایا کہ مجہے اسکی قبر بتلاؤ لوگوں نے اس کی قبر آپ کو بتلائی تو آپ نے اس کی قبر پہ نماز (جنازہ) پڑہی پہر آپ نے فرمایا کہ یہ قبریں قبر والوں پر اندہیرے سے بہری ہوئی ہیں اور خدا تعالے انپر میرے نماز پڑہنے کی وجہ سے ان کے لیئے قبروں کو منور اور روشن کر دیتا ہے شیخین اور ابو داود اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں -

---

سلہ کہ نماز جنازہ مسجد میں کیونکر ہو سکتی ہے ۱۲ سلہ جہاڑو وغیرہ دیتی تہی ۱۲ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم -

(۱۰) وعن الحسن انه قال يقرأ على الطفل فاتحة الكتاب ويقول اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا اخرجه البخاري في ترجمة۔ ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ وہ لڑکے کے نماز جنازہ مین سورہ فاتحہ پڑہتے تہے اور یہ دعا پڑہتے تہے یا اللہ تو اسکو ہمارا پیش رو اور پیش خیمہ اور ذخیرہ اور ثواب کر دے بخاری نے ترجمہ باب مین اسکو روایت کیا ہے۔

(۱۱) وعن عطاء قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم على ابنه ابراهيم وهو ابن سبعين ليلة اخرجه ابو داود ترجمہ عطار سے روایت ہے کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم کی نماز (جنازہ) پڑہی حالانکہ وہ ستر روز کے تہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وعن جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل اخرجه الترمذي۔ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑہی جائے اور نہ لڑکا کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا کوئی وارث ہوتا ہے جب تک کہ وہ پیدا ہوتے وقت روئے چلائے نہین۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وعن عائشة قالت مات ابراهيم بن النبي صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثمانية عشر شهرا فلم يصل عليه اخرجه ابو داود۔ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند کا انتقال ہوا اور انکی عمر اٹھارہ مہینے کی تہی تو آپ نے انکے جنازہ کی نماز نہین پڑہی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وعن نافع ابي غالب قال صلى انس على جنازة رجل فقام عند راسه فكبر اربع تكبيرات وصلى على امراة فقام عند عجيزتها وكبر اربعا فقيل له اهكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال نعم اخرجه ابو داود والترمذي۔ ترجمہ نافع ابو غالب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت انس رض نے ایک مرد کے جنازہ کی نماز پڑہائی اور اُس کے سر کے مقابل کہڑے ہوئے اور چار تکبیرین کہین اور ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑہائی تو اُس کے سرین (کولے) کے مقابل کہڑے ہوئے اور چار تکبیرین کہین تو اُن سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے اونہون نے کہا کہ ہان (ایسا ہی کیا کرتے تہے) ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وعن عثمان وابي هريرة وابن عمر رضي الله عنهم انهم كانوا يصلون على جنازة الرجال والنساء فيجعلون الرجال مما يلي الامام والنساء مما يلي القبلة اخرجه مالك۔ ترجمہ عثمان اور ابوہریرہ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ یہ سب لوگ (جب) مردون اور عورتون کے جنازہ کی نماز اکہٹی پڑہتے تہے تو مردون کو امام کے متصل رکہتے تہے اور عورتون کو قبلہ کے متصل رکہتے تہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۱۶) وعن محمد بن ابي حرملة ان زينب بنت ابي سلمة توفيت وطارق امير المدينة فاتي بجنازتها بعد الصبح فوضعت بالبقيع وكان طارق يغلس بالصبح فقال ابن عمر لاهلها اما ان تصلوا على جنازتكم الان واما ان تتركوها حتى ترتفع الشمس اخرجه مالك۔ ترجمہ محمد بن ابی حرملہ سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہ کا انتقال ہوا اور طارق اسوقت مدینہ کے امیر (حاکم) تہے تو (نماز) صبح کے بعد اُن کا جنازہ لاکر بقیع[۱] مین رکہا گیا اور طارق صبح کی نماز بہت سویرے اندہیرے مین پڑہتے تہے اور ابن عمر نے مردہ کے لوگون سے کہا کہ یا تو اپنے جنازہ کی نماز تم اسی وقت پڑہ لو یا آفتاب کے بلند ہونے تک رہنے دو۔ مالک اس کے راوی ہین۔

---

[۱] قبرستان مدینہ ۱۲ اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين آمين ثم آمين ۔۱۲۔۱۲۔۱۲

(۲۸) وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ۔ ترجمہ جابر بن سمرۃ رضؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کا جنازہ آیا جس نے خودکشی کی تھی تو آپ نے اسکے جنازہ کی نماز نہین پڑھی مسلم ۔ ترمذی ۔ نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۲۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَیِّتٍ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَةً کُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس مردہ پر مسلمانونکا ایک گروہ نماز پڑھے جنکی تعداد سو تک پہونچتی ہو اور وہ سبکے سب اسکی لیے شفاعت کرین (مغفرت کی دعا کرین) تو ضرور اسکے بارہ مین انکی شفاعت قبول ہوگی (یعنے اسکی مغفرت ہوجائیگی) مسلم ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ اسکے راوی ہین ۔

(۳۰) وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ ۔ ترجمہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ مینے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو مسلمان شخص مرجائے اور اسکے جنازہ کی نماز ایسے چالیس شخص پڑھین جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہون (پورے مسلمان ہون) تو خدا تعالی اسکے حق مین ضرور انکی شفاعت کو قبول فرماتا ہے مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین ۔

(۳۱) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَکَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔ ترجمہ مالک بن ہبیرہ رضؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور اسکے جنازہ کی نماز مسلمانون کی تین صفین پڑھین تو ضرور اسکے لیے (جنت) واجب و ضروری ہوجائیگی ۔ تو مالک (راوی) جب اہل جنازہ کو کم سمجھتے تھے تو انکو اسی حدیث کی بموجب تین صفون پر تقسیم کردیتے تھے ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی اس کے راوی ہین ۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ صَلَوَاتٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

چوتھی فصل

متفرق نمازون کے بیان مین

تَحِیَّةُ الْمَسْجِدِ

نماز تحیۃ المسجد کا بیان ۔

(۱) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ۔ ترجمہ ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص مسجد مین آئے اسکو دو رکعت نماز بیٹھنے سے قبل پڑھ لینی چاہیے چھیون اسکے راوی ہین ۔

(۲) وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ

ل تاکہ مردہ جنتی ہوجائے ۱۲ اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین آمین

(۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر نماز جنازہ پڑہی مسلم اسکے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضَى لِذٰلِكَ شَهْرًا۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ ام سعد کا انتقال ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود نہ تہے (کہین تشریف لیگئے تہے) پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپنے اُن (کی قبر) پر نماز (جنازہ) پڑہی اور انکو مرکر ایک مہینہ گذر چکا تہا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جنگ) احد کے شہیدون پر آٹھہ برس کے بعد نماز پڑہی جیسی کہ آپ زندون اور مردون سے رخصت ہوتے تہے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲۵) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمُّوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ أَوِ الثَّالِثِ فَصَلَّى عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج ایک نیک بخت حبشی شخص کا انتقال ہوگیا ہے تو تم لوگ آؤ اور اسپر نماز پڑہو۔ راوی کا بیان ہے پہر ہم لوگ صف بستہ کہڑے ہوئے تو مین دوسری یا تیسری صف مین تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسپر نماز (جنازہ) پڑہائی۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲۶) وَعَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ۔ ترجمہ ابو برزہ اسلمی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماعز بن مالک کے جنازہ کی نماز نہین پڑہی اور نہ دوسرون کو انکے جنازہ کی نماز پڑہنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۷) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَلَا يَسْأَلُ وَكَانَ يَقُوْلُ أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْكَلُّ الثِّقْلُ وَالدَّيْنُ وَالضَّيَاعُ بِفَتْحِ الضَّادِ الْعِيَالُ۔ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب کسی قرضدار شخص کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا تہا تو آپ دریافت فرما لیتے تہے کہ کیا اس شخص نے اتنا مال چہوڑا ہے جو اسکے قرض کے ادا کے لیے کافی ہو تو اگر یہہ بیان کیا جاتا کہ اس نے اتنا مال چہوڑا ہے جو اسکے قرض کے ادا کے لیے کافی ہے تو آپ اُسکے جنازہ کی نماز پڑہتے تہے ورنہ آپ یہ فرما دیتے کہ تم لوگ نماز پڑہ لو (مین نہین پڑہتا) پہر جب خدا تعالےٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتوحات نصیب کیے (اور ممالک فتح ہوئے اور اسلام کا افلاس جاتا رہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک جنازہ کی نماز پڑہاتے تہے اور (قرض کی نسبت) کچہہ دریافت نہین فرماتے تہے اور آپ فرماتے تہے کہ مین مسلمانونکا اُنکی جانون سے زیادہ دوست اور مہربان ہون۔ پس جو شخص قرض اور بوجہ اور بال بچے چہوڑکر مرجائے اُسکی ادائی اور پرورش میرے ذمہ ہے۔ اور جو شخص مال چہوڑکر مرجائے وہ اُسکے وارثون کا ہے۔ بجز ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین۔

سلہ اسی سال آپ کا انتقال ہوا ۱۲ سلہ یہ وہ شخص ہین جو زنا کے ارتکاب مین سنگسار کیے گئے تہے ۱۲۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

(۱) عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالی ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والعصمۃ من کل ذنب والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین اخرجہ الترمذی عزائم المغفرۃ الاسباب التی تعزم للعبد الغفران وتحققہ۔ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے کوئی ضرورت ہو تو اسکو وضو کرنا چاہیے اور اچھی طرح وضو کرنا چاہیے پھر دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے پھر خدا کی حمد و ثنا کرنی چاہیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے پھر یہ دعا کرنی چاہیے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والعصمۃ من کل ذنب والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین۔ (بجز خدا کے کوئی معبود نہیں ہے جو حلیم و بخشش والا ہے پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا۔ سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور ایسے اسباب مانگتا ہوں جنکی وجہ سے تیری مغفرت لازمی اور ضروری ہو جائے اور میں تجھ سے ہر گناہ سے حفاظت کا طالب ہوں اور ہر نیکی کی لوٹ[1] کا طالب ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اور میرے لیے کوئی ایسا گناہ باقی نہ چھوڑ جسکو تو بخش[2] نہ دے اور کوئی ایسی فکر باقی نہ چھوڑ جسکو تو کھول[3] نہ دے (دور نہ کر دے) اور کوئی ایسی حاجت باقی نہ چھوڑ جس میں تیری رضامندی ہو جسکو تو پوری نہ کر دے[4] اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑے رحم کرنیوالے) ترمذی اسکے راوی ہیں۔

صلوۃ التسبیح

نماز تسبیح کا بیان۔

(۱) عن ابن عباس وابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا احبوک الا افعل بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک اولہ وآخرہ قدیمہ وحدیثہ خطاءہ وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ عشر خصال ان تصلی اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا فرغت من القراءۃ قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولہا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فتقولہا عشرا ثم تہوی ساجدا فتقولہا وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسک من السجود فتقولہا عشرا ثم تسجد فتقولہا عشرا ثم ترفع راسک فتقولہا عشرا فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل والا ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شہر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ اخرجہ ابوداود عن ابن عباس والترمذی عن ابی رافع الحباء العطیۃ۔ ترجمہ ابن عباس اور ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ

[1] یعنی ہر نیکی کی لوٹ مجھ کو ملجائے ۱۲ [2] یعنی میرے سب گناہ بخشدے ۱۲ [3] یعنی سب فکریں دور کر دے ۱۲ [4] یعنی سب حاجتیں جسمیں تیری رضامندی ہو پوری کر دے ۱۲

جَلَسَ لِلنَّاسِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُد - ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے تھے ابو داؤد اسکے راوی ہیں

صَلٰوةُ الْاِسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ کا بیان۔

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا - ترجمہ جابر رض سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو تمامی امور میں استخارہ سکھلاتے تھے جسطرح کہ آپ ہمکو قرآن کی سورہ سکھلاتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اسکو دو رکعت نماز بجز فرض کے پڑھنی چاہیے پھر یہ دعا کرنی چاہیے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ - (اے اللہ میں تجھسے تیرے علم کی برکت سے خیر اور بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کی برکت سے تجھسے قدرت طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں میں تیرے بڑے فضل سے اسلیے کہ تو قدرت والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام[1] میرے لیے میرے دین اور دنیا اور انجام کار میں مفید اور بہتر ہے یا آپنے فرمایا کہ اس کام کا نتیجہ فی الحال یا بالآخر میرے لیے مفید اور بہتر ہے تو تو اس کام پر مجھکو قدرت عطا فرما اور میرے لیے اس کام کو آسان کر دے پھر میرے لیے اس میں تو برکت عطا فرما - اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین اور دنیا اور انجام کار میں مضر اور برا ہے یا آپنے فرمایا کہ اس کام کا نتیجہ فی الحال یا بالآخر میرے لیے مضر اور نقصان رسان ہے تو تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھکو اس کام سے دور کر دے اور مجھے بھلائی پر قدرت دے جہاں کہیں ہو پھر اس سے تو مجھکو خوش و خرم کر دے) اور آپنے فرمایا کہ اپنی حاجت اور کام کا نام لیوے - بجز مسلم کے پانچوں اسکے راوی ہیں -

صَلٰوةُ الْحَاجَةِ -

نماز حاجت کا بیان -

[1] اس موقعہ پر کام کا نام لینا چاہیے جیسا کہ آخر حدیث میں مذکور ہے ۱۲ اللّٰهم اغفر لکاتبه ولمن سعی فیه ولوالدیهم

إِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فَصْلٌ بَيْنَ صَلَوٰتِهِمْ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ وَقَالَ أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔ ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک شخص تکبیر اولی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز مین شریک ہوا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو وہ شخص جو آپ کے ساتھ تکبیر اولے سے نماز مین شریک ہوا تھا کھڑا ہو گیا تاکہ دوگانہ پڑہے تو حضرت عمر جھپٹ کر اُٹھے اور اُس کا مونڈہا پکڑ کر ہلا دیا پھر کہا کہ بیٹھہ جاؤ اہل کتاب (یہود و نصاری) اسی وجہ سے برباد ہو گئے کہ انکی نمازون کے مابین کچھ فصل نہ تہا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر اٹھا کر اودہر دیکھا اور فرمایا اے عمر ابن خطاب خدا نے تم کو ٹھیک بات کی توفیق دی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ يَمْشِي فَأَتْبَعَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ۔ ترجمہ ابوالشعثاء سے روایت ہے کہتے ہین کہ ہم مسجد مین ابوہریرہ رض کے ساتھ بیٹھے ہوئے تہے اتنے مین موذن نے اذان کہی تو ایک شخص کھڑا ہو کر چلا تو ابوہریرہ اسکو گھورتے رہے یہانتک کہ وہ مسجد سے باہر چلا گیا تو ابوہریرہ رض نے کہا اس شخص نے تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ۔ ترجمہ سماک بن حرب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے جابر بن سمرہ رض سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتے تہے انہون نے کہا کہ ہان بہت دفعہ آپ کی عادت تہی کہ آپ صبح کی نماز کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر آفتاب کے نکلنے تک بیٹھے رہتے تہے لوگ جاہلیت (کفر) کے زمانہ کی باتون کا تذکرہ کر کے ہنسا کرتے تہے اور آپ بہی مسکراتے تہے بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْإِبِلِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عرب کے دیہاتی تمہاری نماز کے نام مین کہین تم پر غالب نہ ہو جائین آگاہ رہو کہ نام اس نماز کا عشاء ہے اور دیہاتی لوگ اونٹنی کے دودہ دوہنے مین اندہیرا کر دیتے ہین (اس لیے اسکو عتمہ کہتے ہین) مسلم۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔ ترجمہ عبداللہ بن مغفل رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کے دیہاتی لوگ تمہاری نماز مغرب کے نام مین تم پر غالب نہ ہو جائین۔ راوی کا بیان ہے کہ دیہاتی لوگ مغرب کو عشاء کہتے ہین۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

ف۱ یعنے ایک نماز کو دوسری نماز کے ساتھ غیر جدا کرتے تہے جدا نہین پڑہتے تہے ۱۲ ف۲ کہ اذان کے بعد مسجد سے چلا گیا ۱۲ ف۳ یعنے تم بہی انکی طرح عشاء کو عتمہ کہنے لگو ۱۲ ف۴ اور اسیوقت نماز عشاء پڑہتے ہین اسیلیے اس نماز کو عتمہ کہتے ہین عتمہ کے معنے لغت مین تاخیر اور اندہیرا کرنے کے ہین پس وہ دودہ دوہنے مین تاخیر اور اندہیرا کرتے اور اسوقت اس نماز کے پڑہنے کی وجہ سے اسکو عتمہ کہتے ہین۔ حالانکہ عتمہ کہنا جائز نہین ہے عشاء ایسا نام ہے جو خدا نے اس نماز کے لیے رکہا ہے ۱۲ ف۵ اسلیے کہ عشاء شام کے کہانیکو کہتے ہین اور اسوقت وہ کہانا کہاتے ہین اسلیے مغرب کو عشاء کہتے ہین آپ نے اُس سے منع فرمایا ۱۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ اے عباس اے میرے چچا کیا نہ عطا کروں مین تمکو کیا نہ نفع پہونچاؤں مین تمکو کیا نہ دوں مین تمکو کیا نہ سکہاؤں مین تمکو دس خصلت یعنی ایسی چیز جس سے دس قسم کے گناہ معاف ہو جائین جب تم ویسا کرو تو خدا تعالی تمہارے اگلے پچہلے اور پرانے نئے اور بہولے چوکے اور جانے بوجہے چہوٹے بڑے چہپے ظاہر گناہ معاف فرما دیگا یہ دس خصلت یعنی دس قسم کے گناہ ہوئے وہ یہ ہے کہ تم چار رکعت نماز پڑہو اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑہو جب قراءت سے فارغ ہو چکو تو پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہو پہر رکوع کرو اور رکوع مین دس بار وہی کلمات کہو پہر رکوع سے سر اٹہاؤ اور دس بار وہی کلمات کہو پہر سجدہ کرو اور سجدہ مین دس بار وہی کہو پہر سجدہ سے سر اٹہاؤ اور دس بار وہی کہو پہر سجدہ کرو اور دس بار وہی کہو پہر سجدہ سے سر اٹہاؤ اور وہی کلمات دس بار کہو[۵۱] تو یہ سب ہر ایک رکعت مین پچہتر بار ہوا اسی طرح چارون رکعت مین[۵۲] کرو اگر تم سے ہو سکے روزانہ ایک دفعہ یہ نماز پڑہا کرو ورنہ ہر جمعہ مین ایک دفعہ پڑہا کرو اگر یہ بہی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ مین ایک دفعہ پڑہا کرو اگر یہ بہی نہ ہو سکے تو ہر سال مین ایک دفعہ پڑہا کرو اگر یہ بہی نہ ہو سکے تو عمر بہر مین ایک دفعہ پڑہ لو۔ ابوداؤد نے ابن عباس رض سے اور ترمذی نے ابو رافع سے اس حدیث کو روایت کیا ہے ۱۲

اَحَادِیْثُ تَتَضَمَّنُ مَعَانِیَ تَتَعَلَّقُ بِالصَّلٰوۃِ

ایسی متفرق احادیث کا بیان جنکے مضامین نماز سے متعلق ہین۔

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَجْعَلْ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطَانِ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ یَرٰی اَنَّ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِہٖ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا یَّنْصَرِفُ عَنْ یَّسَارِہٖ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ۔ ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص اپنی نماز مین سے شیطان کو کچہہ حصہ[۵۳] نہ دے کوئی شخص یہ خیال کرے کہ نماز کے بعد اسکو داہنی ہی طرف پہرنا ضرور واجب ہے مینے تو اکثر دیکہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بائین طرف بہی پہرتے تہے۔ بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّیُصَلِّیْ حَافِیًا وَّمُنْتَعِلًا وَّیَنْصَرِفُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ۔ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ فرماتی ہین کہ مین نے دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبہی کہڑے ہو کر اور کبہی بیٹہکر پانی پیتے تہے اور کبہی ننگے پاؤن اور کبہی جوتے پہنکر نماز پڑہتے تہے اور (نماز کے بعد کبہی) داہنی جانب اور (کبہی) بائین جانب پہرتے تہے نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ۔ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے وہ فرماتی ہین کہ بلند آواز سے[۵۴] ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے تہے رسول اللہ صلعم کے زمانہ مبارک مین تہا بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَدْرَکَ رَجُلٌ مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اَدْرَکَ مَعَہُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ لِیَشْفَعَ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْکِبِہٖ فَھَزَّہٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ

---

۵۱ بیٹہکر جلسہ استراحت مین بعد اسکے کہڑے ہو کر دوسری رکعت مین بہی ویسا ہی کرو جیسا کہ اول رکعت مین بتلایا گیا ہے ۱۲ ۵۲ جملہ تین سو بار ہوئے ۱۲

۵۳ ایسا خیال گویا کہ شیطان کو اپنی نماز مین سے حصہ دینا ہے ۱۲ ۵۴ یعنے فرض نماز کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین باواز بلند اللہ اکبر کہتے تہے ۱۲ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین ۱۲

تاریخ الخلفاء

مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کا اردو ترجمہ

جسمیں

خلفائے راشدین و دیگر خلفائے بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے حالات ۹۰۳ ہجری تک مندرج ہیں

یہہ تو مشہور ہی ہے کہ قِصَصُ الْاَوَّلِيْنَ عِبْرَةٌ لِّلْاٰخِرِيْنَ یعنی متقدمین کے داستان متاخرین کے حق میں عبرت اور اپنی آل
میں تامل کرکے اصلاح اعمال پر برانگیختہ کرنے کے لیئے کافی سامان ہیں۔ اسکے علاوہ علم تاریخ میں ایک خاص
دلچسپی ایسی ہوتی ہے کہ انسان کو دل بہلانے اور غم غلط کرنے کے لیئے اس سے بہتر ذریعہ نہیں۔ یہی
وجہہ ہے کہ اس زمانہ۔۔ ہموم و کروب میں ناولوں اور فرضی داستانوں کی ایسی گرم بازاری ہے جنکی
حد نہیں۔ اور قوم غمزدہ انہیں تراشیدہ کہانیوں سے اپنے خراشیدہ دلوں کی مرہم بناتے ہیں۔ اسیواسطے
بہت سے مصلحین قوم نے عوام میں واقعات تاریخی پھیلانے کے لیئے "تاریخی ناول" لکھے۔ بلکہ فسانے اس
ڈہنگ پر تصنیف کئے کہ اون میں عقائد اسلامی۔ آداب معاشرت۔ اخلاق حمیدہ۔ تدبیر منزل اصول
تمدن بھی آجاویں (جزاھم اللہ) مگر مشکل یہہ ہے کہ فسانے آخر افسانے ہیں۔ پڑہنے والا اون کو فرضی
اور من گھڑت سمجھتا ہے۔ اسی لیئے مقصود اصلی بالکل ضائع ہوجاتا ہے۔ تاریخی واقفیت تو ایک طرف عقائد
کو بھی وہ فرضی ڈہکوسلا سمجھنے لگتا ہے۔ (معاذ اللہ) اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں بجاء نفع کے نقصان
حاصل ہوتا ہے۔ اسلیئے مطبع صدیقی لاہور نے جسکا فرض منصبی ہمیشہ سے برادران اہل اسلام کو دینی
نقصانوں سے بچانا اور دینی فوائد کے اسباب کا بہم پہونچانا ہے۔ ایک ایسی کتاب تلاش
کی جس میں دلچسپی بھی بدرجۂ کمال ہو اور دینی فوائد سے مالا مال ہو اور صحیح صحیح واقعات
زمانہ گذشتہ کے اسمیں درج ہوں اور اسکے مطالعہ سے مسلمانوں کو اپنی دینی دنیاوی حالت
موجودہ کا اپنے اسلاف کرام کی ترقیات روزافزون سے موازنہ کرکے تنبہ ہو اور اپنی
موجودہ پستی کی علت پر آگاہی حاصل کرکے اپنی اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ یعنی تاریخ
الخلفا مصنفۂ علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ
اللہ علیہ جنکے نام نامی اور علم و تقوے سے ہر کس و ناکس واقف ہے۔ بس یہی
کتاب ایک ایسی کتاب ہے جس میں یہہ سب باتیں موجود ہوں کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب

(۹) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ - ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز سے قبل سونیکو اور بعد نماز عشاء بات چیت کرنیکو ناپسند فرماتے تھے بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں -

(۱۰) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُمَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ - ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کی بعض امور میں رات کو گفتگو فرماتے تھے اور میں بھی اُن دونوں کے ساتھ رہتا تھا - ترمذی اسکے راوی ہیں -

(۱۱) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ وَأَرِحْنَا بِهَا وَفِي رِوَايَةٍ لَعَلِّي أُصَلِّي فَأَسْتَرِيحُ قَالَ فَأَنْكَرُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِهَا يَعْنِي الصَّلٰوةَ - أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَمَعْنَى أَرِحْنَا بِهَا أَيْ لِنَسْتَرِيحَ بِأَدَائِهَا عَنْ شُغْلِ الْقَلْبِ بِهَا - ترجمہ کسی خزاعی شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ کاش میں نماز پڑھ لیتا تو آرام ملجاتا تو گویا کہ لوگوں نے اسکے اس کہنے کو معیوب[1] خیال کیا تو اُس شخص نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اے بلال نماز کی تکبیر کہو ہمکو نماز سے آرام دو اور ایک روایت میں ہے کہ کسی شخص نے کہا کہ کاش میں نماز پڑھ لوں تو آرام پاؤں راوی کا بیان ہے کہ اُن کی یہ بات لوگوں کو ناگوار ہوئی تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اے بلال اُٹھو اور ہمکو نماز سے آرام دو - ابو داود اسکے راوی ہیں أَرِحْنَا بِهَا کے یہ معنی ہیں کہ نماز کو ادا کرکے آرام پائیں اُس تعلق سے جو دل کو نماز کی طرف[2] لگا ہوا ہے -

(۱۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلٰوتِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ تَعَالٰى مِنْهُ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلٰثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللهُ تَعَالٰى عَنِّي - أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى - ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز اور قرارت کے مابین حائل ہو جاتا ہے اور میری نماز اور قراءت کو مشتبہ کر دیتا ہے اور ملا جلا دیتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے پس جب تمکو یہ کیفیت محسوس اور معلوم ہو تو خدا تعالے سے پناہ[3] مانگو اور تین دفعہ اپنی بائیں جانب تھوک دو راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو خدا نے مجھ سے اُس شیطان کو دفع کر دیا مسلم اسکے راوی ہیں -

خاتمۃ الطبع -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ کہ جلد سوم کتاب مستطاب تلخیص الصحاح مترجم ختم ہوئی اور اُس کی چوتھی پانچویں جلد بھی زیر طبع ہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر ہدیۂ ناظرین ہوگی - فقط والسلام علی خیر الانام -

[1] کہ نماز کو تکلیف سمجھتا ہے کہ اسکے پڑھنے کے بعد آرام ملجاتا ہے ۱۲ [2] یعنی نماز پڑھنے کے بعد اطمینان اور بے فکری ہو جائے ۱۲ [3] اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۱۲ اللّٰہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم اجمعین آمین

میں صرف خلفائے اسلام رحمہم اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اول الخلفاء افضل الخلائق بعد الانبیاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر اپنے زمانہ کے خلیفہ المتوکل علے اللہ ابو العز تک جنکا انتقال ۹۰۳ھ میں ہوا ہر خلیفہ کے حالات علیحدہ علیحدہ ترتیب وار لکھے۔ اور ہر ایک کی کشور کشائی و ملک گیری و رعیت پروری وعدل گستری واخلاق وعادات وجود وسخا اور علم وہنر کا دوست ہونا وغیرہ حالات مفصل لکھ دیئے۔ اور ہر خلیفہ کے عہد خلافت میں جو جو واقعات عجیبہ وحادثات غریبہ ہوئے۔ سب کو بقید سنہ وسال لکھدیا اور ہر ایک خلیفہ کے زمانہ میں جو جو ائمہ وفضلا اور کسی فن کے نامی لوگ ہوئے۔ سب کا زمانہ وفات درج کر دیا۔ اور جس جس خلیفہ نے جو جو حدیث نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے روایت کی ہیں۔ اون کو بھی باسناد لکھا۔ اور خلفاء میں سے جو جو شاعر ہوئے ہیں اونکے اشعار بھی لکھ دیئے۔ غرض یہی ایک ایسی کتاب تھی جو اہل اسلام کے ہر گروہ کے کام کی تھی۔ امراو حکام اسکے مطالعہ سے فیضیاب ہو سکتے ہیں فقہا ومحدثین کی اس میں دلچسپی ہے اہل ادب وارباب انشاء اس سے لطف اوٹھا سکتے ہیں۔ غربا ومساکین کی اس سے تشفی وتسکین ہے تجار واہل حرفہ کی اس میں ہدایت ہے۔ مقربین سلاطین اس سے سلیقہ سیکھ سکتے ہیں۔ غرض کوئی فرد بشر اس کتاب مستطاب سے مستغنی نہیں۔ مگر ان سب خوبیوں کے ساتھ ایک مشکل یہ تھی کہ کتاب عربی زبان میں تھی اور جمہور اہل ملک اسکے استفادہ سے عاجز تھے۔ اسلیئے مطبع نے بصرف زر کثیر وانفاق مبلغ خطیر اسکا ترجمہ اردو کرا کر شایع کیا اور باوجودے کہ لاگت اسپر بہت آگئی ہے۔ مگر اسخیال سے کہ ہر کوئی اسکو خرید سکے۔ قیمت نہایت واجبی رکھی گئی ہے یعنی فی جلد صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

اس کتاب کی جامعیت اور ضخامت اور خوبیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پس اب ناظرین تمکین سے امید ہے کہ اس کتاب سراسر صدق وصواب کی خریداری میں تامل نہ کرینگے اور اپنے دوستوں ومتعلقین کو اسکے خریدنے کی ترغیب دیکر داخل ثواب ہونگے۔ وما علینا الا البلاغ۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

سیرۃ عمر بن عبد العزیز کا پہلا حصہ

زمانہ سلف سے آجتک مسلمانوں کے کل فرقے خواہ وہ سنت جماعت ہوں یا شیعے وخوارج وغیرہ امیر المومنین عمر بن عبد العزیز کی مدح میں رطب اللسان رہے۔ کیوں نہ ہو خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کے بعد کوئی شخص اس شان کا جو اعلے رتبہ کا بادشاہ اور انتہا درجہ کا عابد۔ زاہد متقی۔ پارسا۔ مزید بر آں مجدد بھی ہو نہیں پایا گیا۔ جن دیندار مسلمانوں نے ترجمہ اردو تاریخ الخلفاء کے مطالعہ سے لطف اوٹھایا ہے وہ ضرور اس سچی سیرت کو بھی خریدینگے۔ ہمارے مطبع صدیقی لاہور میں موجود ہے قیمت ۸ سے